۷۸۶

شواہد الولایت

مولفہ

حضرت بندگیمیاں سید برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ

نبیرۂ حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدینؒ ابن حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

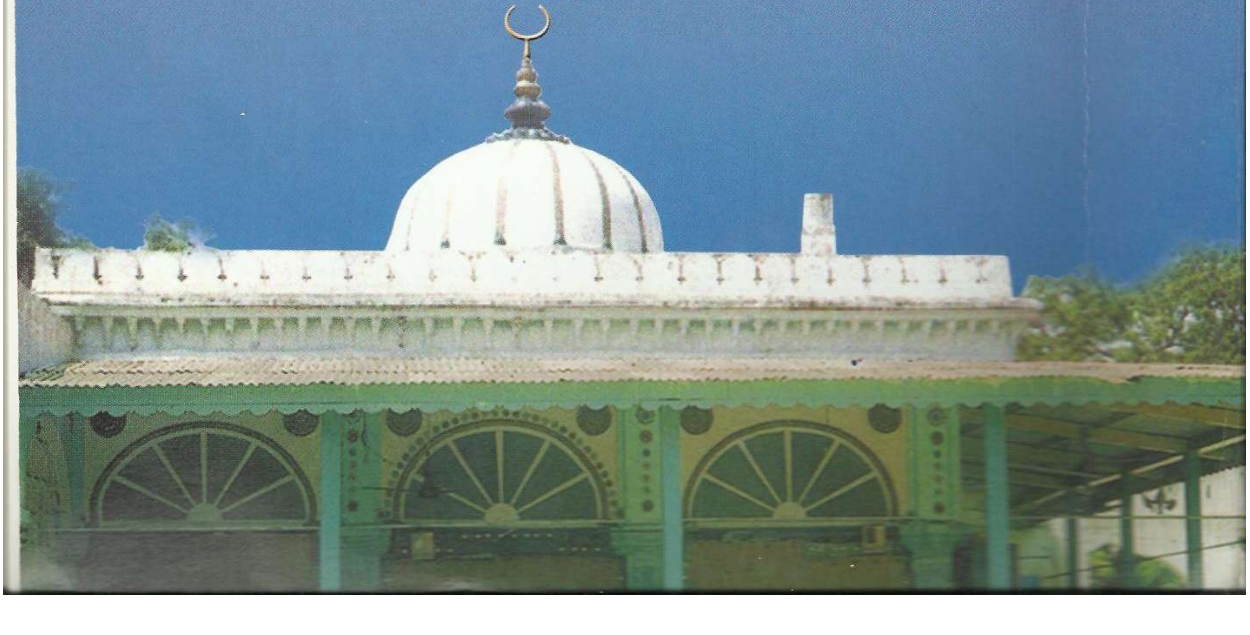

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ لَقَدْ کَانَ فِی قصصھِم عبرَۃٌ لا وُلی اُلَا لباب (جز۱۳ رکوع ۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک ان کے (خلفاء اللہؑ کے) حالات میں عبرت ہے عقل والوں کے لئے

الحمد للہ و المنتہ

شواہد الولایت

مولّفہ

حضرت بندگمیاں سید برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ

نبیرۂ حضرت بندگمیاں سید شہاب الدینؒ ابن حضرت بندگمیاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

مترجم

باہتمام

دارالاشاعت کتب سلف صالحین المعروف بہ جمعیتہ مہدویہ

واقع دائرہ زمستان پور، حیدرآباد دکن

مطبوعہ

اول ۱۳۷۹ھ

دوم ۱۴۲۲ھ م ۲۰۰۱ء

عرضِ ناشر

زمانہ بدلتا ہے، حالات بدلتے ہیں، زمانہ کے ساتھ ساتھ سماجی، سیاسی، ثقافتی، تہذیبی اور لسانی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ اقدار میں بھی تبدیلی آتی جاتی ہے۔ مگر جو قومیں وقت کا ساتھ دیتے ہوے اور بدلتے ہوے حالات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوے، اپنے اقدار کو سینے سے لگا رکھنے میں کامیاب ہوتی ہیں وہی اپنی انفرادیت کو باقی رکھنے اور اس ورثہ کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ لازباں اور لامکاں ہے اور ہر زباں اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اسی لئے حضور مہدیٔ موعودؑ جہاں بھی تشریف لے جاتے وہیں کی زبان استعمال فرماتے تھے۔ حضور امامناؑ کے بیانِ قران میں مختلف زبانون کے بولنے والے شامل ہوتے تھے مگر ہر شخص اپنی اپنی زبان میں سماعت کرتا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ معجزات میں سے ایک معجزہ تھا۔ ہماری قوم کا ادبی، مذہبی اور علمی سرمایہ تقریبا فارسی اور کچھ حد تک عربی میں تھا۔ بدلتے ہوے حالات اور زمانے کے تقاضوں کے پیشِ نظر جب فارسی کا استعمال متروک ہونے لگا اور اردو پڑھنے اور جاننے والوں کو قومی ادب اور تعلیمات و تاریخ کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو اس تشنگی کو دور کرنے کیلیے علماؒ قوم نے اردو کو تصنیف و تالیف کا ذریعہ بنایا۔ جہاں تک قدیم علمی اثاثہ کا سوال ہے جو کہ فارسی میں تھا، اسکو اردو میں منتقل کرنے کا بیڑا تنِ تنہا حضرت پیرومرشد سید دلاور عرف گورے میاں صاحب قبلہؒ نے اٹھایا اور آپ ہی کی کاوشوں کے طفیل قوم کو اس علمی سرمایہ سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند و جانشین حضرت پیرو مرشد سید خدا بخش رشدی صاحبؒ نے اس سلسلہ کو جاری رکھا اور کئی قومی کتب کا فارسی سے اردو میں ترجمہ فرمایا اور آپ کے بعد آپ کے جانشین حضرت پیرومرشد سید محمد اسداللہ صاحبؒ قبلہ کی سرپرستی میں آج بھی اشاعت کا کام جاری ہے اور حضرت انعام الرحیم خان صاحب ناظم ادارۂ اشاعتِ کتبِ سلفِ صالحینِ مہدویہ کی بے لوث اور جانفشاں کاوشوں سے کئی کتب، بشمول زیرِ نظر کتاب طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ شواہدالولایت کی اشاعت ہوے ایک عرصہ ہو گیا ہے اور قومِ مہدویہ کی یہ مشہور اور مستند کتاب اب نایاب ہوگئی ہے۔ اسی وجہ سے اسکی اشاعت کی ضرورت محسوس کی گئی۔

اب وقت اور زمانہ نے ایک اور کروٹ لی ہے جسکی وجہ سے ان کتب کی انگریزی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ اور اشاعت کی شدید ضرورت ہے تاکہ بدلتے ہوے زمانے میں ہمارے نوجوانوں کی علمی ضروریات کی تکمیل ہو سکے اور ساتھ ہی حضور امامنا مہدیٔ موعودؑ کے پیام کو عام کیا جاسکے، قوم میں تعلیم کو عام کیا جاسکے اور قوم کو آپس میں مربوط کیا جاسکے۔ ان ہی مقاصد کے لیے مہدویہ فاونڈیشن کا قیام عمل میں آیا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ کتب کی اردو کے علاوہ، انگریزی اور دیگر زبانوں میں اشاعت عمل میں لائی جاسکے۔ اسی سلسلہ کی پہلی کوشش قومِ مہدویہ کی مشہور و معروف کتاب انصاف نامہ کے انگریزی ترجمہ (مترجم: حضرت سید ضیاءاللہ صاحب قبلہ) کی شکل میں سامنے آئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب جناب سید عبدالقادر صاحب عرف عابد (حال مقیم امریکہ) کے مالی تعاون سے ان کی والدہ مرحومہ حضرت خورشید بانو صاحبہؒ اہلیہ حضرت پیرومرشد سید احمد صاحبؒ (اہل پنگوڑی) کے ایصال ثواب کیلیے شایع کی جارہی ہے۔ ادارہ ان کے اس مالی تعاون کے لیے مشکور ہے۔
اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے لیے عملی دستِ تعاون دراز کرنے کے لیے ادارہ جناب سید محمد تعلقدار صاحب، جناب ابو لفیض سید احمد صاحب اور مقصود علی خان صاحب کا بھی مشکور ہے۔

مخلص

سید عبداللہ اطہر

معتمد مہدویہ

التماس

مصدقانِ حضرت امامنا بندگی میرانسید محمد جونپوری مہدی موعود آخرالزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتمِ ولایتِ محمدی صلعم سے التماس ہیکہ حضرت امامنا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرتؑ کے صحابۂ کرامؓ کے احوالِ مبارک کے بیان میں قبل ازیں دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیتہ مہدویہ کی جانب سے کتاب مولود مولفہ حضرت بندگی میاں عبدالرحمٰنؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ سیرتِ امام مہدی موعودؑ کے نام سے شائع کی جاچکی ہے اس کے بعد کی کتاب حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ بن حضرت بندگی میرانسید یعقوب حسن ولایتؓ کی تالیف مطلع الولایت ہے اور اس کے بعد حضرت بندگی میاں منصور خان برہان پوریؒ کی تالیف جنت الولایت ہے یہ دونوں کتابیں بھی دارالاشاعت ہذا کی جانب سے طبع ہوچکی ہیں، کتاب ہذا کے مولف حضرت بندگی میانسید برہان الدینؒ نبیرہ حضرت بندگی میانسید شہاب الدینؒ بن حضرت بندگی میانسید خوندمیر صدیق ولایتؓ المعروف میاں شاہ برہان رحمتہ اللہ علیہ کے بیان سے جو ابتدا ر کتاب میں ہے یہ ظاہر ہے کہ مطلع الولایت اور جنت الولایت کو پیش نظر رکھکر حضرت موصوفؒ نے مزید معلومات دیگر کتب نقلیات مثلاً انصاف نامہ و حجۃ المنصفین وغیرہ سے فراہم کرکے اس کتاب کی تالیف فرمائی ہے اور بعضے نقول اس میں ایسے بھی ہیں جو محض مولفؒ کی سماع پر مبنی ہیں، اس کتاب کا سن تالیف سنہ ۱۰۵۲ھ ہے، اس کے بعد جو جامع ترین کتاب سیرتِ ائمہ کے موضوع پر لکھی گئی وہ معارج الولایت حضرت بندگی میانسید محمودؒ نبیرہ حضرت بندگی میانسید نور محمد خاتم کار آخر حاکمؒ کی تالیف ہے اس کا سن تالیف سنہ ۱۰۸۰ھ ہے یہ کتاب بھی انشاء اللہ تعالیٰ دارالاشاعت ہذا کی جانب سے طبع ہوگی، ان کتب کے علاوہ جو مشہور و معروف کتابیں علی الخصوص صحابۂ کرامؓ کی سیرت میں ہیں ان میں سے ایک پنج فضائل حضرت بندگی میانسید روح اللہؒ نبیرہ حضرت بندگی میانسید ابراہیمؒ بن حضرت حسن ولایتؓ کی تالیف ہے اس کا سنِ تالیف سنہ ۱۰۹۴ھ ہے یہ کتاب دارالاشاعتِ ہذا کی جانب سے شائع ہوچکی ہے دوسری کتاب تذکرۃ الصالحین حضرت بندگی میانسید حسین عرف حضرت عالم سیدن میاں صاحبؒ نبیرہ حضرت بندگی میانسید علی ستون دینؒ کی تالیف ہے اس کا سنِ تالیف سنہ ۱۱۱۰ھ ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت بھی عنقریب ہوجائیگی، سلفِ صالحینؒ کی یہی کتابیں خلف کا صحیح ماخذ ہیں اور ان سب کتابوں کے مندرجات تا بحدِ مطابقت باہم دیگر معتبر و مستند ہیں اور انہی کتب متذکرۂ بالا کی مندرجہ نقول کا خلاصہ اس فقیر راقم الحروف نے اردو میں منظوم کیا اور اس کو بوستانِ ولایت سے موسوم کیا ہے جس کے چھ حصوں میں سے چار حصے تا حال ہدیۂ ناظرین کئے جاچکے ہیں، مولفِ کتابِ ہذا حضرت بندگی میانسید برہان الدینؒ کے حالات میں ایک مختصر اور

جامع رسالہ مولوی سید اللہ بخش صاحب توحید نے ۱۳۴۸ھ میں لکھا تھا جو شائع ہو چکا ہے اس میں حضرت موصوفؒ کی پیدائش سے وفات تک کے حالات کے مختصراً ذکر کے ساتھ حضرت موصوفؒ کی تصانیف کا ذکر اس طرح مرقوم ہے :۔

آپکے علم و فضل کے تبحر کا ثبوت آپکی تصنیفات و تالیفات ہیں جن کی تعداد تین سو سے بھی زیادہ بیان کی گئی ہے آپکی مصنفہ کتب جن میں بعض نسخے خود آپکے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اور آج بھی موجود ہیں حسب ذیل ہیں (۱) دلائل المبین علی سبیل المؤمنین (۲) حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق (دو ضخیم جلدوں میں جس کو عرف عام میں دفتر اول و دوم کہتے ہیں) (۳) تذکرۃ العلماء المصدقین (۴) رسالہ حجۃ المتین (۵) عشر المکتوب بحر المرغوب (۶) مکتوب بنام کامیاب خاں حاکم پین (۷) علوم اربعہ (۸) حل المشکلات فی ثبوت امام مہدی موعودؑ (۹) مکتوب بنام ابو القاسم قاضی فرہ مبارک (۱۰) رسالہ اثبات دیدار باری تعالیٰ (۱۱) رسالہ در بحث ابطال رفع الیدین فی الدعا بعد الصلوٰۃ الفریضۃ (۱۲) شواہد الولایت (۱۳) نصائح (۱۴) شواہد المہدیت (۱۵) منہاج التقویم

یہ منہاج التقویم میاں عالم باللہؒ کی تصنیف کے علاوہ ہے یہ وہ تصانیف ہیں جو قوم میں متداول اور ہر جگہ دستیاب ہو سکتی ہیں ان کے علاوہ جس قدر تصانیف ہیں ان کا ذکر کتب سیر و تواریخ میں ملتا ہے مگر ان کے قلمی نسخے ناپید ہیں (رسالۂ حالات شاہ برہانؒ مطبوعہ ص۱۲) نیز اسی رسالہ میں ہے :۔

آپکی تیسری تصنیف رسالۂ حجۃ المتین ہے جس میں آپ نے آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی کے متشابہ فرمان جمع کر کے ان پر مبسوط بحث فرمائی ہے (رسالۂ حالات شاہ برہانؒ مطبوعہ ص۱۴)

متذکرۂ بالا کتب و رسائل کے علاوہ حضرت شاہ برہانؒ کے ایک رسالہ خلاصۃ التقلید کا ذکر بھی بعض تحریرات میں ملتا ہے ان کتب و رسائل میں سے الحمد للہ رسالۂ حجۃ المتین معہ ترجمہ دار الاشاعت ہذا کی جانب سے شائع کیا جا چکا ہے اور اب یہ ضخیم کتاب شواہد الولایت بھی کئی نسخوں سے مقابلہ اور تصحیح کے بعد مع ترجمہ شائع کی گئی ہے اس کے ترجمہ کے وقت مزید اس کا ایک نسخہ جناب مشائخ سید عالم ولد سید میر انصاحب مہدوی ساکن پالن پور کے کتب خانہ سے دستیاب ہوا جس کا سال کتابت ۱۲۳۷ھ ہے اس نسخہ کے مقابلہ سے بھی اس کی تصحیح میں مدد لی گئی اور بحمد اللہ یہ کام انجام پایا فقط المرقوم ۷ ماہ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطی الانبیاء والرسل شواھدات المتین ثم جعل شواھدا تھم مصداقا لجمیع الاولیاء الکمل ھذا سبیل المومنین من یھد اللہ فھو المھتدی بفضلہ ولو کان للحق شاھد واحد ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ ولو کان للصدق الف شاھد والصلوٰۃ علی خاتم نبیہ محمد المصطفی صاحب الآیات البینات والسلام علی خاتم ولیہ محمد ن المھدی مظھر الشواھدات المبینات ثم الرضوان من الملک المنان علی آلھما واصحابھما واجب الاکرام والتابعین لھما من الخاص والعام الی یوم القیام۔ اما بعد میگوید فقیر حقیر کثیر التقصیر خاکپائے جملہ مصدقان حضرت خاتم الاولیاء محبوب ملک العلام امیر سید محمد مھدی موعود علیہ السلام کمینہ کمترین عاجز المسکین غریب الحزین اسمہ برہان الدین ابن امیر سید اللہ بخش ابن امیر سید یحیی الدین ابن امیر سید المرشدین امیر شہاب الحق والملۃ والدین ابن امیر المومنین حاکم المتقین سلطان نصیر بدر منیر بشیر نذیر نظیر حضرت امیر کل امیر میر السید خوندمیر رضی اللہ عنھم اجمعین وغفر اللہ لی ولسائر المومنین کہ چوں این

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے انبیاء و مرسلین کو مضبوط شواہد عطا فرمائے پھر انکے شواہد کو اولیاء کاملین کا مصداق بنایا، یہ ایمان والوں کا راستہ ہے، اللہ نے اپنے فضل سے جس کی رہبری کی وہ راہ پاتا ہے اگرچہ حق کا گواہ ایک ہی ہو اور جسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کی کوئی رہبری کرنے والا نہیں اگرچہ راہ صداقت کے ہزار گواہ موجود ہوں، اور درود نازل ہو خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ پر جنھیں آیات بینات (کھلی نشانیاں) دیگئی ہیں اور سلام اللہ کا خاتم ولی محمد مہدی پر جو براہین واضحہ کے مظہر ہیں، پھر خوشنودی سب سے بڑے احسان کرنیوالے بادشاہ کی ان دونو کے آل و اصحاب واجب الاکرام اور انکے تابعین خاص و عام پر قیامت تک

بعد حمد و صلوٰۃ فقیر حقیر کثیر التقصیر جملہ مصدقان حضرت خاتم الاولیاء محبوب ملک العلام امیر سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کا خاکپا ناچیز و کمترین عاجز و مسکین غریب حزین مسمّی برہان الدین ابن امیر سید اللہ بخش ابن امیر سید یحیی الدین ابن امیر سید المرشدین امیر سید شہاب الحق والملۃ والدین ابن امیر المومنین حاکم المتقین سلطان نصیر بدر منیر بشیر و نذیر نظیر حضرت امیر کل امیر میر السید خوندمیر رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مومنوں کو مغفرت عطا فرمائے عرض کرتا ہے کہ جب یہ ضعیف بروز دوشنبہ بتاریخ ۷ ماہ رمضان ۱۰۵۲ھ ایک ہزار باون ہجری نبی آخر

۷ ماہِ رمضان ۱۰۵۲ھ میں مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے۔

ضعیف بروز دوشنبہ بتاریخ ہفتم ماہِ رمضان سنہ ۱۰۵۲
یکہزار پنجاہ و دو از ہجرت پیغمبر آخر زماںؐ شدہ کہ
بشرف زیارت روضۂ متبرکہ منورہ مطہرہ مقدسہ
کالبیت العتیق امام المشارق والمغارب بالتحقیق
مشرف شدیم ثم من بعد ذالک اکثر مخلصان و مخلص
زادگان کہ از قید تقلید مشائخ زمانہ آزادگان بودند آمدہ
و تصدیق امیر بتحقیق تازہ کردہ اند و بعضے کسان تقلید علماء
زمانہ سلف و خلف و مشائخ متقدمین منظور داشتہ و
تقلید مشائخ عصر یکسو نہادہ قبول این معنی نمودہ اند
بموافق اجماع علماء سلف و خلف و مشائخ آرے
من یہد اللہ فلا مضل لہ من بعدہ و بعضے کسان
در انکار و تفحص سکوت ورزیدہ اند آرے من یضلل
اللہ فلا ہادی لہ حاصل الغرض من بعد ذالک
بعضے محبان صادق الاخلاص و مخلصان راسخ الاعتقاد
بالاختصاص کہ خلان یقینی و اخوان دینی اند سلمہم اللہ
تعالیٰ عن الآفات و بلیات الزمان و رزقہم
اللہ خیر الدنیا والآخرۃ مع سلامۃ الایمان
خصوصاً المحب العزیز الملی بالاخلاص و
التمیز قاضی ابوالقاسم ابن المرحوم والمغفور
قاضی بدرالدین فراہی زاد اللہ محبتہ الی اللہ
واستغنائہ عما سوی اللہ باین فقیر احقر الناس
بارہا بطریق التماس معلوم کردہ اند کہ اگر جزو چند بہرہ مند
دل پند باحق مونید در باب سیر حضرت خاتم سرور امیر البر
والبحر امام محمد مہدی موعود علیہ السلام می بود بہتر بود تا بہ
کسان کیفیت احوالات حضرت سرور کائنات امام کہ

زماں صلعم شرف زیارت سے روضۂ متبرکہ منورہ مطہرۂ امام المشارق
والمغارب بالتحقیق کے جو بیت العتیق (خانۂ کعبہ) کی طرح
مقدس ہے مشرف ہوا اس کے بعد اکثر مخلصین اور مخلص زادے
جو مشائخین زمانہ کی تقلید کی قید سے آزاد تھے آئے اور
از سرِ نو تحقیق کے ساتھ حضرت امیر مہدی موعودؑ کی تصدیق کی
اور بعضوں نے علماء زمانہ سلف و خلف اور مشائخین متقدمین
کی تقلید کو پیش نظر رکھکر اور زمانہ حال کے مشائخین کی تقلید سے
کنارہ کر کے علماء و مشائخین سلف و خلف کے اجماع کی
موافقت میں اس معنی کو قبول کیا ہے۔ ہاں جس کو اللہ تعالیٰ
راہ دکھائے اس کے بعد اس کو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں۔ اور
بعضوں نے انکار و جستجو میں پڑ کر خاموشی اختیار کی ہے ہاں
جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں حاصلِ مطلب
یہ کہ اس کے بعد بعضے دلی خلوص رکھنے والے دوستوں اور
مضبوط اعتقاد رکھنے والے مخلصوں نے جو خاص الخاص
دوستانِ یقینی اور برادرانِ دینی ہیں اللہ تعالیٰ انکو زمانے کی
بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رکھے اور انکو دنیا اور آخرت کی
بھلائی روزی کرے ایمان کی سلامتی کے ساتھ خصوصاً محب
عزیز اخلاص و تمیز سے معمور قاضی ابوالقاسم فرزند قاضی
بدرالدین مرحوم و مغفور فراہی اللہ تعالیٰ انکی محبت
اپنی جانب اور بڑھائے اور ما سوا اللہ سے انکی بے نیازی
میں ترقی دے کئی بار از راہِ التماس یہ ظاہر کیا کہ اگر چند
اجزاء کارآمد پسند خاطر حقیقی واقعات کے ذکر پر مشتمل حضرت
خاتم سرور امیر البر والبحر امام محمد مہدی موعودؑ کی سیرت کے
باب میں ہوتے تو بہتر ہوتا سب لوگوں کو حضرت سرور
کائنات امام علیہ السلام کے حالات جن کی ذات

و اما السائل فلا تنھر

ذات پیغمبر صفات خاتم الاولیاء است از ابتدا تا انتہا
معلوم شدے و چوں کتاب کلیۂ آں منقولات ہمراہ ایں
فقیر نبود کہ ایشاں را نمودے بنا بر حکم آیۃ کریمہ وامّا
السّائل فلا تنھر التماس شاں قبول نمودیم و
بمقتضائے مرتضائے آیۃ عظیمہ واما بنعمۃ ربّک
فحدّث دریں باب کتاب شروع کردیم واز کتب
متفرقات من المنقولات حضرت امام علیہ السلام
خصوصاً حجۃ المنصفی و انصافنامہ مولانا میاں ولی
یوسفؒ وھو من کبار التابعین واز مطلع الولایۃ
کہ تصنیف سید السادات عالی درجات امیر سید قاسم
رحمۃ اللہ علیہ ابن امیر سید یوسفؒ ابن امیر سید یعقوبؒ
ابن بندگی حضرت میراں سید محمود ثانی مہدی وھو
ابنہٗ رضی اللہ عنہٗ و نیز از کتاب جنۃ الولایۃ
مولانا منصور خاں برہان پوری انتخاب کردہ لطریق
خیر الکلام ما قل ودل مختصر و موزوں قرار دادہ
آں کلام عجیب را علیٰ احسن الترتیب نوشتہ آمد
واز ابتداء تولد حضرت خاتم الاولیاء تا انتہاء
رحلت آنحضرت امام الاتقیا مسطور گشت
فاما ناظر را می باید کہ بر حکم حدیث نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم و قول مرتضوی رضی اللہ عنہ کہ لا تنظر
الیٰ من قال وانظر الیٰ ما
قال است منظور دارد تا در زمرۂ فبشّر
عبادِ الذین یستمعون القول و
یتبعون احسنہٗ مشرف شود و از
تعصب و عناد دور رود تا اہل آں

پیغمبر صفات خاتم الاولیاءؒ ہے ابتدا سے انتہا تک معلوم ہوتے
اور چونکہ کوئی جامع کتاب اُن منقولات کی اس فقیر کے
ہمراہ نہیں تھی جو انکو دکھلاتا بنا بریں مطابق حکم آیۃ کریمہ
وامّا السّائل فلا تنھر (اور سائل کو رد نہ کر) انکے
التماس کو قبول کیا اور آیت شریفہ واما بنعمۃ ربّک
فحدّث (اور اپنے رب کی نعمت کا بیان کر) کے
مقتضائے پسندیدہ کی تعمیل میں اس باب میں کتاب کا آغاز
کیا، اور کئی ایک کتب منقولات حضرت امام علیہ السلام
سے خصوصاً حجۃ المنصفی اور انصافنامہ سے جو مولانا میاں
ولی یوسفؒ کی تالیف ہے آپ جلیل القدر تابعین سے
ہیں اور مطلع الولایت سے جو سید السادات عالی درجات
امیر سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ بن امیر سید یوسفؒ ابن امیر سید
یعقوبؒ ابن بندگی حضرت میراں سید محمودؒ ثانی مہدیؑ کی تصنیف
ہے اور میراں سید محمود ثانی مہدیؑ ابن مہدیؑ ہیں رضی اللہ عنہ
نیز کتاب جنت الولایت سے جو مولانا منصور خاںؒ برہان پوری
کی تالیف ہے انتخاب کر کے بطریق خیر الکلام ما
قلّ ودلّ (اچھا کلام وہی ہے جو مختصر اور مدلل ہو)
مختصر و موزوں قرار دیکر اس کلام عجیب کو اچھے اسلوب
و ترتیب سے لکھا گیا اور حضرت خاتم الاولیاءؑ کے آغازِ
تولد سے آنحضرت امام الاتقیاء کی انتہاء رحلت تک
کے واقعات لکھے گئے پس ناظر کو چاہیئے کہ بحکم حدیث نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشاد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو لا تنظر
الیٰ من قال وانظر الیٰ ما قال (کہنے والے کو
نہ دیکھ اُس کے قول کو دیکھ) ہے اس کو پیش نظر رکھے
تاکہ فرمان خدا پس بشارت دے میرے اُن بندوں کو جو

حدیث نبویؐ
اور
ارشاد علی رضہ
لا تنظر الی من
قال وانظر الی
ما قال

طائفہ نہ گردد کہ حقتعالیٰ درباب ایشاں
فی فرماید واذلم یھتدوا بہ
فسیقولون ھذا افک قدیم
وفی الآیۃ واذا تتلیٰ علیھم
آیاتنا قالوا قد سمعنا
لونشاء لقلنا مثل ھذا ان
ھذا الا اساطیرالاولین
قال علیہ السلام للخاص
والعام الدین کلہ انصاف
رحم اللہ من انصف
وللہ در المقال لمن
قال ؎

بیت

از رہِ انصاف نگر زور نیست
گر تو نہ بینی دگرے کور نیست

واضح باد کہ چوں دریں کتاب عالی خطاب مستطاب بعون الملک الوہاب بیان شواہدات واضحات وآیات بینات ومعجزات لائحات وخارق عادات حضرت خاتم ولایتِ محمدی اعنی امام محمد مہدی موعودؑ وقوع یافتہ است و لہذا علیٰ حسب البیان بموافق الکلام العیان نام ایں کتاب شواھد الولایۃ المحمدیۃ علیٰ قواعد الحجۃ المھدویۃ نہادہ شد السعی منی والاتمام علی اللہ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بات سُنا کرتے ہیں اور اچھی بات پر چلتے ہیں کی بشارت یافتہ گروہ میں داخل ہونیکے شرف سے مشرف ہو اور تعصب اور بغض وعداوت سے دور دور رہے تاکہ اس جماعت میں داخل نہو جسکے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ سے ہدایت نہ پائی تو یہ لوگ اب کہیں گے کہ یہ تو قدیمی جھوٹ ہے۔ اور ایک آیت میں ہے اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے ہیں کہ ہاں ہم سُن چکے اور اگر ہم چاہیں تو کہہ لیں اسی طرح کا اور کچھ بھی نہیں یہ تو کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب خاص وعام کے لئے فرمایا ہے دین سراپا انصاف ہے حق تعالیٰ منصف پر رحم فرمائے اور اللہ بھلا کرے کہنے والے کا جس نے کہا ہے ؎

ترجمۂ بیت

از رہِ انصاف دیکھ تجھ پہ تقاضا نہیں
گر تو نہ دیکھے نہ دیکھ دوسرا اندھا نہیں

واضح ہو کہ چونکہ اس پسندیدہ کتاب عالی خطاب میں بتائید ملک وہاب واضح شواہد روشن دلائل، کھلے معجزات اور خوارق عادت حضرت خاتمِ ولایتِ محمدی یعنے امام محمد مہدیِ موعودؑ کے مذکور ہوئے ہیں اس لئے اس کتاب کے بیان کے مطابق کلام ظاہر وعیاں کے موافق اس کتاب کا نام شواھد الولایۃ المحمدیۃ علیٰ قواعد الحجۃ المھدویۃ رکھا گیا ہے، کوشش میری طرف سے اور اس کی تکمیل اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے اور مجھے جو یہ توفیق ہوئی ہے محض اللہ بزرگ وبرتر کی عطا ہے اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے میں نے اپنا کام اللہ

حسبی اللہ وفوضت امری الی اللہ ومن
یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم و
بحکم الآیۃ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ
وفی الحدیث من اخلص للہ اربعین صباحًا
ظھرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ الی لسانہ
و دریں کتاب فی المعنی فصل الخطاب چہل ابواب
قرار دادہ شد کہ در ہر حرفے صد صد کلمہ مندرج است
و در ہر کلمہ صد صد نقطے و در ہر نقطے صد صد فصلے
و در ہر فصلے صد صد بابے و در ہر بابے صد
صد ہزار کتابے مضمر است
فھو من فھم قولہ تعالیٰ
مثل الذین ینفقون اموالھم
فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ
مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف
لمن یشاء سر ایں معنی آنست

فہرست ابواب ہذا الکتاب۔

باب اول در بیان آفرینش نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
باب دوم در بیان دانستن تاریخ زمانہ ولادت امامؑ
باب سوم در بیان دانستن کرسی آنحضرتؑ
باب چہارم در بیان بدایت مولود آنحضرتؑ
باب پنجم در بیان تحصیل علم حضرت امام علیہ السلام
باب ششم در بیان انقیاد شدن سلطان حسین شرقی رح
باب ہفتم در بیان جذبات الوہیتہ امام آخر الزمان
باب ہشتم در بیان ہجرت امام آخر الزمانؑ

کے سپرد کیا ہے اور جو اللہ کا سہارا لے پس وہ سیدھے
راستہ کی طرف ہدایت پانیوالا ہے اور از روئے حکم آیت
ہذا پس پوری ہو چکی اس کے پروردگار کے وعدہ کی مدت چالیس
راتیں اور از روئے مضمون حدیث ہذا جس نے خالص کیا اللہ
کے لئے چالیس صبحیں (یعنے چالیس دن کامل خلوص کے ساتھ
اللہ کی عبادت میں گزارا) تو پھوٹ پڑتے ہیں حکمت (دانائی)
کے چشمے اُس کے دل سے اس کی زبان کی طرف۔ اس کتاب
میں جو فی الحقیقت فصل الخطاب ہے چالیس ابواب قرار دیئے
گئے ہیں ایسے کہ ہر حرف میں سو سو کلمے درج ہیں ہر کلمہ میں
سو سو نقطیں ہیں ہر نقط میں سو سو فصل ہیں اور ہر فصل میں سو
سو باب ہیں اور ہر باب میں سو سو ہزار کتابیں پوشیدہ
ہیں، یہ بات سمجھ والا ہی سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اُن لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ
کے راستہ میں اُس دانے جیسی ہے جس سے سات بالیں
اگیں کہ ہر بالی میں سو سو دانے ہیں اور اللہ بڑھاتا ہے
جس کے لئے چاہتا ہے۔ اُسی معنی کا راز ہے۔ اور اس
کتاب کے ابواب کی فہرست یہ ہے:۔

پہلا باب نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بیان میں
دوسرا باب ولادت امامؑ کے زمانہ کی تاریخ جاننے کے بیان میں
تیسرا باب آنحضرتؑ کے سلسلۂ نسب کے جاننے کے بیان میں
چوتھا باب آغاز مولود آنحضرتؑ کے بیان میں
پانچواں باب حضرت امام علیہ السلام کی تحصیل علم کے بیان میں
چھٹا باب سلطان حسین شرقی کے آنحضرتؑ کی اطاعت قبول کرنیکے بیان میں
ساتواں باب امام آخر الزمانؑ کے جذبات الوہیت کے بیان میں
آٹھواں باب آنحضرتؑ کے ہجرت از وطن کرنیکے بیان میں۔

باب نہم در بیان رسیدن امامؑ بمانڈو
باب دہم در بیان رسیدن امامؑ بچاپانیر
باب یازدہم در بیان آمدن حضرت امامؑ بہ بیدر
باب دوازدہم در بیان آمدن آنحضرتؑ بہ گلبرگہ
باب سیزدہم در بیان مراجعت از مکہ مبارکہ در احمدآباد
باب چہاردہم در بیان اخراج از احمدآباد
باب پانزدہم در بیان آمدن در شہر پٹن
باب شانزدہم در بیان ملاقات ملک مبارز الملک
باب ہفدہم در بیان آمدن بقصبہ بڑلی۔
باب ہژدہم در بیان سوال علماء گجرات
باب نوزدہم در بیان روانہ شدن بطرف خراسان
باب بستم در بیان اقامت کردن در ٹھٹھہ
باب بست ویکم روانہ شدن امامؑ از ٹھٹھہ بخراسان
باب بست ودوم در بیان آمدن بفرہ
باب بست وسوم در بیان منقولات وبعضے معاملات
باب بست وچہارم در بیان بشارات اولیاء اللہؒ
باب بست وپنجم در بیان آمدن سیدینؓ نزد آنحضرتؑ
باب بست وششم در بیان بشارات ہر دو ذات
باب بست وہفتم در بیان بشارات صدیق ذاتؓ
باب بست وہشتم در بیان رحلت حضرت امام علیہ السلام
باب بست ونہم در بیان اسماء مبارک حضرت امامؑ
باب سی ام در بیان حلیۂ مبارک حضرتؑ
باب سی ویکم در بیان خصائص امام علیہ السلام
باب سی ودوم در بیان معجزات پیغمبر صفا امام الکائنات
باب سی وسوم در بیان نہج المدعا خاتم الاولیاء

نواں باب امام علیہ السلام کے شہر مانڈو پہنچنے کے بیان میں
دسواں باب امام علیہ السلام کے شہر چاپانیر پہنچنے کے بیان میں
گیارھواں باب حضرت امامؑ کے شہر بیدر آنے کے بیان میں۔
بارھواں باب آنحضرتؑ کے شہر گلبرگہ آنیکے بیان میں۔
تیرھواں باب مکہ معظمہ سے آنحضرتؑ کی واپسی اور احمدآباد آنیکے بیان میں
چودھواں باب احمدآباد سے آنحضرتؑ کے اخراج کے بیان میں
پندرھواں باب آنحضرتؑ کے شہر پٹن آنے کے بیان میں۔
سولھواں باب آنحضرتؑ سے ملک مبارز الملک کی ملاقات کے بیان میں
سترھواں باب آنحضرتؑ کے قصبہ بڑلی میں آنیکے بیان میں
اٹھارھواں باب علماء گجرات کے سوالات کے بیان میں۔
انیسواں باب آنحضرتؑ کے خراسان کی طرف روانہ ہونیکے بیان میں
بیسواں باب ٹھٹھہ میں آنحضرتؑ کی اقامت کے بیان میں۔
اکیسواں باب حضرت امامؑ کے شہر ٹھٹھہ سے خراسان جانیکے بیان میں۔
بائیسواں باب آنحضرتؑ کے فرہ آنیکے بیان میں۔
تئیسواں باب بعض منقولات اور معاملات کے بیان میں
چوبیسواں باب بشارات اولیاء اللہؒ کے بیان میں۔
پچیسواں باب سیدینؓ کے آنحضرتؑ کے پاس آنیکے بیان میں
چھبیسواں باب سیدینؓ کے حق میں بشارات کے بیان میں
ستائیسواں باب بشارات صدیق ذات کے بیان میں
اٹھائیسواں باب حضرت امام علیہ السلام کی رحلت کے بیان میں
انتیسواں باب حضرت امام علیہ السلام کے اسماء مبارکہ کے بیان میں
تیسواں باب آنحضرت صلعم کے حلیہ مبارک کے بیان میں
اکتیسواں باب آنحضرتؑ کی خصوصیات کے بیان میں
بتیسواں باب پیغمبر صفا امام کائنات کے معجزوں کے بیان میں
تینتیسواں باب خاتم الاولیاء کے مدعا کی نوعیت کے بیان میں

باب سی و چہارم دربیان تفصیل اولاد امام علیہ السلام
باب سی و پنجم دربیان خلافت ثانی مہدی مع ذکر اولاد مخصوص
باب سی و ششم دربیان خلافت بندگیمیاں مع ذکر قاتلو و قتلوا
باب سی و ہفتم دربیان خلافت بندگی ملک الہداد مع ذکر رحلت آنحضرت
باب سی و ہشتم دربیان اولاد بندگیمیاں رضؓ
باب سی و نہم دربیان خلافت بندگیمیاں سید شہاب الدین
باب چہلم دربیان خلافت بعض اکابر المہاجرین رضؓ

باب اول

دربیان آفرینش نور محمدی باوے حقیقت پیدائش روحِ مہدیِ موعود صلی اللہ علیہما و علیٰ آلہما و اصحابہما وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً قال اللہ یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا وفی الآیۃ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین وفی الآیۃ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ای معہ بدانکہ دریں آیات مذکورہ از اشارات الفاظ نور مراد نور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم است و ظہور ولایت ذات آنحضرت کہ بر خاتم اولیاء است علیہ السلام وکذا قد ورد فی الاحادیث الصحیحۃ فمنہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری وفی روایۃ انا من نور اللہ والمومنون من نوری وفی روایۃ انا من نور اللہ وخلق کل شیء من نوری فاعلم ایہا المصدق بیان خلقتِ ایں نور مذکور

چونتیسواں باب امام علیہ السلام کی اولاد کے تفصیلی بیان میں۔
پینتیسواں باب ثانی مہدی رضؓ کی خلافت کے بیان میں آنحضرت رضؓ کی مخصوص اولاد کے ذکر کے ساتھ
چھتیسواں باب بندگیمیاں رضؓ کی خلافت کے بیان میں قاتلوا و قتلوا کے ساتھ
سینتیسواں باب بندگی ملک الہداد رضؓ کی خلافت کے بیان میں مع ذکر رحلت آنحضرت رضؓ
اڑتیسواں باب بندگی میاں رضؓ کی اولاد کے بیان میں
انتالیسواں باب بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کی خلافت کے بیان میں
چالیسواں باب بعضے اکابرین مہاجرین رضؓ کی خلافت کے بیان میں

پہلا باب

نور محمدی کی پیدائش کے بیان میں اس کے ساتھ روح مہدی موعود صلی اللہ علیہما وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کی پیدائش کی حقیقت کے بیان میں فرمان حق تعالیٰ ہے اے لوگو آچکی ہے بہان (واضح دلیل) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اتارا ہے ہم نے تم پر کھلا نور اور آیت شریفہ میں ہے آچکا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب۔ نیز آیت شریفہ میں ہے پس ایمان لے آؤ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے اتارا ہے۔ یعنی جس کو رسول کے ساتھ اتارا ہے مجاننا چاہیئے کہ ان مذکورہ آیات میں الفاظ نور کے اشارات سے مراد نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور ولایت ذات آنحضرت صلعم کا ظہور ہے جو خاتم اولیاء سے ہوا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایسا ہی احادیث صحیحہ میں بھی آیا ہے جن کے منجملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی میرا نور ہے اور ایک روایت میں ہے میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور سب مومن میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ایک روایت میں ہے میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا اور ہر چیز میرے نور سے پیدا کی گئی ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ نور مذکور کی پیدائش کا بیان جو تمام خلق کے

احادیث صحیحہ کے مطابق فرمان نبی ﷺ پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی میرا نور

مکتوب ملتان
رسالہ

باجمیع خلقت ازکتب معتبرہ وسیر مشتہرہ مشہورست
فاما دریںجا غرض ازیں آیات واحادیث محمدیہ
بیان خلقت روح حضرت مہدیست صلی اللہ علیہما
وسلم پس نقلے صحیح ومتواتر دریں باب از زبان امیر
زمرۂ اولوالالباب کہ انتہ کان مبین
الاحادیث والکتاب بافہم وانصاف بشنو
ودریاب یعنی سلطان نصیر بدر منیر مخبر الضمیر
بشیر ونذیر الوالا امیر بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق مہدیؑ
رضوان اللہ علیہ ابدی در رسالۂ مکتوب
ملتان بدلائل قاطعہ عیاں می فرمایند کہ ہمہ سالکان
راہِ حق وجویندگان ذات مطلق اول ما خلق
اللہ نوری را در دو وجہ ثابت کردہ اند یکے
ولایت دوم نبوت وہر دو وجہ را تمثیل بآفتاب
وماہتاب می آرند ولایت را تمثیل بآفتاب بر نہند
ونبوت را بہ ماہتاب وہمہ انبیاءؑ واولیاءؒ را
منازل داشتہ اند

بیت ؎

بود نورِ نبیؐ خورشید اعظم
گہ از موسیٰؑ پدید وگہ ز آدمؑ

انتہیٰ نقلہٗ ایضاً یقال فی النظم عن
اصحاب المہدی الموعود علیہ السلام
واقف اسرار یا سہ سری ابن خواجہ طہٰ و
لقبہٗ مہری رضی اللہ عنہ ؎

شمعِ ولایت چو بود آفتاب
نورِ نبوت بمثلِ ماہتاب

ساتھ ہے معتبر کتب سیرت وغیرہ میں مشہور ومعروف ہے
لیکن اس جگہ ان آیات اور احادیث محمدی کے ذکر سے ہماری
غرض روح حضرت مہدیؑ کی خلقت کا بیان ہے جو باطن
نبی ہے صلی اللہ علیہما وسلم پس نقل صحیح اور متواتر جو اس باب
میں ہے سرگروہ زمرۂ اہلِ دانش کی زبانی جو کہ مبیّن خاص
احادیث وآیاتِ کتابِ الٰہی کا ہے فہم وانصاف کے
ساتھ سن اور حقیقت کو معلوم کر یعنے سلطان نصیر بدر منیر
مخبر ضمیر بشیر ونذیر اولوالامیر بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق مہدیؑ
رضوان اللہ علیہ ابدی نے اپنے رسالہ میں جو مکتوب ملتان
سے موسوم ہے قطعی دلائل سے واضح فرمایا ہے کہ تمام راہِ
طلبِ حق کے چلنے والوں اور ذات مطلق کے ڈھونڈنے
والوں نے (فرمان نبیؐ) پہلی چیز جو کہ اللہ نے پیدا کی میرا
نور ہے کی دو وجہیں قائم کی ہیں ایک ولایت دوسری
نبوت اور دونو وجہوں کی تمثیل ہیں آفتاب اور
ماہتاب کو لاتے ہیں ولایت کو مثلِ آفتاب ٹھہرلتے
ہیں اور نبوت کو مثلِ ماہتاب اور تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ
کو منازل قرار دیتے ہیں (ترجمہ) بیت ؎

نبیؐ کا نور ہے خورشید اعظم بن کے جو چمکا
کبھی موسیٰؑ سے ظاہر اور کبھی آدمؑ سے تھا پیدا

مکتوب ملتانی کی نقل یہاں ختم ہوئی نیز ایک نظم کہی
ہوئی حضرت مہدیِ موعودؑ کے ایک صحابی واقف
اسرار یا ستر سری ابن خواجہ طہٰ الملقب بہ مہری رضی اللہ
عنہ کی ہے ؎ (ترجمۂ نظم)

شمع ولایت کا ہے جوں آفتاب
نورِ نبوت کا ہے جوں ماہتاب

ماہ ز خورشید بود مقتبس
از رہِ معنیش نہ از راہِ حس
لیک وے از ذاتِ قدم مستفضی
چونکہ از و جملہ رسول و نبی
شمسِ ولایت کہ باحمد بوَاست
خاتمِ آں ذات شریفت شدہ است
آنکہ ز مشکواۃ تو مقتبس ز کل
وقد مصابیح قلوب الرسل
ہانکہ ز تو جملہ مضی و صبیح
شد ز صفی تا کہ نزولِ مسیح
زانکہ بکنیت شدہ بوالقاسمی
قاسمِ فیضِ اقدس آں حاکمی

یوئدہ علی ھذا ما ذکر فی حاشیۃ الفصوص ان الرسل کلھم یاخذون العلم من خاتم الرسل وخاتم الرسل یأخذ العلم من باطنہ من حیث انہ خاتم الاولیاء لان الولایۃ التی ختم علی خاتم الاولیاء ھی الولایۃ المصطفویۃ سمّاہ بالولایۃ الشمسیۃ وولایۃ الاولیاء یسمّی بالولایۃ القمریۃ لانھا ماخوذۃ من الولایۃ المستفادۃ کنور القمر من الشمس فالحاصل ان الرسل والاولیاء کلھم یاخذون العلم من مشکوٰۃ خاتم الاولیاء ولھذا یقال لہٗ شمس الولایۃ وسائر الانبیاء والاولیاء کمنازل فی السماء فبھذا الاعتبار

ماہ جو خورشید سے ہے مقتبس
از رہِ معنیٰ ہے نہ از راہِ حِس
ذاتِ قدم سے وہ مگر مستفضی
جس طرح سب اُس سے رسول و نبی
شمسِ ولایت جو تھا احمد کے نام
خاتم اُسی کا تو ہوا اے امام
تیری ہی مشکواۃِ فزوں ترے کُل
سلگے ہیں فانوسِ قلوبِ رُسُل
ہاں ہیں سبھی تجھ سے مضیٔ و صبیح
از صفی اللّٰہ تا عیسیٰ مسیح
کنیت ابوالقاسم ہے تیری شہا
قاسم اُس حاکم کے ہے تو فیض کا

اسی کی تائید ہوتی ہے اُس بیان سے جو حاشیہ فصوص میں مذکور ہے کہ سب انبیاء و رسلؑ علم پاتے ہیں خاتم رسلؐ سے اور خاتم رسلؐ علم پاتے ہیں اپنے باطن سے اس حیثیت سے کہ وہ خاتم الاولیا ہے کیونکہ خاتم الاولیاء پر جو ولایت ختم ہوئی ہے وہ ولایتِ مصطفویہ ہی ہے جس کا نام ولایتِ شمسیہ ہے دیگر اولیاء کی ولایت ولایتِ قمریہ سے موسوم ہے کیونکہ وہ ماخوذ ہے اُس ولایت سے جو حاصل شدہ ہے (ولایتِ مصطفویہ سے) مانند نورِ قمر کے جو حاصل شدہ ہے شمس سے پس حاصل یہ کہ تمام رُسُل اور اولیائؒ علم پاتے ہیں خاتم الاولیاءؒ کے مشکواۃ سے اور اسی لئے خاتم الاولیاء کو شمسِ ولایت کہا جاتا ہے اور سب انبیاءؑ و اولیاء مانند منازلِ آسمانی کے ہیں پس اسی اعتبار سے فرمایا ہے رسولِ مختار صلی اللہ علیہ و

قال رسول الله المختار صلى الله عليه وعلى
آله الاخيار الولاية افضل من النبوة
ايضاً قد شرح هذا الحديث فى تفسير عمدة
تحت هذه الاية واتخذ سبيله فى البحر
عجبا فى قصة خضرؑ قال النبى صلى الله عليه
وسلم الولاية افضل من النبوة بخمسة
اوجه اولها الولاية صفة الخالق و
النبوة صفة المخلوق وثانيها الولاية
اشتغال مع الله والولاية اشتغال مع
الخلق وثالثها ان الولاية امر الباطن
والنبوة امر الظاهر ورابعها ان الولاية
خاصة والنبوة عامة وخامسها ان
الولاية لانهاية له والنبوة له نهاية
وقيل مرتبة الولاية افضل من مرتبة
النبوة لان النبوة اظهار الدعوة وهو
اشتغال جلى مع الخلق والولاية سر
مخفى وشغل مع الله فهو افضل انتهى
فاعلم ايها المصدق مقام ولايت ونبوت
هر دو صفت محمد است صلى الله عليه وسلم ولايت
باطن آنحضرتؐ ونبوت ظاهر او كما قال اولو الامير
مياں سيد خوندمير رضى الله عنه ان النبوة هى
ظاهر النبى والولاية هى باطنه فقط فاعلم
ايها المصدق ختم الله النبوة على
خاتم النبىؐ والولاية على خاتم
الولى وهما واحد بحكم الدلائل

على آله الاخيار نے کہ ولایت افضل نبوت سے ہے نیز
اس حدیث کی شرح تفسیر عمدہ میں ہے آیت واتخذ
سبیلہ فی البحر عجبا (اور مچھلی نے اپنا رستہ کرلیا
دریا میں عجیب طرح) کے تحت خضرؑ کے قصہ میں کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولایت افضل ہے نبوت
سے پانچ وجہوں سے (١) پہلی وجہ یہ کہ ولایت صفت
خالق بھی ہے اور نبوت صرف صفت مخلوق ہے دوسری (٢)
وجہ یہ کہ ولایت اللہ کے ساتھ مشغولیت کی صفت ہے
اور نبوت خلق کے ساتھ مشغولیت کی صفت ہے تیسری (٣)
وجہ یہ کہ ولایت امر باطنی ہے اور نبوت امر ظاہری ہے
(٤) چوتھی وجہ یہ کہ ولایت صفت خاصہ ہے اور نبوت صفت
عامہ اور (٥) پانچویں وجہ یہ کہ ولایت کی انتہا نہیں ہے اور
نبوت کی انتہا ہے اور کہا گیا ہے کہ مرتبۂ ولایت افضل
ہے مرتبۂ نبوت سے کیونکہ نبوت دعوت الی اللہ کا
اظہار ہے اور وہ مشغول ہونا ہے خلق کے ساتھ ظاہرا اور
ولایت راز مخفی ہے اور مشغول رہنا ہے اللہ کے ساتھ
پس وہی افضل ہے انتہیٰ پس معلوم کر اے مصدق
کہ مقام ولایت اور مقام نبوت دونو صفتیں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہیں ولایت آنحضرتؐ کا باطن ہے اور
نبوت آپ کا ظاہر چنانچہ اولو الامیر میاں سید خوندمیر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہے کہ نبوت جو نبی کی صفت ہے وہ نبی
کا ظاہر ہے اور ولایت جو نبی کی صفت ہے وہ نبیؐ
کا باطن ہے فقط پس معلوم کر اے مصدق کہ اللہ نے
نبوت کو خاتم النبی پر ختم کیا اور ولایت کو خاتم الولی
پر ختم کیا اور وہ دونو بحکم دلائل قطعیہ ایک ہیں شریعت

نبی نے فرمایا مہدی میرے اہل بیت سے ہے

القطعية في الشريعة والطريقة والحقيقة
ولهذا يقال للمهدي ختم الولاية عليه
السلام ونظير النبي صلى الله عليه و
سلم وتابعه التام كما قال البدر المنير
مير السيد خوند مير في بعض الآيات
قال النبي صلى الله عليه وسلم لكل نبيّ
نظير في امته اي مثله ولا يكون مثله
الا من كان له درجة عند الله مثل درجة
النبي فاذا حصل له درجة النبي لابد
ان يكون خليفة في زمانه ولخاتم النبي
صلى الله عليه وسلم يكون نظير في امته
هو المهدي الموعود انتهى كلامه
ويؤيد على هذا ما ذكر في تفسير كشف
الحقائق تحت قوله تعالى قل هذه سبيلي
ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني
انه قال فالمراد بلفظ انا محمد ومن اتبعني
هو المهدي وكذا في الحديث الصحيح من
المسلم والبخاري وغيرهما قال عليه السلام
المهدي مني اجلى الجبهة اقنى الانف
مقرون الحاجبين يقفوا اثري ولا يخطي
اي يتابعني كل المتابعة فان قيل ما المعنى
يتابعني كل المتابعة قلنا المهدي متخلق
باخلاق النبي كلها بحكم الدلائل القاطعة
كما ورد في الحديث روي عن حذيفة
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

آیت

طریقت اور حقیقت میں اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مہدی
علیہ السلام خاتم ولایت اور نظیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور
نبیؐ کے تابع تام ہیں چنانچہ بدر منیر میر السید خوندمیرؓ نے
اپنے رسالہ بعض الآیات میں فرمایا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے کہ ہر نبی کے لئے نظیر ہے اس کی امت میں یعنی
اس کا مثل ہے اور نبی کا مثل نہیں ہوتا مگر وہی شخص جس کا
درجہ اللہ کے پاس مثل نبیؐ کے درجہ کے ہو پس جب اس کو
نبی کا درجہ حاصل ہوا تو ضرور ہے کہ وہ خلیفہ ہو اپنے زمانہ میں
اور خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی نظیر ہے آپکی
امت میں اور وہی مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں
ختم ہوا یہاں کلام بندگی میانؓ کا اور اسی کی تائید ہوتی
ہے اس قول سے جو تفسیر کشف الحقائق میں مذکور ہے
فرمان خدا کہدے اے محمد یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ
کی طرف بصیرت پر میں اور وہ بلائے گا جو میرا تابع ہوگا
کے تحت مفسر نے کہا ہے کہ لفظ اَنَا (میں) سے
مراد محمدؐ ہیں اور ومن اتبعنی (جو میرا تابع ہوگا) سے مراد
مہدیؑ ہیں اور ایسا ہی مضمون حدیث صحیح مسلم و بخاری
وغیرہما میں ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے مہدی مجھ سے
(میرے اہل بیت سے) ہے، روشن پیشانی، بلند
بینی اور پیوستہ ابروؤں والا ہوگا میرے قدم بقدم
چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنی میری پوری پیروی
۲ ہیں کہ اس سے مراد مہدیؑ کا تمام اخلاق نبیؐ سے
آراستہ ہونا ہے یہ بات بحکم دلائل قاطعہ ثابت ہے
چنانچہ حدیث میں آیا ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد یبعث اللہ فیہ رجلا من اھل بیتی اسمہ اسمی وخلقہ خلقی وفی الحدیث المھدی منی یواطی اسمہ اسمی وکنیتہ کنیتی قلنا المھدی یکون موصوفا بجمیع صفات رسول اللہ صورتا ومعنا ویکون مظھر الاسماء الالٰھیۃ کلھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویوید علی ھذا المعنی فانظر الی ما قال صاحب التفسیر الدیلمی تحت قولہ تعالیٰ افمن کان علی بینۃ من ربہ ناقلا عن کشف الحقائق وھو قولہ فان قیل لم لم یذکر فی القرآن اسم المھدی صریحا لان اللہ تعالیٰ لم یترک فیہ ذکر ای شیئ فکیف ترک ذکرہ قیل لم یذکر اسمہ رعایۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لان دعوتہ کدعوۃ النبی وعلمہ کعلم النبی وحزبہ کحزب النبی وحالہ کحال النبی وذاتہ کذات النبی وصبرہ کصبر النبی وتوکلہ کتوکل النبی وفی اکثر صورۃ وسیرۃ کان سواء لہ انتھی وایضا قد ذکر فی تفسیر کشف الحقائق فی بیان استخراج الانوار من نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وھو قولہ فقام منہ روح

اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدت کا مگر ایک ہی دن تو اسی ایک دن میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا میرے اہل بیت سے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے اخلاق میرے اخلاق ہونگے اور ایک حدیث میں ہے مہدی مجھ سے ہے اس کا نام میرا نام اور اسکی کنیت میری کنیت ہوگی ہم کہتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کی شان یہی ہے کہ آپ تمام صفات رسول اللہؐ سے موصوف ہوں ظاہراً اور باطناً اور یہ کہ آپ مظہر سب اسمارِ الٰہیہ کا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اسی معنی کی تائید میں دیکھو جو صاحب تفسیر دیلمی نے کہا ہے فرمانِ خدا افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ (کیا پس وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو) کے تحت صاحب تفسیر کشف الحقائق کے قول کو اس نے نقل کیا ہے اور وہ قول یہ ہے کہ اگر کہا جائے کہ کیوں ذکر نہیں کیا گیا قرآن میں مہدیؑ کا نام صاف و صریح طور پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا ذکر اس میں چھوڑا نہیں پھر مہدیؑ کے نام کا ذکر کس طرح چھوٹ گیا؟ تو کہا جائیگا کہ مہدیؑ کے نام کا ذکر نہیں کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے لحاظ سے کیونکہ مہدی علیہ السلام کی دعوت نبیؐ کی دعوت کے مانند آپ کا علم نبیؐ کے علم کے مانند آپ کا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند آپ کا حال نبیؐ کے حال کے مانند آپکی ذات نبیؐ کی ذات کے مانند آپ کا صبر نبیؐ کے صبر کے مانند اور آپ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر امور میں صورتاً اور سیرتاً آپ نبیؐ کے برابر ہیں انتہیٰ ایضاً تفسیر کشف الحقائق میں نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

مہدی کا نام قرآن میں نہیں چھوڑا گیا ہے۔

صورتاً اور سیرتاً مہدی نبی کے برابر ہیں

تفسیر کشف الحقائق

المهدی کما قال الولد من الام فلما اعطی
النبی نبوته اعطی المهدی ولایته
فذاته کذات النبی وحزبه کحزب
النبی وعلمه کعلم النبی وصبره کصبر
النبی وتوکله کتوکل النبی وفی اکثر
صورة وسیرة کان سواء له انتهی
فظهر بهذا البیان بحکم الدلائل القاطعة
ان المهدی کان متخلقا بجمیع اخلاق خاتم
الرسالة بمطابقة النعل بالنعل والقذة
بالقذة کما قال اهل التحقیق علیهم
الرضوان والرحمة قد کان ظهور المهدی
الموعود کظهور النبی صلی الله علیه
وسلم عینه کعینه ومولده کمولده و
مبعثه کمبعثه ومذهبه کمذهبه و
حزبه کحزبه وخلفاءه کخلفائه و
تصدیق الناس معه کتصدیقه ومخالفة
الناس معه کمخالفته بلا موجب
ودعوته فی الشریعة والطریقة
والحقیقة کدعوته وحجته کحجته ومعجزاته
کمعجزاته وهجرته کهجرته وغربته
کغربته واخراجه فی سبیل الله
کاخراجه وایذائه کایذائه
وقتاله مع المخالفین کقتاله
وغزائه کغزائه وبدره
کبدره وشجاعته کشجاعته

انوار کے ظہور پذیر ہونیکے بیان میں مذکور ہے اور وہ قول
مفسر کا یہ ہے پس قیام پذیر ہوئی مہدیؑ کی روح اس سے
(نور محمد سے) اس طرح جس طرح کہ بچہ ماں سے قیام پذیر
ہوتا ہے پس جب نبیؐ کو نبیؐ کی نبوت دی گئی تو مہدیؑ کو
نبیؐ کی ولایت دی گئی پس مہدی علیہ السلام کی ذات
نبیؐ کی ذات کے مانند آپکا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند
آپ کا علم نبیؐ کے علم کے مانند آپ کا صبر نبیؐ کے صبر کے
مانند آپ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر امور
میں صورتاً اور سیرتاً آپ نبیؐ کے برابر ہیں انتہی پس اس
بیان سے بحکم دلائل قاطعہ ظاہر ہوا کہ مہدیؑ تمام اخلاق
خاتم رسالتؐ سے آراستہ پیدا ہوئے اور آنحضورؐ کے
اخلاق اور حضرت مہدیؑ کے اخلاق میں مطابقت ایسی
ہے جیسی کہ نعل سے نعل کی مطابقت اور تسمہ سے تسمہ
کی مطابقت ہے چنانچہ صاحبان تحقیق علیہم الرضوان والرحمۃ
نے فرمایا ہے تحقیق مہدی موعودؑ کا ظہور نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے ظہور کے مانند ہوا ہے آپکی ذات نبیؐ کی ذات
کے مانند آپکی پیدائش نبیؐ کی پیدائش کے مانند
آپکی بعثت نبیؐ کی بعثت کے مانند آپ کا مذہب نبیؐ کے
مذہب کے مانند آپکا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند آپکے
خلفاء نبیؐ کے خلفاء کے مانند لوگوں کا آپکی تصدیق کرنا نبیؐ
کی تصدیق کرنیکے مانند اور لوگوں کا بلاوجہ آپکی مخالفت
کرنا نبیؐ کے ساتھ مخالفت کرنیکے مانند آپکی دعوت
شریعت طریقت اور حقیقت میں نبیؐ کی دعوت کے مانند
آپکی حجت وہی نبیؐ کی حجت رہی کے مانند آپکے
معجزات نبیؐ کے معجزات کے مانند آپکی ہجرت نبیؐ کی

وهمّته كهمّته وسخاوته كسخاوته وصبره
كصبره وشكره كشكره وفقره كفقره
وغنائه كغنائه وتوكله كتوكله و
علمه كعلمه وحكمه كحكمه وحلمه
كحلمه وتبسّمه كتبسمه
وبكائه كبكائه وحزنه
كحزنه وفرحه كفرحه
ونومه كنومه واكله
كاكله وشربه كشربه
وتزوجه كتزوجه
وحياته كحياته
وعمره كعمره و
مماته كمماته ويحيٰ
أثاره كيحيٰ أثاره
بل جميع صفات ذاته
كصفات ذاته بلا
تفريط و لاافراط انتهیٰ
اعلم عارفے از زمرۂ اولواالباب
چه خوش میفرماید رباعی دریں باب

ے

اے مہدی آخر زماں معنیٰ محمد آمدی
بارک اللہ مرحبا مانند احمد آمدی

ہجرت کے مانند آپکی مسافرت نبیؐ کی مسافرت کے مانند آپکا راہِ خدا میں نکالا جانا اور ستایا جانا نبیؐ کے نکالے جانے اور ستائے جانے کے مانند، آپ کا اپنے مخالفوں سے قتال نبیؐ کے قتال کے مانند، آپکا جہاد اعداءِ دین کے ساتھ نبیؐ کے جہاد کے مانند آپکا جنگِ بدر نبیؐ کے جنگِ بدر کے مانند، آپکی شجاعت نبیؐ کی شجاعت کے مانند، آپکی ہمت نبیؐ کی ہمت کے مانند آپکی سخاوت نبیؐ کی سخاوت کے مانند، آپ کا صبر نبیؐ کے صبر کے مانند آپ کا شکر نبیؐ کے شکر کے مانند آپکی ناداری نبیؐ کی ناداری کے مانند آپکی تونگری نبیؐ کی تونگری کے مانند، آپ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند، آپکا علم نبیؐ کے علم کے مانند آپ کا حکم نبیؐ کے حکم کے مانند، آپکا حلم نبیؐ کے حلم کے مانند آپکا تبسّم نبیؐ کے تبسّم کے مانند آپکا گریہ نبیؐ کے گریہ کے مانند آپکا رنج نبیؐ کے رنج کے مانند آپکی خوشی نبیؐ کی خوشی کے مانند آپکی نیند نبیؐ کی نیند کے مانند آپکا کھانا پینا نبیؐ کے کھانے پینے کے مانند آپکا بیاہ نبیؐ کے بیاہ کے مانند آپکی حیاتِ طیبہ نبیؐ کی حیاتِ طیبہ کے مانند آپکی عمر نبیؐ کی عمر کے مانند آپکی وفات نبیؐ کی وفات کے مانند اور آپکے بعد آپکے آثار کا زندہ رہنا نبیؐ کے آثار کے زندہ رہنے کے مانند بلکہ آپ کے تمام صفاتِ ذاتی نبیؐ کی صفاتِ ذاتیہ کے مانند ہیں بلا کسی کمی و بیشی کے انتہیٰ واضح ہو کہ زمرۂ اولواالباب کے ایک عارف (بندگی میاں امین محمدؓ) کیا خوب فرماتے ہیں ے

(ترجمہ رباعی)

اے مہدیِ آخر زماں معناً محمدؐ آئے تم
بارک اللہ مرحبا مانندِ احمدؐ آئے تم

مہرِ ولایت نامور برپشت تو وارو نشاں
بحرِ حقیقت راہ رو بے میم احمد آمدی

انتہیٰ فاعلموا ایہا المصدق ان ہذہ خصائص النبوۃ واخلاق الرسالۃ بالمتابعۃ الکلیۃ لسید المرسلین خاصۃ المہدی علیہ السلام لانہ بحکم الاجماع تابعہ التام ولا یجوز لغیرہ ہذا ولو کانوا الخلفاء الراشدین لان الخلفاء الراشدین کلہم افضل من جمیع التابعین الکاملین لکن المہدی کان افضل منہم لانہ نظیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وموعود بلسانہ بالدلائل المبینۃ فاعلموا ایہا المصدق بالسند المذکور قد ثبت بالدلائل القاطعۃ المسطورۃ کہ ہر عبارتے وبیانے واشارتے ونشانے کہ در ولادت خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارد بود اکثر واغلب ہماں مشابہت واقع شد در مولود مہدی موعودؑ زیراکہ ہر دو ذات عالی درجات بحکم دلائل قاطعات جدا نبود بنا بر حق سبحانہٗ وتعالیٰ سائر صفات ہر دو ذات بیک ترتیب اظہار نمود مع ذالک در بعضے عبارات ولادت آنحضرت اختلاف می نماید بالقطع ہیچ قصورے نیست چراکہ نظر بر اتباع تام می باید چونکہ خافی نیست کہ موافقت انبیاء با انبیاء ورسل بارسل در اخلاق است نہ بر ترتیب ظاہر مگر ایں خصوصیت

مہرِ ولایت نامور پشتِ مبارک پر لیئے
بحرِ حقائق میں رواں بے میمِ احمد آئے تم

انتہیٰ پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ خصوصیتیں نبوت کی اور اخلاق رسالت کے سید المرسلینؐ کی متابعت کلیہ سے خاصکر مہدی علیہ السلام کو ملی ہیں کیونکہ بحکم اجماع مہدیؑ ہی نبیؐ کے تابع تام ہیں اور ایسی متابعت آپکے سوا کسی اور کے لئے تسلیم نہیں کی جاسکتی اگرچیکہ خلفاء راشدین بھی ہوں کیونکہ خلفاء راشدین سب کے سب افضل سب تابعین کاملین سے ہیں لیکن مہدیؑ ان سے بھی افضل ہیں کیونکہ آپ نظیر نبی اور موعود بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دلائل واضحہ سے پس جان رکھو اے مصدق سندِ مذکور سے دلائلِ قاطعۂ مذکورہ بالا سے ثابت ہوچکا ہے کہ جو کوئی عبارت وبیان اشارہ ونشان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے ذکر میں مذکور ہے اکثر واغلب اسی کی مشابہت مہدیِ موعودؑ کے ذکرِ پیدائشِ اقدس میں واقع ہوئی ہے اس لئے کہ ہر دو ذاتِ عالی درجات بحکم دلائل قاطعہ جدا نہیں تھے بنا بریں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہر دو ذات کے تمام صفات کو ایک ترتیب سے ظاہر فرمایا ہے باوجود اس کے آنحضرتؐ کی ولادت کے ذکر مبارک کی بعض عبارتوں میں اختلاف دکھائی دیتا ہے لیکن قطعاً کوئی کمی نہیں ہے کیونکہ نظر اتباع تام پر چاہیئے چنانچہ مخفی نہیں ہے کہ ایک نبی کی موافقت دوسرے نبیؐ کے ساتھ اور ایک رسول کی موافقت دوسرے رسول کے ساتھ اخلاق ہی میں ہوتی آئی ہے نہ کہ ترتیب ظاہر میں مگر یہ خصوصیت حضرت امام آخر الزماںؑ کی ہے کہ اپنے متبوع کے ساتھ ولادت کی نشانیوں میں

حضرت امام آفاق است کہ با متبوع خود در ولادت
و سائر صفاتِ ذات کہ اخلاق محمدیست بحکم انقطع
من کل الوجوہ موصوف بود زیرا کہ مہدیست ایضا
یقال فی النظم ابتداء نور المہدی گنعام
ولایت خاص است در قصیدہ ظہور ولایت از
اصحابِ مہدیؑ کہ او خداوندِ اخلاص است ؎

کنت کنزا کہ بُد قدم مستور
چوں ز کتمانِ صرف خواست عبور
کرد نورِ نبی زغیب حضور
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
بر خود از خود چو جلوہ خوش بنمود
خواست اظہار سرِ مخزنِ جود
کرد بیروں ز خویش نورِ وجود
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
چونکہ از ذات خویش قطعہ نور
حق جدا کرد بہر کلِ امور
آں ولایت شدہ بغیب حضور
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
سنہ سبعین الف بر کف خود
بنظر داشتش خدائے احد
تا شود قابل مفیض عدد
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
پروید از صفات گوناگوں
کرد اسماء چو با خویش مقروں
زاں پدید آمد امر کن فیکوں

متحد او رتمام صفات ذات سے جو کہ اخلاق محمدی ہیں قطعاً
و یقیناً بہمہ وجوہ موصوف تھے کیونکہ مہدی موعود آپ ہی کی
ذات مبارک ہے ایضاً ایک نظم کہی ہوئی ابتداء نور
مہدی کے بیان میں ہے جو خاتم ولایت خاص ہے
قصیدہ میں ظہورِ ولایت کے ہے جو لکھا ہوا ایک صحابی
مہدیؑ کا ہے جو خداوندِ اخلاص ہے ؎ ترجمۂ نظم

کنتُ کنزاً قِدَم میں تھا مستور
چاہا کتمانِ صرف سے جو عبور
کیا نورِ نبی زغیب حضور
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
آپ اپنے پہ جلوہ فرمایا
چاہا اظہارِ رازِ جود و عطا
باہر اپنے سے اپنا نور کیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
جلوۂ ذات سے جو قطعۂ نور
کیا حق نے جدا برائے امور
تو ولایت زغیب پائی حضور
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
سال ستر ہزار اپنے ہاتھ
رکھا حق نے اُسے نظر کے ساتھ
تاکہ ہو فیض بخش در ہر بابت
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بالا اوصاف دے کے گوناگوں
کئے نام اپنے اُس سے جب مقروں
اس سے نکلا ہے امرِ کن فیکوں

ہرچہ ہست از ولایتست ظہور
از ازل کانِ کن فکاں بکشاد
تا ابد گشت ممکنات ایجاد
واد اعداد جملگی را داد
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

بحرِ وحدت کہ بد کثیر سکون
بادِ فاحببت بیں چہ کرد فزوں
ہر طرف موجہا ز منتشر وں
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

ہرچہ بود ست در نشیمنِ بود
زدہ خرگاہ در فضاء وجود
ہرچہ بود است و ہست و خواہد بود
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

آسمان و زمین و لیل و نہار
مہر و ماہ و نجوم و ہر سیار
سعد و نحس و زمان گردش دار
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

چوں ظہورش پدید در آدمؑ
گشت ساجد ملائکش آندم
در ہمہ انبیاء و مرسل ہم
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

نور مصباح ہر رسول و نبی
واں ز مشکوٰۃ ایں ولایہ مغنی
وو لایت بود ز ذات سنی
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
از ازل کانِ کُن فکاں کھولا
تا ابد ممکنات ہوئے برپا
گنتی ہر اک کی کر کے چھوڑ دیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

بحرِ وحدت جو تھا کثیر سکوں
بادِ فاحببتُ کا ہے دیکھ افسوں
ہر طرف موجزن ہوئے جیحوں
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

بود کے سایہ باں کا ہر معدود
خیمہ ڈالے ہے در فضاء وجود
جو بھی تھا اور جو ہے جو ہو گا نمود
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

آسمان و زمین رات اور دن
مہر و ماہ نجم سائر و ساکن
سعد و نحس و زمانِ دورِ کہن
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

چمکا آدمؑ میں جب ظہور اس کا
تو ملائک کئے وہیں سجدہ
سارے نبیوں میں مرسلوں میں جدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

جانِ مصباحِ ہر رسولؐ و نبیؑ
اُس ولایت کے طاقچہ سے مُغنی
ہے ولایت مغنی زِ ذاتِ سنی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

ہر نبی را یقیں دو وجہ بداں
یک ولایت دوم نبوت آں
آں ز حق آخذ ایں بخلق رساں
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
بہ نبوت شریف ذات احمد
خاتم اندر جہان دیں آمد
و ولایت کہ بود داشت صمد
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
تا کہ در اہلِ بیت آں مفضل
کرد ختم ولایت مرسل
تا مفصل کنند ہمہ مجمل
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
کرم صاحب زماں مہدی
کرد ظاہر حقیقتِ احدی
گشت کونین زندۂ ابدی
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
از قرآں فرض شد اجابتِ او
صحبتِ دایماش بیعتِ او
طاعت حق بود اطاعتِ او
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
بارک اللہ یا امام ہدیٰ
ماحیِ اسمِ رسم و بدع و غویٰ
محیِ دین و دل ز فیضِ خدا
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
فیض تو در جہاں منتشر شد

ہر نبی کے دو وصف ہیں ذی شان
اک ولایت دوم نبوت جان
فیض گیر حق سے وہ یہ فیض رساں
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
جو نبوت شرف تھا احمدؐ کا
وہی خاتم جہاں میں اُس کا ہوا
تھی ولایت نہاں حضورِ خدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
اہلِ بیتِ نبیؐ کا پھر افضل
کیا ختمِ ولایتِ مرسل
تا کہ واضح کرے ہر اک مجمل
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
کرمِ صاحبِ زماں مہدیؑ
کیا ظاہر حقیقتِ احدی
ہوئے کونین زندۂ ابدی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
فرضِ قرآں سے اُسکی چاہت ہے
اس کی صحبت ہی اس سے بیعت ہے
طاعتِ حق اُسی کی طاعت ہے
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بارک اللہ اے امام ہدیٰ
مٹنے والے رسم و بدع و غویٰ
دین و دل زندہ فیضِ حق سے کیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
فیض تیرا جہان میں پھیلا

ہر دل از وصل حق مبشر شد
کام شیطاں ہمہ مکسر شد
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
ہر دل از فیض چوں صدف پر در
ہر ضمیر از غنات چوں ابحر
ہر تن از نورِ تو منیر چو خور
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
طلبحدم از رخت چو پیدا شد
نور تو در جہاں ہویدا شد
ہر دل جن و انس شیدا شد
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
ز ازل خلق کائنات اللہ
بودہ در انتظارِ شاہنشاہ
کے برآید ز کنج خلوت گاہ
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
غلغلش از صفی تا بزمانش
بودہ اندر میان کون و مکانش
بہرِ دیدار آفتاب رخانش
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
بل چہ عالم ز آدم و عیسےٰ
ز نبی و خلیل و از موسےٰ
بودہ غایت بعجتش موسےٰ
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
مصدر اولست و آخر ہم
زبدۂ باطن است و ظاہر ہم

مژدۂ وصلِ حق ہر اک نے پایا
کام شیطان کا سبھی بگڑا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
فیض سے دل ہیں جوں صدفِ پُر دُر
ہیں ضمیر یں غنا سے جوں ابحُر
نور سے تیرے ہے ہر اک تن خور
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
صبحدم تو جو جلوہ فرما ہوا
نور تیرا جہان میں پھیلا
ہر دلِ جن و انس ہوا شیدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
روزِ میثاق ہی سے خلقِ خدا
منتظر اسکی تھی کہ شاہنشاہ
کب نکل آئے گا ز خلوت گاہ
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
عہدِ آدمؑ سے اُسکی آمد تک
غلغلہ تھا یہی در ارض و فلک
جیسا اُس کا رخ دکھائے جھلک
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
کیا ہے عالم کہ آدمؑ و عیسےٰؑ
تھے نبیؑ و خلیلؑ اور موسیٰؑ
انتہا درجہ اُس کے سب شیدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
مصدرِ اوّل اور آخر بھی
اصلِ کل باطن اور ظاہر بھی

ہیرا - شروع ہونے کی جگہ - آنحار

مبدء غائب است و حاضر ہم
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

فاعلم ایھا المنصف اذا ثبت ابتداء نور المہدی ع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالدلائل العیان فای شہادۃ اقوی من شہادۃ الاثار والاخبار وایات القرآن فکونوا ایھا المنصفون من المومنین المحققین والمصدقین بالصدق والایمان ولاتکونوا مع القوم الذین قال اللہ تعالے علے حقھم فبای آلاء ربکما تکذبان

باب دوم

در بیان دانستن تاریخ زمانہ ولادت امام مہدی موعود علیہ السلام وشناختن فاصلۂ زمانہ کہ از ابوالانبیاء آدم صلوات اللہ علیہ تا زمانۂ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم چہ قدر بود واز زمانہ خاتم الانبیاء تا زمانۂ خاتم الاولیاء چہ مقدار بود وفہم کردن زمانہ از ولادت تا دعوی واز دعوی مہدویت تا تاریخ رحلت واز رحلت تا زمان خلفاء خاص آنحضرتؑ قال اللہ تعالیٰ عز وجل یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ماجاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر و نذیر واللہ علی کل شیء قدیر وفی الحدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تھلک امتی انا فی

آیت

مبدء غائب اور حاضر بھی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

پس معلوم کر اے منصف جب نورِ مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدا ذاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت ہو چکی دلائلِ واضحہ سے تو اور کونسی شہادت قوی تر ہو سکتی ہے آثار و اخبار اور آیاتِ قرآنی کی شہادت سے پس اے انصاف والو اہلِ ایمان و اہلِ تحقیق کے زمرہ میں ہو جاؤ صدق و ایمان کے ساتھ مصدقین میں خود کو شامل کرو اور نہ ہو جاؤ اس قوم کے ساتھ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

دوسرا باب

زمانۂ ولادتِ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کی تاریخ جاننے اور حضرت ابوالانبیاء آدم صلوات اللہ علیہ کے زمانہ سے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا فاصلہ کتنا ہوا ہے اس کے پہچاننے اور زمانۂ خاتم الانبیاءؐ سے زمانۂ خاتم الاولیاءؑ تک کتنی مدت ہوئی ہے اس کے سمجھنے اور خاتم الاولیاءؑ کی ولادت کے زمانہ سے دعوےٰ تک اور دعوی مہدیت سے آنحضرتؑ کی تاریخ رحلت تک بعد ازاں آنحضرتؑ کے خلفاء خاص کے زمانۂ خلافت تک کی مدت معلوم کرنے کا بیان اس باب میں ہے اللہ عز وجل فرماتا ہے اے اہلِ کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تم سے احکام بیان کرتا ہے رسولوں کا توڑا پڑنے کے بعد کبھی تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس نہ کوئی خوش خبری سنانے والا آیا اور نہ ڈرانے والا آیا پس بیشک آچکا تمہارے پاس خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا

اولها و عیسیٰ فی آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها و بینهما فیج اعوج ای زمان طویل هٰذا الحدیث من المشکوٰة والبخاری والمسلم والمدارک وغیرہ فاعلم ایها المصدق درکتب تفاسیر و سیر مشاہیر اصحاب التواریخ ہمچو در تاریخ طبری و در تنبیہ ابو اللیث سمرقندی وغیرہما از امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ متفق علیہ نقل میکنند از وقت آدمؑ تا زمانۂ مبعث حضرت پیغمبر علیہ السلام شش ہزار و دو صد و سیزدہ سال بود و از وقت آدم علیہ السلام تا وقت نوح علیہ السلام دو ہزار و دو بیست و پنجاہ سال بودہ از زمانۂ نوحؑ تا ابراہیم علیہ السلام یکہزار یکصد و چہل و سہ سال بودہ است و از ابراہیمؑ تا موسیٰ علیہ السلام پانصد و ہفتاد و پنج سال بودہ است و از موسیٰؑ تا داؤد علیہ السلام پانصد و ہفتاد و نہ سال است و از داؤدؑ تا عیسیٰؑ یک ہزار و پنجاہ و سہ سال و از عیسیٰؑ تا مبعث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شش صد سال بود جملہ شش ہزار سال مع اختلاف العباد از آدم علیہ السلام کم زیادہ میشوند واللہ اعلم بالصواب و از ولادت حضرت رسالت پناہ تا زمانۂ نزول وحی چہل سال و بعد از وحی سیزدہ سال در مکہ اقامت فرمود

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور حدیث میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح ہلاک ہوگی میری امت اس کے اول میں میں ہوں اس کے آخر میں عیسیٰ ہیں اور مہدی میرے اہل بیت سے اس کے بیچ میں ہیں اور ان دو نو کے درمیان ایک کج رو جماعت یعنے زمانۂ دراز ہوگا یہ حدیث مشکوٰۃ بخاری مسلم اور مدارک وغیرہ میں مذکور ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ کتب تفاسیر میں اور اصحاب تواریخ کی لکھی ہوئی مشہور و معروف سیرتوں جیسے تاریخ طبری میں اور فقیہ ابو اللیث سمرقندی کی تالیف تنبیہ وغیرہ میں حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ نقل کرتے ہیں کہ آدمؑ کے وقت سے حضرت پیغمبرؑ کی بعثت تک چھ ہزار دو سو تیرہ سال ہوئے تھے اور آدمؑ کے وقت سے نوحؑ کے وقت تک دو ہزار دو سو پچاس سال ہوئے اور نوحؑ کے زمانہ سے ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک ایکہزار ایک سو تینتالیس سال ہوئے، ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے موسیٰؑ کے زمانہ تک پانسو پچھتر سال ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے داؤد علیہ السلام تک پانسو اناسی سال ہوئے اور داؤد علیہ السلام کے زمانہ سے عیسیٰؑ کے زمانہ تک ترپن سال ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک چھ سو سال ہوئے اس طرح جملہ چھ ہزار سال باختلاف بیانِ عباد آدم علیہ السلام سے کچھ کم و زیادہ ہوتے ہیں واللہ اعلم بالصواب اور حضرت رسالت پناہؐ کی ولادت سے نزولِ وحی کے زمانہ تک چالیس سال

بعدہٗ بطرف مدینہ ہجرت کردہ دہ سال دراں حیات
شد مجملہ عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنقل متواتر
شصت وسہ سال بود و بعد از رحلت آنحضرتؐ
مدت خلافت خلفاء راشدین بحکم ہذا الحدیث
المبین کہ الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ
و دراں مدت خلافت امیر المومنین ابی بکر الصدیق
رضی اللہ عنہٗ دو سال و خلافت امیر المومنین عمر
فاروق رضی اللہ عنہٗ دہ سال و مدت خلافت
امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہٗ
دوازدہ سال و مدت خلافت امیر المومنین علی
مرتضیٰ اسد اللہ رضی اللہ عنہٗ پنج سال و شش ماہ
و خلافت امام حسن رضی اللہ عنہٗ شش ماہ
بدیں ترتیب سی سال بعد از وصال رسول
ملک المتعال صلی اللہ علیہ وسلم تمام شد
حاصل المقصود از ہجرت حضرت رسالت پناہؐ
تا زمانہ ولادت حضرت امام مہدی موعود م
ہشت صد و چہل و ہفت سال بود چنانچہ
بلسان العرب در تاریخ ولادت آنحضرتؐ گفتہ
میشود واضح باد کہ وجود حضرت محمدین عین نور حق
بود بحکم المنصوص وانزلنا الیکم نوراً مبیناً
و بالخصوص انا من نور اللہ وکل
شیٔ من نوری وارد گشتہ کذا
فی المنقول چنانچہ از بندگی میاں سید سلام اللہ
رضی اللہ عنہٗ نقل است کہ روزے
امیر امیراں پیر پیراں مہتر سروراں سرورِ

ہوئے اور بعد وحی کے تیرہ سال مکہ میں آنحضرتؐ کی اقامت
رہی اس کے بعد مدینہ کی طرف آنحضرتؐ نے ہجرت فرمائی وہاں
دس سال حضرتؐ کی حیات ہوئی اس طرح جملہ عمر شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترسٹھ سال تھی یہ سب نقل
متواتر سے ثابت ہے آنحضرتؐ کی رحلت کے بعد
خلفاء راشدین کی خلافت کی مدت اس حدیث
واضح کے مطابق واقع ہوئی کہ خلافت میرے بعد
تیس سال رہے گی اور اس مدت میں امیر المومنین ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہٗ کی خلافت دو سال رہی اور امیر المومنین
عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی خلافت دس سال رہی اور
مدت خلافت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہٗ
کی بارہ سال ہوئی اور مدت خلافت امیر المومنین علی مرتضیٰ
اسد اللہ رضی اللہ عنہٗ کی ساڑھے پانچ سال ہوئی اور
خلافت امام حسن رضی اللہ عنہٗ کی چھ مہینے رہی اس ترتیب
سے تیس سال بعد وصال رسول ملک المتعال صلی اللہ علیہ
وسلم تمام ہوئے۔ حاصل کلام حضرت رسالت پناہؐ کی
ہجرت سے حضرت امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
ولادت کے زمانہ تک آٹھ سو سینتالیس سال ہوئے
چنانچہ عربی زبان میں آنحضرتؐ کی تاریخ ولادت کہی
جاتی ہے واضح ہو کہ وجود ہر دو محمدؐ کا عین نور حق تھا
نص قرآنی وانزلنا الیکم نوراً مبینا (اور اتارا
ہم نے تمہاری طرف کھلا نور) کے حکم سے اور حدیث مخصوص
انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری (میں اللہ
کے نور سے پیدا ہوا اور ہر چیز میرے نور سے پیدا ہوئی)
کے حکم سے جو کتب احادیث میں مذکور ہے اسی طرح منقول

رہبراں حضرت میراں علیہ السلام ایستادہ بودند
کناگاہ بفرمانِ الٰہی یکدندانِ مبارک آں شاہنشاہ
از دہن مبارک جدا شد حرم محترم امام العارفین اعنی
ام المومنین افضل زمانی خدیجۂ ثانی بی بی کلاں بی بی
الہدیتی علیہا الرضوان فی الحال دندان مبارک
محبوب ذو الجلال برداشتند و بندگیمیاں سید سلام اللہ
برادر حقیقی بی بی مذکورہ رانگو وقت حاضر بودند ایشاں ساعی
شدند کہ مارا مرحمت فرمائید تا ما نگاہ خواہیم کرد تا
بحدیکہ درمیان شاں برائے نگہ داشتن دندان مبارک
امام آخر الزمانؑ خصومتے پیدا شد دریں گفتگوئے کہ
درمیاں بود امام مہدی موعود علیہ السلام بر سر ایشاں
حاضر شدند و فرمودند کہ چہ خصومت می کنید ایشاں
ہر دو ذات بابرکات انچہ قصہ بود بحضرتِ معلّیٰ
عرض رسانیدند بنا بر فرمودند کہ ایں نور خدا است
از ذات خدا ہرگز جدا نخواہد ماند بعدہٗ بی بی کلاں
علیہا الرضوان خصومت گذاشتہ دندان مبارک
را در صندوق قفل کردہ نگہ داشتند بعد از چند
مدت چہ می بینند کہ دراں صندوق ہمہ پنبہ کہ بر دندانِ
مبارک بود ماندہ است و دندانِ مبارک غائب
شد بنا بر تحقیق شد کہ مہدی موعودؑ ہمہ نور حق بود
ولہذا حق تعالیٰ تاریخ تولد آنحضرتؑ دریں الفاظ
متبرکہ اظہار نمود یا ایھا الناس قد جاءکم
من اللہ نورا وجود امیننا منجملۂ ثمان
مائۃ وسبعۃ واربعین سنۃ من
الہجرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وآلہ و

میں ہے چنانچہ بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے
کہ ایک روز امیرِ امیراں پیرِ پیراں مہترِ سروراں
سرورِ رہبراں حضرت میراں علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے
یکایک حکمِ خدا سے ایک دندانِ مبارک اُس شہنشاہ کا
دہنِ مبارک سے جدا ہوا، اس امام العارفینؑ کی حرمِ
محترم یعنی ام المومنین افضل زمانی خدیجۂ ثانی زوجۂ کلاں
آنحضرتؑ بی بی المہدیتی علیہا الرضوان فوراً محبوبِ ذو الجلال
کے دندانِ مبارک کو اٹھالیں بندگی میاں سید سلام اللہ رض
بی بی مذکورہ کے برادرِ حقیقی اس وقت حاضر تھے انھوں نے
کوشش کی اور بہن سے کہا کہ وہ دندانِ مبارک مجھے
دیدیجئے تو میں اُسے حفاظت سے رکھوں گا، دندانِ مبارک
کی حفاظت کے بارے میں ان دونوں کی گفتگو اس حد تک پہنچ
گئی کہ اس گفتگو میں دونو کے درمیان خصومت کی صورت
پیدا ہوگئی تب حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام خود انکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تکرار کرتے ہو ان دونوں
بزرگوں نے جو کچھ قصہ تھا حضرتؑ کے روبرو عرض کیا بنا بریں
حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ یہ خدا کا نور ہے ذات
خدا سے ہرگز جدا نہیں رہے گا اس کے بعد بی بی کلاں علیہا الرضوان
نے برادر سے خصومت کی گفتگو بند کی اور دندانِ مبارک
کو صندوق میں رکھکر قفل لگا کر محفوظ کر لیا پھر کچھ مدت کے بعد
کیا دیکھتی ہیں کہ صندوق میں فقط روئی جو دندانِ مبارک پر
تھی رہ گئی ہے اور دندانِ مبارک کا پتہ نہیں پس یہ تحقیق
ثابت ہو چکا کہ ذاتِ مہدیؑ تمام نور حق تھی اور اسی لئے
حق تعالیٰ نے آنحضرتؑ کی تاریخِ پیدائش ان الفاظ متبرکہ
میں ظاہر فرمائی ہے کہ یا ایھا الناس قد جاءکم

اصحابه اجمعین دیگر واضح باد که بندگی حضرت
امیر علیہ السلام برحکم حدیث نبوی که انهٗ یعنی المهدی
یعیش تسع سنین اوسبع سنین او
خمس سنین ای من بعد دعوی المهدویة
سه بار بفرمان حضرت غفار دعوی مهدویت تکرار
فرمودند هر سه لفظ حدیث صحیح شدند چنانچه خافی نیست
که اول بار دعوی مهدویت بفرمان پروردگار درمیان
رکن والمقام امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارات
برذات خود نموده فرمودند که من اتبعنی فهو
مومن و ایضا انهٗ قال بامر الله عزوجل
انا مهدی سه کرت فرمود من بعد هذا الدعوی
حیات آں محبوب ذوالجلال بنقل متواتر نه سال
شده دراں هنگام عمر حضرت امام علیہ السلام پنجاه
و چهار سال رسیده بود و ایں دعوی اول بعد
از هجرت خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم بر نهصد و یک
سال واقع شده بود دوم بار حضرت امام آخر الزمان
دعوی مهدویت بفرمان حضرت رحمان در احمد آباد
در مسجد تاج خاں بزبانِ دُرفشاں عین العیاں
فرموده بودند بعد هذا الدعوی حیاتِ آنحضرتؑ
هفت سال شده دراں وقت عمر آنحضرتؑ
پنجاه و شش سال رسیده بود و ایں دعوی
بر سنه نه صد و سه سال شده بود سوم بار تکرار
بر تکرار با تاکید بسیار و بے شمار بفرمان
حضرت غفار در موضع برلی صادر شده بود که
بعد ایں دعوی حیات آنحضرتؑ پنج سال

من الله لنورا و جوادا مبینا جملہ آٹھ سو سینتالیس
عدد سال ہجرت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے
مطابق برآمد ہوتے ہیں دیگر واضح ہو کہ بندگی حضرت
امیر علیہ السلام نے حکم حدیث نبوی کے مطابق کہ وہ یعنے مہدی
زندہ رہیں گے نو سال یا سات سال یا پانچ سال یعنے
دعوی مہدیت کے بعد پس تین بار بفرمان حضرت غفار حضرت
مہدیؑ نے دعوی مہدیت بہ تکرار فرمایا، حدیث مذکور کے تینوں
لفظ صحیح ثابت ہوئے چنانچہ یہ بات مخفی نہیں ہے کہ پہلی بار
دعوی مہدیت بفرمانِ پروردگار خانہ کعبہ میں رکن ومقام کے
درمیان امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذاتِ مبارک
کو دکھلا کر فرمایا کہ من اتبعنی فهو مومن (جس نے
میری اتباع کی وہ مومن ہے) نیز یہ کہ آنحضرتؑ نے اللہ
عزوجل کے حکم سے انا مهدی (میں مہدی ہوں)
تین دفعہ فرمایا اس دعوے کے بعد اس محبوب ذوالجلال
کی حیات نو سال ہوئی یہ نقل متواتر سے ثابت ہے
اس زمانہ میں حضرت امام علیہ السلام کی عمر مبارک چون سال
کی تھی اور یہ پہلا دعوی بعد ہجرت خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم
سنہ ۹۰۱ پر واقع ہوا تھا دوسری بار حضرت امام آخر الزماںؑ
نے بفرمان حضرت رحماں دعوی مہدیت احمد آباد میں تاج خاں
سالار کی مسجد میں زبان دُرفشاں سے ظاہر فرمایا تھا اس
دعوے کے بعد آنحضرتؑ کی حیات سات سال ہوئی اس
وقت آنحضرتؑ کی عمر مبارک چھپن سال کو پہنچ چکی تھی
اور یہ دعوی سنہ ۹۰۳ میں ہوا تیسری بار مکرر سہ کرر بتاکید
شدید و بے شمار بفرمانِ حضرت غفار موضع برلی میں
آنحضرتؑ کا دعوی مہدیت صادر ہوا اس دعوے کے بعد

شده است دراں زماں عمر خلیفۃ الرحماں پنجاه و
ہشت سال رسیده بود بعد از پنج سال مصر بر
دعوی مہدویت کہ بفرمان ذوالجلال فرموده
بودند بر سنہ نہ صد و ده سال وصال باحق
شد کہ منجملہ عمر آنحضرت مہدی موعود علیہ السلام
شصت و سہ سال بود بعد از وصال آنحضرتؑ
مدۃ خلافت بندگی حضرت میرانسید محمود ابن مہدی
موعود علیہ السلام رضی اللہ عنہ ہشت سال
پس وصال آنحضرتؓ بر سنہ نہ صد و ہژده
سال شده است و خلافت سلطان نصیر ثانی امیر
بدر منیر اولوالامیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
بست سال پس قتال آنحضرتؓ بر سنہ نہصد
سی سال واقع شده است درینجا مدت خلافت
خلفاء خاص و سنہ وصال شاں علیہم الرضوان
مجملاً یاد کرده شده و سنذ کر مفصلاً
مدۃ خلافۃ الخلفاء الکرام من
اهل الخاص والعام الیٰ یومنا هذا
انشاء اللہ تعالیٰ فی محلها بعون اللہ
تعالیٰ وحسن توفیقه قال اللہ عز وجل
لخاتم الرسل فاقصص القصص لعلهم یتفکرون
فان لو یتفکروا فی هذه القصص فبای حدیث
باللہ وآیاته یومنون - یاایها الذین امنوا
اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین بالصدق
والایمان ولا تکونوا مع الذین قال
اللہ تعالیٰ علیهم فبای آلاء ربکما

۶۳ سال

۵۸ سال

آنحضرتؑ کی حیات پانچ سال ہوئی اس زمانہ میں اس
خلیفۃ الرحمان کی عمر شریف اٹھاون سال کی تھی اس کے
بعد پانچ سال اس دعوی مہدیت پر جو بفرمان ذوالجلال
آنحضرتؑ نے فرمایا تھا مصر رہے اور سنہ ۹۱۰ نوسو دس ہجری
میں آپکا وصال ہوا جملہ عمر شریف حضرت مہدی موعود
علیہ السلام کی ترسٹھ سال کی ہوئی آنحضرتؑ کے وصال کے
بعد بندگی حضرت میرانسید محمود ابن مہدی موعود علیہ السلام
ورضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت آٹھ سال ہوئی پس
وصال آنحضرتؓ کا سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارہ ہجری میں ہوا
ہے اور خلافت سلطان نصیر ثانی امیر بدر منیر اولوالامر سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ کی بیس سال ہوئی پس آنحضرتؓ کا قتال
سنہ ۹۳۰ نوسو تیس ہجری میں واقع ہوا اس جگہ خلفاء خاص کی
خلافت کی مدت اور انکے وصال کا ذکر علیہم الرضوان مختصر
طور پر کیا گیا ہے آگے تفصیل کے ساتھ ہم بیان کرینگے
مدت خلافت خلفاء کرام کی اور انکے تابعین خاص وعام
کی ہمارے زمانے تک انشاء اللہ تعالیٰ برمحل بعون
اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ اللہ بزرگ
و برتر نے خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے گزرے
ہوئے قصے انکو سنا دے شاید کہ وہ سمجھ سے کام لیں۔
پس اگر وہ ان واقعات میں غور سے کام نہیں تو پھر اور
کس بات سے وہ اللہ اور اللہ کی نشانیوں پر ایمان
لائینگے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور
صادقین کے ساتھ رہو سچائی اور ایمان کے ساتھ اور
نہ ہو جاؤ اُن لوگوں کے ساتھ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت

تکذبان۔

باب سوم

در بیان دانستن کرسی نامۂ حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام کہ ہر مصدق را فہم کردن کرسی آنذات از جملۂ ضروریات است فاعلم ایہا المصدق کہ دراصل آبار و اجداد حضرت امام عالی نہاد سادات کرام و افاضل عظام رفیع القدر والمقام ذوی العز والاحترام اشرف زمان و افضل جہاں صاحب ارشاد و سجادہ و مقتدا ہر چہاردہ خانوادہ خصوصاً در خانوادۂ چشت کہ ایشاں را اہل نقار بہشت میگویند بودند این فقیر حقیر را از بندگی میرانسید مصطفےٰ ابن بندگی میرانسید یعقوبؒ سماع است کہ فرمودند کہ آبار و اجداد بندگی حضرت میراں علیہ السلام در سلسلۂ چشت بودند و بزرگان بندگی میرانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ در طریق قادریہ بودند۔ حاصل المقصود میان حضرت امام علیہ السلام و امام موسیٰ کاظم دوازدہ پشت ہستند چنانچہ از کرسی ایشاں رفیع القدر والمکان مبرہن می شود امام مہدی موعود فیہ علامات موجود خلیفۃ اللہ و خلیفۃ رسول اللہ صاحب الزمان وارث نبی الرحمٰن المبشر بالقرآن مظہر الہدایۃ بالعیان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت الشریعت والرضوان حضرت امیر سید محمد مہدی موعود خاتم الولایۃ المقیدۃ المحمدیۃ

کو جھٹلاؤ گے

تیسرا باب

حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام کے نسب گرامی کو جاننے کے بیان میں کیونکہ ہر مصدق کو آنحضرتؑ کی کرسی یعنے سلسلۂ نسب کا جاننا منجملہ ضروریات کے ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ دراصل آبا و اجداد حضرت امام عالی نہاد کے سادات کرام بزرگان عظام بلند مرتبہ و مقام صاحبان عز و احترام اشرف اہل زماں افضل اہل جہاں صاحبان ارشاد و سجادہ چودہ خانوادوں کے مقتدا خصوصاً خانوادۂ چشت سے جن کو اہل بہشت کہتے ہیں نسبت رکھتے تھے یہ فقیر حقیر بندگی میرانسید مصطفےٰ ابن بندگی میراں سید یعقوبؒ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ بندگی حضرت میراں علیہ السلام کے آبا و اجداد سلسلۂ چشت میں تھے اور بندگی میرانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے بزرگان خاندان قادریہ طریق میں تھے۔ حاصل مقصود یہ کہ حضرت امام علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظمؒ کے درمیان بارہ پشت ہیں چنانچہ ان کی کرسی نسب عالی شان بلند مکان سے یہ بات ظاہر ہے :۔ امام مہدی موعود جس میں علامات مہدیت موجود خلیفۃ اللہ و خلیفہ رسول اللہؐ صاحب زماں وارث نبی رحماں قرآن کا مبشر ہدایت واضحہ کا مظہر عالم علم کتاب و ایمان مبین حقیقت و شریعت و رضوان حضرت امیر سید محمد مہدی موعود خاتم ولایت مقیدۂ محمدیہ صلی اللہ علیہما وسلم بن سید عبد اللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین

صلی اللہ علیہما وسلم بن سید عبد اللہ بن
سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید
قاسم بن سید فخر الدین بن سید عبد اللہ بن
سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین
بن سید اسمٰعیل بن سید نعمة اللہ بن سید امام
موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر
بن امام علی اصغر عرف زین العابدین بن امام
حسین رض بن امیر المومنین امام المتقین شاہ مردان
علی کرم اللہ وجہہٗ وھو اسد اللہ الغالب بن
ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد
مناف بن قصی وھو الو القریش بن کلاب بن
مرة بن کعب بن لومی بن غالب بن فهر بن
مالک بن نضر بن کنانه بن
خزیمه بن مدرک بن الیاس بن
مضر بن نزار بن معد بن عدنان
بن آد بن آود بن مقوم بن
ناخر بن یرج بن یعرب بن هرب
بن یشحب بن ثابت بن قیدار
بن اسمٰعیل ذبیح اللہ بن ابراهیم
خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بن آذر بن
تارخ بن ناخور بن شاروح بن راعو
بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح علیہ السلام بن ملک
بن المکل بن متوشلح بن اخنوخ بن یرد بن
مهلائیل بن قائن بن الونش بن شیث

بن سید عبد اللہ بن سید یوسف بن سید
یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید
اسمٰعیل بن سید نعمت اللہ بن سید
امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق
بن امام محمد باقر بن امام علی اصغر
عرف زین العابدین بن امام حسین
بن امیر المومنین امام المتقین شاہ مردان
علی کرم اللہ وجہہٗ و رضی اللہ عنہم
اجمعین وھو اسد اللہ الغالب بن ابی
طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد
مناف بن قصی وھو الو القریش بن
کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن
غالب بن فهر بن مالک بن نضر بن کنانه
بن خزیمه بن مدرک بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان
بن آد بن آود بن مقوم بن ناخر
بن یرج بن یعرب بن هرب بن یشجب
بن ثابت بن قیدار بن اسمٰعیل ذبیح
اللہ بن ابراهیم خلیل اللہ صلوات اللہ
علیہ بن آذر بن تارخ بن ناخور بن
شاروح بن راعو بن فالخ بن عیبر
بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن
نوح علیہ السلام بن ملک بن المکل
بن متوشلح بن اخنوخ بن یرد بن
مهلائیل بن قائن بن الونش بن

پیغمبرؑ بن آدم صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ علی جمیع الانبیاء والمرسلین ونیز بر اہل تمیز واضح باد کہ والدۂ حضرت امام علیہ السلام ہم سیدہ صحیحۃ النسب صالحہ عابدہ بودند فقد ورد فی الاحادیث فی حقہٖ انہٗ یکون کریم الطرفین یا ایہا المنصفون فاذا اثبت ذالک بالشہادۃ القاطعۃ فبای شہادۃ بعد ھذا تومنون

باب چہارم

دربیان بدایت مولود حضرت میراں السید محمد مہدی موعود علیہ السلام ابتدا آنکہ والدۂ آنحضرتؑ اسمہا بی بی آمنہؓ سیدہ پسندیدہ برگزیدہ حمیدہ صالحہ صائمہ ساجد عابدہ شب خیز بودند کہ شبے در ثلث معاملہ دیدند کہ ماہ از آسمان فرود آمدہ در گریبانِ خویش رفت و بعضے آفتاب گویند بہر تقدیر آں بی بی مذکورہ بجذبۂ حق مست و بیہوش گشتند و برادر ایشاں المسمّٰی ملک قیام الملک کہ اہل طریقت و اہلِ باطن بودند چونکہ خبر بکتر خواہر خود شنیدند آمدہ دیدند و گفتند کہ ہیچ رنجوری نیست مگر جذبۂ حق است پس ہرگاہ کہ والدۂ شاہنشاہ بہوش باز آمدند ملک مذکور پرسیدند کہ چہ حال بود کہ بداں سبب از جہاں فوت شدہ بودید بعدہٗ والدۂ امام البرّ والبحور ماجرا معاملہٗ مذکور بہ برادر خویش فرا نمودہ ملک گفتند کہ ازیں معاملہ معلوم میشود کہ در شکم

شیث پیغمبرؑ بن آدم صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین نیز اہل تمیز پر واضح ہو کہ حضرت امام علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ بھی سیدہ شریف النسب صالحہ عابدہ تھیں چنانچہ احادیث میں حضرت مہدیؑ کے حق میں مذکور ہے کہ آپ کریم الطرفین ہونگے پس اے منصفو جب یہ بات شہادتِ قاطعہ سے ثابت ہوچکی تو اس کے بعد پھر کس گواہی پر تم ایمان لاؤ گے۔

چوتھا باب

حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت کے ابتدائی حالات کے بیان میں جن کی ابتدا یہ ہے کہ آنحضرتؑ کی والدہ کا نام مبارک بی بی آمنہ تھا جو سیدہ مقبول سیرت برگزیدۂ رب العزت ستودہ خصال صالحۃ الاعمال دائم روزہ دار عبادت گزار شب بیدار رہا کرتی تھیں ایک رات جبکہ تہائی حصہ رات کا باقی رہ گیا تھا ایک معاملہ دیکھیں کہ چاند آسمان سے اترا اور ان کے گریبان میں آگیا بعض روایتوں میں آفتاب کا ذکر ہے بہر حال بی بی مذکورہ اس معاملہ سے جذبۂ حق میں مست و بیہوش ہوگئیں ان کے بھائی المخاطب ملک قیام الملک اہل طریقت اور اہلِ باطن سے تھے جب انھوں نے اپنی بہن کی ناسازیٔ مزاج کا حال سنا تو آئے اور دیکھ کر کہا کہ کوئی مرض نہیں مگر جذبۂ حق ہے پھر جب شہنشاہ زمانؑ کی والدہ ہوش میں آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کہ کیا حال تھا جس کے سبب آپ اس جہان سے گم ہوگئیں تھیں اس کے بعد امام البرّ والبحور علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ

شما خاتم ولایتِ محمدی پیدا خواہد شد و پاے بوس شدہ گفتند کہ ما را و ہفت کرسیٔ ما را بنواختی فاما اظہار نباید کرد مبادا کہ خویشان وغیر ایشاں رشک آرند نقلست کہ چوں مدت حمل مبارک چہار ماہ شدہ بود والدۂ حضرتِ شاہنشاہ گاہ گاہ از شکم خویش آوازے شنیدندے کہ مہدی حق است پس از مدتے معلوم شد کہ خاتم الاولیاء سرور الاصفیاء در بلدۂ جونپور پر نور بروز دوشنبہ دریں عالم بظہور پیوست نقلست کہ دراں ساعت کہ تولد آں حضرتؑ شد بتانِ شہر جونپور ہمہ بر روئے زمین افتادند و ہاتف آواز داد کہ قل جاء الحق و زھق الباطل انّ الباطل کان زھوقا چوں آواز ہاتف بگوش مرشدِ زماں مخزنِ عرفاں پیر شریعت و طریقت و استاد حقیقت و معرفت عالیجناب مشیخت مآب برگزیدۂ حضرتِ لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کہ ساکن شہرِ جونپور پر نور بودند رسید بعد از ساعتے خبر افتادن بتاں بر روے زمین نیز آمد شیخ بزرگوار بزبان درربار فرمودند کہ امروز مردے عزیز دریں شہر تولد شدہ است چوں تفحص کردند معلوم شد کہ سید عبد اللہ را حق تعالیٰ پسرے بخشیدہ است شیخِ معظم و مکرم بسید عبد اللہ ملاقات کردہ استفسار آں فرزند بزرگوار فرمودند گفتند

نے اپنا معاملۂ مذکور اپنے برادر سے بیان کیا ملک نے سنکر کہا کہ اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شکم سے خاتمِ ولایتِ محمدی پیدا ہوگا، بہن کی قدمبوسی کرکے پھر ملک نے کہا کہ ہم کو اور ہماری سات پشتوں کو تم نے نوازا ہے لیکن اس معاملہ کو ظاہر نہ کرنا چاہیئے ایسا نہو کہ اپنے پرائے رشک کریں نقل ہے کہ جب حمل مبارک کی مدت چار ماہ ہوئی تھی تو حضرت شاہنشاہؑ کی والدہ اپنے شکم سے ایک آواز سنتی تھیں کہ مہدی حق ہے پھر ایک مدت کے بعد معلوم ہو گیا کہ خاتم الاولیاء سرور الاصفیاء نے شہر جونپور پر نور میں بروز دوشنبہ اس عالم میں ظہور فرمایا نقل ہے کہ جس گھڑی آنحضرتؑ کا تولد ہوا شہر جونپور کے تمام بت سر کے بل زمین پر گر پڑے اور ہاتف نے آواز دی کہ قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (کہدے حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا) جبیہ ہاتف کی صدا مرشدِ زماں مخزنِ عرفاں پیر شریعت و طریقت استادِ حقیقت و معرفت عالیجناب مشیخت مآب برگزیدۂ حضرت لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے کانوں میں پہنچی جو شہر جونپور ہی میں رہتے تھے بعد ازاں بتوں کے سر کے بل زمین پر گرنے کی اطلاع بھی ان کو ملی تو اس شیخِ بزرگوار نے اپنی زبانِ دُرَر بار سے فرمایا کہ آج ایک مردِ عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے جب انھوں نے تلاش کی تو معلوم ہوا کہ سید عبد اللہ کو حق تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے یہ سنکر شیخِ معظم و مکرم نے سید عبد اللہ سے ملاقات کی اس فرزندِ بزرگوار کا حال دریافت فرمایا انھوں نے

چوں از بطن مادر بیروں آمدند از لوث خون و
دیگر کثافت پاک و منزہ بودند و نیز ہر دو دست
بر شرمگاہ نہادہ است چوں جامہا بر تن آں
میکنند ہر دو دست از شرمگاہ دور می کنند
والحال نیز ہمیں حالت است و ہرگاہ کہ جامہ
از تن او دور می کنند دست بر شرمگاہ می نہد
و گریہ آنچناں است کہ سامعاں را آواز آں
جاذب ساختہ ہر کہ می شنود بیشتر طاقت قدم
زدن ندارد باز شیخ فرمودند کہ نام پسر چہ
نہادید میر السید عبداللہ گفتند کہ امشب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دیدم
می فرمودند کہ ما ایں پسر را ہمنام خود کردیم بنابر
ہر حکم اشارت پر بشارت آنحضرت صلعم سید محمد می خوانیم
باز شیخ پرسیدند کہ ہیئات و لون آں چون است
میر السید عبداللہ فرمودند کہ روشن پیشانی بلند بینی پیوستہ
ابرو گندم گون است شیخ بمیر السید عبداللہ مبارکباد
دادہ وداع کردند بعد از مدتے پرسیدند
کہ آں پسر را بچہ کنیت می نامید جواب دادند
کہ نام جد ما سید قاسم بود بنا بر گاہ گاہ ابوالقاسم
می خوانیم باز پرسیدند کہ گفتار و کردار آں پسر
بچہ ماند گفتند ہمہ گفتار و کردار بحسب شرع مختار
می نماید کہ در تقریر گفتن آں ممکن نمی
آید و بعضے اوصاف عجیب می نماید کہ بول
و غایط و سایہ اش اصلا مرئی نمیشود و بو پشت
او مانند مہر دیدہ می شود بعد از استماع اوصاف

کہا جب یہ بچہ ماں کے بطن سے باہر آیا تو خون کی آلودگی
اور دیگر کثافت سے پاک وصاف تھا، نیز اپنے
دونوں ہاتھ شرمگاہ پر رکھا رہتا ہے جب کپڑے
اس کے جسم پر پہنائے جاتے ہیں تو ہاتھوں کو شرمگاہ
سے دور کرتا ہے اور اب بھی یہی حالت ہے جس وقت
کپڑے جسم سے نکالتے ہیں ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیا کرتا
ہے اور اس کے رونے کی یہ کیفیت ہے کہ سننے والے
اس کی آواز سے جذبۂ حق میں ڈوب جاتے ہیں جو کوئی سنتا
ہے آگے قدم نہیں رکھ سکتا، پھر شیخ نے فرمایا کہ آپ نے
اس بچہ کا نام کیا رکھا ہے میر السید عبداللہ نے کہا کہ آج کی
رات میں نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا آنحضور یہ فرماتے تھے کہ ہم نے اس بچہ کو اپنا ہمنام
کیا ہے آنحضرت صلعم کے اس حکم عالی اور اس بشارت عظمیٰ کی
بنا پر ہم اسکو سید محمد کہکر پکارتے ہیں پھر شیخ نے پوچھا کہ اس
بچہ کا حلیہ اور رنگ کیسا ہے میر السید عبداللہ نے فرمایا روشن
پیشانی، بلند بینی اور پیوستہ ابرو رکھتا ہے اور گندم گوں
(سانولا رنگ) ہے شیخ نے میر السید عبداللہ کو مبارکباد دیکر
رخصت کیا پھر ایک مدت کے بعد ملاقات کی اور پوچھا کہ
اس بچہ کی کنیت آپ نے کیا رکھی ہے انہوں نے جواب
دیا کہ ہمارے دادا کا نام سید قاسم تھا اس بناء پر کبھی کبھی
ابوالقاسم کہا کرتے ہیں پھر شیخ نے پوچھا کہ اس بچہ کی گفتار
و چال و چلن کی کیا نوعیت ہے سید عبداللہ نے فرمایا تمام
بول چال اس کی حسب شرع رسول مختار دکھائی دیتی
ہے اس طرح کہ اس کا بیاں ناممکن ہے اور بعضے اوصاف
تو نہایت عجیب معلوم ہوتے ہیں کہ اس کا پیشاب اور

مذکورہ بر ضمیر منیر شیخ گذشت کہ زمانۂ ظہور مہدیت اکثر و اغلب ایں پسر مہدی موعود باشد بارک اللہ و مرحبا بمیرانسید عبداللہ گفتہ وداع فرمودند **نقلست** کہ حضرت امام محمد مہدی خاتم ولایتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ مرا بعد از تولد در حال از طرفِ ملک المتعال فرمان شد لے سید محمد دعویٰ مہدیت بکن و خلق را سوے ما دعوت کن لکن بندہ ہضم کردیم و عرض نمودیم کہ الٰہی مہتر عیسیٰ دریں حال دعوت کردند بسیار خلائق در فتنہ افتادند مبادا کہ امت مصطفےٰ قبول نکند و در فتنہ افتد و نیز **نقلست** کہ چوں تولد برگزیدۂ صمد میرانسید احمد برادر کلاں حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام شدہ بود یکے مرد بزرگوار فیض آثار پیالہ پر شیر کردہ بخانۂ میرانسید عبداللہ آوردہ بدستِ یک شخص دادہ فرمود کہ بر و ایں شیر بہ پسرے کہ امروز در خانۂ میرانسید عبداللہ شدہ است بنوشاں و ببین کہ قے میکند یا ہضم کند ہرچہ واقع شود مارا خبر کن میرانسید احمد را بہ آں شیر قے شدہ است چونکہ باآں بزرگوار خبرِ قے رسانیدند فرمودند کہ ایں پسر آں پسر نیست کہ ما تفحص می کنیم بعدہٗ بوقت تولد حضرت امام مہدی موعود ہماں مرد عزیز پیالۂ شیر پر کردہ نیز آوردہ بود و ہماں عبارت کہ پر بشارت

پاخانہ اور اس کا سایہ کبھی نظر آتا ہی نہیں اور اس کی پشت پر مہر جیسی شکل دکھائی دیتی ہے ان اوصاف مذکورہ کو سننے کے بعد شیخ کے ضمیر منیر میں یہی بات آئی کہ یہ زمانہ مہدی کے ظہور کا ہے غالباً یہی لڑکا مہدی موعودؑ ہوگا پھر شیخ نے میرانسید عبداللہ کو بارک اللہ مرحبا کہکر رخصت کیا **نقل** ہے کہ حضرت امام محمد مہدی خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو میری پیدائش کے بعد اسی وقت خداوند تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ اے سید محمد دعویٰ مہدیت کر اور خلق کو ہماری طرف بلا لیکن بندے نے ہضم کیا (اسبات کو پی گیا) اور عرض کیا کہ الٰہی مہتر عیسیٰؑ نے اسی حال میں دعوت کی تھی بہت سے لوگ فتنہ میں پڑگئے ایسا نہ ہو کہ امتِ مصطفےٰ میری دعوت کو قبول نہ کرے اور فتنہ میں پڑجائے نیز **نقل** ہے کہ جب حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام کے بڑے برادر برگزیدۂ صمد میرانسید احمد پیدا ہوئے تھے تو ایک مرد بزرگوار فیض آثار نے ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا میرانسید عبداللہ کے گھر لاکر ایک شخص کے ہاتھ کو دیکر فرمایا تھا کہ جا اور یہ دودھ اُس بچہ کو جو آج میرانسید عبداللہ کے گھر میں پیدا ہوا ہے پلادے اور دیکھ کہ قے کرتا ہے یا ہضم کرجاتا ہے جو بھی صورت ہو اس کی مجھے خبر دے میرانسید احمد کو اُس دودھ کے پینے سے قے ہوگئی جب اُس بزرگوار کو قے ہونے کی اطلاع پہنچی فرمایا کہ یہ بچہ وہ بچہ نہیں ہے جس کی ہم کو جستجو ہے اسکے بعد حضرت امام مہدی موعودؑ کے تولد کے وقت بھی وہی مرد عزیز پیالہ دودھ سے بھر کر لائے اور وہی عبارت پر بشارت اپنی زبانِ مبارک سے ادا کی آخر کار حق سبحانہٗ و تعالیٰ

بود بفرمود آخر الامر حق سبحانہٗ و تعالیٰ آں شیر نذکور حضرت امام البر والبحر را هضم گردانید چونکہ ایں خبر بآں مرد رسانیدند بسیار بے شمار خوشحال شدہ بشارتہا دادہ فرمود کہ ایں آں پسر است کہ ما بمدتے مدید متفحص بودیم اکنوں حق تعالےٰ ظاہر گردانید بعدہٗ آں مرد بزرگوار از نظر مردماں غائب شد نقل متواتر ثابت شدہ کہ آں مرد مذکور خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ بودہ است نیز نقلست کہ در ہنگام سخن گفتن اول بزبان حضرت امام علیہ السلام ایں سخن جاری شد کہ مہدی موعود آمد باز وقتے از اوقات بزبان مبارک آنحضرت ہمیں سخن جاری شدے نیز نقل مشہور است کہ در حضور پر نور برگزیدۂ ذوالجلال بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ درس می شدے و میران سید احمد دراں درس تحصیل علم میفرمودے روزے بندگی مخدوم فرمودند کہ اے سید احمد برادر شما سید محمد را ہمراہ بیارید ایشاں فراموش کردند باز شیخ چند بار ایں سوال تکرار فرمودند یک روز چنیں اتفاق افتاد کہ میراں سید احمد آنحضرت را ہمراہ خود آوردند چوں نظر شیخ برآں حضرت افتاد از سجادہ خود در حال برخاستہ استقبال کردند و بہ بسیار تعظیم و تکریم بر سجادہ نشاندند و ضیافت بتکلف بجا آوردند چوں حضرت سید محمد علیہ السلام رخصت طلبیدند چند قدم برائے تواضع و سخنان خلق آمیز مصحوب آنحضرت آمدہ رخصت فرمودند چناں شاد گشتند کہ گویا

نے وہ دودھ حضرت امام البر والبحور کو ہضم کروا دیا جب یہ خبر اُس مردِ بزرگوار کو پہنچی تو بے حد خوشی ظاہر کی اور بشارتیں دیکر فرمایا کہ یہی وہ لڑکا ہے جس کی ہم کو ایک مدت دراز سے جستجو تھی اب حق تعالیٰ نے اس کو ظاہر فرمایا اسکے بعد وہ مردِ بزرگوار لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے نقلِ متواتر سے ثابت ہوا ہے کہ وہ مردِ مذکور خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ تھے نیز نقل ہے کہ بات کرنے کے زمانہ میں حضرت امام علیہ السلام کی زبان مبارک سے پہلی بات جو نکلی یہی تھی کہ مہدیِ موعود آیا پھر گاہے گاہے آنحضرتؑ کی زبانِ مبارک سے یہی بات نکلتی تھی نیز نقل مشہور ہے کہ برگزیدہ ذوالجلال بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں علوم دینیہ کی تعلیم ہوتی تھی اور میراں سید احمد اسی تعلیم گاہ میں تحصیل علم فرماتے تھے ایک روز بندگی مخدومؒ نے فرمایا کہ اے سید احمد تم اپنے برادر سید محمد کو اپنے ہمراہ لاؤ لیکن ان کو یاد نہیں رہا پھر شیخ نے چند بار تقاضہ کے ساتھ انکو فرمایا آخر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ میراں سید احمد آنحضرتؑ کو اپنے ہمراہ لائے جب نظر شیخ کی آنحضرتؑ پر پڑی تو اپنی مسند سے فوراً اٹھکر استقبال کئے اور نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ لاکر مسند پر بٹھائے اور پُرتکلف ضیافت فرمائی جب حضرت سید محمد علیہ السلام نے رخصت طلب کی تو تواضع کے ساتھ محبت اور دلجوئی کی باتیں کرتے ہوئے چند قدم آنحضرتؑ کے ساتھ آکر آنحضرتؑ کو رخصت فرمائے اور ایسے خوش ہوئے کہ گویا دیدارِ ذات پروردگار انکو نصیب ہوا جب یہ تمام معاملہ میراں سید احمد نے اپنی آنکھوں دیکھا تو شیخ سے

بدمدار ذات پروردگار موصول شدند چوں ایں ہمہ معاملہ بمیر السید احمد معائنہ شد بحضرت شیخ پرسیدند کہ من برادر کلانِ سید محمد ہستم بدیدنِ من چندیں شادی بشمار روے نمی نماید و گاہے تعظیم مانندِ آں نمی کنید چونست فرمودند کہ ایں برادرِ شما مردے عظیم است شرفے از حقتعالیٰ دارد و شما ازاں آگاہ نیستند پیشتر انشاء اللہ معلوم خواہد شد و حقیقت این برادر شما بشما ہم خواہم گفت **نقلست** کہ یک روز در مجلس بندگی مخدوم شیخ دانیال حضرت امام پیغمبر خصال و میر السید احمد حاضر بودند کہ یک مردے باعظمت فیض آثار و سیماے نیکو کردار روے پیدا حاضر شد شیخ تعظیم و تکریم ہم بجا آوردہ با وے متکلم شدند و چند سوال و جواب درمیان واقع گشتند باز بوقت رفتن با تواضع وداع کردند بندگی شیخ بمیراں سید احمد پرسیدند کہ ایں مردے کہ آمدہ بود کہ بود گفتند مانمی دانیم باز بطرف حضرت امام علیہ السلام توجہ با تعظیم و اکرام نمودہ فرمودند کہ شما بگوئید کہ ایں مرد کہ بود فرمودند کہ خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ بودہ اند بعدہٗ شیخ فرمودند کہ اے سید احمد ما کہ برادر شما را تعظیم و تکریم میکنیم ایں سبب است آوردہ اند کہ ازاں روز میراں سید احمد تعظیم آنحضرت و خدمت آنذات واجبی شناختند فاعلم ایھا المصدق ایں معاملات آنذات گرامی درجات قبل از مکتب کہ بسم اللہ میگویانند بود القصہ **نقلست** چوں عمر حضرت

انہوں نے پوچھا کہ میں بڑا بھائی سید محمد کا ہوں مجھے دیکھنے سے آپکو ایسی خوشی دکھائی نہیں دی اور کبھی آپ میری تعظیم انکی تعظیم کے مانند نہیں کرتے یہ کیا معاملہ ہے شیخ نے فرمایا کہ یہ تمہارا بھائی ایک مردِ عظیم ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو شرف رکھتا ہے تم اُس سے آگاہ نہیں ہو آگے چلکر انشاء اللہ تعالیٰ آپکو معلوم ہوجائیگا اور تمہارے اس برادر کی حقیقت میں بھی تم سے کہوں گا **نقل** ہے کہ ایک روز بندگی مخدوم شیخ دانیال کی مجلس میں حضرت امام پیغمبر خصالؑ اور میر السید احمد دونو حاضر تھے اس اثناء میں ایک مرد باعظمت فیض آثار جن کی پیشانی سے اُنکی نیک کرداری ظاہر تھی حاضر ہوئے شیخ نے اس بزرگوار کی بھی تعظیم و تکریم بجالائی اور اُن سے گفتگو کرنے لگے چند سوال و جواب دونو کے درمیان واقع ہوئے پھر اس بزرگوار کی واپسی کے وقت شیخ نے تواضع کے ساتھ ان کو رخصت کیا بعد ازاں شیخ نے میراں سید احمد سے پوچھا کہ یہ بزرگ جو آئے تھے کون تھے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا پھر شیخ نے تعظیم و اکرام کے ساتھ حضرت امامؑ کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ آپ بتلائیے کہ یہ بزرگ کون تھے حضرت امامؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ تھے اسکے بعد شیخ نے فرمایا کہ اے سید احمد ہم جو تمہارے برادر کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہتے ہیں کہ اس روز سے میر السید احمد نے بھی آنحضرتؑ کی تعظیم و خدمت کو اپنے لئے واجب جانا پس جان اے مصدق یہ معاملات اُس ذات گرامی درجات کے آغاز مکتب سے قبل کے ہیں جس کو تسمیہ خوانی کہتے ہیں القصہ **نقل** ہے کہ جب عمر

امام علیہ السلام شاہنشاہ چہار سال و چہار ماہ رسید
بندگی میر السید عبد اللہ برائے گویانیدن بسم اللہ
ضیافت عظیم و میربانی با تعظیم شروع کردند چنانچہ
مشیخت مآب ستودہ خصال مخدوم شیخ
دانیال را خبر کردند کہ خدام عالی مقام بیایند و
بزبان مبارک خود نام خدائے تعالیٰ بگویانند
چون مجلس تمام شدہ بود ہمہ اکابران بلدۂ
جونپور پر نور حاضر گشتہ بودند شیخ آمدند
و حضرت امیر علیہ السلام را بر کرسی نشاندند
درین اثناء حضرت خواجہ خضر علیہ السلام حاضر شدند
حضرت امیرؑ مہتر خضرؑ را شناختہ تعظیم بجا آوردند ہمہ
اکابران حاضران مجلس متعجب گشتند کہ این پسر
کرا تعظیم می کند چون شیخ سر از مراقبہ برداشتند
خضر علیہ السلام را در مجلس دیدند و چون شیخ
برائے گویانیدن بسم اللہ نزدیک چوکی
یعنی کرسی آمدہ پائین نشستند و سوئے
خضرؑ التفات آوردند خضرؑ فرمودند کہ از حضرت عزت
مرا خطاب رسید کہ محبوب ما بسم اللہ می گوید تو برو و
آمین بگو پس شیخ بسم اللہ گویانیدند و خواجہ خضر علیہ السلام
آمین گفتند بعدہٗ میراں سید احمد آنحضرتؑ را
ہمراہ خود بدرس می بردند ایہا المنصفون واذا
ثبت صدق المہدی بشہادۃ الاوصاف
المذکورۃ بالعیان فبای شہادۃ قاطعۃ
اخریٰ تومنون فانظر وا فبای آلاء
ربکما تکذبان۔

حضرت امام شاہنشاہ علیہ السلام کی چار سال چار ماہ کو پہنچی
بندگی میر السید عبد اللہ نے حضرتؑ کو بسم اللہ پڑھانے
کے لیے عظیم الشان ضیافت اور تعظیم و تکریم کے ساتھ
میزبانی شروع کی چنانچہ مشیخت مآب ستودہ خصال مخدوم
شیخ دانیال کو کہلایا کہ خدام عالی مقام تشریف لاکر اپنی زبان
مبارک سے خدا تعالیٰ کا نام کہلائیں جب مجلس تمام منظم
ہو چکی تمام اکابرین شہر جونپور پرنور حاضر ہو چکے تو شیخ بھی آئے
اور حضرت امیر علیہ السلام کو کرسی پر بٹھائے اس اثناء
میں حضرت خواجہ خضر علیہ السلام بھی موجود ہو گئے حضرت
امیرؑ نے مہتر خواجہ خضرؑ کو پہچانکر تعظیم دی تمام اکابرین
حاضرین مجلس تعجب کرنے لگے کہ یہ بچہ کس کی تعظیم کرتا ہے
جب شیخ نے اپنا سر مراقبہ سے اٹھایا تو خضر علیہ السلام
کو مجلس میں پایا اور جب شیخ بسم اللہ پڑھانے کے لیے
چوکی یعنے کرسی کے نزدیک آکر نیچے بیٹھ گئے اور
خواجہ خضرؑ کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ آپ بسم اللہ پڑھایئے
خضرؑ نے فرمایا کہ مجھے حضرت رب العزت سے
یہ فرمان پہنچا ہے کہ ہمارا محبوب بسم اللہ کہتا ہے تو جا
اور آمین کہہ پس شیخ نے بسم اللہ کہلوایا اور خواجہ خضرؑ
نے آمین کہا اس کے بعد سے میراں سید احمد آنحضرتؑ
کو اپنے ہمراہ درس میں لے جایا کرتے تھے۔ اے
منصفو جب صدقِ مہدیؑ کا ثبوت مل چکا اوصافِ
مذکورہ کی شہادت سے جو بالکل عیاں ہے تو پھر اور
کس شہادتِ قاطعہ سے تم ایمان لاؤ گے پس دیکھو
فرمان حق تعالیٰ کو کہ پس تم اپنے رب کی کس
کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

باب پنجم

در بیان تحصیل علم حضرت امامؑ از شیخ الاسلام برگزیدهٔ ملک المتعال مخدوم شیخ دانیال و ملاقات کردن خواجہ خضر علیہ السّلام و سپردن بار امانت

نقلست

ناعلم ایها المصدق چونکہ حضرت امام علیہ السلام را بدرس می بردند شیخ مذکور بہ تعظیم بر سجادہ خود نشاندند و بحضور آنذات پرنور شیخ مذکور مردمانرا تعلیم علم میدادند و ایشاں یاد می کردند چونکہ عمر حضرت امام علیہ السلام بہنگام ہفت سالگی رسید کلام اللہ حفظ فرمودند پس شیخ متوجہ بہ تعلیم علوم عربیہ شدند نقلست کہ چوں شیخ از ہر نسخہ کہ تعلیم یک جزء دادندے حضرت امام علیہ السلام تمام ماہیت و مراد آں کتاب را با سوال و جواب واضح کردہ فرمودندے کہ بسیار اشکالہائے شیخ ہم حل شدندے بدیں طریق بنظر امام علی التحقیق چند نسخہا از ہر علوم منظور گشتند تا کہ بدوازدہ سالگی رسیدند بندگی شیخ الاسلام بزبان خود حضرت امام را باسم اسد العلماء مخاطب فرمودند بعدہ ہمہ علماء نواحی شہر دانا پور بر علم امام البر و البحور اتفاق کردہ اسد العلماء گفتند آرے اسد اللہ خطاب جد وے بود حقتعالیٰ آں خطاب را بر آنحضرت عطا فرمود نیز نقلست از آں زماں کہ حضرت امام آخر الزماں خلیفۃ الرحمان علیہ السلام در مکتب

پانچواں باب

حضرت امام علیہ السلامؑ کی تحصیلِ علم کے بیان میں شیخ الاسلام برگزیدہ ملک المتعال مخدوم شیخ دانیالؒ سے اور خواجہ خضر علیہ السلام کے آنحضرتؑ سے ملاقات کرنے اور بارِ امانت حوالہ کرنے کے بیان میں پس جان اے مصدق کہ جب حضرت امام علیہ السلام کو درس کے لئے لے جاتے تھے تو شیخ مذکور حضرت کی تعظیم بجا لاتے اور اپنی مسند پر بٹھاتے تھے اور اُس ذاتِ پرنور کے حضور میں شیخ مذکور لوگوں کو سبق دیتے تھے آنحضرتؑ سنکر یاد کر لیتے تھے جب حضرت امام علیہ السلام کی عمر شریف سات سال کی ہوئی تو کلام اللہ آپ نے حفظ فرمالیا پھر شیخ دیگر علوم عربیہ کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے نقل ہے کہ جب شیخ کسی کتاب کے ایک جزء کو پڑھاتے تھے تو حضرت امام علیہ السلام تمام ماہیت اور مراد اُس کتاب کی سوال وجواب کے ساتھ واضح فرمادیا کرتے تھے اس طرح سے کہ شیخ کی بہت سی مشکلات بھی حل ہوجاتی تھیں اس طریق سے امام علی التحقیق علیہ السلام کی نظرِ مبارک سے چند کتابیں ہر ایک علم کی گذریں یہانتک کہ آنحضرتؑ کی عمر شریف بارہ سال کو پہنچی تو شیخ الاسلام نے اپنی زبانِ مبارک سے حضرت امامؑ کو اسد العلماء کے خطاب سے مخاطب فرمایا اس کے بعد شہرِ داناپور کے اطراف وجوانب کے تمام علماء نے امام البر والبحور کے تبحر علمی کو دیکھا اور بالاتفاق سب آپ کو اسد العلماء کہنے لگے کیوں نہ ہو اسد اللہ آپکے جد کا خطاب تھا حق تعالیٰ نے وہی

شیخ الاسلام ماحی البدعۃ والآثام حمیدہ
احوال مخدوم الشیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ
تشریف فرمودند خواجہ خضرؑ اکثر اوقات
برائے ملاقات آں حضرت بفرمانِ
رب العزۃ آمدہ نشستندے با شیخ
سوالہا کردندے ہرگاہ کہ شیخ از جواب
شاں عاجز شدے بطرفِ حضرت
میراں علیہ السلام التماس نمودے پس آں
ہمہ اشکالہا بیک جواب آنحضرت حل
شدے القصہ وقتیکہ عمر حضرت امام علیہ
السلام محبوب ذوالجلال والجمال بدوازدہ
سال بکمال رسید خواجہ خضر علیہ السلام شیخ
دانیالؒ را گفتند مسجدے کہ در صحرا کنارہ
جوئے رواں کہ بلقبش کھوکری مسجد است
در انجا سید محمد را بیارید کہ حضرت مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم بما امانت سپردہ اند کہ
بفرزندِ ما برسانید تا بایشاں ادا کنم
شیخ ہمچناں کردند خضر علیہ السلام در انجا بلباس
زنگریز آمدند چوں نظر خواجہ خضرؑ بر حضرت
امامؑ افتاد گفتند السلام علیکم یا امام
آخر الزماں حضرت امامؑ در جواب سلام دادند
چوں نزدیک شدند خواجہ خضرؑ دست
حضرت امام علیہ السلام گرفتہ بخلوت بردند دراں جا
آنچہ نزد خواجہ بار امانت حق تعالیٰ و حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم بود بحضرت میرانؑ سپردند و تفصیل ایں

خطاب آنحضرتؑ کو عطا فرمایا نیز **نقل** ہے جس زمانہ
سے کہ حضرت امام آخر زماں خلیفۃ الرحمان علیہ السلام
شیخ الاسلام ماحی بدعت و آثام حمیدہ احوال مخدوم شیخ
دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے مکتب میں تشریف لے جانے
لگے خواجہ خضر علیہ السلام بھی اکثر اوقات آنحضرتؑ کی ملاقات
کے لئے فرمانِ حضرتِ رب العزۃ سے آکر بیٹھا
کرتے تھے اور شیخؒ سے سوالات کیا کرتے تھے جب
شیخؒ انکے جواب سے عاجز ہوتے تو حضرت میراں
علیہ السلام سے التماس فرماتے تھے پس اُنکی تمام
مشکلات آنحضرتؑ کے ایک جواب سے حل ہوجاتی
تھیں القصہ جب حضرت امام محبوبِ ذوالجلال والجمالؑ
کی عمر شریف کے بارہ سال پورے ہوئے تو خواجہ خضر
علیہ السلام نے شیخ دانیالؒ سے کہا کہ ایک مسجد جو صحرا میں
ندی کے کنارہ ہے جس کا لقب کھوکری مسجد ہے وہاں
سید محمد کو لے آؤ کیونکہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے ایک امانت سونپی ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے
فرزند کو پہنچادو اب میں وہ امانت انکے حوالہ کرتا ہوں
شیخؒ نے ویسا ہی کیا خضر علیہ السلام وہاں رنگریز کے لباس
میں آئے جب انکی نظر حضرت امامؑ پر پڑی تو انہوں
نے کہا السلام علیکم یا امام آخر الزمان
حضرت امامؑ نے سلام کا جواب دیا جب نزدیک پہنچے
تو خواجہ خضرؑ حضرت امام علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ایک
گوشۂ تنہائی میں لے گئے وہاں جو کچھ امانت خواجہ کے
پاس حق تعالیٰ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی
انھوں نے حضرت میرانؑ کے حوالہ کی تفصیل اس کی

بسبب تطویل مرقوم نشد گفتند کہ ما امانت دار بودیم آنرا بگروہ بشمار سانیدیم ایں امانت جدِ شما چندیں مدت داشتہ بودیم بگیرید بعدہٗ ذکر خفی ادا کردند و گفتند امانت جدِ شما بشمار سید حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آرے بعدہٗ خواجہ خضر علیہ السلام گفتند کہ حق تعالیٰ فرمودہ است ہر کہ در پیش تو بطلب خدا بیش آید اورا بذکر خفی تلقین بکن بعدہٗ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام التماس کردند کہ حالا مرا بدیں ذکر تلقین کنید پس آں بادشاہ ولایت و آں صاحب بار امانت و آں امام دین و ملت آں محی فرض و سنت علیہ الصلوٰۃ و السلام بفرمان ملک العلام خواجہ خضر علیہ السلام را تلقین کردند بعدہٗ خواجہ خضر علیہ السلام نزدیک مخدوم شیخ دانیال آمدہ بدر المقال گفتند کہ ایں مرد مہدی موعود است ما تصدیق کردیم و تلقین گشتیم شما نیز تصدیق کنید و تلقین شوید شیخ آمنا و صدقنا گفتہ تلقین شدند ھٰذا فضل اللہ و رحمتہ علی العالمین بلاحد ولاعد اللّٰھم صل علی محمد خاتم الانبیاء و المرسلین و علی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین بعد ذالک المذکور شیخ الاسلام امام البر والبحور را ملقب سید الاولیاء خواندند و روز بروز ظہور ولایت آں نور علیٰ نور برصغار و کبا

طولِ عبارت کے سبب مرقوم نہیں ہوئی پھر خواجہ خضرؑ نے کہا کہ ہم امانت دار تھے اس کی حفاظت کی اور آپکو پہنچا دیا یہ آپکے دادا کی امانت تھی جس کو اتنی مدت تک ہم نے اپنے پاس رکھا اسے آپ لے لیں اس کے بعد انھوں نے ذکرِ خفی ادا کیا اور کہا آپکے دادا کی امانت آپ کو پہنچی تو حضرت میرانؑ نے فرمایا ہاں' اس کے بعد خواجہ خضر علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالیٰ نے آپکو یہ حکم فرمایا ہے کہ جو کوئی تیرے پاس طلبِ حق لے کر آئے اسکو ذکرِ خفی کی تلقین کر اس کے بعد حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے درخواست کی کہ مجھے اس ذکر کی تلقین فرمائیے پس اُس بادشاہِ ولایت، اُس صاحبِ بارِ امانت اُس امام دین و ملت اُس محیِ فرض و سنت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بفرمان ملک العلام خواجہ خضر علیہ السلام کو تلقین کیا اس کے بعد خواجہ خضر علیہ السلام نے مخدوم شیخ دانیالؒ کے پاس آکر بزبانِ گوہر بار فرمایا کہ یہ مرد مہدی موعودؑ ہے ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی تلقین پائی اب تم بھی تصدیق کرو اور تلقین ہو جاؤ شیخؒ نے آمنّا وصدّقنا (ہم نے ایمان لایا اور ہم نے تصدیق کی) کہا اور تلقین ہوئے یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اہلِ جہان پر بلا کسی حد و شمار کے اے پروردگار درود نازل فرما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین اور آپکی سب آل و اصحاب پر اس واقعہ کے بعد سے شیخ الاسلامؒ امام البر والبحور علیہ السلام کو سید الاولیاء کے لقب سے پکارنے لگے اور روز بروز اس ذاتِ نورٌ علیٰ نور کی ولایت کا ظہور چھوٹوں بڑوں پر آشکارا ہوا پس معلوم کر

انتشار یافت فاعلم ایها المصدق از وقت
شیر خوارگی امام علیہ السلام تا بوقت سپردن امانت
چنداں معجزہا و خارق عادات در وجود مبارک
شاں موجود شدہ بود کہ نوشتن میسر نمی آید چراکہ بسیار
است بتطویل انجامد بنا براں قبل از سپردن امانت
در اخلاق و خصائص آنحضرت ع ہمہ عارفان کردگار
مثل شیخ مذکور کہ ولی کبار بودند تحیر وار انی
لک هذا گفتہ نیز گفتند فیہ سر عظیم و خصائص
النبی واجب التعظیم معائنہ کردہ
می فرمودند کہ شک نیست کہ ایں مظہر معجزات رسول
خلاصہ نور بتول سلطان ملت مصطفوی صاحب
حجت نبوی متخلق بحسن اخلاق متصف بصفات
خلاق صاحب مخزن اسرار الوہیت حاکم کنوز
انوار حقیقت شود و لہذا ہمہ علماء باللہ آں زماں
و عرفاء اللہ بدلائل عیاں منتظر بظہور آں مظہر
حقائق کاشف دقائق شدہ میگفتند کہ لا شک کہ
بدست مبارک شاں علیہ السلام والرضوان
عالیمقام شریف کلام ضوء ظلام نظیر النبی علیہ
السلام خزائن غیب لا ریب کنوز مشہور
مظہر ظہور ظاہر شدہ البتہ قسمت خواہد
شد آخر الامر بحکم ظن المومن لا یخطی
واتقوا فراسۃ المومن انہ
ینظر بنور اللہ آنچہ در گمان ایشاں
بود بعین العیاں رسید و بمقتضائے
لیس الخبر کالمعاینۃ حق تعالے

اے مصدق حضرت امام علیہ السلام کی شیر خوارگی کے زمانہ
سے امانت ذکر حقی پانے تک اتنے معجزے اور
خوارق عادات آنحضرت کے وجودِ مبارک میں پائے گئے
کہ ان کا تحریر میں لایا جانا آسان نہیں ہے کیونکہ ان کی
تعداد بہت زیادہ اور طولِ عبارت کی متقضی ہے انہی
معجزات و خوارق کی بناء پر آنحضرت کو امانت سپرد کی جانے
سے قبل ہی آنحضرت کے اخلاق و خصائص کو دیکھکر تمام
عارفانِ ذاتِ حق نے جو مثل شیخ مذکور کے اولیاء کبار تھے
حیرت کے عالم میں امام علیہ السلام کو کہا تھا انی لک هذا
(یہ کمال کہاں سے تجھکو مل گیا) نیز کہا تھا فیہ سر عظیم
(اس میں بہت بڑا راز ہے) اور آنحضرت کی ذات میں
نبی کی واجب التعظیم خصوصیتوں کا معائنہ کر کے فرمایا کرتے
تھے کہ کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مظہرِ معجزات رسول م
خلاصۂ نورِ بتول، سلطانِ ملتِ مصطفوی، صاحب
حجتِ نبوی، متخلق بحسنِ اخلاق متصف بصفاتِ خلاق
صاحبِ مخزنِ اسرارِ الوہیت، حاکم کنوزِ انوارِ حقیقت
ہوگا اسی لئے اُس زمانے کے تمام علماء باللہ اور عارفین
ذات اللہ واضح دلائل پا کر اس مظہر حقائق کاشف
دقائق کے منتظر ہو کر کہتے تھے کہ کوئی شک نہیں ہے کہ
اِسی ذات علیہ السلام والرضوان عالی مقام اشرف کلام
روشن کنِ ظلام نظیر نبی علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں
خزانۂ غیب لاریب کنوزِ مشہور تمام و کمال ظاہر
ہو کر بالیقین تقسیم ہونگے آخر کار مطابق اس حکم کے
کہ مومن کا گمان خطا نہیں کرتا اور مطابق اس ہدایت
کے کہ بچے رہو مومن کی فراست سے بیشک وہ دیکھتا

ظہور ختم ولایت ظاہر گردانید فاعلم ایہا المنصف حضرت ملک العلام در قبول کردن جمیع احکام دین اسلام بر شہادت دو گواہ ذوا عدل منکم مقرر فرمود و ایں حکم حق تعالیٰ در حق عام مومناں اظہار نمود و قتیکہ ثبوت مہدویت حضرت امام علیہ السلام بشہادت خاص الخاص مثل خواجہ خضر و شیخ الاسلام شیخ دانیالؒ استحکام یافتہ فای شہادۃ قاطعۃ افضل من ھذہ الشہادۃ الواثقۃ المبینۃ لکن قال اللہ عزّ وجلّ قل فللہ الحجۃ البالغۃ ولو شاء لھدٰکم اجمعین الا ایہا المنصفون ان شہادۃ ھٰذین الشاھدین لیس بالخبر بل بالعیان فان لم تؤمنو بھذہ الشہادۃ فانظروا الیٰ قولہ تعالیٰ فبای آلاء ربکما تکذبان۔

باب ششم

دربیان انقیاد شدن سلطان حسین شرقی در محبت حق غرقی و جنگ با دلپت رائے و کشتن وی و فتح کردن ملک گوڑ قال اللہ تعالیٰ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی الآیۃ و فی الآیۃ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد

ہے اللہ کے نور سے جو کچھ انکے گمان میں تھا بعینہٖ ظہور پذیر ہوا اور لیس الخبر کالمعائنۃ (غیب کی اطلاع چشم دید جیسی نہیں) کے مقتضا کے مطابق حق تعالیٰ نے ظہور ختم ولایت کو آشکارا فرمادیا پس جان، اے منصف کہ حضرت ملک العلام خداوند تعالیٰ نے تمام احکام دین کے قبول کرنے میں ذوا عدل منکم (تم میں سے دو صاحبانِ عدل) فرما کر دو گواہوں کی گواہی مقرر فرمادی ہے اور حق تعالیٰ نے یہ حکم عام مومنوں کے حق میں ظاہر فرما دیا ہے ایسی صورت میں جس وقت کہ حضرت امام علیہ السلام کی مہدیت کا ثبوت خاص الخاص مومنوں جیسے خواجہ خضرؒ اور شیخ الاسلام شیخ دانیالؒ کی گواہی سے پایۂ تحقیق کو پہنچا ہے تو اور کونسی شہادتِ قاطعہ افضل اس شہادتِ واثقۂ واضحہ سے ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہدے تو اللہ کی حجت پوری ہے اگر وہ چاہے رہبری کرے تم سب کی۔ اے انصاف والو ان دونو گواہوں کی گواہی خبر پر مبنی نہیں بلکہ ان کے اپنے مشاہدہ پر مبنی ہے پس اگر تم اس گواہی پر ایمان نہ لاؤ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کے قول کو کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

چھٹا باب

سلطان حسین شرقی محبتِ الٰہی میں غرقی کے مطیع ہونے اور حضرت امامؑ کے ہمراہ دلپت رائے سے جنگ ہونے اور اس جنگ میں دلپت کے مارے جانے اور ملک گوڑ فتح ہونیکے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور غالب رہوں گا میں اور میرے رسول، اور ایک آیت شریفہ میں ہے ہم مدد کرتے ہیں اپنے

واعلم ایہا المصدق بنقل تواتر رسیدہ کہ سلطان حسین بادشاہ بلدۂ جونپور پرنور کہ امیر عادل و عالم عامل بود و بحضرت امام علیہ السلام بسیار اختلاط میداشت و چناں معتقد ایں درگاہ شاہنشاہ بود کہ ہیچ مہمی بغیر آنحضرتؑ نرفتے و در ہر سواری خود را ہمرکاب آنحضرتؑ ساختے و ملاقات بلا تفریط والافراط ہم داشتے نقلست وقتے از روح پرفتوح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحضرت مہدی موعود علیہ السلام معلوم شد کہ فتح اقلیم گوڑ شما دادہ شدہ است و سلطان حسین ہم معلوم شد کہ فتح اقلیم گوڑ ماست یک روز سلطان مذکور بملاقات امام البر والبحور آمدہ بودند کہ آنحضرتؑ نصیحت آغاز کردند و بعد از نصیحت فرمودند کہ مطیع الاسلام شدن جائز است و مطیع الکفر شدن جائز نہ سلطان حسین مالگذار و لیست رائے گوڑ کافر بود دلگیر شدہ عرض کرد کہ کافر قوی و حشمت و شوکت تمام دارد اگر مال ندہم تا کافۂ مسلماناں را تاراج و تاخت می گرداند اگر حضرت میرانؑ دست مدد بر سر ما نہند تا از شر فتنۂ کافر ہمہ مسلماناں خلاص یابند حضرت میرانؑ فرمودند کہ اللہ تعالیٰ دین خود را مدد خواہد کرد و ہمہ مسلماناں را از شر فتنۂ او خلاص خواہد داد و سلطان حسین ہم معلومات فتح گوڑ بحضرت معلیٰ عرض نمودند آنحضرتؑ فرمودند کہ بندہ را پیش ازیں ہم معلوم شدہ است

پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور اس دن جبکہ کھڑے ہونگے گواہ پس معلوم کر اے مصدق کہ نقل متواتر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ سلطان حسین شہر جونپور پرنور کا بادشاہ امیر عادل اور عالم عامل تھا اور حضرت امام علیہ السلام سے بہت میل جول رکھتا تھا اور اس درگاہ شاہنشاہی کا اس درجہ معتقد تھا کہ کسی جہاد میں آنحضرتؑ کے بغیر نہ جاتا تھا ہر سواری میں خود کو آنحضرتؑ کا ہمرکاب رکھتا تھا اور بلا تفریط و افراط آنحضرتؑ کی ملاقات سے مشرف ہوا کرتا تھا نقل ہے ایک وقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح سے حضرت مہدی موعودؑ کو معلوم ہوا کہ ریاست گوڑ کی فتح تمکو دی گئی ہے اور سلطان حسینؒ کو بھی معلوم ہوا کہ ملک گوڑ فتح ہونیوالا ہے ایک روز جبکہ سلطان حسین مذکور امام البر والبحور کی ملاقات کو آئے ہوئے تھے آنحضرتؑ نے نصیحت شروع کی بعد وعظ و نصیحت یہ فرمایا کہ اسلام کا مطیع (فرمانبردار) ہونا جائز ہے اور کفر کا مطیع ہونا جائز نہیں، سلطان حسینؒ نے جو لیست رائے والی گوڑ کے خراج گذار تھے آزردہ ہو کر عرض کیا کہ کافر قوی ہے اور حشمت و شوکت کامل رکھتا ہے اگر خراج نہ دوں تو تمام مسلمانوں کو تباہ و تاراج کئے دیتا ہے اگر حضرت میرانؑ مدد کا ہاتھ ہمارے سر پر رکھیں تو تمام مسلمان کافر کے شر و فتنہ سے نجات پائینگے، حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فرمائے گا، اور تمام مسلمانوں کو اس کے شر و فتنہ سے رہائی دے گا، سلطان حسین نے بھی فتح گوڑ کی بشارت جو معلوم ہوئی تھی حضرتؑ کی

حاصل الامر بر فرمودهٔ امام الآفاق قرار و اتفاق
کرده بطرف گوڑ سواری فرمودند و در لشکر سلطان
یکہزار و پانصد سوار جوانان جانباز مجرد از زنان و
فرزندان ایشان ملقب به بیراگیاں بودند در
ہر مقاتلہ کہ امام علیہ السلام بودے سلطان ایشان
را تابع امام جہاں کردندے **نقلست**
سلطان حسینؒ چند لک مہر آنجائی پیش
حضرت امامؑ آورده عرض کردند کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برائے مدد
غازیان فتوح قبول فرمودند خدام ہم
قبول فرمایند آنحضرت قبول نموده صرف
غازیان کرده حاصل الغرض چونکہ لشکر
اسلام مع امام علیہ السلام بشہر گوڑ
رسید ولیپت رائے ہم با ہفتاد ہزار
سوار نامدار سلح پوش سہ میل از قلعہ
خویش در پیش آمده جنگ آغاز
کرد بنوعیکہ گفتہ اند **بیت**

اگر مرد مردی کند اختیار
چہ رستم چہ دستاں چہ اسفندیار

بنا بر تفرقہ عظیم لمسلمانان را روئے نمود
و سلطان حسین این خبر غلبہ متمرداں کفار
بحضرت امام الابرار عرض رسانید کہ وقتِ
مدد خوندکار است و الآنہ در ما ہیچ طاقت
مقاومت وے نمی نماید حضرت میران

خدمتِ عالی میں عرض کی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ کو
اس سے پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے، حاصل یہ کہ بالآخر
امام الآفاق علیہ السلام کے فرمان سے اقرار و اتفاق
کر کے سلطان نے گوڑ کی جانب لشکر کشی کی، سلطان
کے لشکر میں پندرہ سو سوار جوانانِ جانباز تھے جو عورتوں
بچوں سے مجرد اور بیراگیوں کے لقب سے ملقب تھے
جس کسی جنگ میں امام علیہ السلام شریک رہتے سلطان
انکو آنحضرتؑ کے تابع حکم کر دیا کرتے تھے **نقل ہے**
کہ سلطان حسینؒ نے چند لاکھ مہر (اس زمانے کے سکے) حضرت
امامؑ کے حضور میں لائے اور عرض کیا کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غازیوں کی مدد کے لئے راہِ خدا
کی فتوح قبول فرمائی تھی لازمانِ و الا بھی قبول فرمائیں
تو آنحضرتؑ نے اس رقم کو قبول کر کے غازیوں میں خرچ
کیا الغرض جب لشکرِ اسلام امام علیہ السلام کے ساتھ
شہر گوڑ پہنچا تو دلیپت رائے نے بھی ستر ہزار سوارانِ
نامدار با ہتیار کے ساتھ تین میل اپنے قلعہ سے آگے
آ کر جنگ شروع کی اس طریق سے کہ کہنے والوں نے
کہا ہے

اگر مرد مردی کرے اختیار
تو کیا رستم و زوال و اسفندیار

غنیم کی فوج کی کثرت کے باعث زبردست
تہلکہ مسلمانوں میں پیدا ہو گیا اور سلطان حسین نے یہ خبر
سرکش کفار کے غلبہ کی حضرت امام الابرار کی خدمت میں
پہنچائی کہ اب خوندکار کی مدد کا وقت ہے ورنہ ہم میں کوئی
طاقت اُس کے مقابلہ کی دکھائی نہیں دیتی ہے یہ سنکر

علیہ السلام نام خدا تعالیٰ گفتہ با جماعت مجرداں
کہ بمصاحبت آں امام آخرالزماں تعین بودند برخاستند
و نیز سلطان با لشکر خویش ہمراہ شاہنشاہ شدند
چوں بمقابلۂ لشکر کافر آمدند جنگ قائم گشت
ناگاہ بتقدیر الٰہی سلطان با سی ہزار سوار پیش
لشکر کفار ہزیمت خورد مگر کہ حضرت امامؑ
با پانزدہ صد سوار بیراگیاں نامدار درون معرکہ
مستقیم بودند و سلطان بارہا آدمی فرستادہ کہ
ما ہزیمت خوردیم خدام ہم بیایند آنحضرتؑ
فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ فتح ماست
در معاملہ کہ نمودہ شدہ است غلط نیست شما
آہستہ باشید و خود در کمین گاہ قرار گرفتند
تا کہ علم دولت ولپت رائے دیدہ شد
بسم اللہ گفتہ اسپہا تیز کردند چونکہ ملاقی
شدند فیل سنگلی کہ بزرگتر و دلیرتر بود زنجیر
در دست گرفتہ ہمہ سپاہیاں را ہزیمت
دادہ پیش آمد حضرت امام علیہ السلام بسم اللہ
گفتہ تیرے زدند کہ میان سر فیل بتمام
غرق شد آں فیل روے گردانیدہ افتاد
ہم در پے آں اسپہا چناں تاختند
کہ باذن اللہ تعالیٰ موجب ہزیمت
آں کفار گشت و ہیچکس ثابت قدم نماند
ہمہ بقلعہ روے بگردانیدند مگر ولپت رائے
خود باز گشت و با ذات حضرت امام علیہ السلام
مقابل شد چونکہ حضرت امامؑ تیغ می زدند تنش

حضرت میراں علیہ السلام نام خدا تعالیٰ لیکر اُن مجردوں
کی جماعت کے ساتھ جو اُس امام آخرالزماںؑ کے
ساتھ رہنے کے لئے متعین تھے اٹھے اور سلطان بھی
اپنا لشکر لیکر شاہنشاہؑ کے ہمراہ ہوا جب لشکر کافر کے
مقابلہ میں آئے تو جنگ برپا ہوئی یکایک تقدیر الٰہی سے
سلطان نے اپنے تیس ہزار سواروں کے ساتھ لشکر کفار
کے آگے شکست کھائی مگر حضرت امام علیہ السلام پندرہ
سو بیراگیانِ نامدار کے ساتھ میدانِ جنگ میں ثابت
قدم تھے سلطان نے کئی بار اپنے آدمیوں سے کہلا بھیجا
کہ ہم شکست کھا چکے ہیں لازمانِ والا بھی واپس آجائیں
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری فتح ہے
معاملہ میں جو کچھ دکھلایا گیا ہے غلط نہیں ہے تم آہستگی سے
کام لو یہ فرما کر خود آنحضرتؑ کمین گاہ میں ٹھیرے رہے
یہانتک کہ ولپت رائے کا علم شاہی دکھائی دیا تو بسم اللہ
کہکر گھوڑوں کو تیز کیے جب دونو فوجیں باہم ملیں تو
ایک سنگلی ہاتھی جو بہت ہی بڑا اور نہایت دلیر تھا
سونڈ میں ایک بھاری زنجیر لیا ہوا تمام سپاہیوں کو روندتا
ہوا سامنے آیا حضرت امام علیہ السلام نے بسم اللہ کہکر
ایک تیر مارا جو ہاتھی کے سر میں تمام کا تمام دھنس گیا تو یہی
وہ ہاتھی منہ پھرا کر گرا اس کے پیچھے ہی گھوڑے اس طرح
دوڑائے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کفار کی شکست
کا سبب بن گیا اور کوئی بھی ان میں سے ثابت قدم نہیں
رہا تمام قلعہ کی طرف منہ پھیر کر بھاگے مگر ولپت رائے
خود ہی پلٹا اور ذاتِ حضرت امام علیہ السلام کے مقابل ہوا
جب حضرت امامؑ نے اس پر تلوار کا وار کیا تو اس کا جسم

دو نیم گشت و دیدند که بر دل وے نقش بت
که وے را پرستیدے پیدا بود بدان سبب
بحضرت امام علیہ السلام حالتے روے نمود
فرمودند که سبحان اللہ نقش غیر بر دل
چنیں تاثیر گرفتہ منقش شدہ است
پس تجلیات حق چہ طور ظہور فرماید بدان
موجب ازیں عالم بیہوش و مست بعشق
و مستغرق بحق گشتند و تجلیٔ الوہیت
بر آں ذات ستودہ صفات بتافت در آں
حال فرمان ملک المتعال شد که اے سید محمد
ترا برائے ایں کار نیافریدیم که بر اسپہا
سوار شوی و در کر و فر دنیا باشی بلکہ ترا
خالص برائے ذات خود آفریدیم و
اصطنعتک لنفسی ہرگاہ که خبر بیہوشی
آنحضرتؑ بسلطان عالی رفعت رسید خود بتعجیل
آنجا بیامد حضرت امامؑ را بر روے زمین علیٰ
جنبہ یافت ظاہراً سلطان برداشتہ
بر سنگھاسن خود تکیہ کنانید و فی الحقیقت
ہر شش اولو العزم حضرت میرانؑ را ایستادہ کردند
فاعلموا ایہا المصدق ہمچناں باذات حضرت
امام آخر الزمانؑ ہفت جنگ کلاں شدہ است
از جہت دراز شدن کیفیت مختصر کردہ شد
که خیر الکلام ما قل و دل است
فاذا ثبت صدق المہدی بنصر
اللہ الموعود کما ظہر ذالک بالعیان

دو ٹکڑے ہو گیا اس طرح کہ آنحضرتؑ نے دیکھا کہ اسکے دل
پر بت کا نقش جس کی وہ پرستش کرتا تھا پیدا ہے اس
سبب سے حضرت امام علیہ السلام پر حالت جذب
طاری ہوئی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سبحان اللہ غیر حق کے
نقش نے دل پر ایسا اثر کیا کہ منقش ہو گیا ہے پس
تجلیات حق کے ظہور کی کیا شان ہو گی اس احساس
کے باعث آنحضرتؑ اس عالم سے بے خبر عشق حق
میں مست اور مستغرق بحق ہو گئے، اور تجلیٔ الوہیت
اس ذات ستودہ صفات پر تاباں ہوئی اس حال میں
فرمان ملک المتعال پہنچا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو
اس کام کے لئے نہیں پیدا کیا کہ تو گھوڑوں پر سوار ہو
اور دنیاوی کر و فر میں لگا رہے بلکہ تجھکو ہم نے خالص اپنی
ذات کے لئے پیدا کیا ہے واصطنعتک لنفسی
(بنایا ہے میں نے تجھے اپنی ذات کے لئے) جب
آنحضرتؑ کی بیہوشی کی خبر سلطان گرامی مرتبت کو پہنچی
تو خود بعجلت آئے حضرت امامؑ کو زمین پر کروٹ
لیٹے ہوئے پایا بظاہر سلطان نے آنحضرتؑ کو اٹھا کر
اپنے سنگھاسن میں تکیہ دیکر لٹایا در حقیقت اُس وقت
ہر چھ اولو العزم پیغمبروںؑ نے حضرت میرانؑ کو کھڑا کیا تھا
پس معلوم کر اے مصدق ایسے ہی بڑے سات جنگ
سلطان نے حضرت امام آخر الزمانؑ کے ہمراہ کئے ہیں
درازیٔ بیان کی وجہ مختصر کیفیت لکھی گئی ہے جیسی کہ
ضرب المثل ہے خیر الکلام ما قل و دل (بہترین کلام وہ ہے
جو قلیل ہو اور بادلیل ہو) پس جب اللہ کی وعدہ کی ہوئی
نصرت سے مہدیؑ کا صدق ثابت ہو چکا چنانچہ یہ بات

الا یا ایہا المنصفون تؤمنوا بہا
فان لم تصدقوا بہذہٖ
الشہادۃ فانظر فبای آلاءِ
ربکما تکذبان۔

باب ہفتم

دربیان جذبات الوہیت ذات بر حضرت امام علیہ السلام والصلوات بدانکہ موجب مقدمات جذبۂ حق بآنذات عالی صفات ہمیں بود کہ چوں دلِ کافر بنقش بت منقش شدہ بود دیدہ می فرمودند کہ تاثیر کذب بردل چنیں نقش گرفتہ است پس تجلیاتِ حق چہ طور ظہور فرماید بداں سبب ازیں عالم بیہوش و مست بعشق و مستغرق بحق گشتند و تجلی الوہیت برآں ذات ستودہ صفات بتافت چنانچہ قصۂ ابتداءِ جذبہ ضمناً بالا گذشت القصہ دراں ایام برحضرت امام علیہ السلام حال چناں مستولی آمد کہ ہیچ آگہی ایں عالم نماند مگر باستماعِ بانگِ نماز اندک ہوش آمدے وبعد اداءِ فریضہ ہمچناں فوت می شدندے تا ہفت سال ہمیں حال بود کہ ذرہ طعام و قطرۂ آب نچشیدند باوجود کہ درچنیں حالات ازآنذات پیغمبر صفات اندکے از فرائض فوت نشد و ذرۂ خلاف شرع صدور نیافت نقلست کہ روزے زوجہ حضرت امام علیہ السلام المسماۃ بی بی المہدیتی رضؓ بوقت نماز

علانیہ ظاہر ہے تو آگاہ رہو اے انصاف والو اس کو مان لو پس اگر تم نے اس گواہی کی تصدیق نہیں کی تو دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

ساتواں باب

حضرت امام علیہ السلام والصلوات پر جذباتِ الوہیتِ ذات طاری ہونے کے بیان میں ۔جاننا چاہیئے کہ اُس ذاتِ عالی صفات پر جذبۂ حق کی واردات کا سبب یہی تھا کہ جب آنحضرتؑ نے کافر کے دل پر نقشِ بت اترا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ باطل کی تاثیر نے دل پر ایسا نقش کیا ہے پس تجلیاتِ حق کا ظہور کس شان سے ہوگا، اس احساس کے باعث آنحضرتؑ اس عالم سے بے خبر اور عشق حق میں مست اور مستغرق بحق ہوگئے اور تجلی الوہیت کی اُس ذات ستودہ صفات پر تاباں ہوئی چنانچہ ابتداءِ جذبہ کا قصہ ضمناً اوپر گذر چکا ہے حاصل کلام اُن ایام میں حضرت امام علیہ السلام پر جذبہ کی حالت ایسی چھائی رہی کہ اس عالم کی کوئی خبر آنحضرتؑ کو نہیں رہتی تھی مگر اذاں کی آواز سنکر تھوڑی دیر ہوشیار ہوتے اور فرض ادا کرنے کے بعد پھر اُسی طور گم ہوجاتے تھے سات سال تک یہی حال تھا کہ ذرہ برابر طعام اور ایک قطرہ پانی کا نہ چکھا اور اس قدر جذبہ کی حالت کے باوجود اُس ذات پیغمبر صفات سے کوئی فرض فوت نہیں ہوا اور ذری سی حرکت بھی خلافِ شرع صدور میں نہیں آئی نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام کی زوجہ مسمّاۃ

که در هوش بود با بسیار تفرع وزاری عرض نمودند که میرانجی سالها شد که هیچ قوت بقالب نرسیده چه حال خواهد شد فرمودند که آنچه قوت بنده است به بنده می رسد **نقلست** بعد از مدتے دراز روزے بوقت نماز بی بی کلاں رضی اللہ عنہا التماس کردند که میرانجی چه حال است که بداں سبب ازیں عالم و از خوشتن بیهوش مانند و تحمل کردن نتوانند حضرت میراں علیه السلام فرمودند که از حق تعالیٰ چناں پے در پے تجلی الوہیت می شود که اگر ازیں بحار قطرهٔ بولی کامل یا نبی مرسل داده شود در تمام عمر هیچ آگهی نماند فرمانِ حق تعالیٰ می شود که اے سید محمد بواسطهٔ آنکه ترا خاتم ولایتِ محمدی گردانیدیم بداں سبب فرائض از تو ادا می کنانیم ایں منت و فضلِ ما برتست دریں باب محققی از زمرهٔ اولوالالباب می فرماید ؎

آں یکے گفت انا الحق دگرے سبحانی
بجز آں شاه خرابات گرانبارے کو

نیز نقلست که بعد از هفت سال حضرت حبیب ذوالجلال شبے بوقتِ عشا برائے خوردن آب طلبیدند تا که بی بی بیارند باز مدهوش گشتند هرگاه که نزدیک دمیدن صبح شد و وقت صحو رسید دیدند که بی بی آوند آب ایستاده

بی بی الہ دادیؓ نے نماز کے وقت پر جبکہ آنحضرتؑ ہوشیار تھے نہایت ہی عاجزی اور زاری کے ساتھ معروضہ کیا کہ میرانجی کئی سال ہو چکے ہیں کہ کوئی غذا آپکے قالب میں نہیں پہنچی ہے کیا حال ہوگا، آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ جو کچھ بندہ کی غذا ہے بندہ کو پہنچتی ہے **نقل ہے** کہ اسی جذبہ میں ایک مدتِ دراز کے بعد ایک روز نماز کے وقت آنحضرتؑ کی زوجہ کلاں بی بی رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ میرانجی کیا حال ہے جس کے سبب آپ اپنے سے اور سب جہان سے بے خبر رہتے ہیں اور ہوشیار نہیں رہ سکتے حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالےٰ کی طرف سے تجلی الوہیت پے در پے ایسی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤں سے ایک قطرہ کسی نبی مرسل یا ولیِ کامل کو دیا جائے تو تمام عمر کوئی آگاہی نہ رہے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس واسطے سے کہ ہم نے تجھے خاتمِ ولایتِ محمدی کیا ہے تجھ سے فرائض ادا کرواتے ہیں یہ ہمارا احسان و فضل تجھ پر ہے اس باب میں ایک محقق جو زمرۂ اولی الالباب سے ہوئے ہیں فرماتے ہیں ؎ **ترجمۂ بیت**

انا الحق کہدیا اک نے کہا دیگر نے سبحانی
گرانباری میں ہے وہ شاہ سب ولیوں میں لاثانی

نیز نقل ہے کہ سات سال جذبہ میں گزرنیکے بعد حضرت حبیب ذوالجلالؑ نے ایک شب میں عشاء کے وقت پینے کے لئے پانی طلب فرمایا، بی بیؓ پانی لے آنے تک پھر مدہوش ہو گئے۔ یہاں تک کہ جس وقت صبح ہونیکو آئی اور وقت ہوشیاری کا آپہنچا تو آنحضورؑ نے دیکھا کہ بی بی پانی کا

اند فرمودند کہ حالا آب آوردید گفتند خیر میرانجی از وقت عشا آوردہ ایستادہ ایم بعدہٗ فرمودند کہ برائے وضو آب بیارید بی بی بزودی زود آب آوردند **نقلست** پیش ازیں دریں جذبہ ہر یک اوقات بی بی وضو می کنانیدند یعنی یاد میدہانید کہ میرانجی دست بشوئید میرانجی روے بشوئید میرانجی پائے بشوئید ہمیں معتاد بود دراں ہفت سال مذکور مگر دراں روز بدانش خود آنحضرت وضو کردند و دوگانۂ شکرانہ ادا فرمودند و درحق بی بی دعا کردند کہ اے بارخدایا چنانچہ ایں زن مرا بخدمت آسودہ کردہ تو ایں را بلقاء خویش محظوظ گرداں نیز **نقلست** کہ حضرت میرانؑ بفرمان حضرت رحماں درحق بی بی کلاں خدیجۃ الزماں یعنی بی بی الہدیتی رضی اللہ عنہا بشارتے عیاں فرمودند کہ در روز قیامت ہر کرا بہرۂ خاتم ولایت محمدی دادہ شود ہماں مقدار بی بی را دادہ شود زیرا کہ قصد نگاہش کردند تا خلق از ذات فایض فیوضات مستفیض شد **نقلست** کہ بعد ازاں ہفت سال غالباً علی الحال احوال آں حبیب ذوالجلال میانِ صحو و سکر گشت صحو دراداء ہمہ طاعات و عبادات و سکر از التفات خویش و خویشاونداں ایں حال تا پنج سال روے نمود منجملہ دوازدہ سال کہ جذبۂ الوہیت ذات ذوالجلال بود نیز **نقلست** کہ بی بی حساب طعام و آب کردند دریں پنج سال

کٹورہ لئے کھڑی ہیں فرمایا اب پانی لائے بی بی رض نے کہا جی ہیں میرانجی عشا کے وقت سے لیکر کھڑی ہوں اسکے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وضو کے لئے پانی لاؤ بی بی فوراً وضو کا پانی لے آئیں **نقل** ہے اس واقعہ سے قبل اسی جذبہ میں ہر وقت بی بیؓ وضو کرواتی تھیں یعنے یاد دہی کرتی تھیں کہ میرانجی ہاتھ دھوئیے میرانجی منہ دھوئیے میرانجی پاؤں دھوئیے یہی معتاد اُن مذکورہ سات سال میں تھا مگر اس روز جو صبح میں حضرتؑ نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو اپنی ہی یاد سے وضو پورا کرکے دوگانہ شکرانہ ادا فرمایا اور بی بی رض کے لئے دعا فرمائی کہ اے بارخدا جس طرح اس عورت نے میری خدمت سے مجھے آرام پہنچایا ہے تو اس کو اپنے دیدار سے محظوظ فرما نیز **نقل** ہے کہ حضرت میرانؑ نے بفرمان حضرت رحمان بی بی کلاں خدیجۃ الزماں بی بی الٰہ دادی رضی اللہ عنہا کو یہ بشارت واضحہ عطا فرمائی کہ قیامت کے روز جس کسی کو بہرۂ خاتم ولایت محمدی عطا ہوگا اُن سب کی مجموعی مقدار بی بی کو دی جائیگی کہ بی بیؓ نے صاحب فیضان کی پاسبانی کی تو خلق اس ذات فائض کے فیوضات سے بہرہ مند ہوئی **نقل** ہے کہ بعد اُن سات سال کے جن میں بیہوشی کا حال غالب رہا اُس حبیب ذوالجلال کے احوال صحو اور سکر کے درمیان ہوگئے صحو (ہشیاری) تمام طاعتوں اور عبادتوں میں اور سکر (بیخودی) اپنی ذات سے اور اپنے پاس والوں کی طرف توجہ سے یہ حال پانچ سال تک دکھائی دیا اس طرح جملہ بارہ سال تک جذبۂ الوہیت ذات ذوالجلال تھا

از آب و غلہ و روغن و گوشت مقدار ہفدہ و نیم سیر در دہن مبارک آنحضرتؑ رسید و دراں ہفت سال کہ بالا مذکور شد حضرت امام البر والبحور ہیچ نخوردہ اند نیز **نقلست** از بندگی میاں شاہ ولاور رضی اللہ عنہ کہ از زبانی حضرت امام آخرالزماں یعنی حضرت میراں علیہ السلام شنیدیم کہ فرمودند کہ در دانا پور جذبہ شد اول مرتبہ تجلی ذات شد فرمان رسید کہ اے سید محمد ترا علم کتاب خود دادیم و علم مراد اللہ ترا عطا کردیم و بر ایمان آمر گردانیدیم و کلید خزائن ایمان بدست تو دادیم و ناصر دین محمدی ترا گردانیدیم و انکار تو انکار ماست و انکار ما انکار تست و رینجا نقلہا حضرت امام الابرار بسیار و بے شمار است لیکن از جہت تطویل شدن کلام براختصار کردہ شد آخرالامر **نقلست** کہ سلطان حسین شرقی ہفت دیہ بحضور امام علی التحقیق بطریق وظیفہ برائے خادمانِ آں درگاہ اعلیٰ بارگاہ نوشتہ آوردہ و بدست قاضی شہر دادہ اورا پیش کردہ و خود پس وے ایستاد چوں قاضی کاغذ مذکور بحضور پر نور آوردآنحضرتؑ کاغذ را پارہ پارہ ساختہ برباد دادند پس سلطان بعد افتقاری و انکساری مایوس شدہ ایں رباعی خواند و رخصت شد

رباعی

نیز **نقل** ہے کہ بی بیؓ نے کھانے اور پانی کا حساب کیا تو ان پانچ سال میں پانی غلہ روغن وگوشت کی جملہ مقدار ساڑھے سترہ سیر ہوئی جس کو آنحضرتؑ نے تناول فرمایا اور اُن سات سال میں جو اوپر مذکور ہوئے حضرت امام البر والبحورؑ نے کچھ کھایا ہی نہیں **نقل** ہے حضرت بندگی میاں شاہِ ولاور رضی اللہ عنہٗ سے کہ فرماتے تھے میں نے حضرت امام آخرالزماں یعنے حضرت میراں علیہ السلام سے سنا ہے حضورؑ نے فرمایا کہ دانا پور میں جو جذبہ ہوا تو پہلی مرتبہ ذات باری تعالٰی کی تجلی ہوئی فرمان پہنچا کہ اے سید محمد تجھکو ہم نے اپنی کتاب کا علم بخشا اور مراد اللہ کا علم تجھکو عطا کیا ہے اور ایمان پر تجھے حاکم گردانا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے ہاتھ دی ہے تجھے ہم نے دینِ محمدی کا ناصر بنایا ہے، تیرا انکار ہمارا انکار اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ اس جگہ حضرت امام الابرارؑ کی نقلیں بے حساب اور بے شمار ہیں لیکن درازیِ عبارت کے اندیشہ سے کلام مختصر کیا گیا ہے حاصل کلام **نقل** ہے کہ سلطان حسین شرقی نے سات گاؤں کی سند امام علی التحقیقؑ کے حضور میں اُس درگاہ بلند بارگاہ کے خادموں کے وظیفہ کے لئے لکھکر لایا اور شہر کے قاضی کے ہاتھ دیکر اوس کو حضورِ انور میں پیش کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا رہا جب قاضی نے کاغذ مذکور حضور پر نور میں لایا تو آنحضرتؑ نے اس کاغذ کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدیا پس سلطان نے بعد عجز و انکسار قدمبوسی کی اور یہ رباعی پڑھکر رخصت ہوا ہے

(ترجمۂ رباعی)

آنکس کہ ترا یافت جاں راچہ کند
فرزند وعیال وخانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

ھٰذہٖ شہادۃ قاطعۃ علیٰ صدق المہدیؑ بعین العیان فبای شہادۃ اُخریٰ تومنون فبای آلاءِ ربکما تکذبان۔

باب ہشتم

دربیان ہجرت امام آخر الزماں موصوف بصفات نبی الرحماں علیہ السلام وذکر سبب تصدیق امام علی التحقیق کہ حضرت بی بی علیہا الرضوان و بندگی میراں سید محمود پسر کلان آنحضرت رضی اللہ عنہ کردہ بودند وقصۂ تصدیق بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ کہ اصحاب کرام بودند وقصۂ میاں شیخ بھیک رضی اللہ عنہ ومعاملۂ شہر چندیری کہ باآنحضرت واقع شدہ بود دانست بدانکہ بعد از جذبات مذکورات فرمان حق تعالیٰ دررسید کہ اے سید محمد برائے ما ہجرت کن آنحضرتؑ فی الحال ترک اوطان ساختہ ہجرت کردند نقلست کہ ایں ماہیت ہجرت آنحضرتؑ بسلطان حسین شرقی رسید بنابرخود آمدہ عرض کرد کہ ایں مملکت وسلطنت ازآں حضرت است سایۂ مبارک برسرما باشد درآں وقت حضرت امام علیہ السلام

جو ترا دیدار پایا ہے وہ جاں کو کیا کرے
کیا کرے اہل وعیال اور خانماں کو کیا کرے
اپنا دیوانہ بنا کر دو جہاں تو اسکو دے
تیرا دیوانہ جو ہے وہ دو جہاں کو کیا کرے

یہ شہادتِ قاطعہ ہے صدقِ مہدیؑ پر جو عینی شہادت اور آشکارا ہے پس اور کس شہادت کی بنا پر تم ایمان لاؤ گے فرمان حق تعالیٰ ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

آٹھواں باب

حضرت امام آخر الزمانؑ موصوف بہ صفات نبی رحماں علیہ السلام کی ہجرت کے بیان میں، اور امام علی التحقیق علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق جو آنحضرتؑ کی زوجہ بی بی الہدادی علیہا الرضوان نے اور آنحضرتؑ کے فرزند کلاں بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے کی اس کے سبب کے ذکر میں اور بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ جو اصحابِ کرام سے تھے انکی تصدیق کا قصہ اور میاں شیخ بھیک رضی اللہ عنہ کا قصہ اور شہر چندیری کا معاملہ جو آنحضرتؑ کے ساتھ واقع ہوا اسی باب میں مذکور ہے جاننا چاہیئے کہ جذباتِ مذکورہ کے بعد حضرت امام علیہ السلام کو فرمانِ خدا تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمد ہمارے لئے ہجرت کر تو آنحضرتؑ نے فوراً وطن چھوڑا اور ہجرت اختیار کی نقل ہے کہ آنحضرتؑ کی اس ہجرت کی حقیقت سلطان حسین شرقی کو معلوم ہوئی بنا بریں خود حاضر ہو کر سلطان نے عرض کیا کہ یہ بادشاہت اور سلطنت آنحضرت ہی کی ہے حضرت کا زمانہ مبارک ہمارے

ایں ابیات خواندند

ع

الٰہی دل بجائے بستہ گردد
ازاں دل بستگی جاں رستہ گردد
مبادا دل بجائے بستہ گردد
کزاں دلبستگی جاں خستہ گردد

باز سلطان عرض کرد کہ ما نیز ہمراہ شویم کہ سلامتیٔ ما در تحتِ سایۂ قدم مبارک خوندکار است حضرتؑ بشاراتِ ایمان و سلامتی عاقبت او دادہ فرمودند کہ در آمدنِ تو کافراں بر دار اسلام غلبہ خواہند کرد و اہل اسلام را برہم خواہند ساخت اینچنیں نصیحت فرمودہ ایشاں را رضا ر ماندن دادہ خود رواں شدند نقلست کہ روزے در بیشۂ داناپور مقام بود کہ بی بی رضؓ معاملہ دیدند دراں از جانب حق تعالیٰ بطریق معلومات شنیدند کہ شوہر ترا خاتم ولایت محمدی کردیم تصدیق بکن بی بی بارہا مضمم کردند بعد ازاں پیش آنحضرتؑ آنچہ دیدند و شنیدند بعرض رسانیدند حضرت میراں علیہ السلام جمیع حال معاملہ ثابت داشتند و فرمودند کہ اکثر اوقات مارا از طرف واہب العطیات معلوم می شود کہ ترا مہدی موعود کردہ ایم لیکن چوں مدت ظہور آں برسد خود اظہار خواہد شد بعد ازیں بی بی رضی اللہ عنہا پابوس شدہ عرض نمودند کہ میرانجی اگرچہ پیش ازیں

سر ول پر رہنا لازم ہے اس وقت حضرت امام علیہ السلام یہ ابیات پڑھے (ترجمہ)

الٰہی دل کسی جائے سے لگا ہو
تو اس دلبستگی سے جاں رہا ہو
مبادا دل کسی جا سے لگا ہو
کہ اس دلبستگی سے جاں تباہ ہو

پھر سلطان نے معروضہ کیا کہ ہم بھی حضرت کے ہمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ ہماری سلامتی خوندکار کے قدم مبارک کے سایہ ہی میں ہے حضرتؑ نے سلطان کو ان کے ایمان اور سلامتیِ عاقبت کی بشارت دی اور فرمایا کہ تیرے آنے سے کفار دارالاسلام پر پھر غالب ہونگے اور اہل اسلام کو پریشانی میں ڈالیں گے اس طرح نصیحت فرما کر انکو رہنے کی رضا دیکر آپ روانہ ہوئے نقل ہے ایک روز داناپور کے جنگل میں جب قیام ہوا تھا بی بیؓ نے معاملہ دیکھا جس میں حق تعالیٰ کی جانب سے اطلاع کے طور پر بی بیؓ نے سنا کہ ہم نے تیرے شوہر کو خاتم ولایت محمدی کیا ہے تو اس کی تصدیق کر بی بیؓ نے کئی بار یہ سنکر ضبط کیا بعد ازاں آنحضرتؑ کے سامنے جو کچھ دیکھیں اور سنیں تھیں عرض کیں حضرت میراں علیہ السلام نے تمام حالِ معاملہ ثابت رکھا اور فرمایا کہ اکثر اوقات ہمکو بھی واہب العطیات حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے تجھکو مہدیِ موعود کیا ہے لیکن جب اس امر کے ظہور کی مدت آ پہنچے گی اس کا اظہار ہو جائے گا۔ اس کے بعد بی بیؓ نے قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ میرانجی قبل ازیں مجھ سے کوئی تقصیر ہوئی

چیزے تقصیرے بودہ باشد معاف فرمایند و گواہ باشید کہ من تصدیق مہدویتِ میراں میکنم و بر ذات خوندکار ہمچوں ذات مصطفیٰ علیہ السلام عظمت و اعتقاد داریم نقلست چونکہ حضرت بندگی میرانسید محمودؓ سر بسر مکالمۂ حضرت امام علیہ السلام و بی بیؓ از بیرون خیمہ شنیدند جاذب حق شدہ و مست و بیہوش شدہ افتادند حضرت امامؑ آمدہ بکنار خود گرفتہ در خیمہ آوردند و دست بی بیؓ بر سینۂ آں شاہزادہ نہادہ فرمودند بہ بینید کہ استخوان و گوشت و خون و پوست بھائی سید محمود ہمہ الا اللہ شدہ است بعدہٗ دست بر سینۂ خویش نہادہ بر سینۂ آں فرزند نہادند و فرمودند کہ آنچہ اینجا ریختہ شد آنجا ریختہ شد کذا سہ بار امام الابرارؑ اشارت بر بشارت نمودند پس چوں وقتیکہ بصحو رسیدند واقعۂ حال خود چنانچہ بی بیؓ عرض کردہ بودند میراں سید محمودؓ نیز فرانمودند و تصدیق مہدویت آنحضرتؑ کردہ اند و در باب بندگی میرانسید محمود بسیار بشارات از زبان مہدی موعودؑ واقع شدہ است بسند کس فی موضعہا انشاء اللہ تعالیٰ نیز نقلست در باب تصدیق امامؑ علیہ السلام کہ بندگی میاں ولاؓ و صحابۂ کرام کردہ بودند و وہ اندکہ دراں زماں بندگی میاں شاہ ولاؓ و علیہ الرضوان متعقب خیمہ بودند تمام معاملۂ حضرت بی بیؓ و بندگی میرانسید محمودؓ

ہے تو معاف فرمائیے اور گواہ رہیئے کہ میں میراں کی مہدیت کی تصدیق کرتی ہوں، اور ذات مصطفیٰ علیہ السلام کے مانند خوندکار کی عظمت اور خوندکار کے ساتھ اعتقاد رکھتی ہوں نقل ہے کہ جب حضرت بندگی میرانسید محمودؓ کو حضرت امام علیہ السلام اور بی بیؓ کی گفتگو خیمہ کے باہر سے سنائی دی تو جذبہ حق ہوا اور مست و بیہوش ہوکر گر پڑے حضرت امامؑ نے آکر اپنے گود میں اٹھالیا اور خیمہ میں لے آئے اور بی بیؓ کا ہاتھ اس شاہزادہ کے سینہ پر رکھکر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دیکھو استخواں، گوشت، خون اور پوست بھائی سید محمود کا تمام الا اللہ ہوچکا ہے اسکے بعد آنحضرتؑ نے ہاتھ اپنے سینہ پر رکھکر اس فرزند کے سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ جو کچھ یہاں ڈالا گیا ہے وہاں ڈالا گیا ہے اس طرح سے تین بار امام الابرارؑ نے اشارہ مبنی بر بشارۃ فرمایا پھر جس وقت حضرت میرانسید محمودؓ ہوشیار ہوئے تو انھوں نے بھی اپنا واقعۂ حال جیسا کہ بی بیؓ نے عرض کیا تھا اول سے آخر تک بیان کیا اور آنحضرتؑ کی مہدیت کی تصدیق کی اور بندگی میرانسید محمودؓ کے بارے میں بہت بشارتیں حضرت مہدی موعودؑ کی زبان مبارک سے صادر ہوئی ہیں جن کا ذکر ہم ان کے محل پر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نیز نقل ہے اس بیان میں کہ بندگی میاں ولاور رضی اللہ عنہ نے جو صحابۂ کرامؓ سے تھے انھوں نے بھی اسی وقت حضرت امام علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت بندگی میاں شاہ ولاور علیہ الرضوان حضرت امام علیہ السلام کے خیمۂ مبارک کے پیچھے ہی تھے تمام معاملہ حضرت

از اول تا آخر استماع نمودند چونکہ حضرت امام علیہ السلام برائے نماز ظہر بیروں آمدند بندگی میاں دلاورؓ ہم پابوس شدہ عرض کردند آنچہ پیش ازیں بی بیؓ و آں شاہزادہؓ عرض نمودہ بودند **نقل است** در باب آمدن بندگیمیاں دلاورؓ در خدمت امام البر والبحر کہ چوں فتح گوڑ شد و کافر دلپیت رائے بدست حضرت امیر علیہ السلام کشتہ شد دراں وقت سلطان حسین شرقی دست بندگی میاں دلاورؓ گرفتہ فرمودند کہ ایں غنیمت ماست ورا نوقت عمر بندگی میاں دلاورؓ دہ یا دوازدہ سالہ کم زیادہ بودند بعدہٗ سلطان خواہر خود را دادند کہ او شاں را فرزند نبود بنا براں بندگی میاں دلاورؓ را پسر خواندۂ خواہر سلطان گویند الغرض ابتداءِ حال برگزیدۂ لایزال بندگی میاں دلاورؓ آنچناں بود کہ اکثر اوقات مستغرق بجذبۂ ذات شدند و بعشقِ حق مشغول بودند و بعد از دیر وقت ہشیار شدندے و دریں عالم آمدندے بنا بر سلطان و خواہر آن گفت کہ ایں فرزند لائق خدمت حضرت میرانؑ است چوں وقتیکہ با آنحضرت ملاقی شدند فرمودند کہ مرید اللہ شوید مرید اللہ شوید مرید اللہ شوید باز دستِ خود بالائے دست نمودہ سہ بار فرمودند کہ مراد اللہ شوید دستِ میرانؑ بر دستِ شاں بود کہ ایشاں را جذبۂ حق در ربود تا ہفت سال دراں جذبہ بودند اما وقت نماز قوت نشہ چوں

بی بیؓ اور حضرت بندگی میر السید محمودؓ کے تصدیق کرنے کا شروع سے آخر تک انھوں نے سنا جب حضرت امام علیہ السلام ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے تو بندگی میاں دلاورؓ نے بھی قدمبوسی کرکے عرض کیا جو کچھ ان سے پہلے بی بیؓ اور اُس شہزادے نے عرض کیا تھا **نقل ہے** بندگی میاں دلاورؓ کے آنے کے بیان میں امام البر والبحرؑ کی خدمت میں کہ جب ملک گوڑ فتح ہوا اور کافر دلپت رائے حضرت امیر علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا اسی وقت سلطان حسین شرقی نے بندگی میاں دلاورؓ کو پایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا کہ یہ ہماری غنیمت کا سرمایہ ہے اُس وقت بندگیمیاں دلاورؓ کی عمر دس یا بارہ سال کم و بیش تھی اسکے بعد سلطان نے انہیں لے جاکر اپنی بہن کو دیا کیونکہ انکو کوئی فرزند نہیں تھا اسی بناء پر بندگی میاں دلاورؓ کو سلطان کی بہن کے آغوشی فرزند کہتے ہیں الغرض برگزیدۂ لایزال بندگی میاں دلاورؓ کا حال ابتدا سے ایسا تھا کہ اکثر اوقات جذبۂ ذاتِ حق میں مستغرق اور عشقِ حق میں مشغول رہا کرتے تھے گھنٹوں یہی کیفیت رہتی پھر ہوشیار کے عالم میں آجاتے تھے بنا بریں سلطان اور سلطان کی بہن دونوں نے کہا کہ یہ فرزند حضرت میراں علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کے لائق ہے جس وقت آنحضرتؑ سے یہ جاکر ملے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مرید اللہ ہو جاؤ مرید اللہ ہو جاؤ مرید اللہ ہو جاؤ پھر اپنا مبارک ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھکر آنحضرتؑ نے تین بار فرمایا کہ مراد اللہ ہو جاؤ ابھی حضرت میرانؑ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہی تھا کہ انکو جذبۂ حق نے گم کر دیا سات سال تک اسی

بہوش باز آمدند پرسیدند کہ حضرت سید محمدؑ کجا اند خادماں گفتند کہ بزیارت کعبۃ اللہ توجہ نمودہ اند ایشاں برخاستند فی الحال باشتیاق ملاقات حبیب ذوالجلال رواں شدند می فرمودند کہ بوے مبارک حضرت میرانؑ پیش رو ما شدہ مارا کشاں کشاں بخدمت آورد و نمی دانستم کہ شب کے آمد و روز کے شد چند روز در راہ گذشتند در شہر احمد آباد ملاقات امام الکل قوم یاد شد در آنوقت آنحضرتؑ زیارتِ کعبہ ادا نمودہ باحمد آباد رسیدہ بودند چوں نظرِ مبارک حضرت میرانؑ بر بندگیمیاں دلاورؓ افتاد فرمودند کہ چشم کوتہ کنند فی الحال جذبہ بالکلیہ بہوش مبدل گشت **نقلست** کہ شبے امیر امیراں پیر پیراں مہتر سروراں حضرت میرانؑ با چند یاران خود نشستہ بودند کہ بندگیمیاں دلاورؓ آمدند آنحضرتؑ پرسیدند کہ کدام کس است برادرے جواب داد کہ دلاور اند یا میاں دلاور جواب دادند کہ بندہ دلاور است حضرت امیر علیہ السلام فرمودند دلاور مگوئید شاہ دلاور بگوئید و نیز **نقلست** آنحضرتؑ فرمودند کہ میاں دلاور ما از اشرافاں اشرافتر ہستند و نیز **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام در حق بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرمودند کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ میاں دلاور را از عرش تا تحت الثریٰ عیاں کردہ است چنانچہ کسے

جذبہ میں تھے لیکن نماز کا وقت کبھی فوت نہیں ہوا جب پھر ہوش میں آئے تو دریافت فرمایا کہ حضرت سید محمدؑ کہاں ہیں خادموں نے کہا کہ آنحضرت کعبۃ اللہ کی زیارت کے لئے سفر فرما چکے ہیں، بندگی میاں دلاورؓ یہ بات سنکر اٹھے فوراً حبیب ذوالجلال کی ملاقات کے شوق میں روانہ ہوئے فرماتے تھے کہ حضرت میرانؑ کی بوے مبارک میری رہبر بنکر مجھے کشاں کشاں حضرتؑ کی خدمت میں لے آئی میں نہیں جانتا تھا کہ رات کب آئی اور دن کب ہوا چند دن راستے میں گزرے شہر احمد آباد میں امام زماں ہادی اہل جہانؑ سے پھر انکی ملاقات ہوئی اُس وقت آنحضرتؑ حج کعبہ ادا فرما کر احمد آباد آپہنچے تھے جب میرانؑ کی نظر مبارک بندگی میاں دلاورؓ پر پڑی تو آنحضرتؑ نے فرمایا نظر کو تاہ کرو۔ فوراً ان کا جذبہ (بے خبری کا عالم) بالکلیہ ہوش سے بدل گیا **نقل** ہے کہ ایک رات امیر امیراں پیر پیراں مہتر سروراں حضرت میرانؑ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اتنے میں بندگی میاں دلاورؓ آئے آنحضرتؑ نے پوچھا کون شخص ہے کسی برادر نے جواب دیا کہ دلاور ہیں یا خود میاں دلاورؓ نے جواب دیا کہ بندہ دلاور ہے تو حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا دلاور مت کہو شاہ دلاور کہو نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے میاں دلاور اشرافوں سے بڑھکر اشراف ہیں نیز **نقل** ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں شاہِ دلاورؓ کے حق میں فرمایا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے میاں دلاور کو عرش سے تحت الثریٰ تک ایسا روشن کیا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ہتیلی میں رائی کا دانہ رکھتا ہو نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں دلاورؓ

دانہ خود دل در کف دست خود دارد و نیز **نقلست** فرمودند کہ میاں دلاور علیم دل ہستند و نیز **نقلست** فرمودند کہ ہر کسے را کہ خواب یا معاملہ می شود پیش بندہ حل کنید و اگر بندہ حاضر نباشد با میاں دلاور حل سازید و نیز **نقلست** آنحضرتؑ فرمودند کہ اے میاں دلاور پیش شما خلفا ذاتی وصفاتی شوند چنانچہ پیش بندہ نیز **نقلست** فرمودند کہ اے میاں دلاور پیش شما علماء ظاہری و باطنی می آیند آخر الامر چنانچہ آنحضرتؑ فرمودہ بودند ہمچناں خلفاء بندگی میاں دلاورؓ مشہور و اظہر اند مثل بندگی میانشاہ عبدالکریم و بندگی میاں عبدالملک و بندگیمیاں یوسف و بندگیمیاں عبداللہ و ہم علماء ظاہری و باطنی مثل بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ تابع شدند و نیز **نقلست** حضرت میراں علیہ السلام در حق بندگی میاں دلاورؓ فرمودند آنجا کہ بندہ یکے بود دومی میاں دلاور بود آنجا کہ بندہ با دو کس بود سوم میاں دلاور بود آنجا کہ بندہ با سہ کس بود چہارم میاں دلاور بود آنجا کہ بندہ با چہار کس بود پنجمی میاں دلاور بود یعنے وقتیکہ بی بی رضی اللہ عنہا نبودند در خدمت آنحضرتؑ دومی بندگی میاں دلاورؓ بودند باز چوں بی بی بڈن دختر کلاں حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام شدند چہارمی کس بندگیمیاں دلاور بودند و چوں بندگیمیراں سید محمودؓ شدند پنجمی آں میاں مذکور بودند و نیز حضرت میراںؑ اوشاں را پنجمی خلیفۂ ذات

دل کا حال بہتر جاننے والے ہیں نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جس کسی کو خواب یا معاملہ ہوتا ہے بندے کے سامنے حل کرے اور اگر بندہ حاضر نہو تو میاں دلاور سے حل کرلے نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اے میاں دلاور تمہارے آگے خلفاء ذاتی اور صفاتی ہونگے جیسے کہ بندے کے آگے ہونگے **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اے میاں دلاور تمہارے آگے علماء ظاہری و باطنی آئینگے آخر کار جیسا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی بندگی میاں دلاورؓ کے خلفاء مشہور اور ظاہر تر ہیں چنانچہ بندگیمیاں شاہ عبدالکریمؒ، بندگی میاں عبدالملکؒ بندگی میاں یوسفؒ اور بندگی میاں عبداللہؒ اور علماء علم ظاہری اور باطنی کے جیسے بندگیمیاں عبدالملک سجاوندیؒ تابع آنحضرتؑ کے ہوئے نیز **نقل** ہے حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے حق میں فرمایا جہاں بندہ ایک ہو دوسرے میاں دلاور جہاں بندہ دو کے ساتھ ہو تیسرے میاں دلاور جہاں بندہ تین شخصوں کے ساتھ ہو چوتھے میاں دلاور جہاں بندہ چار شخصوں کے ساتھ ہو پانچویں میاں دلاور یعنے جس زمانے میں بی بی رضی اللہ عنہا نہیں تھیں آنحضرتؑ کی خدمت میں دوسرے شخص بندگی میاں دلاورؓ تھے پھر جب بی بی بڈن دختر کلاں حضرت امام آخرالزماںؑ کی پیدا ہوئیں چوتھے شخص بندگی میاں دلاورؓ اور جب بندگی میراں سید محمودؓ پیدا ہوئے تو پانچویں میاں مذکور تھے نیز حضرت میراںؑ نے اُن کو اپنی ذات عالی صفات کا پانچواں خلیفہ مقرر فرمایا ہے، بندگی میاں دلاور کے مناقب (بزرگی ظاہر کرنے والے واقعات)

عالی صفات خود مقرر فرمودند مناقب بندگی میاں ولاور رضؒ بسیار بے شمار است لیکن دریںجا سخن بر اختصار است حاصل الغرض از شہر داناپور و میانہ چندیری کہ شہریست دراں میاں نزد شہرے آں شاہنشاہ منزل کردہ در صحرا فرود آمدہ بودند از آنجا بندگی میاں شیخ بھیک رضؒ کہ از صحابہ کبار امام آخرالزماںؑ بودند و یک کس دیگر از صحابہؓ برائے کارے درون شہر رفتند دیدند کہ مردمان خاص و عام جمع شدہ اژدہام کردہ اند و بسے زاری و جاں کندن و اضطراب می کنند میاں شیخ بھیکؓ پرسیدند کہ چرا چنیں خراب در اضطراب شدید گفتند کہ سالار قوم ما مردہ است شیخ فرمودند کہ مرا بنمائید پس چونکہ بدیدند فرمودند ایں شخص نمردہ است و دستش گرفتہ گفتند کہ برخیزید فی الحال برخاست و زندہ گشت پس خلائق آنجائی متوجہ بایشاں شدہ سخنہا گراں بر زبان راندند میاں شیخ بھیکؓ ازیں ہجوم و ملامت فرار نمودہ پیش حضرت امامؑ آمدند ہر آئینہ فائض ذات حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم می باید کہ در عین مقام عیسیٰؑ از قم باذن اللہ احتراز نماید حاصل الامر چونکہ مردماں ہم در پے ایشاں آمدند حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ اینہا را دور کنید چرا پے فقیر گرفتہ نسبت خالق بمخلوق میکنند پس آں ہجوم را دور کردند میاں شیخ بھیکؓ را پرسیدند کہ ایں چہ واقعہ بود پس آنچہ وقوع یافتہ بود باز عرض نمودند حضرت امامؑ فرمودند کہ ہر آئینہ

بے حساب اور بے شمار ہیں لیکن اس جگہ بیان کا مختصر کرنا مقصود ہے حاصل مطلب یہ کہ شہر داناپور اور چندیری کے مابین ایک شہر ہے اس کے قریب اُس شہنشاہ ولایتؑ نے مقام کیا اور ایک جنگل کے درمیان اُترے ہوئے تھے وہاں سے بندگی میاں شیخ بھیک رضؓ جو امام آخرالزماںؑ کے صحابۂ کبار میں سے تھے اور ایک دوسرے صحابیؓ دونو کسی کام کے لئے شہر میں گئے ایک جگہ انھوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ خاص و عام ایک مجمع کثیر کی صورت میں بیحد گریہ وزاری اور بے قراری میں مبتلا ہیں میاں شیخ بھیک رضؓ نے انہی میں سے بعضوں سے پوچھا کہ کیوں تم لوگ بحالِ خراب اضطراب میں ہو انھوں نے کہا کہ ہماری قوم کا سردار مر گیا ہے شیخ نے فرمایا کہ مجھے دکھلاؤ جب دیکھے تو فرمایا کہ یہ شخص نہیں مرا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اٹھ جاؤ فوراً وہ اٹھا اور زندہ ہو گیا پس وہاں کے سب لوگ انکی طرف پلٹے اور بڑی بڑی باتیں (خلاف شرع) انکی نسبت کہنے لگے میاں شیخ بھیک رضؓ اس ہجوم و ملامت سے بھاگ کر حضرت امامؑ کے پاس آئے بہر طریق بہرہ مندِ حضرت مہدیِ موعود خاتم ولایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہیئے کہ مقام عیسیٰؑ یا انکی صورت میں قم باذنِ اللہ (اٹھ کھڑا ہو اللہ کے حکم سے) کہنے سے احتراز کرے، حاصل کلام جب وہاں کے لوگ انکا پیچھا کرتے آئے تو حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کو دور کرو کیوں ایک مردِ فقیر کے پیچھے پڑے ہیں اور خالق کی صفت مخلوق کی طرف منسوب کرتے ہیں پس اس ہجوم کو سب نے دور کیا اور میاں شیخ بھیک رضؓ سے پوچھے کہ یہ کیا واقعہ تھا پس جو کچھ

افضاحی خود کردہ اید نیز **نقلست** بناءً علیہ حضرت
امام الابرار بسیار متفکر گشتہ نیتِ صوم طی کردند
آں صوم ثلث الیوم است قائم اللیل و صائم
النہار بمناجات ملک الجلیل الجبار عرض نمودند کہ
اے بارخدایا تابعانِ مرا از بلاء کرامت مبتلا
مگرداں بعد از سہ شبانروز فرمان حق تعالےٰ
در رسید کہ بواسطۂ تو تابعان ترا از بلاے کرامت
رہانیدیم **نقلست** حضرت امام علیہ السلام میاں
شیخ بھیک رضؓ را قائم مقام مہتر عیسیٰ
علیہ السلام فرمودند و نیز **نقلست**
کہ یک روز بندگی میاں شیخ بھیک رضؓ را جذبۂ
حق شدہ بزبانِ شاں ہمیں سخن مکرر بود کہ ہمہ
حق است بنا بر حضرت امیر علیہ السلام
بر سرِ ایشاں خود تشریف آوردہ فرمودند
کہ می بینید یا می گوئید ایشاں ہمیں جواب
دادند ہمہ حق است حضرت امامؑ فرمودند
کہ آرے دانستن ایمان گفتن کفر است
ایشاں ہمیں جواب دادند کہ ہمہ حق است
حضرت امام الابرار سہ بار تکرار کردہ فرمودند
کہ چرا بخداے کہنہ مقید شدید پیشتر شوید
و ایں بیت خواندند

ے

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خداے دگر است

القصہ نیز **نقلست** پس ازانجا بشہر چندیری

وقوع میں آیا تھا انھوں نے سب بیان کیا تو حضرت امامؑ
نے فرمایا بہر حال تم اپنے ہاتھوں آپ رسوا ہوئے ہو نیز **نقل**
ہے کہ اس واقعہ کی بنا پر حضرت امام الابرارؑ بہت متفکر
ہوئے صوم طی کی آنحضورؑ نے نیت کرلی کہ وہ تین روز
کا روزہ ہوتا ہے، آنحضرتؑ نے قائم اللیل و صائم النہار
رہکر خداوند جلیل و جبار سے مناجات میں عرض کیا کہ اے
بارخدا میرے پیرووں کو بلاءِ کرامت میں مبتلا نہ فرما،
تین رات دن کے بعد حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ تیرے
واسطے سے تیرے پیرووں کو ہم نے کرامت کی بلاء سے
رہائی دی **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے میاں شیخ
بھیک رضؓ کو قائم مقام مہتر عیسیٰؑ فرمایا نیز **نقل** ہے کہ
ایک روز بندگی میاں شیخ بھیک رضؓ کو جذبۂ حق ہوا انکی زبان
سے بار بار یہی نکل رہا تھا کہ ہمہ حق است (سب حق ہے)
بنابریں حضرت امیر علیہ السلام انکے سرہانے تشریف فرما
ہوئے اور آنحضورؑ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھتے ہو یا کہتے ہو
انہوں نے وہی جواب دیا ہمہ حق است حضرت امامؑ
نے فرمایا کہ ہاں جاننا ایمان کہنا کفر ہے انھوں نے
جواب میں وہی کہا کہ ہمہ حق است حضرت امام الابرار
نے تین بار تکرار فرمایا کہ کیوں خداے کہنہ کے ساتھ
مقید ہو گئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت بھی آنحضرتؑ
نے پڑھی ے

(ترجمۂ بیت)

بیزار ہوا ہوں میں ترے کہنہ خدا سے (تجلی کہنہ)
ہر لحظہ مرے واسطے اک تازہ خدا ہے (تازہ تجلی)

القصہ **نقل** ہے کہ اس واقعہ کے بعد حضرت امام علیہ السلام

رسیدند دراں شہر بسیار غلغلہ افتاد کہ چنیں ولی کامل فارق الحق والباطل بعد خاتم الانبیاءؑ ہیچ یکے نبودہ است و نباشد و ہر روز برائے استماع دعوت آنحضرتؑ مجمع بزرگ گشتے از انہا بسیار کساں بہ سبب فیض دعوت و تاثیر سخن روہ مسکور و مجذوب گشتے و ہر کرا از رشحات قطرات زاری آنذات عالی صفات بوقت فشاندن ریش مبارک رشحۂ رسیدے تا سہ چہار روز مست و مدہوش ماندے بداں سبب شیخ زادگان آں شہر کہ ہژدہ کس صاحب سجادہ بودند بحضرت امام الکل قوم ہادی شیخ زادگان حسد و عناد کردہ برائے اخراج مرداں را فرستادند حضرت امامؑ فرمودند کہ ما راہم فرمانِ حقتعالیٰ شدہ است کہ اے سید محمد پیشتر شو بنا بر امر حقتعالیٰ پیشتر خواہیم شد پس مرداں بار دیگر باز آمدند و ہمیں تکرار کردند باز بسیار مرداں بطریق غلبہ و شرارت آمدہ گفتند فی الحال بروید و گرنہ بر سر پوش زناں دست خواہد افتاد و کما اخبر سبحانہٗ و تعالیٰ یکادون یسطون بالذین یتلون علیہم ایاتنا بعد ازاں حضرت میراں علیہ السلام بفرمانِ حق تعالیٰ استادہ شدہ فرمودند کہ بہ بینید دست بر سر پوش کیاں خواہد افتاد از انجا پیشتر شدہ قدر یک میل در بیشہ شب کردند از انجا بطرف شہر شعاع آتش بسیار و غوغا آدمیاں بے شمار یافتند **نقلست** کہ دو کس از صحابۂ آنحضرتؑ پسماندہ بودند فردا آمد

وہاں سے شہر چندیری میں پہنچے وہاں بھی حضرتؑ کا بہت چرچا ہوا کہ ایسا ولیِ کامل حق کو باطل سے جدا کرنے والا خاتم الانبیاءؑ کے بعد کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور ہر روز آنحضرتؑ کے بیان دعوت الی اللہ کو سننے کے لئے زبردست مجمع ہونے لگا بہت سارے لوگ حضرتؑ کی دعوت کے فیض اور سخن روہ کی تاثیر سے سکر (بیخودی) اور جذبہ کی حالت پانے لگے جس کسی کو اُس ذاتِ عالی صفات کے زاری کے عالم میں ریش مبارک کو جھٹکنے کے وقت آنسوؤں کے قطرات سے ایک چھینٹا پہنچ جاتا تھا تو تین چار روز تک وہ مست و مدہوش رہتا تھا اس سبب سے اس شہر کے شیخ زادے جو اٹھارہ اشخاص صاحبانِ سجادہ تھے حضرت امام زماں ہادیِ اہلِ جہاںؑ کے ساتھ حسد و عداوت کرکے آنحضرتؑ کے اخراج کے لئے آدمی بھیجے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمکو بھی حق تعالیٰ کا فرمان ہوا ہے کہ آگے بڑھ جا، امرِ حقتعالیٰ کی بنا پر ہم آگے جائینگے پھر وہی لوگ دوبارہ آئے اور تکرار کرنے لگے کہ نکل جاؤ پھر بہت سے لوگوں نے بطریق غلبہ و شرارت آکر کہا کہ فوراً چلے جاؤ ورنہ عورتوں کی اوڑھنیوں پر ہاتھ پڑیں گے انکی یہ گفتار ایسی ہی تھی جیسی کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے خبر دی ہے نزدیک ہوتے ہیں کہ حملہ کر پڑیں ان لوگوں پر جو ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہیں اس کے بعد حق تعالیٰ کے فرمان سے حضرت میراں علیہ السلام نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ دیکھو ہاتھ کن کی اوڑھنیوں پر پڑیگا وہاں سے آگے جاکر اندازاً ایک میل کے فاصلہ پر جنگل میں رات بسر فرمائی اس جگہ سے شہر کی طرف آتش زدگی کے آثار دکھائی دیے اور آدمیوں کی چیخ و پکار بھی بہت

خبر کردند کہ گفتار خلایق آنجائی چنیں بود کہ ایں آسیب تیرِ قہر آں سیداست حضرت میراں علیہ السلام فرمودند از بندگانِ خدا ہیچ کس را ہیچ آزائے نرسد اما بسبب کردار ہاء ایشاں کما قال اللہ تعالیٰ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و ظاہر اسبب آنچناں بود کہ در مجلس شراب خوری پسر عہدہ دارے بدست شیخ زادہ صاحب سجادہ مقتول گشت بنا رعلیہ بر ہمہ شیخ زادگان تاراج واقع شد وخانہ ہا را آتش دادند و زنان و فرزندان ایشاں بحالِ رسوائی بردند الا یا ایہا المنصفون ھذہٖ شہادۃ قاطعۃ علیٰ صدق المہدیؑ بدلائل العیان فبای شہادۃ قاطعۃ اخری تؤمنون فبای آلاء ربکما تکذبان -

باب نہم

دربیان رسیدن حضرت امام علیہ السلام بشہر مانڈو و سبب تصدیق کردن سلطان عالیمقام ذوالعز والاحترام برگزیدہ رب العالمین اسمہٗ سلطان غیاث الدین رح و قصہ سبب تصدیق صحابۂ کرام مثلاً میاں الہداد حمیدؓ **نقلست** کہ چوں آنحضرتؑ بہ مانڈو رسیدند دراں شہر بسیار

سنائی دی **نقل** ہے کہ دو شخص آنحضرتؑ کے صحابہ میں سے پیچھے رہ گئے تھے دوسرے دن انھوں نے آکر خبر دی کہ وہاں کے لوگوں کی زبانوں پر یہی تھا کہ یہ آسیب اُس سید کے تیرِ قہر کا ہے حضرت میراں علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ بندگانِ خدا سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی لیکن ان کے کردار کے سبب سے ایسا ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔ ظاہرا سبب اس واقعہ کا یہ تھا کہ وہاں ایک شراب نوشی کی محفل میں ایک عہدہ دار کا لڑکا ایک سجادہ نشین شیخ زادے کے ہاتھ سے مارا گیا بنا بریں وہاں کے حاکم نے تمام شیخ زادوں پر قتل و غارت کا حکم جاری کیا حکومت کے سپاہیوں نے انکے گھروں کو آگ لگا دی اور ان کی عورتوں اور بچوں کو بحالتِ رسوائی لے گئے دیکھو اے منصفو یہ شہادتِ قاطعہ مہدیؑ کے صدق پر ہے دلائل واضحہ سے پس اور کس شہادتِ قاطعہ پر تم ایمان لاؤ گے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۔

نواں باب

حضرت امام علیہ السلام کے شہر مانڈو پہنچنے کے بیان میں اور سلطانِ عالی مقام ذوالعز والاحترام مقبولِ رب العالمین مسمّیٰ سلطان غیاث الدین کے تصدیقِ مہدیتِ حضرت امامؑ سے مشرف ہونے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً میاں الہداد حمیدؓ کے سبب تصدیق کے بیان میں **نقل** ہے کہ جب آنحضرتؑ دار السلطنت مانڈو میں پہنچے تو اس شہر میں جا بجا یہ خبر پھیل گئی کہ کوئی ولی کامل

۱ اظہار وجا بجا انتشار گشت کہ ولی کامل و اکمل و مکمل
مبین الحقیقت والشریعت مثل آں ہیچ یکے
نبودہ است و ایں خبر بسلطان غیاث الدین رسید
کہ بادشاہ عادل دریا دل نیکو خصال ستودہ افعال بود
اگر اندکے از مناقب آں سلطان مذکور نوشتہ شود
ایں اوراق مسطور دراز میگردد سلطان یک مرد
معتبر و دانا فرستادہ با صد منت و عاجزی عرض
کنانید کہ ما برائے دیدن اقدام آنحضرت بسر و چشم
خود آمدے اما اختیار ما بدست ما نیست (چراکہ
پسرش نصیر الدین نام تخت بند کردہ بود) امید کہ
آنحضرتؒ رخصت فرمایند تا یکے و خادم آنحضرت
بر سر من قدم سعادت عنایت فرمایند تا بارے
بقدم بوسی ایشاں مشرف شوم غرض آں بود کہ
احوالِ آنحضرتؒ تحقیق کردہ تصدیق نماید پس
حضرت امیر علیہ السلام بر عجز و مقصد او نظر کردہ
بندگی میانسید سلام اللہؓ و میاں ابوبکرؓ را برائے
ملاقات آں سلطان ولی صفات فرستادند
ہرگاہ کہ ایشاں بدر ایوان سلطان رسیدند قماش
اعلیٰ زیر پائے ایشاں گسترانید و تخت دیگر
آراستہ برابر تختِ خود نہاد و پیشِ خود پردہ گرفتن
فرمود بسبب آنکہ زنجیر گراں از زر در پائے
داشت امکان تعظیم شاں نبود و او صاحبِ
عرفان و اہلِ ایمان بود ترکِ تعظیم خادمان
آنحضرتؒ نہ پسندید پس چونکہ ایشاں براں تخت
آمدہ نشستند پردہ از میاں برداشتہ

اکمل و مکمل بیان کرنے والا حقیقت و شریعت کا مثل اس
ذات کے نہیں ہوا ہے اور یہ خبر سلطان غیاث الدین کو
بھی پہنچی جو بادشاہِ عادل دریا دل نیکو خصال ستودہ
افعال تھا اگر تھوڑی سی خوبیاں بھی اس شاہِ مذکور کی لکھی جائیں
تو اِن تحریر کردہ اوراق کا حجم بہت زیادہ ہوجاتا ہے
اس سلطان نے ایک مردِ معتبر و دانشمند کو بھیجکر بصد منت
و عاجزی عرض کروایا کہ میں خود آنحضرت کے قدم دیکھنے
کے لئے بہ سر و چشم آتا لیکن میرا اختیار میرے ہاتھ میں
نہیں ہے (کیونکہ اس کے لڑکے نصیر الدین نامی نے
اس کو نظر بند کر رکھا تھا) امید ہے کہ آنحضرت اپنے ایک دو
خادمانِ خاص کو اس امر کی اجازت مرحمت فرمائینگے کہ وہ
میرے پاس قدم رنجہ فرما کر از راہِ عنایت تشریف فرما ہوں
تاکہ ایک بار انہی کی قدم بوسی سے مشرف ہوجاؤں سلطان
کی غرض یہ تھی کہ آنحضرتؒ کے احوال کی تحقیق کرکے تصدیق
کرے پس حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی مجبوری اور اسکے
مقصد پر نظر فرما کر بندگی میانسید سلام اللہ اور میاں ابوبکرؓ
کو اس سلطان ولی صفات کی ملاقات کے لئے روانہ فرمایا
جس وقت یہ حضرات ایوانِ شاہی کے قریب پہنچے تو
سلطان نے اعلیٰ ترین مخملیں فرش ان کے پیروں تلے بچھوایا
اور ایک دوسرا تخت آراستہ کرکے اپنے تخت کے برابر
رکھوایا اور اپنے سامنے پردہ ڈالنے کا حکم دیا اس سبب
سے کہ ایک بھاری زنجیر سونے کی اس کے پاؤں میں تھی وہ
ان حضرات کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوسکتا تھا اور
چونکہ وہ صاحب عرفان اور اہل ایمان تھا اسکو آنحضرتؒ
کے خادموں کی تعظیم کا ترک کرنا کسی حال میں گوارہ نہیں

از زرو نقرہ ریختنی فرمود بسیار شکر گزاری قدوم سعادت شان نمود بعدہٗ ہمہ اخلاق امام الآفاق آنذات انبیا صفاتؑ از ایشان تحقیق کردہ تصدیق کرد و گفت کہ نباشد صاحبِ ایں اخلاق مگر مہدی و بیقین دانستہ شد کہ ہمیں ذات مہدی موعود است پس ہر گاہ اجلِ ظہورش برسد اظہار خواہد شد و شما بر تصدیق کردن ما شاہد باشید و گفت بدرگاہِ ولایت پناہ عرض نمایند کہ میراں سید محمد خدا بخش و غیاث الدین گدائے سہ چیز سوال می کند وامّا السائل فلا تنہر یکے آنکہ سر انجام بایمان انصرام گردد دوم آنکہ موت بحالِ مظلومیت روزی شود سوم آنکہ مرتبۂ شہادت باشد و بعضے در سوال بجائے حالِ مظلومیت در روز قیامت با گروہِ مہدیؑ حشر شود میگویند بہر تقدیر بدست صحابۂ حضرت امیر علیہ السلام ایں سہ سوال گویانید یا نوشتہ بدست شاں دادہ عرض رسانید و آں سلطان نیکو کار فتوح بسیار فرستادہ بعضے میگویند کہ سلطان ساکن قلعۂ مانڈو بود و جائیکہ حضرت میراںؑ فرود آمدہ بودند بمقدارے زمین بود کہ در نظر سلطان معائنہ بود فرمود کہ گرد ون مال از قلعہ تا جائیکہ آنحضرتؑ فرود آمدند یکساں باشد درمیان خالی نباید گذاشت و

تھا پس جب یہ دونو بزرگ آکر تخت پر بیٹھ گئے تو سلطان نے درمیان سے پردہ اٹھایا سونے چاندی کے سکے ان پر سے نچھاور کروائے اور انکے قدوم سعادت لزوم پر بہت شکر گذار ہوا اس کے بعد تمام اخلاق و احوال اُس ذات امام الآفاق انبیاء صفاتؑ کے ان دونو سے بہ تحقیق معلوم کرکے آنحضرتؑ کی مہدیت کی سلطان نے تصدیق کی اور کہا کہ ان اخلاق سے متصف سوائے مہدی موعود کے اور کوئی نہیں ہو سکتا یقین کے ساتھ معلوم ہو چکا کہ یہی ذات مہدی موعود ہے پس جس وقت اس ذات کی مہدیت کے ظہور کی مدت آ پہنچے گی اس کا اظہار ہو جائے گا آپ لوگ میری تصدیق کے شاہد رہیں نیز کہا کہ درگاہِ ولایت پناہ میں یہ عرض کیجئے کہ میراں سید محمد خدا بخش اور غیاث الدین ایک گدا تین چیزیں مانگتا ہے وامّا السّائل فلا تنہر (اور سائل کو رد نہ کر) ایک یہ کہ خاتمہ ایمان پر ہو دوسری چیز یہ کہ موت بحالتِ مظلومیت روزی ہو تیسری چیز یہ کہ مرتبۂ شہادت ملے اور بعضے راویوں نے دوسرے سوال میں "موت بحالِ مظلومیت کی" جگہ "قیامت کے دن گروہِ مہدیؑ کے ساتھ حشر ہو" لکھا ہے بہر صورت دونو اصحابؓ کے ذریعہ یہ تین سوال سلطان نے حضرت امیر علیہ السلام کے حضور میں کہلائے یا لکھکر ان کے ہاتھ دیا اور آنحضرتؑ کی خدمت میں پہنچایا نیز اس سلطانِ نیکوکار نے بہت سی فتوح بھیجی (یعنے راہِ خدا میں بہت سا مال واسباب حضرت امامؑ کے پاس روانہ کیا) بعض کہتے ہیں کہ سلطان کی سکونت مانڈو کے قلعہ میں تھی اور وہ مقام جہاں حضرت میراںؑ ٹھیرے ہوئے تھے لتنے

بعضے میگویند کہ عدد فتوح شصت قناطیر زر بود و قنطار پوست گاؤ پر زر را میگویند و یک تسبیح مروارید کہ قیمت او کروڑ محمودی بود و صد ہزار را لک میگویند و صد لک را کروڑ میگویند و وزن محمودی اند کے تفاوت کم و زیادہ بروزن مثقال نیست ہمراہ صحابہ امام آخرالزماں علیہ السلام و علیہم الرضوان دادہ وداع کرد **نقلست** حضرت امیر زماں خلیفۃ الرحماں علیہ السلام بعد استماع عرض سلطان بزبان درفشاں فرمودند کہ ہر سہ قبول ہر سہ قبول ہر سہ قبول و آں قناطیر مال بر آنانکہ وبنال آں آمدہ بودند ریختنی فرمودند و تسبیح مروارید بدف زناں کہ دراں زماں حاضر بودند عطا نمود **نقلست** کہ دراں اثناء شخصے بحضرت خاتم الاولیاء عرض کرد کہ میرانجی ایں حق فقیران میراں بود کہ مستحق اند بدلیشاں چرا ندادند آنحضرت فرمودند کہ ایشاں ہمہ چیزہا گذاشتہ محض طلب خدا دارند و بجز ذاتِ خدا چیزے نخواہند ایشاں مستحق ذاتِ باری تعالیٰ ہستند بایشاں می رسد وایں ہمہ حق ایشاں بود کہ مشتاق آں چیز شدہ بتعظیم و تکریم وبنالِ وے آمدہ بودند و طالبان آں متاع بودند بایشاں رسید

فاصلہ پر تھا کہ سلطان کو نظر آسکتا تھا پس سلطان نے حکم دیا تھا کہ مال و اسباب کی گاڑیاں قلعہ سے آنحضرتؑ کے قیام گاہ تک یکساں رہیں اس طرح کہ درمیان میں جگہ خالی نہ چھوٹ جائے بعضے راوی فتوح کی مقدار یہ بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ قنطار اشرفیوں کی تھیں، قنطار گائے کی کھال کو کہتے ہیں جو رقم سے بھر دی جاتی ہے اور ایک موتیوں کی تسبیح تھی جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی سو ہزار کو لاکھ کہتے ہیں اور سو لاکھ کو کروڑ اور محمودی کا وزن کچھ کم و زیادہ ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) ہوتا ہے یہ سب مال و اسباب امام آخرالزماں علیہ السلام کے ان دو نو اصحابؓ کے ساتھ دیکر سلطان نے اُن اصحابؓ کو واپس کیا **نقل** ہے کہ حضرت امیر زماں خلیفۂ رحماں علیہ السلام نے سلطان کا معروضہ سنکر زبانِ درفشاں سے فرمایا کہ تینوں باتیں قبول تینوں باتیں قبول تینوں باتیں قبول اور وہ مال کی تھیلیاں انہی لوگوں پر جو اُنکے پیچھے آئے تھے آنحضرتؑ کے حکم سے بانٹ دی گئیں اور موتی کی تسبیح ایک دف زن کو جو اس وقت حاضر تھا آنحضرتؑ نے عطا کی **نقل** ہے کہ اس اثناء میں ایک شخص نے حضرت خاتم الاولیاءؑ سے عرض کیا کہ میرانجی یہ آپکے فقراء کا حق تھا جو مستحق ہیں انکو آپنے کیوں نہیں دیا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ لوگ سب چیزیں چھوڑ کر محض خدا کی طلب رکھتے ہیں اور سوائے ذاتِ خدا کے اور کوئی چیز نہیں چاہتے یہ ذاتِ باری تعالیٰ کے دیدار کے مستحق ہیں وہی ان کو نصیب ہوتا ہے اور یہ تمام مال انہی لوگوں کا حق تھا جس کے وہ مشتاق ہو کر تعظیم و تکریم کے ساتھ اُس کے پیچھے

نقلست کہ یک قنطار بے دستوریِ امام الابرا آں مرشد مختار آں امیرِ احرار علیہ السلام مردے داشتہ بود آں ہمہ قناطیر پر زر بودند و ایں از نقرہ پس بعد از رفتن ہجوم خلایق بحضرت امیر روشن ضمیر معلوم کردند کہ چیزے ماندہ است فرمودند کہ چرا داشتید او عذر خواست پس سویت کردند چونکہ بوقت نماز حضرت میرانؑ بیروں آمدند فرمودند مردماں کجا رفتند کہ برائے نماز حاضر نمی شوند میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی چیزے سویت شدہ است بداں سبب مردماں برائے خرید بہا رفتہ اند فرمودند کہ بواسطۂ اندک چیزے مردماں از صحبت و نظر بندۂ خدا و از نماز جماعت وی باز ماندند اگر آں ہمہ چیز بودے حال مردماں چہ شدے سبحان اللہ سبحان اللہ روش مہدی ایں بود کہ از جہت تاخیر یک نماز با جماعت چنیں می فرمودند و بعضے مردماں بر ضد حق دریں باب اعتقاد می کنند کہ وی مال ظاہری از زمین بیروں آوردہ میدہد تا مردماں اغنیا شوند

ملامت گوے را چشم است احول
اگر برعکس بیند ہست معذور
ترا گر آرزوے انگبین است
بباید ساختن با نیش زنبور

آئے تھے وہ طالب اسی متاع کے تھے وہی انکو پہنچی **نقل** ہے کہ ایک قنطار بلا اجازت اُس امام الابرار اُس مرشدِ مختار اُس امیر احرار علیہ السلام کے ایک صحابیؓ نے اٹھا رکھی تھی، وہ سب قنطاریں اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیں اور یہ قنطار روپیوں سے بھری ہوئی نکلی پس سب لوگوں کی بھیڑ چھٹ جانیکے بعد حضرت امیر روشن ضمیر کو اطلاع دی گئی کہ کچھ رہ گیا ہے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ تم نے کیوں رکھا اس صحابیؓ نے معافی مانگی اس کے بعد وہ روپئے آنحضرتؑ نے سویت فرمادئے، جب بوقت نماز حضرت میرانؑ باہر تشریف لائے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ لوگ کہاں گئے ہیں جو نماز کے لئے نہیں آتے میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی کچھ سویت ہوئی ہے اس سبب سے یہ لوگ کچھ خریدی کے لئے گئے ہوئے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ تھوڑی سی چیز کی وجہ یہ لوگ بندۂ خدا کی صحبت اور نظر اور نماز جماعت سے باز رہ گئے اگر وہ تمام مقدار ہوتی تو ان لوگوں کا کیا حال ہوتا سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت مہدی علیہ السلام کی روشِ مبارک یہ تھی کہ ایک نماز باجماعت میں تاخیر ہونے پر ایسا فرماتے تھے اور بعضے لوگ تو برعکس اس امرِ حق کے اس باب میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مہدیؑ ظاہری مال و دولت زمین سے نکال کر دینگے تاکہ لوگ مالدار ہوں ؎

جو ہے بدگو کوئی با چشمِ احول
اگر برعکس دیکھے ہے وہ معذور
اگر تو شہد کا ہے آرزومند
تو پیدا کر تو تابِ نیشِ زنبور

آخر الامر چنانچہ فرمودۂ حضرت امام آخر زمان خلیفۃ
الرحمان وارث نبی السبحان علیہ السلام درباب
سلطان غیاث الدینؒ بود بعد از مدتے عیاں شد کہ
پسرش نام نصیر الدین کہ سلطان را بہ تخت بند کردہ
بود و خود بر سریر سلطنت نشست فاما رواج بادشاہی
او از جہت زندگی سلطان درست نشد بنا بر پدر را
بکشت ہر سہ سوال کہ بدرگاہ حبیب ذو الجلال
گدائی کردہ بود حق تعالی باو رسانید و داخل
اہل ایمان گردانید نقلست کہ بندگی میاں الہدادؓ
حمید صحابۂ ششمی حضرت امام علیہ السلام در مانڈو
ملاقات شدند بعد از ملاقات بآنذات انبیا
صفات تصدیق کردہ اند ایشاں افصح الشعراءؒ
واکمل البلغاء و علماء و امراء فاضل مقرب و ہمنشیں
سلطان غیاث الدینؒ بودند و بعد از تصدیق
امام علی التحقیق دنیا ترک کردہ ملازمت حضرت
امیر علیہ السلام گزیدند و بر وصال امام علیہ السلام
حاضر بودند و در نعت حضرت امامؑ مرثیہ با دیوان
غیر منقوط کل و رسالۂ بار امانت و دیگر یک
رسالہ در باب ثبوت مہدیت پر صنعت تصنیف
فرمودند از تصنیفات ایشاں مرثیہ و رسالۂ
حجت مہدیت کہ دلائل منیر است اکنوں سرمایہ
ایں فقیر حقیر است مصنف را باید کہ مطالعہ
کند تا حق از باطل نمودہ او ممتاز شود
فاعلم ایہا المصدق میاں مذکور در فنون
علم ظاہری و باطنی آنچناں کامل بودند

آخر کار جو کچھ بشارت حضرت امام آخر زماں خلیفۂ رحمان
وارثِ نبی سبحان علیہ السلام نے سلطان غیاث الدینؒ
کے حق میں دی تھی بعد تھوڑی مدت کے عیاں ہوئی اس
سلطان کا بیٹا جس کا نام نصیر الدین تھا سلطان کو تخت
سے اتار کر خود تختِ سلطنت پر بیٹھ گیا تھا لیکن اسکی
بادشاہت سلطان کی زندگی کی وجہ سے مستحکم نہیں ہوئی
تھی بنا بریں اس نے باپ کو مار ڈالا تینوں مقاصد
کو جن کا حبیب ذو الجلال کی درگاہ میں سلطان غیاث الدینؒ
طلبگار ہوا تھا حق تعالی نے اس کو پہنچا دیا اور داخل
اہلِ ایمان کیا نقل ہے کہ بندگی میاں الہداد حمید چھٹے
صحابی حضرت امام علیہ السلام کے شہر مانڈو میں حضرتؑ
سے ملے اور ملاقات کے بعد اس ذاتِ انبیاء صفات
کی تصدیق کی جو بڑے فصیح و بلیغ شاعر افضل علماء و امراء
مصاحب اور ہمنشیں سلطان غیاث الدینؒ کے
تھے امام علی التحقیق کی تصدیق کے بعد ترک دنیا کر کے
حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت و صحبت اختیار کی امام
علیہ السلام کے وصال پر حاضر تھے حضرت امامؑ کی نعت
میں مرثیہ لکھا علاوہ اس کے ایک دیوان ان کا ہے جو
اول سے آخر تک غیر منقوط ہے اور رسالۂ بار امانت
اور ایک دوسرا رسالہ ثبوت مہدیت کے باب میں پر صنعت
تصنیف فرمایا ہے انکی تصنیفات میں سے مرثیہ اور رسالہ
حجت مہدیت جو روشن ترین دلائل سے ہے اب اس
فقیر حقیر کے ساتھ ہے مصنف کو چاہیئے کہ مطالعہ فرمائے
تاکہ حق و باطل کا فرق اس پر ظاہر ہو۔ پس معلوم کر اے
مصدق کہ میاں مذکورؓ فنونِ علم ظاہری و باطنی میں ایسے

کہ صاحب ہر دو دیوان مہری ابن خواجہ طٰہٰ شاگردی اوشاں کردند القصہ وفات بندگمیاں سید اجمل مقرب ذات اللہ عزوجل دریںجا شدہ است ایشاں براور خورد بندگی میرانسید محمود رضی اللہ عنہ بودند از حضرت بی بی کلاں خدیجۃ الزماں بی بی الہدیتی رضؓ پیش از چہار سال تقدیر ذوالجلال وفات یافتند واز وفات آن ذات گرامی درجات را در مقبرۂ کہنہ کہ ہژدہ ہزار مرداں دراں مدفون بودند در آنجا دفن کردہ حضرت میراں علیہ السلام کرات ومرات میفرمودند کہ فرمان حقتعالیٰ می شود کہ اے سید محمد اہل جمیع ایں مقبرہ را بواسطۂ سید اجمل ابدالآباد بخشیدیم **نقلست** کہ حضرت ولایت پناہ علیہ السلام در حق بندگی میرانسید اجمل رضؓ فرمودند کہ بندہ جمال فرزندم سید اجمل را جمال بر اجمل نیز **نقلست** فرمودند فرمان حق تعالیٰ میشود کہ اے سید محمد اگر سید اجمل را حیات دادمے تا قائم مقام تو گردانیدمے وایں جائز نیست کہ مقابلۂ ذات باشد دریںجا نقلہا بسیار است لکن غرض ما بر کلام اختصار است ازیںجا تا بشہر چاپانیر رسیدند ان فی ذالک شهادة قاطعة على صدق المهدى لاهل الايمان فباى شهادة اخرى تومنون بها فباى آلاء ربكما تكذبان ۔

کامل تھے کہ صاحب ہر دو دیوان مہری ابن خواجہ طٰہٰ نے انکی شاگردی اختیار کی، مختصر یہ کہ اسی شہر مانڈو میں بندگی میانسید اجمل مقرب ذات اللہ عزوجل کی وفات واقع ہوئی جو چھوٹے بھائی بندگی میرانسید محمود رضی اللہ عنہ کے تھے حضرت بی بی کلاں خدیجۃ الزماں بی بی الہداویؓ کے شکم سے جو چار سال سے کم عمر ہی میں تقدیر ذوالجلال وفات پاکئے بعد انکی وفات کے اُس ذات گرامی درجات کو ایک پرانے مقبرے میں جہاں اٹھارہ ہزار آدمی دفن ہوئے تھے دفن کرکے حضرت میراں علیہ السلام بارہا فرماتے تھے کہ فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس مقبرے کے تمام اہل قبور کو سید اجمل کے واسطے سے ہمیشہ کے لئے ہم نے بخش دیا۔ **نقل** ہے کہ حضرت ولایت پناہ علیہ السلام نے بندگی میرانسید اجمل کے حق میں فرمایا کہ بندہ جمال ہے فرزند میرا سید اجمل جمال پر اجمل ہے **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد اگر سید اجمل کو میں حیات دیتا تو تیرا قائم مقام کرتا اور یہ جائز نہیں کہ مقابلۂ ذات ہے اس جگہ بہت سی نقلیں ہیں لیکن اختصار کلام ہمارا مقصود ہے۔ اس جگہ سے نکل کر حضرت امامؑ شہر چاپانیر پہنچے۔ بیشک ان واقعات میں شہادت قاطعہ ہے مہدیؑ کے صدق پر اہل ایمان کے لئے پس اور کونسی شہادت کی بنا پر تم اس شہادت پر ایمان لاؤ گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

باب دہم

دربیان رسیدن حضرت امام علیہ السلام بشہر چاپانیر که تخت گاه ملک گجرات بود و قصۂ سبب تصدیقِ حضرت امامؑ صحابۂ کرام بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ تا آمدن امام حق قوم ہا دبشہر المشہور المسمی دولتاباد فاعلم ایہا المصدق

چونکہ حضرت ولایت پناہ علیہ السلام از مانڈو بشہر چاپانیر دارالسلطنت گجرات قدم سعادت فرمودند در آنجا ہم اخبار آمدن امام الابرار جابجا انتشار گشت کہ چنیں ولی کامل اکمل مکمل صاحب البیان بالمجمل و المفصل مثل خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آمده است وبعد از انتشار اخبار فضل ولایت آنذات ہادی کائنات محمدی صفات در مسجد جامع مجمع اجماع چند چند ہزار مردم جمع شده برائے استماع دعوت آنحضرتؑ آمدندے واز ایشاں بسیار کساں بفیض و تاثیر پسخوردۂ امام آخرزماں مستفیض شدے و بعضے از انہا بنوحہ و زاری فریاد برآوردے و بعضے مست و بیہوش شده افتادندے و بر بعضے سترِ یا دنیا حرامٌ علیٰ اولیائی مکشوف شدے و بعضے ازاں برمز منتیٰ ما تلق من تھوی دع الدنیا واھلہا کالر بستے و بمثلہ چونکہ خبر ایں فیاض فیض بسیر تلغ لسلطان محمود بیگڑه کہ لقب او بود رسید

دسواں باب

حضرت امام علیہ السلام کے شہر چاپانیر پہنچنے کے بیان میں جو پایۂ تخت ملک گجرات کا تھا اور حضرت امامؑ کے صحابی اکرم بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ کے آنحضرتؑ کی تصدیق سے مشرف ہونیکے سبب اور اُس امام زماں ہادی اہل جہاںؑ کے شہر مشہور مسمّی دولت آباد آنیکے بیان میں پس معلوم کراے مصدق

جب حضرت ولایت پناہ علیہ السلام شہر مانڈو سے شہر چاپانیر دارالسلطنت گجرات میں تشریف فرما ہوئے تو وہاں بھی اُس امام الابرارؑ کی آمد کی خبر جابجا پھیل گئی کہ ایک ایسے ولی کامل و اکمل و مکمل صاحب بیانِ مجمل و مفصل مثل خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لائے ہیں پس اُس ذات ہادی کائنات محمدی صفات کی بزرگی و ولایت کی خبریں پھیلنے کے بعد وہاں کی جامع مسجد میں کئی کئی ہزار آدمی جمع ہونے لگے جو آنحضرتؑ کے بیان دعوت الی اللہ کو سننے کے لئے آتے تھے ان میں سے بہت سارے لوگ امام آخر زمانؑ کے فیض اور امام علیہ السلام کے پسخوردہ کی تاثیر سے بہرہ مند ہوتے تھے بعضے ان میں سے رونے اور چلانے کے ساتھ فریاد بلند کرتے تھے بعضے مست و بیہوش ہوکر گر پڑتے تھے اور بعضوں پر "اے دنیا تلخ ہوجا میرے اولیا پر" کا راز منکشف ہوجاتا اور بعضے رمز منتیٰ ما تلق من تھوی دع الدنیا و اھلہا (اپنے محبوب سے ملنا چاہتا ہے تو دنیا کو چھوڑ) پر عمل پیرا ہوتے تھے اور اسی قسم

آرزوے دیدن پاے مبارک آں رہنما کرد مقربانش عرض کردند کہ بارے دو چہار کس مردمان معقول فرستادہ خبر گیرند بعدہٗ خود بروند پس دو علماء اکابر را فرستاد و ہم دو وزیر بزرگ بجہت تجسس تعین کرد یکے سلیم خاں و دیگر فرہاد الملک ایشاں درمیان دو نماز شام نزدیک حضرت امام علیہ السلام رسیدند و دیدند کہ ہر کسے در رعایت استماع دعوت آنحضرتؑ مصروف اند ہیچ یکے التفات برایشاں نکرد علمار کہ اہل ہوا و ابناء جاہ بودند رنجیدند و بعد مغرب ملاقات کردہ بازگشتند و بہ محمود گفتند کہ میراں سید محمد ولی کامل و اکمل ہستند اما تعظیم بادشاہ نخواہند کرد بلکہ اگر پدران بادشاہ بیایند ہم رعایت شاں نشود محمود گفت اگر تعظیم نکنند چہ میشود گفتند در ترک تعظیم بادشاہ بادشاہی را ضرر است و آں دو وزیر باتمیز و صاحب معرفت بودند ہم بریں شیوہ معتقد گشتند و تلقین شدہ وداع کردند وقتیکہ بمتعلمال رسیدند پرسیدند کہ بسلطان چہ عرض کردید جواب دادند کہ چنیں گفتیم پس آں ہر دو دانا گفتند کہ چرا از حق باز داشتید

کی کیفیت رکھنے والے ہوا کرتے تھے جب اس فیاض صاحبِ فیض بیدریغ کی خبر سلطان محمود کو جس کا لقب بیگڑہ تھا پہنچی تو اس رہنمائے اعظم کے قدم مبارک دیکھنے کا آرزومند ہوا تب اسکے مقربوں نے عرض کیا کہ اوّلاً دو چار سمجھدار اشخاص کو بھیجکر پوری کیفیت معلوم کریں اس کے بعد آپ جائیں پس اس نے دو بڑے عالم بھیجے اور دو وزیر عالی مرتبہ بھی انکی نگرانی کے لئے متعین کئے جن میں سے ایک کا نام سلیم خاں تھا دوسرے کا نام فرہاد الملک یہ دونوں عصر و مغرب کی نمازوں کے درمیان حضرت امامؑ کے قریب پہنچے انھوں نے دیکھا کہ ہر شخص آنحضرتؑ کا بیان مبارک دعوت الی اللہ توجہ کے ساتھ سننے میں مصروف ہے کسی نے بھی انکی طرف توجہ نہ کی علما رجو ہوا پرست اور بندۂ جاہ تھے آزردہ خاطر ہوئے اور نمازِ مغرب کے بعد حضرتؑ سے ملاقات کرکے واپس ہو گئے اور سلطان محمود سے انھوں نے کہا کہ میراں سید محمد ولی کامل و مکمل ہیں لیکن بادشاہ کی تعظیم نہیں کریں گے بلکہ اگر بادشاہ کے بڑے بھی آئیں تو انکی بھی کوئی رعایت نہ ہوگی محمود نے کہا کہ اگر وہ تعظیم نہ کریں تو کیا ہوتا ہے انھوں نے جواب دیا کہ بادشاہ کی تعظیم ترک کرنیسے بادشاہی کو ضرر ہے اور وہ دونو وزیر باتمیز صاحبانِ معرفت تھے انہی منظر کو دیکھکر معتقد ہوئے اور آنحضرتؑ سے ملقین ہو کر واپس ہوئے جب وہ اُن علماء سے ملے تو ان سے پوچھے کہ آپ لوگوں نے سلطان سے کیا عرض کیا انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے ایسا ایسا کہا یہ سنکر ان دونو عاقلوں

وقاطع الطریق گشتید بحضرت حق تعالیٰ چه جواب خواهید داد گفتند ما برائے حضرت باری تعالیٰ جواب استوار داریم اینکه ما نگهبانی کلمهٔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کردیم بسبب آنکه سلطان محمود بسیار فقیر دوست است اگر بحضرت میراں علیہ السلام ملاقات کند البته فقیر گردد پس گرداگردِ ملکِ گجرات کافرانِ سخت جنگی و دشمنِ دین اند بانک تحویل در حال شعار اسلام و مسلمانی را نابود سازند بناءً علیه باز داشتیم چونکه خبر ایں اعتذار بے اعتبار بحضرت امیر الابرار امام الاحرار رسید فرمودند که بد کردند چرا که توفیق ترک دنیا بر خدائے تعالیٰ هست بخشد یا نه بخشد بارے اگرچه آمدے البته چیزے منفعت رسیدے نقلست در باب سبب تصدیق صحابهٔ کرام حضرت امام علیہ السلام بندگی میاں شاه نظام رضی اللہ عنهٗ که مردے صالح و دیندار تقوی شعار برائے طلب خدا تعالیٰ ارادهٔ حکومت شهر جائس ترک داده هجرت کردند هرجا که شیخی و بزرگے شنیدندے به نیت ارادت رفتندے اما بعد از ملاقات جائے خاطر شاں قرار نگرفتے که مرید شوند چونکه بشیخ الاسلام رسیدند آنجا اندکے مائل شده عرض خویش بشیخ فرمودند گفتند که میاں نظام آوند شما ایں چنیں بزرگ است

نے کہا کہ کیوں تم نے سلطان کو حق پرستی سے باز رکھا اور رہزنی کی، حق تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دو گے انہوں نے کہا خدا کے حضور جو جواب دینا ہے ہم نے تیار رکھا ہے وہ یہ کہ رسولِ خدا کے کلمہ کی ہم نے نگہبانی کی ہے اس سبب سے کہ سلطان محمود فقیروں سے بہت دوستی رکھتا ہے اگر حضرت میرانؑ سے ملاقات کرتا تو ضرور فقیر ہو جاتا، ملک گجرات کے چاروں طرف کفار سخت جنگجو اور دشمنانِ دین ہیں ذری سی الٹ پھیر میں فوراً آئینِ اسلام و مسلمانی کو مٹا دیتے بنابریں ہم نے سلطان کو حضرتؑ سے ملنے سے روک دیا، جب اس عذرِ لنگ کی خبر حضرت امیر الابرار امام الاحرار کو پہنچی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ انھوں نے برا کیا کیونکہ ترکِ دنیا کی توفیق منجانب حق تعالیٰ ہے دے یا نہ دے ایک بار اگر وہ آتا تو ضرور اس کو کچھ نفع ہی پہنچتا۔ نقل ہے سببِ تصدیق کے بارے میں صحابی اکرم حضرت امام علیہ السلام بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ کی کہ آنجناب مرد پرہیزگار دیندار تقویٰ شعار تھے طلبِ خدا تعالیٰ میں حکومتِ شہر جائس کا ارادہ ترک کر کے ہجرت اختیار کی۔ جہاں کہیں کسی شیخ و بزرگ کا پتہ پاتے مرید ہونے کے ارادے سے جاتے تھے لیکن ملاقات کے بعد ان کا دل کہیں بھی قرار نہ پاتا اور گواہی نہ دیتا تھا کہ مرید ہوں جب شیخ الاسلام کے پاس پہنچے تو وہاں کچھ ان کا دل مائل ہوا، انھوں نے شیخ سے اپنی ارادت کا حال بیان کیا تو شیخ نے کہا کہ اے میاں نظام تمہارا ظرف اس درجہ بزرگ ہے کہ سوائے

کہ بجز از خاتم ولایت محمدی پر نخواہد شد شما
انتظار آن ذات عالی درجات کنید پس ایشاں
در شہر چاپانیر آمدہ در مسجد اسلام خاں جہت
تحصیل علم متوطن شدند و او بسیار معتقد
بندگی میاں شاہ نظام بود روزے کہ خان
مذکور با حضرت امام نور علی نورؑ ملاقات گرفت
درحال خبر کرد کہ اے میاں نظام چنانچہ شما
مرشد می خواہید آنچناں ذات فائض فیوضات
سیدی آل رسولؐ ہمچوں رسول خداؐ دریں زماں
آمدہ است بندگی میاں نظامؓ درحال متوجہ
آنحضرتؐ شدند میگویند تا کہ در اثنا در راہ بودند
حضرت امامؑ را معلوم شد کہ اے سید محمد
بندۂ ما می آید دستش گرفتہ بما برساں
پس حضرت میراں علیہ السلام بیروں آمدند
و با ایشاں گفت و شنود نمودہ تلقین کردند
و ایشاں تا آخر نفس مصاحب آن ذات پیغمبر
صفات بودند و آنحضرتؑ در حق ایشاں
بسیار بشارات فرمودند منجملہ خصوصاً ہفت
بشارت یکے آنکہ دیدند و ہم چشیدند
دوم آنکہ دریا نوش سوم آنکہ مست
مست ہشیار ہشیار چہارم کشک
ملامت پنجم رجال لا تلھیھم تجارۃ
و لا بیع عن ذکر اللہ الآیۃ ششم
گواہی دادن رویۃ اللہ تعالیٰ را بچشم
سرور وار دنیا ہفتم روزے بیان

خاتم ولایت محمدیؑ کے کسی سے نہ بھرے گا تم اُس
ذات عالی درجات کا انتظار کرو یہ بات سنکر وہ شہر
چاپانیر میں آئے اور سلیم خان کی مسجد میں تحصیل علم کے
لئے ٹھیرے ہوئے تھے خان موصوف بندگی میاں شاہ
نظامؓ کے بہت معتقد ہو گئے تھے خان مذکور نے حضرت
امام علیہ السلام کی آمد کی خبر پاکر ایک روز حضرت امام نورؑ
علیٰ نور سے ملاقات کی اور فوراً بندگی میاں شاہ نظامؓ
کو یہ خبر دی کہ اے میاں نظام جیسا مرشد آپ چاہتے
تھے ویسی ہی ذات فائض البرکات سید آل رسولؐ مانند
رسول مقبولؐ کا ظہور اس زمانہ میں ہوا ہے یہ سنتے
ہی بندگی میاں نظام آنحضرت کے پاس جانیکو اٹھ
کھڑے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ راستے میں ہی تھے کہ حضرت
امامؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ اے سید محمد
ہمارا بندہ آتا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہم تک پہنچائے
پس حضرت میراں علیہ السلام باہر تشریف لائے اور
ان سے گفت و شنید کر کے ان کو تلقین فرمائے اور
وہ اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کے آخر دم تک ساتھ تھے
اور آنحضرت نے اُن کے حق میں جو بشارتیں فرمائی ہیں
منجملہ ان کے سات بشارتیں خصوصی یہ ہیں ایک یہ کہ
دیدند و ہم چشیدند (دیکھے بھی اور چکھے بھی) دوسری
یہ کہ دریا نوش تیسری یہ کہ مست مست ہشیار ہشیار
چوتھی کشک ملامت پانچویں لا تلھیھم تجارۃ
و لا بیع عن ذکر اللہ (مراد ایسے کہ غافل نہیں
کرتی انھیں خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے) چھٹی
بشارت گواہی دینے والے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی

صفات صدیقِ اکبر بود رضی اللہ عنہٗ کہ سہ صد وچند صفات ہستند بندگی میاں نظام رضؓ فرمودند کہ ہیچ یکے ازاں صفات در ماہست آنحضرتؐ بزبانِ مبارک فرمودند کہ بل ہو کل فیک فاعلم ایہا المصدق بعد از رواں شدن از چندیری بفرمانِ حضرت باری تعالیٰ بسیار بے شمار مردمانِ دیندار تقوی شعار ہزار در ہزار منقاد بحضرت امام الابرار امیر الاحرار شدہ روز بروز منزل بمنزل زیادت گشتہ صحبت امام علیہ السلام اختیار کردہ ہمراہ قبلہ گاہ شدند فاما دریجا قصۂ سبب تصدیق صحابۂ کبار مہدی موعودؑ رضوان اللہ علیہم ابدی یاد کردہ می شود حاصل الامر وصال حرم محترم حبیب ذو الجلال بی بی کلاں خدیجۃ الثانی اعنی بی بی الہدیتی رضی اللہ عنہا در چاپانیر شدہ است سوم ماہ ذو الحجہ زیر سایۂ ڈونگری کہ عنقریب قلعہ است مدفون اند نقلست کہ چوں حضرت بی بی کلاں علیہا الرضوان از دار فنا بدار جاوداں انتقال فرمودند از جامہا ایشاں تنکہٗ زر بیروں آمد حضرت امام صاحب الزمانؑ فرمود کہ ایں را گرم کنید و برکف پاے داغ وہید کہ پیغمبر علیہ السلام چنیں کردہ اند چونکہ ایں خبر منتشر شد میاں سید سلام اللہ رضؓ

چشم سے دارِ دنیا میں ساتویں بشارت یہ کہ ایک روز صدیق اکبر ابو بکر رضی اللہ عنہٗ کے صفات کا بیان تھا کہ تین سو اور چند صفتیں تھیں بندگی میاں نظامؓ نے فرمایا کہ کیا اُن صفات میں سے کوئی صفت ہم میں ہے یہ سنکر حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ وہ خود سراپا تم میں ہیں پس معلوم کر اے مصدق کہ شہر چندیری سے حضرت امام علیہ السلام کے بفرمانِ خدا تعالیٰ روانہ ہونیکے بعد بے شمار لوگ دیندار تقویٰ شعار ہزاروں کی تعداد میں حضرت امام الابرار امیر الاحرارؑ کے تابعِ فرمان ہوتے گئے اور روز بروز منزل بمنزل انکی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا جن میں سے بہت سارے امام علیہ السلام کی صحبت اختیار کر کے اس قبلہ گاہ کے ہمراہ ہو گئے لیکن یہاں صرف صحابۂ کبار حضرت مہدی علیہ السلام و رضوان اللہ علیہم ابدی کے ذکرِ سبب تصدیق پر اکتفا کیا جاتا ہے، حاصلِ کلام حرمِ محترم حبیبِ ذو الجلالؐ بی بی کلاں خدیجۃ الزماں یعنی بی بی الہدادیؓ کا وصال شہرِ چاپانیر ہی میں ہوا بتاریخ سوم ماہ ذو الحجہ کوہِ ڈونگری کے زیرِ سایہ قلعہ کے قریب بی بی رضی اللہ عنہا مدفون ہوئی ہیں۔ **نقل** ہے کہ جب بی بی کلاں علیہا الرضوان نے اس دارِ فانی سے سرائے جاودانی میں انتقال فرمایا تو ان کے کپڑوں میں سے ایک سونے کا تنکہ برآمد ہوا ، تو حضرت امام صاحب الزمانؑ نے فرمایا کہ اس کو گرم کرو اور اس سے بی بی کے تلوے کو داغ دو پیغمبر علیہ السلام نے ایسا ہی کیا ہے جب یہ خبر پھیلی تو میاں سید سلام اللہ تکفین و

دنبالِ استعداد تکفین و تجہیز شدہ بودند چونکہ ایں
معاملہ شنیدند خود شتاب آمدہ سوگند خوردند کہ
ایں تنکۂ زر از آن بی بیؓ نیست از آنِ بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا است فرمودند ہرکرا باشد
تسلیم او کنید بندہ را ہم معلوم بود کہ بی بی مفلس
بجز خدا ہیچ ندارند لیکن بندہ تابع شریعت
است سبحان اللہ سبحان اللہ مدعاءِ مہدی موعودؑ
اینست و انتظار المنکرین علی عکسِ و اینک
کہ ضد و خلاف دین است و در کتاب شرح
التعرف فی باب الکشف عن الخواطر
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الذی مات من اہل الصفۃ
وترک دینارا فقال کیۃ یکے از اہل صفہ
بمرد و اندر مرقع وے دینارے بیافتند مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم را خبر دادند گفت او را یکداغ
کنند و نیز در خبرے است کہ دیگرے
بمرد و دو دینار ماند فقال کیتان فی النار القصہ
بعد از وفات حضرت بی بی فخر النساء بی العالمین
و افضلہا ام المومنین طریقۂ سویت بفرمانِ
حضرت صمدیت واقع شد و گر نہ ہمہ فقیراں
دو وزنداں طعام از یک دیگ می خوردند
الغرض از شہرِ چاپانیر آں امام البر والبحر براہ
شہر برہان پور شدہ در دولت آباد آمدند
در ایں شہر در حق بعضے اولیاء اللہ بزبانِ درفشاں
آنحضرتؑ اظہار گشت اگر شہری جزوی از اں

وتجہیز کی تیاری میں لگے ہوئے تھے جب انھوں نے یہ
معاملہ سنا تو دوڑتے ہوئے آئے اور قسم کھا کر کہا کہ یہ سونے
کا تنکہ بی بیؓ کا نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ کا ہے اس کے
بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا وہ تنکہ جس کا ہے اس کے حوالہ کر دو
بندے کو بھی معلوم تھا کہ بی بی مفلس تھیں خدا کے سوا کچھ نہیں
رکھتی تھیں لیکن بندہ شریعتِ محمدیؐ کا تابع ہے سبحان اللہ
سبحان اللہ مہدی موعودؑ کا مدعا تو یہ ہے اور انتظار منکرین
کا اس کے برعکس ہے (کہ مہدیؑ آکر مال زمین سے نکال
کر تقسیم کریں گے) جو دینداری کا خلاف اور ضد ہے
اور کتاب شرح تعرف میں کشفِ خواطر کے باب میں مرقوم
ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی
مات من اہل الصفۃ وترک دینارا فقال
کیۃ یعنے اہلِ صفہ میں سے ایک صحابی نے رحلت کی اور
انکی گدڑی میں صحابہؓ نے ایک دینار پایا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آنحضرتؐ نے فرمایا انکو ایک داغ
دیں نیز حدیث میں ہے کہ ایک اور صحابی اہل صفہ نے
انتقال کیا اور دو دینار چھوڑے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
آگ میں گرم کر کے دو داغ دیں، حاصل کلام حضرت
بی بی فخر نساء عالمین افضل النساء ام المومنین کی وفات
کے بعد سے طریقۂ سویت بفرمان حضرت رب العزت
جاری ہوا ورنہ سب فقراء اور اہل و عیال آنحضرتؐ کے
ایک ہی دیگ سے کھاتے تھے الغرض شہر چاپانیر سے
نکل کر امام البر والبحر علیہ السلام شہر برہان پور سے
ہوتے ہوئے دولت آباد میں تشریف لائے اس شہر
میں بعضے اولیاء اللہ کے حق میں آنحضرتؐ کی زبانِ

ہر یکے وادہ شود تا تطویل انجامد فاما از نقل ضروری بطریق موجز چارہ نیست **نقلست** کہ بحضور پر نور علیٰ ذکر سلطان برہان الدین و شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہما گذشت کہ ایشاں اولیاء کامل و مکمل اند و سلطان برہان الدین بر شیخ زین الدین و گفتار مولانا سلطان برہان الدین است کہ برہان الغریب و گفتار شیخ مذکور است کہ خود را بہ زین الحق اشارت کردہ اند چونکہ گفتار ہر دو بزرگوار سائل بحضور امام الابرار امیر الاحرارؑ گزرانیدہ درباب فضائل شاں استفسار کردہ بناءً علیہ فرمودند کہ در کلام ایشاں فہم کنید کہ سخن غربت دلالت کمالیت میکند **نقلست** آنحضرتؑ فرمودند کہ بعضے اولیاء اللہ دریںجا آنچناں پنہاں ہستند کہ اگر سر خود را اندکے آشکارا کنند ہمہ خلق بطرف ایشاں معتقد ایشاں شود و سلطان برہان الدین و زین الدین را کسے نپرسد نیز **نقلست** کہ مخدوم سید راجو پدر مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہما دراینجا مدفون اند و مخدوم سید محمد شہرت بسیار دارند و مخدوم سید راجو را غربت است سائلے درباب فضیلت شاں حضرت امام آخر الزمانؑ را پرسید جواب فرمودند کہ چنانچہ در مرتبۂ پدر و پسر ظاہر افرقت ہمچناں در باطن و کمالیت شاں بدانید

گوہر افشاں ہے جن بشارتوں کا اظہار ہوا ہے ان میں سے ہر ایک کی بزرگی کا مختصر طور پر بھی ذکر کیا جائے تو عبارت طویل ہو گی لیکن جس قدر ان بشارات کا ذکر بطریق اختصار ضروری ہے بغیر اس کے چارہ نہیں۔ **نقل** ہے کہ حضرت امام نور علیٰ نورؑ کے حضور میں سلطان برہان الدین اور شیخ زین الدین کا ذکر ہوا کہ یہ دو نو اولیاء کامل و مکمل ہیں اور سلطان برہان الدینؒ شیخ زین الدینؒ سے بالاتر ہیں مولانا سلطان برہان الدین خود کو برہان غریب کہا کرتے تھے اور شیخ زین الدین مذکور خود کو زین الحق فرمایا کرتے تھے جب ان دو نو بزرگوں کے اقوال سائل نے امام الابرار امیر الاحرارؑ کے حضور میں پیش کئے اور ان کے فضائل کے بارے میں استفسار کیا تو بنا بریں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان کے کلام ہی سے سمجھ لو سخن غربت کمال پر دلالت کرتا ہے **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بعضے اولیاء اللہ اس جگہ ایسے چھپے ہوئے ہیں کہ اگر ذرا بھی اپنا راز آشکار کریں تو تمام خلق انہی کی طرف ہو کر انہی کی معتقد ہو جائے سلطان برہان الدین اور زین الدین کو کوئی نہ پوچھے **نقل** ہے کہ مخدوم سید راجو والد مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کے قدس اللہ سرہما اسی جگہ مدفون ہیں مخدوم سید محمد شہرت بہت رکھتے ہیں اور مخدوم سید راجو غربت کی حالت میں ہیں ایک سائل نے ان کی فضیلت کے بارے میں حضرت امام آخر الزمانؑ سے پوچھا تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ باپ اور بیٹے کے مرتبہ میں جیسا ظاہرا فرق ہے ویسا ہی ان کے کمال باطنی میں بھی سمجھیں نیز **نقل** ہے کہ حضرت امام زماں ہادی اہل جہاں علیہ السلام

نیز نقلست کہ امام لکلِ قوم ھادٍ زیارتِ
اولیاء اللہ کہ در دولتاباد اند کردہ بروضۂ سید محمد
عارف قدم سعادت فرمودہ بر سر قبر شان
ساعتے نشستہ برخاستہ دوگانہ ادا کردہ روان
شدند وشہرت نام ایشان درمیان مردمان
شیخ ممن بود حضرت امام العارفین نظیر رسول رب
العالمین درحق اوشان فرمودند کہ شیخ ممن گوئید
نام ایشان سید محمد عارف است قدس اللہ سرہٗ
نقلست کہ عنقریب روضۂ ایشان چاہِ آب
تلخ بود آنحضرتؑ مضمضہ از دہن مبارک کہ دران
آب تلخ انداختند بتاثیرِ پسخوردہ آب تلخ شیرین
شدہ است وازانجا نشستہ مسواک از چوب
درختِ انار کردہ وبوقت روان شدن
بدستِ مبارک آں مسواک را بہ زمین نشاندہ
بودند آں درختے شدہ بود کہ در آنجا این ہردو
نشان تا الیوم عیان است مرمنصف و
متفحص راعین برہان است حاصل الغرض
امام البر والبحر از دولتاباد تابہ شہر احمدنگر
کہ تختگاہ ملک دکھن بود رسیدند دران
زمان ابتدا اساس قلعہ باغ نظام بود
در سلطنت ملک نظام الملک چون خبرِ قدوم
آنحضرتؑ بملک رسید کہ ولی کامل پرفیض فیاض
افضل صاحبِ کرامات وخداوندِ تاثیرات ذات پیغمبر
صفات آمدہ است ملک بسیار محتاج وآرزومند
فرزند بود ودردل خود ہمیں نیت داشتہ آمد کہ مرا

اُن اولیاءاللہؒ کی جو دولت آباد میں ہیں زیارت فرماکر
سید محمد عارفؒ کے روضہ میں تشریف فرما ہوئے اور انکی قبر
کے سرہانے ایک گھڑی بھر بیٹھکر وہاں سے اٹھے پھر دوگانہ
ادا فرماکر روانہ ہوئے اس بزرگ کا نام لوگوں کے درمیان
شیخ ممن مشہور تھا حضرت امام العارفینؒ نظیرِ رسولِ ربّ
العالمین نے ان کے حق میں فرمایا کہ شیخ ممن، مت کہو
ان کا نام سید محمد عارف ہے قدس اللہ سرہٗ (پاک کیا
اللہ نے ان کے باطن کو) نقل ہے کہ ان کے روضہ
کے قریب ایک کنواں کھاری اور تلخ پانی کا تھا آنحضرتؑ
نے اپنے دہنِ مبارک کے مضمضہ کا پانی اس کھاری پانی
کے کنوئیں میں ڈالدیا اس پسخوردہ مبارک کی تاثیر سے
وہ آب تلخ شیریں ہوگیا ہے اور اسی جگہ بیٹھکر آنحضرتؑ
نے ایک انار کی ڈالی سے مسواک کی تھی اور وہاں سے
روانہ ہونیکے وقت اُس مسواک کو اپنے دستِ مبارک
سے زمین میں گاڑھ دیا تھا جس کا ایک درخت ہوگیا ہے
یہ دونو نشانیاں آجتک وہاں ہیں جو ہر منصف اور
طالب حق کے لئے دلیل عیاں ہیں حاصل کلام امام البر
والبحر علیہ السلام دولت آباد سے شہر احمد نگر کو جو ملک
دکن کا پایہ تخت تھا پہنچے اس زمانہ میں باغ نظام کے
قلعہ کی بنیاد کی ابتدا تھی ملک نظام الملک کا دورِ سلطنت
تھا جب ملک مذکور کو آنحضرتؑ کی تشریف آوری کی خبر
پہنچی کہ ولیِ کامل مخزنِ فیض فیاض افضل صاحب
کرامات خداوندِ تاثیرات ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کی آمد ہوئی
ہے تو چونکہ وہ بادشاہ حد درجہ محتاج اور آرزومند
فرزند کا تھا اپنے دل میں یہی نیت لیکر حاضر ہوا کہ مجھکو

ازیں درگاہ فرزند عنایت شود حضرت میراں علیہ السلام
بعد از آمدن شاں چیزے پند و نصیحت کردہ
پسخوردۂ برگ تنبول دادند ملک ازاں پسخوردہ
خوردہ و حرم خود را ہم داد خدا تعالیٰ دراں ایّام
بزودی فرزند عطا فرمود اسمہٗ برہان نظامُ
الملک کہ بعد از ملک صاحب مملکت دکھن
ہموں شدہ بود و خادم ایں گروہ بود بطریق
معتقد و مخلص و اکثر مہاجرانِ کرام حضرت
امام علیہ السلام مثلاً بندگیمیاں شاہ نظام رضؓ
و بندگی میاں شاہ دلاورؓ و بندگی میاں شاہِ
نعمتؓ و بمثل ہذا الذات خصوصاً از ملک
گجرات او طلبیدہ بود و دختر خود در خدمت
بندگیمیاں سید میرانجی الملقب میرانصاحب
ابن بندگی میرانسید حمید ابن میراں علیہ السلام
دادہ بود و آمدن فرزندانِ حضرت امیر علیہ السلام
در ملک دکھن ہمیں سبب بود و آخر الامر در
حق وے بشارتِ نجات بندگی میاں شاہِ
دلاور رضی اللہ عنہٗ دادہ اند حق است درینجا
نقلہا ہم بسیار و بیشمار اند فاما مقصودِ ایں
فقیر بر کلام اختصار است ان فی
ذالک شہادۃ قاطعۃ علیٰ صدق
المہدی علیہ السلام بالدلائل العیان
فبای شہادۃ اخریٰ تومنون بہا
ایہا المنصفون فبای آلاءِ ربکما تکذبان۔

اس درگاہ سے فرزند عنایت ہوگا، حضرت مہدی علیہ السلام
نے اُس کے آنیکے بعد اُس کو کچھ پند و نصیحت فرما کر پان کا
پسخوردہ عطا فرمایا بادشاہ نے وہ پسخوردۂ مبارک آپ
بھی کھایا اور اپنی بیوی کو بھی کھلایا اسی زمانہ میں قریب تر
مدت میں خدا تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا فرمایا جس کا نام برہان
نظام الملک تھا ملک مذکور کے بعد وہی دکن کی بادشاہت
کا والی ہوا جو اس گروہ مبارک کا خادم اور اس درجہ
معتقد و مخلص تھا کہ حضرت امام علیہ السلام کے اکثر صحابہ
مہاجرین کرامؓ مثلاً بندگی میانشاہِ نظام، بندگی میاں
شاہِ دلاور، اور بندگی میانشاہِ نعمت رضی اللہ عنہم اور
ان کے مثل دیگر بزرگوں کو خصوصاً ملک گجرات سے
اپنے ملک میں بلایا تھا اور اس نے اپنی لڑکی بندگی میاں
سید میرانجی الملقب میرانصاحب کی خدمت میں دی تھی
جو فرزند بندگی میرانسید حمید ابن حضرت میراں علیہ السلام
کے تھے اور فرزندانِ حضرت امیر علیہ السلام کی آمد ملک دکن
میں اسی سبب سے ہوئی تھی اور اس سلطان کے
آخر وقت پر اُس کے حق میں نجات کی بشارت جو حضرت
بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہٗ نے دی تحقیق ثابت
ہے، اس جگہ بے حساب اور بے شمار نقول قابل ذکر ہیں
لیکن اس فقیر کو کلام کا اختصار مقصود ہے، بیشک
اس بیان میں شہادتِ قاطعہ ہے مہدی علیہ السلام
کے صدق پر بدلائلِ واضحہ پس اے منصفو تم اور کس شہادت
پر ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ حق تعالیٰ پس تم اپنے رب
کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

باب یازدہم

دربیان آمدن حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام بشہر بیدر وانچہ قصہا رسبب تصدیق میاں شیخ ممن توکلی وقاضی القضات قاضی علاء الدین دکھنی شدہ بود تا قصۂ آمدن حضرت قبلہ گاہ ولایت پناہ بہ شہر المشہور گلبرگہ وسوار شدن کشتی بجہت زیارت بیت اللہ فاعلم ایہا المصدق **نقلست** بادشاہ شہر بدر اسمہ ملک برید چنیں خواب دید کہ شیرے معظم بزرگ قد درون شہر ازیک باب داخل شدہ بباب دیگر بیروں رفت اکثر علماء ومشائخ از تعبیر ایں خواب عاجز آمدند مگر شیخ ممن توکلی ساکن اژم کہ اہل باطن بودند گفتند کہ سیدے کامل و اکمل ولی ہمچوں حضرت علیؓ خواہد آمد ازیک باب می آید وبباب دیگر می رود وبعد از آں درقریب العہد حضرت میراں علیہ السلام دراں شہر آمدند آنجا ہم تاثیرات فیض بیدریغ و کمالیت ولایت آنذات عالی صفات از ہریکے علماء ومشائخ خاص وعام دیدہ و دانستہ احتمال درباب حبیب ذوالجلال میکردند کہ شاید ہمیں ذات مہدی موعود است وپیش ازیں نیز بہرجا کہ آنحضرت قدوم فرمودے ویا ہرکہ بایں ذات فائض البرکات مشرف شدے از خواص وعوام علماء وعرفاء ہمیں احتمال داشتند وبرہریک صحابۂ آنحضرت

گیارہواں باب

حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام کے شہر بیدر آنیکے بیان میں اور جو کچھ واقعات اسباب تصدیق میاں شیخ ممن توکلیؓ اور قاضی القضات قاضی علاء الدین دکنیؓ کے ہوئے ہیں اور قصہ تشریف لانے کا حضرت قبلہ گاہ ولایت پناہ علیہ السلام کے شہر گلبرگہ میں اور ذکر سوار ہونے کا جہاز میں حج بیت اللہ کے لئے اس باب میں مرقوم ہے پس جان اے مصدق **نقل** ہے کہ بادشاہ شہر بیدر کا جس کا نام ملک برید تھا خواب میں اس طرح دیکھا کہ ایک بہت ہی بڑا قوی ہیکل شیر شہر کے ایک دروازے سے شہر میں داخل ہوکر دوسرے دروازے سے چلا گیا اکثر علماء و مشائخین اس خواب کی تعبیر سے عاجز رہے مگر شیخ ممن توکلی جو ساکن موضع اژم کے اہل باطن سے تھے انہوں نے یہ کہا کہ ایک سید کامل و اکمل ولی مانند حضرت علیؓ آئیگا وہی ایک دروازے سے آکر دوسرے دروازے سے جانیوالا ہے اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں حضرت مہدی علیہ السلام اُس شہر میں تشریف لائے وہاں بھی آنحضرتؑ کے فیض بیدریغ کی تاثیرات اور اُس ذات عالی صفات کے کمال درجۂ ولایت کو بہت سے علماء و مشائخین خاص و عام نے دیکھکر اور جانکر یہی ظن غالب اس حبیب ذوالجلال کے حق میں رکھتے تھے کہ شاید یہی ذات مہدی موعودؑ ہے اور اس سے پہلے بھی جہاں کہیں آنحضرتؑ تشریف لے جاتے تھے یا جو کوئی اس ذات فائض البرکات کی ملاقات سے مشرف ہوتا تھا خاص و عام علماء اور عارفین سے تو ہر ایک کا یہی گمان رہتا تھا اور

ہمیں ہاتف شدے کہ مرشد ترا مہدی موعود گردانیدیم تو ایمان بیار بلکہ در ہمہ حالات و معاملات ہمیں معلوم شدے و ایشان ہضم میکردند پس ہرگاہ کہ لطرف اللہ ہاتف باعتاب شدے کہ حق را نفی میکنی بعدہٗ در پیش صاحب الزمان عرض نمودندے حضرت میرانؑ فرمودے کہ بندہ را ہمچنان معلوم می شود از جانبِ حق تعالیٰ ہر وقتیکہ آشکارا کردن می خواہد اظہار خواہد کرد شما بروید و در کار خود باشید و میاں شیخ ممن توکلی برگزیدہٗ حضرت لایزالی کہ صاحبِ کشف و اہلِ معرفت بودند بہ یقین دانستند کہ ہمیں ذات مہدی موعودؑ است اکثر اوقات ایشاں آں ذات پیغمبر صفات را وضو کنانیدہ آب نوشیدے نقلست کہ روزے شیخ مذکور بحضور امام البر والبحور التماس کردند کہ میرانجی این فقیر بسیار مجرد و بے نوا است اما آرزوے تمام دارد کہ کلبۂ این فقیر از خاکِ اقدام آنحضرت روشن و منور گردد اگرچہ طاقت ضیافت ندارم چنانچہ روشن است نقلست کہ آں شیخ مذکور ہیچ متاع نداشتہ بودند مگر یک کارد بود کہ آنرا فروختہ آرد جوار و اندکے سبزی و بعضے استعداد و غسل ہمچوں روغن و لوازمہ خرید کردہ بودند و وقتیکہ حضرت امام علیہ السلام دعوت را اجابت کردہ قدم سعادت

آنحضرتؐ کے صحابہؓ میں سے ہر ایک کو غیب سے یہی ندا آتی تھی کہ ہم نے تیرے مرشد کو مہدی موعود کیا ہے تو اس پر ایمان لے آ بلکہ تمام حالات و معاملات میں آنحضرتؐ کے صحابہ کو یہی معلوم ہوتا تھا اور یہ ضبط کرتے اور خاموش رہتے تھے پھر جب حق تعالیٰ کے طرف غیبی ندا عتاب کے ساتھ آتی تھی کہ امر حق کی تو نفی کرتا ہے تو اس وقت ہر ایک اپنے معلومات کو صاحب الزمانؑ کے سامنے عرض کرتا تھا تو حضرت میراں علیہ السلام فرماتے تھے کہ بندے کو بھی حق تعالیٰ کی جانب سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جس وقت حق تعالیٰ آشکارا کرنا چاہتا ہے اس امر کو آشکارا فرمائے گا تم جاؤ اپنے کام میں لگے رہو، میاں شیخ ممن توکلی برگزیدہٗ حضرت لایزالی بھی جو صاحبِ کشف اور اہلِ معرفت تھے یقین کے ساتھ جان چکے تھے کہ یہی ذاتِ مہدی موعودؑ ہے اکثر اوقات یہ اُس ذاتِ پیغمبر صفاتؐ کو وضو کروا کر حضرتؑ کے وضو کا گرا ہوا پانی نوش فرمایا کرتے تھے نقل ہے کہ ایک روز شیخ مذکور نے حضرت امام البر والبحور کے حضور میں درخواست کی کہ میرانجی یہ فقیر تنہا اور بہت مفلس ہے لیکن آرزوے کامل رکھتا ہے کہ اس فقیر کا جھونپڑا آنحضرتؑ کے مبارک قدموں کی خاک سے روشن و منور ہو اگرچہ ضیافت کی طاقت اس بندے میں مطلقا نہیں ہے چنانچہ ظاہر ہے نقل ہے کہ شیخ مذکور کوئی ساز و سامان نہیں رکھتے تھے مگر ایک چھری انکے پاس تھی جس کو بیچ کر جوار کا آٹا اور کچھ سبزی اور غسل کے لئے روغن وغیرہ خرید کر لائے تھے جب حضرت

فرمودند شیخ علیہ الرحمہ باز بصد عجز و نیاز و بہزار افتقاری و انکساری آمدہ عرض کردند کہ اے امام جہاں گوشۂ آب مستعد کردہ شدہ است و بندہ می خواہد کہ بشرف خدمت آنحضرت خودرا مشرف گرداند حضرت امیر علیہ السلام ہم اجابت فرمودند چونکہ شیخ مذکور بخدمت حضرت نور علی نور پیوستند مہر ولایت بر پشتِ مبارک آنحضرتؑ دیدند پابوس شدہ عرض نمودند کہ موجب وقوع ایں گستاخی آں بود کہ مقرر است چنانچہ بر پشتِ خاتم انبیاءؑ مہر نبوت بود ہمچناں بر پشت خاتم اولیاء مہر ولایت باشد خواستیم کہ ما بدیدۂ خود بداں مشرف شویم۔ حاصل الامر چونکہ حضرت امامؑ از انجا بیشتر شدند ایشاں قصدِ آمدن برابر آنحضرتؑ کردند حضرت امامؑ ایشانرا رخصت فرمودند از جہت معذوری ایشاں و شیخ مذکور بخادمان خود کہ دراں خلیفۂ ایشاں شیخ بابو بود وصیت کردند کہ ہرگاہ میرانید محمد دعوی مہدیت اظہار کنند شما فی الحال روے خود بتصدیق آنحضرتؑ آورید و سر بر عتبۂ شریفہ آنحضرت نہید و نیز فرمودند کہ اگر در مجمع حشرگاہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بہ پرسد کہ بدرگاہِ ما چہ تحفہ آوردی گویم ایں ہر دو چشم آوردیم کہ بداں مہر ولایت خاتم اولی دیدیم فاعلم ایہا المصدق

امام علیہ السلام نے انکی دعوت قبول فرمائی اور قدم سعادت سے انکے گھر تشریف فرما ہوئے تو شیخ علیہ الرحمۃ نے پھر بصد عجز و نیاز بہزار تواضع وانکسار دست بستہ ہوکر معروضہ کیا کہ اے امام جہاں ایک جانب میں گرم پانی غسل کے لئے تیار ہے بندہ اس بات کا امیدوار ہے کہ آنحضرت کی خدمت کے شرف سے خود کو مشرف کرے حضرت امیر علیہ السلام نے انکی یہ درخواست بھی قبول فرمائی جب شیخ مذکور حضرت نورٌ علیٰ نورؑ کے جسم مبارک پر پانی ڈالنے لگے تو انھوں نے آنحضرتؑ کی پشتِ مبارک پر مہر ولایت دیکھ لی قدمبوسی کرکے عرض کیا کہ سبب اس گستاخی کا یہی تھا کیونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ جس طرح حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی اسی طرح حضرت خاتم الاولیاء علیہ السلام کی پشتِ مبارک پر بھی مہر ولایت رہے گی میرا مدعا یہی تھا کہ میری آنکھیں اس کے دیدار سے مشرف ہوں حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام وہاں سے آگے بڑھے تو انھوں نے بھی آنحضرتؑ کے ساتھ چلنے کا ارادہ کرلیا لیکن حضرت امامؑ نے انکی معذوری کے لحاظ سے انکو وہیں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور شیخ مذکور نے اپنے خادموں کو جن میں ان کے خلیفہ شیخ بابو بھی تھے وصیت کی تھی کہ جس وقت میرانید محمد اپنا دعوی مہدیت ظاہر فرمائیں تم لوگ فوراً آنحضرت کی تصدیق کرو اور آنحضرت کے آستانۂ مبارک پر اپنے سر رکھدو نیز شیخؒ نے فرمایا تھا کہ بروز محشر اگر حق سبحانہٗ و تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ ہماری درگاہ میں تو نے کیا تحفہ لایا تو کہوں گا

مقام شیخ مذکور قصبۂ اڑم میگویند نزدیک
بیجاپور بہ ہفت ہشت منزل کم و زیادہ ہست
در انجا مریدانِ شیخ مذکور برایں عقیدہ
ہستند و نقش مہر ولایت خاتم الولی میدارند
اما وظیفہ از سلاطین قبول کردہ اند بنا
بر او شانرا مقتداءِ گروہ حضرت امیر علیہ السلام
بمقتضاءِ حکم آنحضرتؑ دریں گروہ نمی شمرند
نقلست کہ چوں حضرت امام جہاں
قدم سعادت بہ شہر بیدر فرمودند ہیچ
علماء و عرفاء و مردمان خاص و عام
نماندہ مگر بطرف آنحضرتؑ توجہ آوردند مگر
قاضی آنجائی المسمیٰ قاضی علاء الدین بدری
کہ عالم عامل و عارف کامل بودند و در
آمدن ملاقات آنحضرتؑ بسبب شستن
جامہا اہمال داشتند چونکہ بحضور پرنور
حضرت امیر روشن ضمیر آمدند آنحضرتؑ
بزبانِ مبارک ایں بیت زبانِ ہندی
فرمودہ اند بیت ؎

ہیرا نت پکھال کپڑ دھوئے مدھوئے
اوجل ہوئے نچھوتی اس نیدری سوئے

معنیٰ این است کہ ہیرا دل را میگویند و
پکھال پاک کردن را می گویند کپڑ جامہا
است و دھوئے مدھوئے معنی شوے
مشوے است اوجل سفید را میگویند
نچھوتی نجات را میگویند و نیدری خواب

کہ الٰہی یہ دونو آنکھیں لایا ہوں جن سے میں نے خاتم الولی
کی مہر ولایت دیکھی ہے پس جان اسے مصدق شیخ مذکور
کا مقام جس کو قصبۂ اڑم کہتے ہیں بیجاپور کے نزدیک سات
آٹھ منزل یا اس سے کچھ کم و زیادہ فاصلہ پر ہے وہاں شیخ
مذکور کے مریدین اسی عقیدۂ مہدویت پر ہیں اور حضرت خاتم
الاولیاء علیہ السلام کی مہر ولایت کا نقش بھی اپنے پاس رکھتے
ہیں لیکن بادشاہوں کی جانب سے وظیفہ قبول کئے ہیں بنا بریں
حضرت امیر علیہ السلام کے گروہِ مبارک کے مقتدا (مرشدین)
آنحضرتؑ کے حکم کے مطابق ان لوگوں کا شمار اس گروہ میں
نہیں کرتے نقل ہے کہ جب حضرت امام جہاں علیہ السلام
شہرِ بیدر میں قدم سعادت سے تشریف فرما ہوئے تو جتنے
علماء اور اہلِ عرفان خاص و عام تھے سب آنحضرتؑ
کی طرف متوجہ ہو گئے مگر وہاں کے قاضی مسمّیٰ قاضی علاء الدین
بدری جو عالم عامل اور عارف کامل تھے آنحضرتؑ سے
ملنے میں انھوں نے محض اس سبب سے کہ کپڑے دھو کر
پہن کر جائیں کسی قدر تاخیر کی جب وہ حضرت امیر روشن ضمیر
کے حضور آئے تو آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے
یہ بیت زبانِ ہندی میں فرمایا ؎ (ترجمۂ بیت)

دل کو اپنے پاک کر کپڑوں کو دھو یا نہ دھو
نجات اپنی کھو بیٹھے ایسی نیند نہ سو

معنیٰ یہ ہیں کہ ہیرا دل کو کہتے ہیں اور پکھال کے معنیٰ
ہیں پاک کرنا اور کپڑ یعنے کپڑے اور دھوئے مدھوئے
کے معنیٰ ہیں دھو یا نہ دھو اوجل سفید کو کہتے ہیں نچھوتی
نجات کو کہتے ہیں اور نیدری کا معنیٰ ہے نیند اور سوئے
یعنے مت سو حاصل معنیٰ یہ ہے کہ دل کو پاک کر کپڑوں

است مسوے خواب مکن حاصل معنیٔ این است
کہ دل را پاک کن و جامہ شوے مشوے زیرا
کہ سفید شدن جامہ نجات نیست باین خواب
غفلت خواب مکن و بعضے نصیحت ہم اوا فرمودند
قاضی چوں کلام حضرت امام علیہ السلام شنیدند
معتقد ایں درگاہ عالی بارگاہ شدہ قضاء خود
گذاشتہ ہمراہ آں ولایت پناہ شدند و او شانؓ
ہم در کبار صحابۂ آنحضرتؑ کہ سہ صد و شصت بودند
شمار میکنند و رینجا ہم نقلہاء آنحضرت بسیار است
لکن غرض ما با کلام اختصار است الغرض چونکہ
حضرت حبیب ذوالجلال از شہر بیدر انتقال فرمودند
راہ شہر بدیا پور عزم بود چوں جائے رسیدند کہ درانجا
دو راہ میشود یکے راہ بطرف بیجاپور میشود و یکے بطرف
گلبرگہ شہرے کہ مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ آسودہ
اند و آں شہر مذکور درمیان شہر بیدر و بیجاپور
است و از بیدر تا گلبرگہ پنج روز راہ است و از
گلبرگہ تا بیجاپور ہمیں قدر راہ است کم و زیادہ
واللہ اعلم الغرض چونکہ حضرت ولایت پناہ بر
سرآں دو راہ رسیدند راہ بدیاپور گذاشتہ
بطرف گلبرگہ رواں شدند یک برادرے بحضور
آں شاہنشاہ آمدہ عرض کرد کہ میرانجی ایں راہ
بیجاپور نیست راہ گلبرگہ است بعضے میگویند کہ آں برادر
بندگی میاں شیخ بھیکؒ بودند بنا بر حضرت امیرؑ فرمودند
کہ بہ بینید در پیش اسپ بندہ کیست ایشاں کہ نگاہ
میکنند تا روح پاک مخدوم سید محمد بجامۂ سبز پوشیدہ

کو دھیان دو کیونکہ کپڑوں کے سفید ہونے ہی میں نجات
نہیں ہے اس خواب غفلت میں مت رہ اور بھی بعض نصیحت
کی باتیں آنحضرتؑ نے فرمائیں قاضی مذکور نے جب حضرت
امام علیہ السلام کا کلام مبارک سنا تو اِس درگاہِ عالی
بارگاہ کے معتقد ہو گئے اپنی قضاءت چھوڑ دی اور اُس
ولایت پناہؑ کے ہمراہ ہو گئے اُن کا شمار بھی آنحضرتؑ کے
صحابۂ کبار میں کیا جاتا ہے جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی اس
مقام پر آنحضرتؑ کی نقلیں بہت ہیں لیکن اختصارِ کلام
ہمارا مقصود ہے الغرض جب حضرت حبیب ذوالجلالؑ
شہر بیدر سے نکلے تو شہر بدیا پور (بیجاپور) کے راستہ کی
طرف متوجہ تھے جب ایک مقام پر پہنچے جہاں دو
راستے ملتے ہیں ایک بیجاپور کی طرف جاتا ہے اور ایک
گلبرگہ کی طرف جہاں مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ آسودہ
ہیں وہ شہر بیدر اور بیجاپور کے درمیان ہے بیدر
سے گلبرگہ تک پانچ روز کا راستہ ہے اور گلبرگہ سے
بیجاپور تک بھی اتنا ہی راستہ یا کچھ کم و زیادہ اللہ اعلم الغرض
جب حضرت ولایت پناہؑ اُس دوراہے کے سرے
پر پہنچے تو جو راستہ بدیاپور کا تھا چھوڑ کر گلبرگہ کی طرف
روانہ ہوئے تو ایک برادر نے اُس شاہنشاہؑ کے حضور
میں عرض کیا کہ میرانجی یہ راستہ بیجاپور کا نہیں ہے گلبرگہ کا
راستہ ہے بعضے راویوں کا بیان ہے کہ وہ برادر بندگی میاں
شیخ بھیکؒ تھے انہوں نے جب یہ کہا تو حضرت امیرؑ
نے فرمایا کہ دیکھو بندے کے گھوڑے کے سامنے کون ہیں
انہوں نے جب نگاہ ڈالی تو دیکھا حضرت مخدوم سید محمدؒ
کی روح پاک موجود ہے سبز لباس پہنے ہوئے حضرت

در استقبال حبیب ذوالجلال آمده آرزوے
تمام میکنند کہ خدام قدم سعادت باین طرف
عنایت فرمایند آں برادر بحضرت قبلہ گاہ ولایت
پناہ عاجزی و عذر خواہی کردہ آنچہ دیدند بہ
عرض رسانیدند **نقلست** دریں اثنار
کہ آں ولایت پناہ درمیان راہ بود خلیفۂ
مخدوم سید محمد کہ دراں زماں صاحب سجادۂ
شاں بود خواب دید کہ بندگی مخدوم آمدند و
صندوق کلاہ و شجرہ کہ بمریداں میدہند و مرید
میگیرند برداشتہ می برند بنا بر ایشاں عرض
کردند کہ دریں بردن کلاہ و شجرہ چہ مقصود
است بندگی مخدوم فرمودند کہ زمانۂ ما شدہ
است اکنوں ظہور زمانۂ مہدی است دریں
مدت قریب الزماں آنحضرتؑ بگلبرگہ آمدند
و ہمہ خادمان مخدوم سید محمد و فرزندان شاں
برائے ملاقات امام آخرالزماں آمدند چونکہ آنحضرت
قدم سعادت بروضۂ بندگی مخدوم فرمودند
ایشاں خادماں و فرزنداں ہمہ برابر بودند
چونکہ اندرون حوالیِ گنبد رسیدند و از پاے
مبارک کفش نکشیدند خادماں بحضور پرنور
با ادب و تواضع آمدند و عرض کردند کہ میراںجی
ایں درگاہ اولیار است چنانچہ معلوم است
بنا بر حضرت امیر علیہ السلام درجواب ایشاں
فرمودند کہ ما ہم رعایت اولیار اللہ میدانیم
لکن سخن شما شنویم یا کہ سخن پیرِ شما خادماں

حبیب ذوالجلال کے استقبال کو آئے ہیں آرزو ہے
تمام ظاہر فرماتے ہیں کہ ملازمانِ بارگاہ والاقدم سعادت
نے اس طرف عنایت فرما ہوں یہ دیکھکر اس برادر
نے قبلہ گاہ ولایت پناہؑ کے حضور میں عاجزی اور
عذر خواہی کی اور جو کچھ دیکھا عرض کیا **نقل** ہے کہ اسی
مدت میں جبکہ حضرت ولایت پناہؑ ابھی راستے ہی میں
تھے مخدوم سید محمدؒ کے خلیفہ نے جو اس زمانہ میں انکے
جانشین صاحب سجادہ تھے خواب میں دیکھا کہ بندگی
مخدوم آئے اور صندوق ٹوپی کا اور شجرہ کا جو مریدوں
کو دیتے اور مرید کرتے ہیں اٹھا کر لیجانے لگے یہ دیکھکر
انہوں نے مخدومؒ سے عرض کیا کہ یہ ٹوپی اور شجرہ لیجانے
میں کیا مقصود ہے تو بندگی مخدومؒ نے فرمایا کہ ہمارا زمانہ
ہو چکا اب زمانۂ مہدیؑ کا ظہور ہے۔ اسی مدت میں
تھوڑے ہی عرصہ میں آنحضرتؑ گلبرگہ تشریف لائے
اور مخدوم سید محمدؒ کے تمام خدما، اور فرزنداں انکے
حضرت امام آخرالزماں کی ملاقات کے لئے آئے جب
آنحضرتؑ بندگی مخدومؒ کے روضہ میں تشریف لائے تو
انکے خدما اور فرزنداں سب آنحضرتؑ کے ہمراہ
تھے جب حضرت امامؑ گنبد کے احاطہ میں پہنچے تو اپنے
پاے مبارک سے نعلین جدا نہیں فرمائے یہ دیکھکر
مخدومؒ کے خادموں نے آنحضرتؑ کے حضور پرنور میں
ادب و تواضع کے ساتھ آکر عرض کیا کہ میراںجی یہ
اولیار اللہ کی درگاہ ہے چنانچہ حضور کو معلوم ہے
بنا بریں حضرت امیر علیہ السلام نے ان کے جواب میں
فرمایا کہ ہم بھی اولیار اللہ کا لحاظ جانتے ہیں لیکن تمہاری

خاموش ماندند فاما قفل گنبد نہ کشادند چونکہ حضرت امیر علیہ السلام با کفشہاء خود بر در گنبد رسیدند قفل بقدرتِ الٰہی کشادہ شد اندرون گنبد قدم سعادت فرمودند در گنبد بستند درانجا بسیار درنگ کردہ بیروں آمدند دریجا نقلست کہ چوں آنحضرتؑ از گنبد بیروں آمدہ نظر بر قبر نبیرۂ مخدوم کہ بیروں گنبد بود کردہ پرسیدند کہ ایں قبر کسیت مجاوراں عرض کردند کہ میرانجی ایں قبر نبیرۂ بندگی مخدوم کہ مسمیٰ شاہ مکتو است کہ بحضور حضرت مخدوم بموت رسیدہ بودند قصہٗ ایشاں آنست کہ درخانۂ زن فاحشہ درشراب خوری کشتہ شدہ بودند چونکہ بندگی مخدوم را معلوم شدہ است بسیار دلگیر شدہ فرمودند کہ مارا حق تعالیٰ قوتے دادہ است کہ ایں را زندہ کنم لکن در شریعت رخنہ میشود و در حق ایشاں دعا طلبیدہ بشارت نجات دادند وبعد از استماع قصۂ شاں حضرت امام آخر زمانؑ فرمودند کہ سبحان اللہ چہ قادر یست کہ بایں نزدیکی سید محمد میاں مکتو را عذاب می شود ایشاں را خبر نیست القصہ فرزندانِ بندگی مخدوم برائے ضیافت حضرت اما علیہ السلام عرض کردند حضرت امیر فرمودند کہ از پدر شمار خصت گرفتہ ام احتیاج ضیافت شما نیست نقلت کہ

بات سنیں یا تمہارے پیر کی بات یہ سنکر مخدوم کے خدما خاموش رہے لیکن انہوں نے گنبد کا قفل نہیں کھولا جب حضرت امیر علیہ السلام اپنے (نعلین) سمیت گنبد کے دروازے پر پہنچے تو خدا کی قدرت سے قفل کھل گیا اور آنحضرتؑ گنبد کے اندر تشریف لیجا کر گنبد کا دروازہ بند کئے اور وہاں بہت دیر تک ٹھیر کر باہر تشریف لائے اس جگہ کی یہ نقل ہے کہ جب آنحضرتؑ گنبد سے باہر تشریف لائے تو مخدومؒ کے ایک پوترے کی قبر پر جو گنبد کے باہر تھی آنحضرتؑ نے نگاہ ڈالی اور دریافت فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے مجاوروں نے عرض کیا کہ میرانجی یہ قبر بندگی مخدومؒ کے پوترے مسمیٰ شاہ مکتو کی ہے جو حضرت مخدومؒ کے زمانۂ حیات میں وفات پائے تھے اوران کا یہ قصہ ہے کہ وہ ایک فاحشہ عورت کے گھر میں شراب نوشی میں مارے گئے تھے جب بندگی مخدومؒ کو معلوم ہوا تو بہت غمگین ہوکر فرمائے کہ حق تعالیٰ نے مجھے یہ قوت دی ہے کہ اس کو زندہ کر دوں لیکن شریعت میں رخنہ اندازی ہوتی ہے یہ کہہ کر مخدومؒ نے ان کے حق میں دعاء مغفرت کی اور انکی نجات کی بشارت دی ان کے اس قصہ کو سنکر حضرت امام الزماںؑ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کیا قدرت الٰہی ہے کہ سید محمد کے اس قدر قریب میں مکتو کو عذاب دیا جاتا ہے اوران کو خبر نہیں ہے حاصلِ کلام بندگی مخدومؒ کے فرزندوں نے حضرت امام علیہ السلام کو ضیافت قبول کرنے کے لئے عرض کیا تو حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے

دریں باب از امام اولوالالباب۔ یاراں پرسیدند
که درنگ در گنبد بسیار فرمودند چه موجب
بود گفتند که روح سید محمد استقبال کرده باحتیاج
تمام بر سر قبر خود آورده سعی بلیغ فرموده که
گر نعلین بر سر قبر ما تا کنیفتد خجالت
دعوی مهدویت که از ما صدور یافته بود دور
نگردد براین معنی چند بار بتکرار شد
ضرورتاً آرزوے شاں قبول نمودیم و سه
کرت بالاے قبر شاں با کفشہا آمد رفت
کردیم بنا بر خوشحال شده رخصت
کردند موجب درنگ ایں بود۔

نقلست که حضرت امام علیه السلام
درحق بندگی مخدوم بشارت فرمودند بدترتیب
که در ذات سید محمد بوے رسول اللہ یافته می شود دیگر

نقلست که فرمودند سید محمد را خدا تعالیٰ
مرشد زماں کرده بود هر که در زمانه
شاں بود خداے را از ایشاں
تحقیق نکردند خداے تعالیٰ اوشاں را
خواهد پرسید که بر سر شما مثل سید محمد
مرشد بود چرا تحقیق نکردید نیز

نقلست که آں حبیب ذوالجلال
سائل سوال کرد که میر انجی محی الدین ابن
اعرابی فرموده اند که الحق محسوس
والخلق موهوم بنا بر سید محمد حسینی گیسو دراز
در جواب شاں فرمودند که ایں چنیں نیست بلکه

والد۔ سے رخصت لے چکا ہوں اب تمہاری ضیافت
کی حاجت نہیں ہے **نقل** ہے کہ حضرت امام اولوالالبابؑ
سے صحابہؓ نے اس امر کے بارے میں دریافت کیا کہ
گنبد میں دیر تک حضرت کے ٹھیرنے کا کیا سبب تھا
تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سید محمد کی روح نے میرا استقبال
کیا اور کمال احتیاج کے ساتھ مجھے اپنی قبر پر لا کر
انھوں نے سعی بلیغ فرمائی کہ تا وقتیکہ آپ کے نعلین کی
گرد میری قبر پہ نہ پڑے میری خجالت دور نہ ہوگی جو دعوی
مہدیت مجھ سے صادر ہونے کی وجہ سے ہے اس بنا پر
ضرورتاً چند بار بہ تکرار ان سے گفتگو رہی بالآخر ان کی
آرزو کے بموجب تین بار انکی قبر پہ نعلین کے ساتھ
مجھے جانا آنا پڑا تب وہ خوشحال ہو کر رخصت کئے
تاخیر کا سبب یہ تھا **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام
نے بندگی مخدومؒ کے حق میں اس طرح بشارت دی
ہے کہ ذات سید محمدؒ میں بوے رسول اللہؐ پائی جاتی
ہے نیز **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سید محمدؒ کو خدا تعالیٰ
نے زمانہ کا مرشد بنایا تھا جو لوگ ان کے زمانے میں
تھے اور خدا تعالیٰ کی معرفت ان سے حاصل نہیں کئے
خدا اُن سے پوچھے گا کہ تمہارے سر پر سید محمد جیسے مرشد
کا سایہ تھا تم نے ان سے دین کی تحقیق کیوں نہیں کی
نیز **نقل** ہے کہ اُس حبیب ذوالجلال مہدی موعودؑ
سے کسی نے سوال کیا کہ میرانجی حضرت محی الدین ابن
اعرابیؒ نے فرمایا ہے کہ حق محسوس ہے اور خلق موہوم
اس بنا پر حضرت سید محمد گیسو درازؒ نے ان کے جواب
میں فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ حق موہوم ہے اور

الحق موہومٌ والخلق محسوس ہست
ونیز فرمودند کہ اگر ابن اعرابی در زمانۂ ما
بودے وبما ملاقات می شدے ما اورا
از سر نو کلمہ گویانیدہ مسلمان کردمے ایں
مذاکرہ چون است آں امام اولوالالباب
وآں قایل بامر ملک الوہاب وآں فاعل
من کل الوجہ صواب درجواب سائل فرمودند
کہ دریں باب سید محمد گیسودراز از نزد ابن اعرابی
طفلی مثال شیرخوارہ دارند القصہ آں ولایت پناہ
از شہر گلبرگہ بامر رب غفور بشہر بدیاپور قدم سعادت
فرمودند ودر روضۂ شاہ حمزہ ولی کامل فرود آمدہ
بودند در انجا جائیکہ حضرت امامؑ فرود آمدہ بودند
مشہور است در انوقت اندرونِ قلعہ معموری
بود بعدہٗ قلعۂ بیرون بنیاد شدہ است واز
بدیاپور آں ہمسرِ شاہ لولاک لما خلقت الافلاک
بقصبۂ راے باگ رسیدند ودر مسجد جامع قصبۂ مذکور
حضرت امام البر والبحورؑ اقامت فرمودہ از انجا
بہ بندر دابھول رواں شدند اگرچہ دریں میاں قصہاہم
بسیار است لکن مقصود فقیر بر کلام اختصار
است ان فی ذالک شہادۃ واضحۃ
علیٰ صدق المہدی بالدلائل العیان
فبای شہادۃ اخری تومنون بہا
یاایہا المنصفون فبای الاءِ ربکما تکذبان

باب دوازدہم

دربیان رواں شدن حضرت امام علیہ السلام

خلق محسوس، اور نیز فرمایا کہ اگر ابن اعرابی ہمارے زمانہ میں ہوتے اور مجھ سے انکی ملاقات ہوتی تو میں ان کو از سر نو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتا یہ بات کیسی ہے یہ سنکر اُس امام اولوالالباب بہر وجہ رہبر راہ صواب نے بحکم ملک وہاب سائل کے جواب میں فرمایا کہ اس باب میں سید محمد گیسو دراز ابن اعرابی کے نزدیک شیر خوار بچہ کی حیثیت رکھتے ہیں قصہ مختصر اُس ولایت پناہ نے شہر گلبرگہ سے بفرمانِ خدا شہر بدیاپور کی جانب قدم سعادت بڑھایا وہاں پہنچکر شاہ حمزہ ولی کامل کے روضہ میں اترے تھے وہاں جس مقام پر حضرت امامؑ نے قیام فرمایا تھا وہ مقام اب تک مشہور ہے اس وقت قلعہ کے اندرون میں آبادی تھی اس کے بعد باہر کے قلعہ کی بنیاد پڑی ہے، شہر بدیاپور سے وہ ہمسرِ شاہِ لولاک لما خلقت الافلاک قصبۂ رائے باگ پہنچے اور قصبۂ مذکور کی جامع مسجد میں اس امامِ اہلِ جہاں نے اقامت فرمائی وہاں سے بندر دابھول کی جانب روانہ ہوئے اگرچہ اس سفر کے درمیان میں بہت سے قصے ہیں لیکن اس فقیر کو اختصارِ کلام مقصود ہے بیشک اس بیان میں واضح شہادت ہے صدقِ مہدیؑ پر روشن دلائل سے پس اے انصاف والو اور کس شہادت پر ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

بارہواں باب

حضرت امام علیہ السلام کی حج خانۂ کعبہ کو روانگی اور

برائے زیارت بیت اللہ الحرام واظہار کردن دعویٰ مہدویت بامر ملک العلام در جاے مخصوص کہ آں میان رکن ومقام است وذکر معاملات آنذات کہ در انجا صدور یافتہ است وقصہا کہ درمیانِ دریا واقع شدہ مسطور گشتہ است تا آمدن حضرت امام بکل قوم ہادی باز بہ ملکِ گجرات در شہر احمد آباد **نقلست** کہ چوں بہ بندر داہول رسیدند دیدند کہ مرداں در انجا برائے حج در نشستنِ کشتی شتابی می کنند ایں دو بیت بزبانِ مبارک در انجا فرمودند۔

قطعہ

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید
آنانکہ طلبگار خدائید خود آئید
حاجت بطلب نیست شمائید شمائید

ودر نسخہ دیگر آوردہ آنرا کہ طلب نیست نیائید نیائید بعدہٗ برجہاز آں صاحب بندہ نواز نشستند وبرحکم قولہ تعالیٰ فان خیر الزاد التقویٰ بازاد تقویٰ وتوکل روانہ شدند **نقلست** بروایۃ الاصح ان المہدی الموعود خلیفۃ اللہ اذا رکب فی السفینۃ کان معہ ثلثمائۃ وستون رجال من کل عباد اللہ من بلدان شتی ومن

وہاں بحکم خدا رکن ومقام کے درمیان دعویٰ مہدیت کو ظاہر فرمانے کے بیان میں نیز اس ذات پاک کے جو معاملات وہاں ظہور میں آئے سفر دریا کے درمیان جو واقعات ہوئے اور حضرت امام ہادیِ اہلِ جہاں علیہ السلام کی ملک گجرات شہر احمد آباد میں واپسی تک جو واقعات رونما ہوئے اس باب میں لکھے گئے ہیں **نقل** ہے کہ جب آنحضرتؑ بمقام بندر داہول پہنچے تو وہاں آپ نے دیکھا کہ لوگ حج کے ارادے سے کشتی میں بیٹھنے میں بہت جلد بازی کرتے ہیں تو اس وقت یہ دو بیت اپنی زبان مبارک سے حضرتؑ نے فرمائے ؎

(ترجمہ ابیات)

کہاں ہو کہاں ہو اے حج کرنے والو
یہیں پر ہے معشوق آؤ تم آؤ
خود آؤ خدا کے طلبگار گر ہو
طلب گر نہیں ہے نہ آؤ سدھارو

نقلیات کے ایک دوسرے نسخہ میں آخری مصرع اس طرح مرقوم ہے "آنرا کہ طلب نیست نیائید نیائید"۔ اس کے بعد اس جہاز پر صاحب بندہ نواز تشریف فرما ہوئے فرمانِ خدا "بیشک کہ بہترین توشہ پرہیزگاری ہے۔" کے مطابق تقویٰ و توکل ہی کے توشہ کے ساتھ آنحضرت معہ اصحاب روانہ ہوئے **نقل** ہے صحیح ترین روایت سے کہ مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام جب جہاز میں سوار ہوئے تو آپکے ساتھ تین سو ساٹھ مرد تھے مختلف

قبائل شتیٰ وعامتھم افضل
اولیاء اللہ تارکین الدنیا فارغین عن
حبِ المال والجاہ وغیرہ لحبِ اللہ
متوکلین علی اللہ فی جمیع الاحوال ومفوضین
امورھم الی اللہ فی کل الاحوال
مملوؤن بالعلوم الظاھرۃ مکاشفون
بالعلوم الباطنۃ رضوان اللہ علیھم
اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا
بالصالحین **نقلست** کہ چوں امام اولوالالبابؑ
منزل چند کہ واللہ اعلم بالصواب درمیان
دریا رواں شدہ بودند کہ در دریا طوفان از
صبح تا شام شد قریب بود کہ جہاز غرق شود
یاراں از حضرت امام حبیب الرحمان آخر
الزمانؑ عرض کردند کہ میرانجی خدام بامر ملک العلام
درطرف کعبۃ اللہ الحرام می روند ہر کہ بامر
خدائتعالیٰ کار کند ہلاک نشود حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند کہ صبر کنید بندہ کیست
باز طوفان بسیار شد در جہاز جزع وفزع افتاد
تا تضرع و نیاز بے شمار شد بنا بر بندگی میاںید
سلام اللہؓ بحضرت خلیفۃ اللہؑ عرض کردند
کہ میرانجی ایں زماں غرق شدن جہاز ہیچ نماندہ
است حضرت میراںؑ فرمودند کہ آہستہ باشید
بندہ کیست باز بہ حضرت امام اولوالالبابؑ
بندگی میاںید سلام اللہؓ سوال با بسیار
اضطراب کردہ گفتند کہ در غرق شدن

شہروں مختلف قبیلوں کے بندگانِ خدا میں سے
جن کے عوام بھی افضل اولیاء اللہ تھے دنیا کو
چھوڑے ہوئے مال وجاہ وغیرہ کی محبت کو اللہ کی
محبت میں ٹھکرائے ہوئے تمام احوال میں اللہ پر
بھروسہ کئے ہوئے اپنے تمام کام اللہ کو سونپے
ہوئے تمام حالات میں جن کے سینے علوم ظاہری
سے بھرپور اور علوم باطنی سے روشن تھے اللہ کی
خوشنودی ان سب پر۔ اے پروردگار ہم کو مسلمان
مار اور صالحین میں ہم کو شامل فرما **نقل** ہے کہ
جب حضرت امام اولوالالبابؑ دریا کے سفر کی چند
منزلیں جن کی تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے طے فرما چکے
تھے یکایک دریا میں صبح سے شام تک طوفان ہوا
قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جائے صحابہؓ نے حضرت
امام حبیب رحمن آخر زمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ
میرانجی ملازمان والا بحکم خداوند علام کعبۃ اللہ الحرام
کی جانب جا رہے ہیں جو شخص خدائتعالیٰ کے حکم
سے کام کرتا ہے ہلاک تو نہیں ہوگا، حضرت میراںؑ
نے فرمایا کہ صبر کرو، بندہ کون ہے، پھر طوفان میں
شدت ہوئی اہلِ جہاز کی بے چینی بے قراری بڑھ گئی
بہت رونے گڑگڑانے لگے اس بنا پر بندگی میاں
سید سلام اللہؓ نے حضرت خلیفۃ اللہؑ سے عرض کیا
کہ میرانجی اس وقت جہاز کے غرق میں کچھ باقی نہیں
ہے حضرت میراںؑ نے فرمایا خاموش رہو بندہ کون ہے
پھر حضرت امام اولوالالبابؑ سے بندگی میاںید سلام اللہؓ
نے کمالِ اضطراب کے ساتھ سوال کیا اور کہا کہ

ہیچ نماندہ بنا بر حضرت امیر علیہ السلام فرمودند
کہ بندہ چہ کند و بکدام وقت بشما گفتہ
بود کہ حکم بندہ بر حکم خدا تعالیٰ جاریست
بندگیمیاں مذکورؓ عرض کردند کہ میرانجی بگوئید
کہ بدست شما کلید خزائنِ خدا تعالیٰ نیست
آنگاہ حضرت ولایت پناہؑ فرمودند اگر صاحب
کلید خزائنِ خود بدستِ بندۂ خویش بدہد فاما
بندہ را چہ طاقت باشد کہ بغیر رضای
صاحب قفل خزائن بکشاید بعدہٗ تبسم فرمودہ
برخاستند و کنارۂ جہاز آمدہ بدستِ خود
بہمہ دریا اشارت کردند طوفان ساکن
شد یاراں عرض کردند کہ میرانجی این طوفان
چہ بود فرمودند کہ ماہیانِ دریا برائے
دیدن ما بیروں آمدہ بودند این بندہ در گوشہ
بودیم ما را ندیدند ماہیاں در شور و غوغا و فغاں
افتادند چوں بکنارۂ جہاز رسیدم ماہیاں
ما را دیدند و بجائے خود رفتند طوفان ساکن شد
نقلست کہ آنحضرتؑ می فرمودند کہ دریں
ماہیاں یک ماہی بود کہ بدنبال دریا آفریدہ
شدہ بود باوی عہدِ خدا تعالیٰ بود کہ ترا
خاتم ولایتِ محمدی اعنی ذاتِ مہدی خواہم نمود
و بروایتے می آرند کہ آں ماہی آں بود کہ
مہتر یونس علیہ السلام را در شکم خود داشتہ
بود باو وعدۂ خدا تعالیٰ بود کہ ترا مہدی موعود
بنمایم پس دراں ماہیاں آمدہ وعدۂ خود را

اب غرق ہونے میں کچھ باقی نہیں رہا اس بنا پر حضرت
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کیا کرے اور کس وقت
تم سے کہا تھا کہ بندہ کا حکم خدا تعالیٰ کے حکم کو ٹال سکتا
ہے، میاں مذکورؓ نے عرض کیا کہ میرانجی آپ فرما دیجئے
کہ آپکے ہاتھ میں خدا تعالیٰ کے خزانوں کی کنجی نہیں
ہے اس وقت حضرت ولایت پناہؑ نے فرمایا کہ اگر
صاحب اپنے خزانوں کی کنجی اپنے بندے کے ہاتھ
میں دے تو بندے کی کیا طاقت ہے جو صاحب کی
رضا کے بغیر خزانوں کا قفل کھول سکے اس کے بعد
آنحضرتؑ مسکراتے ہوئے اٹھے اور جہاز کے کنارے
آکر اپنے ہاتھ سے تمام دریا کو ایک اشارہ کیا ساتھ
ہی طوفان ٹھیر گیا، صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی یہ طوفان
کس وجہ سے تھا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دریا کی مچھلیاں
مجھے دیکھنے کے لئے نکلی تھیں یہ بندہ گوشہ میں تھا
مجھے نہ دیکھکر شور و غل اور فریاد میں پڑ گئیں تھیں.
جب جہاز کے کنارہ پہنچا تو مچھلیاں مجھکو دیکھ لیں اور
اپنی جگہ پر لوٹ گئیں طوفان ٹھیر گیا **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ
فرماتے تھے کہ ان مچھلیوں میں ایک مچھلی تھی جو دریا کے
ورے پیدا کی گئی تھی اس سے خدا تعالیٰ کا عہد تھا
کہ تجھکو خاتم ولایتِ محمدی ذاتِ مہدی کو دکھلاؤں گا
اور ایک روایت میں نقل کرتے ہیں کہ وہ مچھلی وہی
تھی جس نے مہتر یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں
سنبھال کر رکھا تھا اس سے خدا تعالیٰ کا وعدہ
تھا کہ تجھکو مہدیِ موعود کو دکھلاؤں گا پس اُن مچھلیوں
میں آکر اُس نے اپنے وعدہ کو پورا پایا، بیان

تمام یافت آوردہ اند کہ درانوقت طوفان
درمیان جملہ ماہیان یک ماہی سہ کرت
سرخود بالا کردہ رفت و سراو ہمچوں کوہِ
بزرگ می نمود و اہل کشتی تمام چہ خاص و چہ
عام ہمہ معائنہ کردند و نیز **نقلست** کہ اہل جہاز
را زاد کم ماندہ بود و منزل بسیار بنا براں حضرت
میرانؑ فرمودند کہ دریں طوفان حکمت حضرت
رحمان دیگر آں بود کہ اگر یک ساعت دیگر
تاخیر کردندے تا بداں طوفان بہ منزل
رسیدندے کہ دریں طوفان راہِ چند روز بیک
روز قطع شدہ بود لکن شتابی کردند
نقلست کہ درمیان جہاز بر جملہ صحابہ
امام الابرار نہایت فقر و اضطرار رسیدہ
بود کہ ناگاہ بے آگاہ درمیانِ دریا یک
کشتی خورد با زاد پر کردہ یک شخص آوردہ
تفحص کرد کہ درمیان ایں جہاز آں جماعتے
کہ متوکل اند کجا ہستند نزدیک حضرت
امیرؑ آوردہ عرض کرد کہ ایں اشیاء
خدایتعالی رسانیدہ است قبول کردند
باز آں شخص رفت ہیچکس را معلوم نشد
کہ آنکس کہ بود و از کجا آمدہ بود حضرت
امیرؑ فرمودند کہ بگیرید حلال طیب است
و درو سے برنج و روغن و گوشت بریاں
و نان پختہ و نمک و آب و خرما و ہیزم
و دیگ بداں مقدار بود کہ زاد آنجماعت

کرتے ہیں کہ اس طوفان کے وقت تمام مچھلیوں میں
سے ایک مچھلی نے تین بار اپنا سر اونچا کیا اور چلی گئی
اس کا سر ایک بڑے پہاڑ کے مانند دکھائی دیتا
تھا تمام اہلِ کشتی خاص و عام نے اس حال کا
معائنہ کیا۔ نیز **نقل** ہے کہ اہلِ جہاز کے پاس
زادِ راہ کم رہ گیا تھا اور منزلیں بہت باقی تھیں
بنا بریں حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ اس طوفان میں
حضرت رحمان کی ایک اور حکمت تھی کہ اگر اہلِ جہاز
اور ایک گھڑی صبر کرتے تو اسی طوفان سے منزل
کو پہنچ جاتے کیونکہ اس طوفان میں چند دن کا راستہ
صرف ایک ہی دن میں طے ہو چکا تھا لیکن لوگوں
نے عجلت کی **نقل** ہے کہ جہاز کے درمیان امامُ
الابرارؑ کے تمام صحابہ پر حد درجہ فقر و اضطرار کی
نوبت پہنچی تھی یکایک دریا کے درمیان ایک چھوٹی
کشتی زادِ سفر سے بھری ہوئی ایک شخص لے کر آیا
اور دریافت کرنے لگا کہ اس جہاز کے درمیان
متوکلین کی جماعت کہاں ہے پھر حضرت امیر علیہ السلام
کے پاس آکر اس نے عرض کیا کہ یہ چیزیں خدا تعالی
نے بھیجی ہیں آنحضرتؑ نے اس فتوح کو قبول کیا پھر
وہ شخص چلا گیا کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ وہ کون شخص
تھا اور کہاں سے آیا تھا، حضرت امیرؑ نے فرمایا
کہ لو یہ رزق حلال طیب ہے اس آئے ہوئے
سامان میں چاول، گھی، بھنا گوشت پکی ہوئی روٹیاں
نمک، پانی، لکڑی اور ہانڈیاں تھیں اتنی مقدار
تھی کہ اس جماعت اخیار کے لئے چند دن کا قوت

اخیار چند روز شود فانظروا ایها المنصفون فی هذا الباب ان فی ذالک لآیات واضحات لاولی الالباب **نقلست** که اندر جهاز یکے صحابہ آں صاحب بندہ نواز را در دل گذشت کہ فلاں اولیاء اللہ درمیان راہ نزدیک بود وحضرت امیر علیہ السلام برائے زیارتِ آں ولی عالی مقام نرفتند اکنوں آنجائے کجا و باز رسیدن بآنجا نگاہ کجا چونکہ آں صحابہ مذکور در دل چنیں خطور کرد امیر روشن ضمیر بطرف آں صحابہ بنظر تند نگاہ کردند از جہتِ برکت آں نظر مبارک پردہا از چشم آں صحابہ دور شدہ عالم غیب مکاشفہ شد چہ بیند کہ تمام اولیاء اللہ علیہم الرضوان کہ در بلادِ ہندوستان آسودہ اند در انجا حاضر شدہ رسنہائے جہاز بر کتف خود گرفتہ می کشند آں صحابۂ مذکور بحضور پرنور آمدہ عذر خواست نیز **نقلست** کہ اندر جہاز آں صاحبِ ناز و نیاز بر پہلوئے مبارک تکیہ کردہ بودند کہ یکے مہاجر آنحضرتؑ را در دل خطرہ گذشت کہ عمر حضرت امامؑ چہ مقدار باشد بنابراں امیر روشن ضمیر بغیر پرسیدۂ آں اصحاب جواب فرمودند کہ سی سال ما عاشق ذات ذوالجلال بودیم و سی سال است کہ او عاشق ایں مشتِ خاک است و نیز **نقلست** کہ آنحضرتؑ ایں بیت بلسانِ

ہوسکے پس دیکھو اے منصفو اس باب میں بیشک اس میں کھلی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے **نقل** ہے کہ جہاز میں اُس صاحب بندہ نوازؑ کے ایک صحابیؓ کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ فلاں اولیاء اللہ کا مزار راستے کے درمیان نزدیک تھا حضرت امیر علیہ السلام اُس ولی عالی مقام کی زیارت کے لئے تشریف نہیں لے گئے اب وہ جگہ کہاں اور اُس جگہ پر پہنچنا کہاں جب صحابی مذکور کے دل میں یہ خطرہ آیا تو حضرت امیر روشن ضمیرؑ نے اُس صحابی کی طرف ایک تیز نظر ڈالی اس مبارک نظر کی برکت سے اس صحابیؓ کی آنکھ سے پردے ہٹ گئے عالم غیب اُن پر کھل گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ علیہم الرضوان جو ہندوستان کے شہروں میں آرام فرما ہیں اس جگہ حاضر ہو کر جہاز کی رسیاں اپنے کندھوں پر لئے کھینچتے چلے جا رہے ہیں یہ دیکھکر اس صحابی رضؓ نے امام علیہ السلام کے حضور پر نور میں آکر اپنی گستاخی کی معافی مانگی نیز **نقل** ہے کہ جہاز میں وہ صاحب ناز و نیاز علیہ السلام اپنے پہلوئے مبارک پر تکیہ کئے آرام فرماتے تھے اس وقت آنحضرتؑ کے ایک مہاجرؓ کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت امامؑ کی عمر مبارک کتنی ہوگی ان کے اس خطرہ کی بنا پر حضرت امیر روشن ضمیرؑ نے بغیر اُن کے سوال کے ان کے جواب میں فرمایا کہ تیس سال ہم ذاتِ ذوالجلال کے عاشق تھے اور دیگر تیس سال ہو رہے ہیں کہ وہ خداوند ذوالجلال اس مشتِ خاک کا عاشق ہے

ہندی ہم فرمودند

دوہرہ

ہوں بلہاری سجنا سجن مجھ بلہار
ہوں سر ساجن سہرا ساجن مجھ گلہار

حاصل کلام ایں بیت ہماں **نقلست** کہ بالاگذشت یعنے بندہ بلہاری لفظ قربانی درینجا غرض عشق است یعنی ما عاشق صاحبیم وصاحب ما عاشق ماست و سہرا وہار روشں ہندوستان است کہ روزیکہ کار خیر کنند درانروز ازگل سہرا بر سر می بندند وہار در گلو می اندازند درینجا حضرت امیرؒ می فرماید کہ ما بر سر صاحب سہرا ہستیم و صاحب ہار گلوی ماست ایں اشارت باشارت انا احمد بلا میم دارد فہم من فہم القصہ **نقلست** کہ بعد از فرود آمدن حضرت امام صلی اللہ علیہ وسلم از جہاز جائیکہ احرام بستند آنجا اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجا آوردہ فرمودند کہ حالا کسے حاجی گوید یا غازی چونکہ بمکۂ مبارک حرسہا اللہ تعالیٰ رسیدند وطواف کعبۃ اللہ کردہ اند ہر اعرابی کہ آنحضرتؑ را دید حقتعالیٰ بزبان اکثر شاں ہمیں سخن جاری گردانید کہ ھذا رجل کامل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسیار کساں معتقد امام آخرالزمانؑ

نیز **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے یہ بیت بھی جو زبان ہندی میں ہے ارشاد فرمایا ؎

(ترجمۂ بیت)

میں فدا ہوں ساجن پر اور ساجن مجھ پہ نثار
میں ساجن کا سہرا ساجن گلے کا میرے ہار

حاصل کلام اس بیت کا وہی **نقل** ہے جو اوپر گذری یعنے بندہ قربان ہے لفظ قربان سے غرض یہاں عشق ہے یعنے ہم اپنے صاحب کے عاشق ہیں اور ہمارا صاحب ہمارا عاشق ہے اور سہرا اور ہار ہندوستان کا رواج ہے کہ جس دن شادی کرتے ہیں اس دن پھولوں کا سہرا سر پر باندھتے ہیں اور ہار گلے میں ڈالتے ہیں۔ یہاں حضرت امیرؒ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے صاحب کے سر کا سہرا ہیں اور صاحب ہمارے گلے کا ہار ہے یہ اشارہ اشارۂ انا احمد بلا میم (میں احمد ہوں بغیر میم کے) سے تعلق رکھتا ہے سمجھنے والا ہی اسکو سمجھے گا، قصہ مختصر **نقل** ہے کہ حضرت امام صلی اللہ علیہ وسلم جہاز سے اترنیکے بعد جہاں احرام باندھے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اتباع بجا لاکر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اب کوئی ہم کو حاجی کہے یا غازی، جب کہ مبارکہ حرسہا اللہ تعالیٰ میں جا پہنچے اور کعبۃ اللہ کا طواف فرمانے لگے تو جو کوئی اعرابی آنحضرتؑ کو دیکھتا تھا حق تعالیٰ اُن میں سے اکثروں کی زبانی یہی بات کہلواتا تھا کہ یہ مرد کامل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیا ہے، بہت سارے اشخاص امام آخرالزماں

شدہ بودند **نقلست** کہ چوں حضرت میراں علیہ السلام بطواف کعبۃ اللہ بر حکم امر اللہ آمدند انگاہ شہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ بمیاں شاہ نظام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ پرسیدند کہ شما اول مرتبہ بکعبۃ اللہ آمدہ بودید چہ نشان دیدہ اید واکنوں چوں میاں شاہ نظام رضؓ عرض کردند کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ را سوائے صاحب دیدہ بودیم وایں بار باصاحب دیدیم باز فرمودند کہ میاں نظام چیزے می بینید گفتند آرے میرانجی کعبۃ اللہ گرد اگرد حضرت میراں میگردد ومیگوید فلیعبد وارب ھٰذا البیت **نقلست** از روے کرات ومرات کہ چوں آنذات ستودہ صفات موصوف باخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از طواف کعبۃ اللہ فارغ گشتہ آں امام علیہ السلام بامر ملک العلام درمحضرۂ خاص وعام میان رکن ومقام دعوی مہدویت بدیں عبارت فرمودند کہ من اتبعنی فھو مومن دراں وقت بندگمیاں شاہ نظامؓ وقاضی علاء الدینؓ کہ ہردو صحابۂ کرام اند آمنا وصدقنا گفتہ دست بیعت کردند وبعضے یاراں ورائے آں بعضے مردماں نیز توجہ آوردند کہ دست بیعت بآنحضرت کنند حضرت میراں بر حکم آیات قرآن نصیحت

کے معتقد ہو گئے تھے **نقل** ہے کہ جب حضرت امیر امیراں پیر پیراں میراں علیہ السلام مطابق امر اللہ طواف کعبۃ اللہ کے لئے آئے اس وقت اس شہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ نے میاں شاہ نظام صحابی کرام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم اول مرتبہ کعبۃ اللہ کو آئے تھے کیا نشان تم نے دیکھا تھا اور اب کیا دیکھتے ہو میاں شاہ نظامؓ نے عرض کیا کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ کو بغیر صاحب کے دیکھا تھا اور ابکی بار صاحب کے ساتھ دیکھا پھر حضرتؑ نے فرمایا اے میاں نظام کچھ دیکھتے ہو انھوں نے کہا ہاں میرانجی کعبۃ اللہ حضرت میراں کے گرد گھومتا ہے اور کہتا ہے فلیعبد وارب ھٰذا البیت (چاہیئے کہ عبادت کریں اس گھر کے مالک کی) **نقل** ہے جو بارہا بطریق تواتر پہنچی ہے کہ جب اس ذات ستودہ صفات موصوف باخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کے طواف سے فراغت پائی تو اس امام علیہ السلام نے بحکم خداوند علام خاص وعام کے مجمع میں رکن و مقام کے درمیان اپنی مہدیت کا دعویٰ اس عبارت میں فرمایا کہ من اتبعنی فھو مومن (جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے) اس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ اور حضرت قاضی علاء الدینؓ دونو صحابۂ کرام نے آمنا وصدقنا (ہم نے ایمان لایا اور ہم نے تصدیق کی) کہکر حضرتؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعضے اصحاب اور ان کے علاوہ بعض لوگ بھی آنحضرتؑ کے دست مبارک پر بیعت کی طرف متوجہ تھے اس

آغاز کردند بعد از فارغ شدن از نصیحت
بعضے اعراب آمده هم دست بیعت کردند
بعضے یاراں پرسیدند که میرانجی بدیگر یاران
چرا بیعت نه فرمودند گفتند که مرا امر باریتعالیٰ
رسید که اے سید محمد دو گواه برائے ثبوت دعویٰ
بسنده اند واضح باد که بعد ازیں دعویٰ حیات
آنذات پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال و
الجمال نه سال شده است و تاریخ ایں دعویٰ
بر نهصد و یک سال واقع شد فاعلم
ایها المصدق چونکه از زبان درفشان
درمیان محضرهٔ مسلماناں درباب دعویٰ آنچه
می فرموده همراں لفظ مبارک تاریخ
دعویٰ حقتعالیٰ عیاں می نمود این است
قال من اتبعنی فهو مومن منجمله
تسعمائة واحدی سنة من الهجرة النبی
صلی الله علیه وعلی آله واصحابه
اجمعین حاصل الامر چند روز حضرت
خاتم ولایت در شهر مکهٔ مبارک اقامت
کروند در انجا بسیار اہل عرب منقاد
شده سر بر آستانهٔ شریف نهادند نقلست
که در انجا صحابه صحابه امیر الابرار را درباب
فقر هم اضطرار رسیده بنا بر بندگی میانسید
سلام اللہ رضؓ بحضرت اشرف و اعلیٰ عرض کردند که میرانجی
برادران را اضطرار رسیده است و نهایت بیچاره
گشتند اگر رضا باشد تا مردار حلال است شریف آنجانی

اثنا میں حضرت میرانؑ نے بحکم آیات قرآنی نصیحت
شروع فرمائی اس بیانِ نصیحت سے فارغ ہونیکے
بعد بعضے اعراب نے بھی آکر حضرتؑ کے دستِ مبارک
پر بیعت کی بعض اصحابؓ نے پوچھا کہ میرانجی دیگر اصحاب
سے آپ نے بیعت کس لئے نہیں لی تو آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ مجھکو باری تعالیٰ حکم پہنچا کہ اے سید محمد
دو گواہ دعوے کے ثبوت کے لئے کافی ہیں،
واضح ہو کہ اس دعوے کے بعد اُس ذاتِ پیغمبر صفات
حبیب ذوالجلال والجمال کی حیات نو سال ہوئی
اور اس دعوے کا سنہ تاریخ نو سو ایک سال
واقع ہوا پس جان اے مصدق کہ آنحضرتؑ نے
اپنی زبانِ دُرفشاں سے مسلمانوں کے کثیر مجمع میں
دعوے کے باب میں جو کچھ فرمایا تھا اسی کلام مبارک
سے حق تعالیٰ نے دعوے کی تاریخ ظاہر فرمائی ہے
وہ یہ ہے قال من اتبعنی فهو مومن اسکے
عدد جملہ نو سو ایک سال ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ اجمعین ہے حاصل کلام چند روز حضرت
خاتم ولایتؑ نے شہر مکۂ مبارکہ میں اقامت فرمائی
وہاں بہت سے اہل عرب نے اطاعت کی آنحضرتؑ
کے آستانۂ شریف پر سر رکھے نقل ہے کہ وہاں حضرت
امیر الابرارؑ کے صحابہؓ پر فقر و فاقہ میں اضطرار کی نوبت
بھی پہنچی تھی اس بنا پر بندگی میاں سید سلام اللہ رضؓ
نے حضورِ اشرف واعلیٰ میں عرض کیا کہ میرانجی برادران
پر فقر میں اضطرار کی نوبت پہنچی ہے اور بہت عاجز
ہو گئے ہیں اگر رضا ہو تو اس صورت میں جبکہ مردار

درباب حق اللہ سوال کنیم آنحضرتؑ رخصت ندادند و فرمودند
کہ مومن را جز ذاتِ خدا چارہ نیست و
نیز فرمودند کہ بندہ متوکل است یعنے متوکل
را بر حکم خدائتعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ
فھو حسبہٗ خدا بس است نیز نقلست
بر تائید ایں نقل کہ یک روز بآں حبیب
ذوالجلال در باب اضطرار کسے سوال کرد
کہ اگر کسے ترک دنیا یا ترکِ تدبیر کردہ باشد
و ورا اضطرار رسد چہ کند فرمودند بمیرد
باز گفت کہ میرانجی اگر ماندن نتواند چہ
کند فرمودند بمیرد سہ کرت ہمیں جواب
فرمودند فاما رخصتِ سوال وتدبیرِ ورائے
توکل نفرمود و تویید علیٰ ھذا النقل
قولہٗ تعٰ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد
فلا اثم علیہ الخ و در ینجا ہم
مردار را حلال کردہ است فاما نفرمود
کہ با غنیاء سوال کنید و بایشاں
احتیاج نمائید آخر الامر حضرت امام
علیہ السلام زیارت بعضے انبیاءؑ کہ گردا
گرد بیت الحرام ہستند کردہ اند چنانچہ
نقلست کہ چوں بزیارتِ آدم صفی اللہ
صلوات اللہ علیہ والسلام رسیدند بارواح
پاکش ملاقی گشتند و یکدیگر در کنار
گرفتند و حضرت آدم صفی اللہ صلواتُ
اللہ علیہ والسلام فرمود کہ خوش آمدی

بھی حلال ہے یہاں کے حاکم سے جو شریف کہلاتا ہے
حق اللہ کے بارے میں سوال کروں ، تو آنحضرتؑ نے
انکو رخصت نہیں دی اور فرمایا کہ مومن کے لئے سوائے
خدا کی ذات کے کوئی چارہ نہیں ہے نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ بندہ متوکل ہے یعنی متوکل کے لئے مطابق
حکم خدائتعالیٰ اور جو بھروسہ رکھے اللہ پر تو وہی اس کے
لئے کافی ہے۔ خدا کی ذات بس ہے نیز نقل ہے
اس نقل کی تائید میں کہ ایک روز اُس حبیبِ ذوالجلال
سے اضطرار کے بارے میں کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی نے
ترکِ دنیا یا ترکِ تدبیر کیا اور اسکو اضطرار پہنچا (فقر و
فاقہ میں بیتاب ہوگیا) تو کیا کرے آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ مرجائے پھر سائل نے کہا کہ میرانجی اگر وہ ٹھیر نہیں
سکا تو کیا کرے فرمایا کہ مرجائے تین بار آنحضرتؑ نے
اس کے جواب میں یہی فرمایا لیکن سوائے توکل کے
سوال وتدبیر کی رخصت آپ نے نہیں دی اسی نقل کی
تائید اس فرمانِ خدا سے ہوتی ہے کہ پھر جو کوئی ناچار
ہوجائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے
بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں یہاں بھی خدا
نے مردار کو حلال کیا ہے لیکن یہ حکم نہیں دیا کہ مالداروں
سے سوال کریں اور انکے محتاج ہوں۔ آخر کار حضرت
امام علیہ السلام نے مکۂ معظمہ میں بعضے انبیاء علیہم السلام
کی زیارت فرمائی جن کے مزارات بیت الحرام کے
اطراف واقع ہیں چنانچہ نقل ہے کہ جب حضرت
آدم صفی اللہ صلوات اللہ علیہ کی زیارت کو پہنچے
اور آپکی روح پاک سے ملاقات کی تو باکیدیگر ہم کنار

صفا آوردی دین محمدی پژمردہ شدہ بود تازہ کردی و حوا رضی اللہ عنہا ہم درکنار گرفتہ و گریہ بسیار نمودہ فرمودند کہ ایں گریۂ اشتیاق بود چوں ازآنجا فارغ شدند جامۂ پس پشت مبارک آنحضرتؑ ترگشتہ بود یاران پرسیلند میرانجی ایں تری جامہ بسبب چیست فرمودند کہ گریۂ حواؓ بعد ازانجا قصد بزیارت حضرت رسالت پناہ صلعم کردہ بودند فاما برحکم رضائے آنحضرتؐ آنذات پیغمبرصفاتؑ بازبہ ملک گجرات از بندر دیو یا کنبھات حضرت امام الابرار درشہر احمد آباد درمسجد تاجخاں سالار فرود آمدہ ہژدہ ماہ اقامت فرمودند فاعلوا ایہا المصدق درباب مسافرت از عجائبات خلیفۃ اللہؑ کہ ظاہر شدہ است حد و عد ندارد ولکن برحکم خیرالکلام مختصر یاد کردیم آنچہ شنیدیم دریںجا نوشتیم ان فی ذالک شہادۃ قاطعۃ علی صدق المہدی الموعود فبای شہادۃ اخری تؤمنون بہا ایہا المصدقون فبای آلاء ربکما تکذبان

باب سیزدہم

دربیان آمدن حضرت امام علیہ السلام

ہوئے حضرت آدم صفی اللہ صلوات علیہ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا آنا خوب ہوا تم نے صفائی بخشی دین محمدی پر افسردگی چھاگئی تھی تم نے اس کو تازہ کیا اور حوا رضی اللہ عنہا نے بھی گلے سے لگایا اور بہت روئیں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ گریۂ اشتیاق تھا جب وہاں سے فارغ ہوئے تو آنحضرتؑ کا جامہ پشت مبارک کی جانب تر تھا صحابہؓ نے پوچھا میرانجی جامۂ مبارک اس طرح تر ہونے کا کیا سبب ہے آنحضرتؑ نے فرمایا حوا رضی اللہ عنہا کے گریہ سے تر ہوا ہے بعد ازاں اسی جگہ سے آنحضرتؑ نے حضرت رسالت پناہ صلعم کی زیارت کا قصد فرمایا تھا لیکن آنحضرتؑ کی رضا کے بموجب اس ذات پیغمبر صفاتؑ نے پھر ملک گجرات کا سفر اختیار کیا اور بندر دیو یا کنبھات سے حضرت امام الابرارؑ شہر احمد آباد پہنچکر تاجخاں سالار کی مسجد میں اترے اور وہاں اٹھارہ مہینے آپ نے قیام فرمایا، پس جان اے مصدق کہ اس مسافرت کے درمیان میں جو عجیب وغریب واقعات خلیفۃ اللہؑ کے ظہور میں آئے بے گنتی اور بے حد ہیں لیکن بحکم خیرالکلام مختصر طور پر ہم نے ان کا ذکر کیا جو کچھ سنا یہاں لکھا ہے بیشک اس بیان میں شہادت قاطعہ ہے صدق مہدی موعودؑ پر پھر اور کس شہادت پر ایمان لاؤگے ۔ اے انصاف والو دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے

تیرھواں باب

حضرت امام ہادی و داعی سبیل ارشادؑ کے

هو الداعی الی سبیل الرشاد فی الشهر المشهور احمد آباد و اقامت کردن امیر الابرار در مسجد بزرگوار المعروف بمسجد تاج خان سالار و ذکر دعوی مهدویت کردن بہ دوم بار بامر پروردگار و تصدیق نمودن خلائق بسیار از علماء و فقہاء کبار و مشائخ و امراء عالی مقدار و لشکری و تجار و از زمرهٔ اہل افاضل و اراذل بے انحصار و از ہر قبیلہ از قبائل شتی بے شمار کہ من یهد اللہ فهو المهتدی بفضل حضرت غفار و من یضلل فلن تجد لہٗ ولیاً مرشدا بعدل الملک الجلیل الجبار فاعلموا ایها المصدق

نقلست کہ حضرت امام علیہ السلام بجز ایں چہار مقام چاپانیر و احمد آباد و پیران پٹن و بڑلی ہیچ جا ہژدہ ماہ اقامت نکردند چونکہ آمدن آنحضرتؑ دراں شہر مذکور شدہ است دراں زماں شہر مذکور باسی صد و شصت پورہ معمور بودہ است حضرت امام البر و البحورؑ در مسجد تاج خاں عنقریب دروازهٔ جمال پور منزل نمودند آں ولایت پناہ ہژدہ ماہ اقامت فرمودند و ہمیشہ آں ذات پیغمبر صفات بہ حکم یاقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہٗ الآیہ دعوت فرمودند چیا کہ آمدن او ہمچو آمدن پیغمبرے بود کیف تہلک امتی انا فی اولها و عیسیٰ فی آخرها

شہر مشہور احمد آباد میں آپکے بیان میں، اسی باب میں بیان اُس امیر الابرارؑ کے قیام فرمانے کا ہے مسجد کلاں المعروف مسجد تاجخاں سالار میں اور ذکر دعوی مہدیت فرمانے کا ہے دوسری بار بحکم پروردگار اور بے شمار خلائق علماء و فقہاء نامدار مشائخین، امراء ذی اقتدار لشکریوں تاجروں اعلیٰ ادنیٰ ہر طبقہ کے بے گنتی افراد مختلف قبائل میں سے ہر قبیلہ کے بے شمار ارکان کی تصدیق کا ذکر ہے کہ اللہ جس کو ہدایت دیتا ہے وہی راہ پاتا ہے حضرت غفار کے فضل سے اور جس کو وہ گمراہ کرتا ہے تو نہ پائیگا تو اس کا کوئی دوست مرشد بادشاہ جلیل و جبار کے عدل کی جہت سے پس معلوم کر اے مصدق **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے سوائے ان چار مقاموں چاپانیر، احمد آباد، پیراں پٹن اور بڑلی کے اور کسی جگہ اٹھارہ مہینے قیام نہیں فرمایا، جب آنحضرتؑ کی آمد اس شہر میں ہوئی اس زمانے میں اس شہر میں تین سو ساٹھ محلے آباد تھے حضرت امام زماں ہادی اہل جہاںؑ نے تاجخان کی مسجد میں جو دروازۂ جمال پور کے قریب واقع ہے نزول فرمایا، اس امام ولایت پناہؑ کا قیام اس جگہ اٹھارہ مہینے تک رہا اور ہمیشہ وہ ذات پیغمبر صفات مطابق اس حکم الٰہی کے کہ اے قوم والو اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی طرف بلاتے رہے کیونکہ آپ کا آنا ایک پیغمبر کے آنے کے مانند تھا کس طرح ہلاک ہوگی میری امت میں اس کے شروع میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میرے اہل بیت

والمهدی من اهل بیتی فی وسطها
درحق او پیغمبر صلعم می فرمود ودراں وقت
آنحضرتؑ را دعوی مرشدی و پیری و مدرسی
و مذکری ہم نبود وروش آنحضرتؑ بروشِ
اولیا نبود یعنی مشغول شدن بمطالعۂ علم
فقہ و یا تفسیر و حدیث و یا سلوک و حقایق
نبود و ملتفت بعبادات و اوراد نافلہ نبود
جز ادای فرایض وسنن رواتب ہیچ نہ
واز طریق مدرساں و از رسوم مذکراں ومشائخاں
کہ منسوب بہ بدعت و خلاف سنت
است بری بود بلکہ گریہ بر دوام و فقر تام
با توکل مدام و دعوت عام ہمچو دعوتِ پیغمبر
علیہ السلام سوی فرایض وسنن رواتب
و ذکر بہ دوام بود نقلست کہ ہر روز
برائے استماع دعوت پر فیض
وانتفاع آنحضرت خاتم ولایت مجمع
بزرگ شدے کہ از جہت کثرت ازدحام
مردمان خاص و عام گرد اگرد حضرت امامؑ
جائے نماندے اگرچہ فراخی مسجد بسیار
است کہ دروے جائے گنجائش مردمان
ہزار در ہزار است وصحن مسجد فراخ تر از
مسجد کبار است الحال آں مسجد بزرگوار
درانجا اظہار است الغرض چوں گرداگرد
آنحضرتؑ جای نماندے مردماں
در صحن مسجد ایستادندے وچوں اندر

سے اس کے درمیان میں ہیں، آپکے حق میں پیغمبر صلعم
نے فرمایا تھا، اور اُس زمانہ میں آنحضرتؑ کو مرشد
و پیر ہونے یا استاد و واعظ ہونیکا دعویٰ بھی نہیں
تھا آنحضرتؑ کی روش اور اولیا کی روش نہیں تھی
یعنے آپ علم فقہ یا تفسیر یا حدیث یا سلوک طریقت
یا حقائق تصوف کی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول نہیں
رہتے تھے اور نوافل کی صورت میں عبادات کی جانب
آپکی توجہ نہیں تھی فرائض اور موکدہ سنتوں کی ادائی
کے سوائے کوئی آپ کا وظیفہ نہ تھا ملاؤں کے طور
طریق مشائخوں اور واعظوں کے رسوم سے جو بدعت
کی طرف منسوب اور سنت کے خلاف ہیں آپ بالکل
پاک تھے بلکہ ہمیشہ گریہ فقر تام (حد درجہ ناداری) اور
توکل تمام برذات خدا اور پیغمبر علیہ السلام کی طرح فرائض اور
موکدہ سنتوں اور ذکر الہٰی کی جانب دعوت فرماتے
رہے نقل ہے کہ ہر روز آنحضرت خاتم ولایتؑ کے
بیانِ فیض رساں و دعوت پر منفعت کے سننے
کے لئے زبردست مجمع ہوا کرتا تھا خاص و عام لوگوں
کا ہجوم اس کثرت سے رہتا تھا کہ حضرت امامؑ کے
اطراف جگہ نہیں رہتی تھی اگرچہ مسجد کی چوڑائی بہت
ہے اور اس میں ہزاروں آدمیوں کی نشست کی
گنجائش ہے اور اس مسجد کا صحن بڑی سے بڑی مسجدوں
کے صحنوں سے کشادہ ہے زمانۂ حال تک وہ
عالیشان مسجد اُس مقام پر موجود ہے غرض یہ کہ
جب آنحضرتؑ کے اطراف لوگوں کو جگہ نہیں رہتی
تھی تو لوگ مسجد کے صحن میں کھڑے ہو جاتے تھے

صحن مسجد ہم جائے نماندے بر سر دیوار ہا و درختہائے مسجد ایستادہ شدہ استماعِ بیان پرانتفاع آنحضرتؑ میکردندے **نقلست** کہ دریں بیان معجزۂ عیان مہدی موعودؑ اظہر من الشمس ایں بود کسیکہ زانو در زانوی آنحضرتؑ نشست بودے وکسے کہ از ہمہ دورتر بودے دستنیدن آواز بیان ہمہ یکساں شنیدے **نقلست** ہر کہ در وقتِ بیان امام آخر زمانؑ حاضر بودے اکثر و اغلب اہل سعادت را بسبب فیض بیدریغ و تاثیر پسخوردہ مسکور و مجذوب شدے و ہر کرا از رشحات قطرات زادی بوقت فشاندن ریش مبارک آنذات پیغمبر صفات رشحہ رسیدے تا چند روز بیہوش و مدہوش ماندے و ہر کہ با آنحضرت خاتم ولایتؑ ملاقات کردے البتہ از افعال مذموم تائب شدہ با خلاق محمود رجوع کردے چنانچہ زانیاں از زنا و خونیاں از خون و دزداں از دزدی و بدکاراں از بدی و فاسقاں از فسق و عاصیاں از عصیان تائب شدندے چنانچہ **نقلست** کہ خواہر زادہ سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات شبے با چند اوباشاں بقصد زنا در خانہ محبوبہ خود آمدہ بود اتفاق صحبت خوب بر نیامد رنجیدہ شدہ آخر شب از انجا مستانہ و قاطع شمشیر

اور جب صحن میں بھی جگہ نہیں رہتی تھی تو مسجد کی دیوار اور درختوں پر کھڑے ہو کر بیانِ پر فیضانِ آنحضرتؑ کو سنا کرتے تھے **نقل** ہے کہ اس بیان میں حضرت مہدیِ موعودؑ کا علانیہ معجزہ اظہر من الشمس یہ تھا کہ جو شخص آنحضرت کے زانو در زانو (بالکل قریب) بیٹھا ہوتا اور جو شخص سب سے زیادہ دور رہتا بیانِ آنحضرتؑ کی آوازِ مبارک سب یکساں سنتے تھے۔ **نقل** ہے کہ حضرت امام آخر زمانؑ کے بیان کے وقت جو لوگ حاضر ہوتے تھے ان میں سے اکثر و بیشتر اہل سعادت پر آنحضرتؑ کے فیضِ بیدریغ اور پسخوردہ کی تاثیر سے سکر (عشقِ الہیٰ میں مستی) اور جذب (لطفِ الہیٰ کشش) کی حالت طاری ہوتی تھی اور جس کسی کو ایک چھینٹا اُس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے قطراتِ زاری کا ریشِ مبارک کو جھٹکنے کے وقت پہنچ جاتا تھا تو وہ کئی روز تک بیہوش و مدہوش رہتا تھا اور جو کوئی آنحضرت خاتمِ ولایتؑ سے ملاقات کرتا لازماً تمام برے افعال سے تائب ہو کر اچھے اخلاق کی طرف رجوع کرتا تھا چنانچہ زانی زنا سے خونی خوں ریزی سے چور چوری سے اور بدکار ہر قسم کی بدی سے فاسق فسق سے عاصی عصیان سے تائب ہوتے تھے چنانچہ **نقل** ہے کہ سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات کا بھانجا ایک رات چند اوباشوں کے ساتھ زنا کے ارادے سے اپنی محبوبہ کے گھر آیا تھا اتفاقاً صحبت اس کے

در دست گرفتہ روے بسوئے خانۂ خویش نہاد صبح صادق بدمید دید کہ درکنار آب جوے کہ آنرا سابھرمتی خطاب است حضرت امام اولوالالباب باصحاب خویش ایستادہ اند پرسید شما براے چہ کار آمدہ اید و اینجا چہ کار می کنید حضرت امام علیہ السلام فرمودند ہرکہ از دوست رنجیدہ برآید از دلالت ما بصلح در می آید از استماع ایں مقولہ انتفاع آں مرد را حالتے روے داد کہ نعرہ زد و تا مدتے بیہوش افتاد بعد رفاقت بتوفیق توبہ رفیق شد خرقۂ تجرید وکلاہ فقر پوشیدہ در صحبت آنحضرتؑ مشرف گشت نیز **نقلست** کہ ادنیٰ خارق مہدیِ موعودؑ درباب عام و خاص ایں بود کہ ہرکہ بدو رسیدے لاشک محبت کردے فی الحال میل دنیا از دل او رفتے و ذکر ذات حق در دل او آرام گرفتے انچہ بریاضت وخلوتِ سالہا نشود دراں یک ساعت شدے نہ یک دو کس را بلکہ ہرکہ بدو پیوست از مرد و زن امی و عالم حر و مملوک بالغ و صبی کمترین خارق آنحضرتؑ ایں بود کہ گفتہ شد قولہٗ تعالیٰ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا بالحساب

خاطر خواہ نہیں رہی رنجیدہ ہوکر آخرِ شب میں وہاں سے مستی کی حالت میں ننگی تلوار ہاتھ میں لیا ہوا نکلا اور اپنے گھر کا رُخ کیا، صبح صادق نمودار ہوئی اس نے دیکھا کہ ندی کے کنارے جس کا نام سابھرمتی ہے حضرت امام اولوالالبابؑ اپنے اصحابؓ کے ساتھ ٹھیرے ہوئے ہیں پوچھا کہ آپ کس واسطے آئے ہیں اور یہاں کیا کام کرتے ہیں، حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دوست سے رنجیدہ ہوکر نکلتا ہے ہماری رہبری سے صلح اختیار کرلیتا ہے اس مقولہ پرمنفعت کے سننے سے اس مرد پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ ایک نعرہ لگایا اور بہت دیر تک بیہوش پڑا رہا سکون ہونیکے بعد توبہ کی توفیق اس کی رفیق ہوئی درویشی کی گدڑی، فقر کی ٹوپی اس نے پہن لی، اور آنحضرتؑ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا **نقل** ہے کہ ادنیٰ معجزہ حضرت مہدی موعودؑ کا خاص و عام کے حق میں یہ تھا کہ جو کوئی ارادت کے ساتھ آپ سے ملتا بے شک و شبہ محب ہوجاتا فوراً دنیا کی رغبت اُس کے دل سے جاتی رہتی اور ذاتِ حق کے ذکر سے اس کا دل آرام پاتا جو بات سالہا سال کی ریاضت وخلوت سے نصیب نہیں ہوتی ایک گھڑی میں نصیب ہوجاتی تھی ایک دو شخصوں کی حد تک نہیں بلکہ جو کوئی آپ سے ملا خواہ وہ مرد ہو یا عورت امی ہو یا عالم آزاد ہو یا غلام بالغ ہو یا بچہ آنحضرتؑ کا ادنیٰ معجزہ یہ تھا جو بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم گنتی کرو

ان فی ذالک لآیات بینات و شهادات قاطعات لاولی الالباب حاصل الامر بصدقهٔ قدوم آنذات پیغمبر صفاتؑ هر یکے اہل دل پاسبانی اشتغال بحق نمودند بصفت استغراق که علماء از علم و مشائخاں از مشیخت و وزراء از وزارت و امراء از امارت و کاسباں از کسب عاری شدند و اکثر اہل دنیا از کار دنیا احتراز نمودند۔ فاعلم ایها المصدق اگر درینجا عدد و اسماء آں کسانیکه بر مهدویت آنحضرتؑ ایمان آورده ترک دنیا کرده اند نوشته شود کتابے مطوّل میگردد ذکر صحابهٔ خاص و قصهٔ سبب تصدیق باخلاص که مهاجر و مبشر و منظورِ آنحضرتؑ کرده اند کرده می شود تا بفضل اللہ مصدقاں را صدق بیفزاید و منصفاں را سوے حق ہدایت نماید **نقلست** ہم درینجا قصهٔ تصدیق امام علی التحقیق برگزیدهٔ رب العالمین اسمهٔ بندگی ملک برہان الدینؓ از جماعت فضلاء تبیانی خلیفهٔ ثالث امام ربانی عاشق سبحانی عمر ثانیؓ بود آورده اند که روزے حضرت امامؑ بیان آیت لن تنالوا البر حتّی تنفقوا مما تحبّون می فرمودند درینجا معنی لفظ بِر ذات خدا تعالیٰ اشاره

اللہ کی نعمتوں کی تو نہ گن سکو گے ان کو۔ بیشک اس بیان میں روشن نشانیاں ہیں قطعی شہادتیں ہیں عقل والوں کے لئے۔ حاصل کلام اس ذات پیغمبر صفاتؑ کے قدموں کے صدقہ سے ہر ایک اہل دل نے مشغولیت بحق کی حفاظت اختیار کی ایسی محویت کے ساتھ کہ علماء تعلیم و تعلم سے مشائخین مشیخت سے وزراء وزارتوں سے امراء اپنے کاروبار سے اور ہر قسم کے پیشہ ور اپنے پیشوں سے دست بردار ہو گئے اور اکثر اہل دنیا نے کاروبار دنیاوی سے منہ پھیر لیا۔ پس جان اے مصدق کہ اگر اس جگہ اُن حضرات کے اسماء جو آنحضرتؑ کی مہدیت پر ایمان لا کر ترک دنیا کئے لکھے جائیں تو ایک مطوّل کتاب ہوتی ہے یہاں صرف خاص صحابہ اور ان کی تصدیق با اخلاص کا ذکر کیا جاتا ہے جو مہاجرین و مبشرین اور منظورین آنحضرتؑ کے ہوئے ہیں تاکہ اللہ کے فضل سے مصدقوں کے صدق میں اضافہ ہو اور منصفین حق کی جانب ہدایت پائیں **نقل** ہے کہ برگزیدهٔ رب العالمین بندگی ملک برہان الدینؓ کے امام علیہ السلام کی تصدیق کرنے کا قصہ اسی جگہ کا ہے بندگی ملک برہان الدین علماء و فضلاء قسطیہ تبیانی سے تھے جو خلیفہ ثالث امام ربانی کے عاشق سبحانی عمر ثانیؓ ہوئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام آیت لن تنالوا البر حتّی تنفقوا مما تحبّون (ہرگز نہ پاؤگے تم خیر کو تا آنکہ خرچ کریں اپنی محبوب ترین چیز) کا

نمودند چونکہ بندگی ملک مذکور بزبان امام البر
والبحور بیان شنیدند اسپے وشمشیر نیکو مشہور
داشتہ بودند بحضور معلا گزرانیدہ
عرض کردند کہ میرانجی برایں دو چیز مارا
بسیار محبت است حضرت امامؑ قبول نہ
کردند و فرمودند کہ ایں اسپ و شمشیر برائے
کیست گفت برائے جان فرمودند کہ بندہ
برائے گرفتن اسپ و شمشیر نیامدہ است
خدا تعالیٰ جان شما را می طلبد نہ اسپ
وشمشیر بعدہٗ ہماں وقت ترک دنیا
کردہ صحبت امام الاحرار اختیار کردہ
اند تا مادام کہ در صحبت آنحضرت م
بودند من بعد خلفاء الذات المخصوص بالبشارات
الواضحات ثانی عمر فاروق ماحی البدعۃ
والفسوق را حضرت امامؑ خلیفۂ ثالث
شمردند و بشارات بسیار در حق ایشان
فرمودند **نقل** است آنحضرتؑ فرمودند
کہ میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ
ہردو ذاتی اند و یکے صفاتی ازیں ہردو
ذاتی ملک مذکور ہستند و قابلیت ذات
نیک صفات رفیع الدرجات ملک مذکور
آنچناں بود کہ حضرت امامؑ بندگی میاں شاہِ
نظامؓ را دریا نوش میفرمودند **نقل است**
کہ روزے درمیان بندگی ملک برہان الدینؓ
و بندگی میاں شاہ نظامؓ صحابہ کرام امام علیہ السلام

بیان فرمارہے تھے یہاں لفظ بتز (خیر) کا معنیٰ ذات ہے
خدا تعالیٰ ہونے کا اشارہ آنحضرتؑ نے فرمایا جب
بندگی ملک مذکور نے امام البر والبحورؑ کی زبانِ مبارک
سے یہ بیان سنا تو ایک گھوڑا اور تلوار بہت ہی خوب
اور مشہور جو اپنے پاس رکھتے تھے حضور عالی میں پیش کیا
اور عرض کیا کہ میرانجی ان دونوں چیزوں سے مجھ کو
بہت محبت ہے حضرت امامؑ نے قبول نہیں کیا اور
فرمایا کہ یہ گھوڑا اور تلوار کس کے لئے ہے انہوں نے
کہا جان کے لئے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ گھوڑا
اور تلوار لینے کے لئے نہیں آیا ہے خدا تعالیٰ تمہاری
جان طلب کرتا ہے نہ کہ گھوڑا اور تلوار اس کے بعد
انھوں نے اسی وقت ترک دنیا کیا اور امام الاحرارؑ کی
صحبت اختیار کی یہاں تک کہ ہمیشہ آنحضرتؑ کی صحبت
میں تھے آنحضرتؑ کے بعد خلفا ذاتی مخصوص میں ہیں
بشارات واضحہ سے ثانی عمر فاروق ماحی بدعت و
فسوق مانے گئے اور حضرت امام علیہ السلام نے ان کو
خلیفۂ ثالث کہا ہے اور بہت سی بشارتیں ان کے حق
میں فرمائی ہیں **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میراں
سید محمود اور میاں سید خوندمیر دونو ذاتی ہیں اور ان دونو
کے ساتھ والے ایک صفاتی ملک برہان الدین ہیں
اور ملک مذکور کی ذات نیک صفات عالی درجات کی
قابلیت ذاتی ایسی تھی کہ حضرت امامؑ بندگی میاں شاہِ
نظامؓ کو دریا نوش فرماتے تھے باوجود اس کے
نقل ہے کہ ایک روز بندگی ملک برہان الدین اور
بندگی میاں شاہ نظامؓ صحابی کرام امام علیہ السلام

چیزے گفتگو بود و مباحثہ نمودند بنا بر بندگی میاں
شاہ نظامؒ می فرمودند کہ میاں برہان الدین
ہشیار شوید کہ در دریا قدم می نہید بعدہٗ
ملک برہان الدینؓ جواب با بندگی میاں شاہِ
نظامؓ دادند کہ آرے میاں شاہِ نظام آنرا
کہ شما دریا می دانید بندہ ہمچناں ہفت
ہفت دریا یک نوش میکند لبِ بالا تر نمی گردد
آخر الامر ایں مذاکرہ بسمعِ مبارک حضرت امامؑ
رسید آنحضرتؑ فرمودند کہ آرے آنچہ میاں
برہان الدین میگویند درست است میاں برہان الدین
چنانچہ میگویند ہمچناں است نیز **نقلست**
از ابنِ مہدی موعودؑ بندگی میراں سید محمودؓ
در بابِ خلافت ملک مذکور بندگی میاں ابوبکرؓ
را مکتوب می نوشتند کہ ملک برہان الدین در دیہ
اقامت کردند چند نفر برابر ایشاں ہستند و مثلِ
ایشاں ہستند و نیز **نقلست** از عالم اسرار
اللہ ابن بندگی میاں خواجہ طٰہٰ اصحاب المہدی
الموعودؑ اسمہٗ بندگی میاں ملکجیو مہری در بابِ تعریف
و تاریخ ملک مذکورؓ می فرماید ابیات
؎

نیز ز خاصان گروہِ اخص
بود یکے رستہ ز قیدِ قفص
از حشم شاہ شجاعانِ دیں
کو ملک حجت و برہانِ دیں
بود چو آں شاہ سلطانِ دیں
زاں علمش گشتہ برہانِ دیں

کے درمیان کچھ گفتگو تھی باہم بحث کر رہے تھے۔ بنابریں
بندگی میاں شاہِ نظامؒ فرماتے تھے کہ میاں برہان الدین
ہوشیار رہو کہ دریا میں قدم رکھتے ہو یہ سنکر ملک برہان الدینؓ
نے بندگی میاں شاہ نظامؓ کو جواب دیا کہ ہاں میاں
شاہ نظام آپ جس کو دریا سمجھتے ہیں بندہ ایسے
سات سات دریا کو ایک گھونٹ کر کے پی جاتا ہے
اوپر کا ہونٹ تر نہیں ہوتا، آخر کار یہ گفتگو حضرت امامؑ
کے گوشِ مبارک تک پہنچی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
ہاں میاں برہان الدین جو کچھ کہتے ہیں درست ہے
میاں برہان الدین جیسا کہتے ہیں ویسا ہی ہے نیز
نقل ہے فرزندِ مہدی موعودؑ بندگی میاں سید محمودؓ
سے کہ ملک مذکورؓ کی خلافت کے بارے میں آنحضرتؓ
نے بندگی میاں ابوبکرؓ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر
فرمایا تھا کہ ملک برہان الدین نے ایک قریہ میں اقامت
کی ہے اور بھی چند اشخاص ان کے ساتھ ہیں جو انہی کے
جیسے ہیں نیز **نقل** ہے عالمِ اسرار اللہ ابن بندگی میاں
خواجہ طٰہٰؓ اصحاب مہدی موعودؑ سے جن کا نام بندگی
میاں ملکجی مہری ہے ملک مذکورؓ کی تعریف اور تاریخ
وفات اس طرح فرماتے ہیں ؎

(ترجمۂ ابیات)

ایک اور اخص جو مقتدا تھا
پنجرے سے جو نفس کے رہا تھا
تھا خدمتیِ شہِ شجاعاں
وہ حجتِ دیں، دیں کا برہاں
تھا شاہد شاہ دینؑ و منظور
برہان الدین ہے نام مشہور

بود عمر رائے باعلاء حق
آختۂ تیغ براعداء حق
منخرص بذل بمیدانِ عشق
صف شکنِ رزم عدوّانِ عشق
از اثر صحبت آں مرد فرد
پیر جواں گشتے و نامرد مرد
دعوت ارواح و درود و سلام
باد رساں بر دل و جانش مدام

آخر الامر بعد از وصال حضرت امیر ذوالکمال حبیب ذوالجلال خلافت ملک مذکور پنج سال ست درسنہ تسعمائۃ و خمس عشر از عالم فانی بدار باقی انتقال فرمودند چنانچہ مہری رضی اللہ عنہ می فرماید در تاریخ وفات ملک برہان الدین رضی اللہ عنہ۔

ع

زشش خلفاء خواص امام است
ملک برہان دین حق ذوالود
حضور صاحب التحقیق پردل
ہزار افسوس کاں مرد از جہاں شد
بجانش ہرچہ جز حق بد جمادی
جمادی آخرش زاں رحلت از خود
ز بعد رحلتش فرزند چوں وی
نکردہ مادر گیتی تولد
ولا تاریخ یار خاص مہدی
بجاں پشمر کہ یار خاص او بُد

ہم رائے عمر علوئے حق میں
تھا تیغ بکف عدو کے حق میں
میدان کا عشق کے وہ جانباز
اور دشمنِ عشق کا سر انداز
بوڑھے جو ملے جواں بنایا
نامرد کو مرد کر دکھایا
ارواح کی دعائیں اور سلامی
اس کے دل و جان پر دوامی

آخر کار حضرت امیر ذوالکمال حبیب ذوالجلالؑ کے وصال کے بعد ملک مذکور کی خلافت پانچ سال رہی ۹۱۵ھ میں اس عالم فانی سے دار القرار باقی میں انتقال فرمایا چنانچہ مہری رضی اللہ عنہ نے تاریخ وفات ملک برہان الدین رضی اللہ عنہ کی اس طرح فرمائی ہے ع

(ترجمۂ ابیات)

چھ خلفاءِ خواصِ امامؑ سے ہے
ملک برہانِ دیں حق کا پیارا
بہادر صاحبِ تحقیق پُردل
گیا دنیا سے ہے مرد یکتا
تھا غیرِ حق سب اُسکے حق میں جامد
جمادی آخریا میں وہ سدھارا
گیا وہ بعد اُسکے اُسکے جیسا
کوئی فرزند گیتی نے نہ پایا
سُن اے دل تھا وہ یارِ خاصِ مہدی
ہے یارِ خاصِ او بُد سال اُس کا
۹۱۵

منجملہ نہصد پانزدہ سال از ہجرت رسول اللہؐ میشود ولہٗ ایضاً یقال فی النظم تاریخ او رضی اللہ عنہٗ

نظم

بُد از خلفاء خاص مہدی اے دوست
ملک برہانِ دینِ داعیِ حق
جماد است آخریں حیواں از آں شد
جماد الآخر از خود ساعیِ حق
چو از خلفاش بُد تاریخ او زانست
کہ از خلفاء ہاد داعیِ حق

جملہ نوسو پندرہ سال ہجرت رسول اللہؐ سے ہوتے ہیں، نیز مہریؓ نے نظم میں ایک اور تاریخ آنحضرتؓ کی اس طرح فرمائی ہے ؎

(ترجمہ نظم)

تھا از خلفاء خاصِ مہدی اے دوست
ملک برہانِ دینِ داعیِ حق
جمادی آخریں ہے صاحبِ جان
اسی میں خود سے نکلا ساعیِ حق
تھا از خلفاءِ مہدیؑ اسکی تاریخ
کہو۔ خلفاء ہاد داعیِ حق

۹۱۵ھ

آنذات عالی درجات ستودہ صفات در ملک گجرات مدفون ہذا القصہ نیز بر اہل تمیز واضح باد کہ ملاقات ذات عالی صفات چہارم خلیفہ از امام علیہ السلام در ملک گجرات شدہ اعنی المبشر بلسان امام البر والبحر اسمہٗ بندگی ملک گوہر رضی اللہ عنہٗ ابتداء قصۂ ایشاں آنست کہ آنذات از ندماء خاص بادشاہ گجرات بودند وعلم کیمیا گری داشتہ وہم بگوش ایشاں از علماء زماں رسیدہ بود کہ مہدی بادشاہ مشرق و مغرب خواہد شد چونکہ ایشاں خبر ظہور حضرت امام البر والبحورؑ شنیدند بسیار خوشحال شدہ با حبیب ذوالجلال ملاقات کردہ درہماں ساعت امام علی التحقیقؑ را از روئے صدق تصدیق آوردہ ترک دنیا فرمودہ صحبت

وہ ذات عالی درجات ستودہ صفات ملک گجرات میں مدفون ہے قصہ مختصر نیز اہلِ تمیز پر واضح ہو کہ ملاقات ذات عالی صفات چہارم خلیفۂ امام علیہ السلام کی بھی ملک گجرات ہی میں ہوئی جو امام البرّ والبحرؑ کی زبانِ مبارک سے مبشر ہوئے ہیں جن کا نام بندگی ملک گوہر ہے رضی اللہ عنہٗ ابتدا ان کے قصہ کی یہاں سے ہے کہ آنحضرتؓ بادشاہِ گجرات کے مصاحبینِ خاص میں سے تھے اور کیمیا گری جانتے تھے علماء زمانہ سے انہوں نے یہ بھی سنا تھا کہ مہدی علیہ السلام مشرق و مغرب کے بادشاہ ہوں گے جب انھوں نے حضرت امام البر والبحورؑ کے ظہور کی خبر سنی تو بہت خوشحال ہو کر حبیب ذوالجلال سے ملاقات کئے اسی وقت صدق و اخلاص سے امام علی التحقیقؑ کی تصدیق کی اور ترک دنیا کر کے امام الابرار علیہ السلام

امام الابرار اختیار کردند **نقلست** کہ بعد از
مدت در پیش خاتم ولایت عرض کردند کہ میرانجی
علماء میگویند کہ مہدی بادشاہ می شود خدام
دعوی بادشاہی بفرمایند بندہ استعداد دوازدہ
ہزار سوار از زین و لجام و خیمہ و طناب و میخ
ہرچہ در کار باشد حاضر کنم حضرت امیر علیہ السلام
تبسم کردہ فرمودند کہ بعد از ادا ایں استعداد
بندہ چکاری کند کہ تا مہم سازی ایشاں شود ملک
مذکور بحضور پرنور نورٌ علی نور عرض کردند کہ میرانجی
بندہ علم کیمیاگری میدارد و آں سہ درخت
ہستند کہ اگر بر صد من مس گرم کردہ سہ قطرہ از
شیر آں درختہا بچکانند تمام زر خالص شود
و آں جوز ہندی کہ پر از کیمیا زیر بغل داشتہ
بودند بحضور آنحضرتؑ حاضر کردہ معلوم نمودند
بعدہٗ حضرت امام علیہ السلام در جواب ملک
گوہر عالی قدر فرمودند کہ میاں گوہر علماء را غلطی
شدہ است کہ میگویند مہدی بادشاہ می شود
آرے مہدی بادشاہ میشود ولی سرگیں اسپاں
لید اسپاں نکشد یعنی بادشاہ حقیقت کہ شاہی
او مشابہت با انبیاء و رسل دارد نہ کہ مشابہت
بادشاہی کفار اشرار مثل فرعون و نمرود بدکردار
و بدبخت نصر و شداد فجار **نقلست** کہ
حضرت امام البر والبحورؑ بندگی ملک گوہرؓ را
فرمودند کہ چندیں مدت کہ در صحبت بندہ
ماندید اینچنیں کردید ہنوز بہت خود زیر بغل

کی صحبت اختیار کی **نقل** ہے کہ ایک مدت گذر نیکے
بعد انھوں نے خاتم ولایتؑ سے عرض کیا کہ میرانجی
علماء کہتے ہیں کہ مہدی بادشاہِ وقت ہوگا، لہذا
ملازمان والا دعویٰ بادشاہی فرمائیں تو یہ بندہ
بارہ ہزار سوار زین و لگام ڈیروں رسیوں میخوں اور
دیگر ضروری ساز و سامان کے ساتھ مہیا کر دے گا
حضرت امیر علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اس سب
تیاری کے بعد بندہ کیا کرے جس سے ان کے کام بنیں
اور ان کی گزران ہو تب ملک مذکور نے حضور پر نور
نورٌ علی نور میں عرض کیا کہ میرانجی بندہ علم کیمیا گری جانتا
ہے اور وہ تین درخت ہیں کہ اگر سو من تانبا گلا کر تین
قطرے ان درختوں کے دودھ کے اس پر ٹپکائیں تو
تمام کا تمام خالص سونا ہو جاتا ہے اور وہ اندرائن
کا خالی پھل جو کیمیاء کے سفوف سے بھرا ہوا اپنی بغل
میں رکھتے تھے آنحضرتؑ کے سامنے حاضر کئے اور
اس کا سب حال انھوں نے بتلایا اس کے بعد حضرت
امام علیہ السلام نے ملک گوہر عالی قدرؓ کے جواب میں
فرمایا کہ میاں گوہر یہ علماء کی غلطی ہے جو کہتے ہیں کہ
مہدی بادشاہ ہوتا ہے ہاں مہدی بادشاہ تو ہوتا
ہے لیکن گھوڑوں کا گوبر اور انکی لید نہیں کھینچتا یعنے
بادشاہ حقیقت کا ہوتا ہے اس کی بادشاہی انبیاء
و رسل کی بادشاہی سے مشابہت رکھتی ہے نہ کہ کفار
اشرار مثل فرعون و نمرود بدکردار اور بخت نصر اور شداد
فجار کی بادشاہی سے **نقل** ہے کہ حضرت امام
کائناتؑ علیہ السلام نے بندگی ملک گوہرؓ سے فرمایا کہ

نہادیدبنا برانیشاں را از دائرہ بیروں کردند
ایشاں ہمدراں ساعت رجوع بہ فرمودۂ
آنحضرتؑ نمودہ بدست یک براو آں جوزِ
مذکور دادہ بحضورِ امام البرّ والبحورؑ فرستادہ
عذر خواہی با انکساری آوردہ عرض کردند کہ
ایں خطرۂ بادشاہی برمہدی و داشتن کیمیا
از ما گناہ شدہ است اگر حضرت میرانجی بہ بخشند
خدائتعالیٰ ہم بہ بخشد ایں جوز را ہرچہ در خاطر
مبارک می آید بفرمایند بعدۂ آنحضرتؑ آں
جوزِ کیمیا را در چاہ انداختن فرمود کہ مبادا ازاں
کیمیا کسے دیگر میل بطلب دنیا می کند و
رجوع ایشاں قبول فرمودند نقلست کہ
بندگی میاں سید سلام اللہؓ برائے
امتحان صدق ملک گوہرؓ ازاں کیمیا مذکور
اندکے بر کرانۂ چاہ افتادہ بود در خانہ
آوردہ و بر آفتابہ مس گرم کردہ
انداختند کہ بہ بینیم ملک گوہر راست
میگویند یا دروغ چہ می بینید کہ
آں آفتابہ ہمہ زر خالص شد در
پیش حضرت امام المحققین و امیر
المتقین آوردہ عرض کردند کہ میرانجی از
بندہ خیانت واقع شدہ است کہ
اندکے کیمیا ملک گوہر برائے امتحان
صدق ایشاں برداشتہ بودم و آزمودم
چنیں واقع شد حضرت امام البرّ والبحورؑ

اتنی مدت تک جو تم بندے کی صحبت میں رہے ایسا کیئے
ابھی تک اپنا بت بغل میں لئے ہوئے ہو' اسی بناء پر
انکو آنحضرتؑ نے دائرہ سے باہر کیا انھوں نے اسی
وقت آنحضرتؑ کے حکم پر سر جھکا دیا اور ایک برادر
کے ہاتھ جوزِ مذکور دیکر حضرت امامؑ کے حضور میں بھیجا
اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ معافی مانگی کہ یہ ذاتِ
مہدیؑ کے بادشاہ ہونے کا خطرہ اور کیمیا کی حفاظت کا
گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے اگر حضرت میرانجی بخش دیں
تو خدائتعالیٰ بھی بخش دے گا اور یہ کیمیا کا جوز حاضر
خدمت ہے جو کچھ خاطر مبارک میں آئے اس کے
بارے میں حکم دیں اس کے بعد آنحضرتؑ نے اُس کیمیا
کے جوز کو باؤلی میں ڈالنے کا حکم فرمایا کہ ایسا نہو کوئی
دوسرا اس کیمیا کو لے کر طلبِ دنیا کی جانب مائل
ہوجائے اور ان کے رجوع و توبہ کو آنحضرتؑ نے
قبول فرمایا **نقل** ہے کہ بندگی میاں سید سلام اللہ نے
امتحان ملک گوہر کی سچائی کا کرنے کے خیال سے
اس کیمیا کا ذرا سا سفوف جو باؤلی کے کنارہ پر پڑ گیا
تھا گھر میں لاکر ایک تانبے کا آفتابہ گرم کرکے اس
پر ڈالا یہ کہکر کہ دیکھوں ملک گوہر سچ کہتے ہیں یا جھوٹ
تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ وہ آفتابہ تمام زرِ خالص بن گیا
اس کو حضرت امام المحققین امیر متقینؑ کے حضور میں لاکر
انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی بندے سے ایک خیانت
واقع ہوئی ہے کہ تھوڑی سی مقدار اس کیمیا کی ملک
گوہر کی سچائی کے امتحان کے لئے باؤلی کے کنارہ سے
میں نے اٹھائی اور اس کو آزمایا تو یہ صورت پیش

درحق ملک گوہرؓ بشارت اظہر من الشمس والقمر داده فرمودند که امتحان صدق ایشان چه می بینید که گوہر گوہر است و مشقت ایشان که آں کیمیا را احمال کرده بودند آنہم حق تعالےٰ قبول کرده است آں زر مذکور را سویت کرده دادند **نقلست** که حضرت امیر علیہ السلام حوالۂ ملک گوہرؓ آب گرم کرده بودند یک روز ہیزم مہیا نبود بنا بر چہارپائی که آنرا کھاٹ میگویند زیر آتش کرده آب گرم کردند حضرت میرانؓ فرمودند چرا سوختید ایشاں عرض کردند که میرانجی چوب حاضر نبود بعدهٔ یک سویت زیادت کردند بنا بر ملک گوہرؓ بسیار بے شمار دلگیر شده گفتند که میرانجی طبیب حاذق اند مارا کم ہمت یافتہ چیزے نصیب دنیاوی زیادت فرمودند بعدهٔ حضرت میرانؓ خود تشریف آورده تسلی بسیار فرمودند بشارت داده اند و نیز مشقت ملک گوہرؓ مشہور الاشہر است **نقلست** که سلطان النصیر بدر المنیر اولوالامیر میاں سید خوندمیرؓ درباب خلافت ملک گوہرؓ از حضرت امام نور علیٰ نورؑ نقل میکنند که آنحضرتؑ ملک مذکور را چہارم خلیفۂ خود شمردند و مدت خلافت ایشاں علیہ الرضوان بعد از امام علیہ السلام

آئی یہ سنکر حضرت امام کائناتؑ نے ملک گوہرؓ کے حق میں بشارت شمس و قمر سے روشن تر دیکر فرمایا کہ انکے صدق کا کیا امتحان کرتے ہو کہ گوہر گوہر ہے اور انھوں نے جو مشقت اس کیمیاء کو اٹھا رکھنے میں برداشت کی ہے اس کو بھی حق تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے پھر اس زر مذکور کو آنحضرتؑ نے سب میں سویت کر دیا **نقل** ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ملک گوہر کے حوالہ پانی گرم کرنے کا کام کیا تھا، ایک روز لکڑیاں نہیں تھیں ملک مذکورؓ نے اپنی چارپائی جس کو کھاٹ کہتے ہیں توڑ کر جلادی اور پانی گرم کئے حضرت میرانؓ نے یہ دیکھکر فرمایا کہ تم نے چارپائی کیوں جلادی انھوں نے عرض کیا میرانجی لکڑیاں موجود نہیں تھیں اس کے بعد بوقت سویت آنحضرتؑ نے ایک سویت ان کو زیادہ مرحمت فرمائی جس کی بناء پر ملک مذکورؓ بہت رنجیدہ اور بیحد آزردہ خاطر ہوئے کہا کہ میرانجی طبیب حاذق ہیں مجھے کم ہمت پاکر آنحضرتؑ نے کچھ حصۂ دنیاوی میرے لئے زیادہ فرمایا اس کے بعد حضرت میرانؑ نے خود انکے پاس تشریف لاکر انکو بہت تسلی دی اور بشارت عطا فرمائی، نیز بندگی ملک گوہرؓ نے جو مشقت برداشت کی بہت مشہور ہے **نقل** ہے کہ سلطان نصیر بدر منیر اولوالامر میاں سید خوندمیرؓ نے ملک گوہرؓ کی خلافت کے بارے میں حضرت امام نورؑ علیٰ نورؑ سے نقل کی ہے کہ آنحضرتؑ نے ملک مذکور کو اپنا چوتھا خلیفہ گنا ہے اور آنحضرت علیہ الرضوان کی خلافت کی مدت امام علیہ السلام کے بعد چار سال ہوئی بعد چار سال کے

چہار سال شد بعد از چہار سال وصال باحضرت ذوالجلال والجمال در ماہ ذوالحجہ سنہ نہ صد و چہاردہ سال در شہر ٹھٹھہ روے نمود چنانچہ اصحاب مہدی موعود (مہری رضی) دریں باب در دیوان خود می فرمود

ملک گوہر معدن ناب عشق
یک از شش وزیران آن شاہ بود
چناں راسخ رای مہدی بدش
کہ با کوہ رسخش جہاں کاہ بود
چو بودش حج اکبر کبریا
ازاں رحلتش اندراں ماہ بود
چو بود آں زخلفاش تاریخ زاں
زخلفاء ادعوالی اللہ بود

۹۱۴ھ

منجملہ نہصد و چہاردہ سال می شود در باب بشارات ایشاں نقلہاے بسیار است لیکن خیر الکلام بر سخن اختصار است دریں جا قصۂ ملاقات میاں حاجی مالی با حضرت حبیب لائزالی

نقلست کہ میاں مذکور عارف عاشق طالب صادق ہمیشہ در طلب دیدار پروردگار متفحص و متجسس بودند ہر کسے کہ از علماء و فقہاء و مشائخ و فقراء را دیدند ہمیں سوال کردند کہ درمیان شما کسے ہست کہ مارا دیدار خدا نماید فاما ہیچ کس جواب ایشاں با صواب نگفت زیرا کہ نمودن دیدار پروردگار در دار

واصل بحق ذوالجلال والجمال ہوئے ماہ ذی حجہ ۹۱۴ھ میں شہرِ ٹھٹھہ میں آنحضرت رضی کی وفات واقع ہوئی چنانچہ اصحاب مہدی موعودؑ (مہری رضی) نے اس بارے میں اپنے دیوان میں فرمایا ہے ؎

(ترجمۂ ابیات)

ملک گوہرِ معدنِ خاصِ عشق
چھ وزراء مہدیؑ میں اُن کا وجود
تھے جوں کوہ راسخ بہ راے امامؑ
جہاں ان کو تھا کاہ ساں بے نمود
سدا چونکہ وہ حجِ اکبر میں تھے
اسی ماہ میں پائے دارُ الخلود
خلیفہ تھے مہدیؑ کے، تاریخ ہے
زخلفاءِ ادعوالی اللہ بود

۹۱۴ھ

جملہ نوسو چودہ سال ہوتے ہیں۔ آنحضرت رضی کے حق میں بشارتوں کی نقلیں بہت ہیں لیکن خیر الکلام جو مختصر ہے اسی پر یہاں اکتفا کیا گیا ہے اور حضرت حبیب لایزالیؑ سے میاں حاجی مالی کی ملاقات کا قصہ اسی جگہ کا ہے

نقل ہے کہ میاں مذکور عارف عاشق طالب صادق ہمیشہ دیدارِ پروردگار کی طلب میں متلاشی اور متفکر تھے جب کسی عالم فقیہ مشائخ اور فقیر کو دیکھتے اس سے یہی سوال کرتے تھے کہ تمہارے درمیان کوئی ایسا بھی ہے جو ہمکو خدا کو دکھلا دے لیکن کوئی شخص ان کا جواب ٹھیک طور پر نہیں دیتا تھا اس لئے کہ دارِ دنیا میں خدا کو دکھلانا داعی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ ابلا تا ہوں

دنیا بجز داعی ادعوالی اللہ علی بصیرۃ کار ہر
کسے نیست آخر الامر ایشاں شنیدہ بودند
کہ کعبۃ اللہ را بیت اللہ میگویند در انجا
بروم و بدیدار اللہ تعالیٰ مشرف شوم زیرا کہ
خانہ بجز صاحب خانہ نبود بنا بر قاصد حج بودند
درین میاں یک روز در باغیچہ در کار باغ
مشغول بودند کہ شخصے بہیأت درویشے
دراں باغ پیدا شد ایشاں طالب حق بودند
باو ہمیں سوال کردند آں شخص جلب داد کہ
دیوانہ خدا نمودن کار ہر کسے نیست اگر طالب
صادقی برو ہمسایۂ باغ سید محمد خدا بخش
آمدہ اند و ایشاں خدا ے را نمایند ایشاں
درحال دو سہرہ و دو ہار مستعد کردہ استقبال
کردند چہ بینند کہ امام علیہ السلام در محافہ نشستہ
بودند و صحابہ گرداگرد محافہ می آیند ایشاں آمدہ
ہمیں سوال کردند کہ درمیان شما آں کدام
ذاتے است کہ خدا را بنماید آنگہ حضرت
ولایت پناہ بزبان دربار گوہر نثار فرمودند
کہ بیا بہ ہمیں چونکہ ایشاں نزدیک
بدیدار مبارک حضرت امام الابرار
مشرف شدند گفتند کہ بس آنچہ مقصود
ما بود حاصل شد و آں ہر دو ہار و دو سہرہ
کہ آوردہ بودند قبول کردہ یک سہرہ و
ہار امام الابرار مشرف فرمودند یکے طالب
صادق لایزالی اعنی میاں حاجی مالی را مرحمت

ہیں اللہ کی طرف بصیرت پر کہنے والے داعی) کے سوائے
ہر شخص کا کام نہیں ہے، آخرکار انھوں نے یہ سنا تھا
کہ کعبۃ اللہ کو بیت اللہ کہتے ہیں تو ارادہ کیا کہ میں
وہیں جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف حاصل
کروں گا کیونکہ کوئی گھر بغیر گھر کے مالک کے نہیں رہتا
اس بناء پر وہ حج کے ارادے میں تھے اسی اثناء
میں ایک روز وہ ایک باغیچہ میں درختوں کو پانی دینے
میں مصروف تھے ایک شخص فقیرانہ لباس میں اس
باغ میں دکھائی دیا یہ تو خدا کے طالب تھے ہی اس سے
بھی انھوں نے وہی سوال کیا اس نے جواب میں کہا کہ
اے دیوانے خدا کو دکھانا ہر شخص کا کام نہیں ہے
اگر تو سچا طالب ہے تو جا اسی باغ کے قریب میں
سید محمد خدا بخش آئے ہوئے ہیں وہی خدا کو دکھلاتے ہیں
انھوں نے جب یہ بات سنی تو فوراً دو سہرے اور
دو ہار تیار کئے اور آنحضرتؑ کی جانب چلے تو کیا
دیکھتے ہیں کہ امام علیہ السلام ایک پالکی میں سوار ہیں اور
حضرت کے اصحاب پالکی کے اطراف چلے آتے ہیں
انھوں نے نزدیک پہنچکر یہی سوال کیا کہ تمہارے درمیان
وہ کون ہیں جو خدا کو دکھلاتے ہیں اس وقت حضرت
ولایت پناہؑ نے اپنی زبان دربار گوہر نثار سے
فرمایا کہ آ اور دیکھ جب یہ نزدیک ہو کر حضرت امام
الابرارؑ کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے تو
بول اٹھے کہ بس جو کچھ ہمارا مقصود تھا حاصل ہوا اور یہ
وہ دو نو ہار اور دونو سہرے جو یہ لیکر آئے تھے حضرت
نے قبول فرمائے ایک سہرا اور ایک ہار خود امام الابرار

کردند ایشاں را سہ روز حیات شدہ است
بعدہٗ ازیں عالم وفات شدند بنابر حضرت امام
علیہ السلام درحق ایشان فرمودند کہ ظرف خورد
بود گنجایش نداشت و باز فرمودند کہ طالب
صادق بود زود بمطلوب رسید و نیز ایشاں
را لقب حاجی فرمودند نام ایشاں دیگر بود
سبب حاجی گفتن آں بود کہ مرادِ حج ایشاں
دریں جا حاصل شد نقلست بعد از دفنِ
ایشاں اک برادر از صحابۂ امام آخرالزماں
پس از چند روز بر قبر میاں حاجی مالی چہ می بیند
کہ گلہا کہ روز دفن بر قبر شاں نہادہ بودند ہمچناں
تروتازہ ماندہ اند ہیچ پژمردہ نشدہ اند آمدہ
بحضرت معلّٰی خبر کرد حضرت امیرؑ فرمودند کہ
بروید قبر میاں حاجی را ہموار کنید کہ مبادا
مرداں پرستش می کنند و میاں حاجی در انجا کجا
است پشتِ ایشاں بر زمین نرسیدہ بود کہ
حق تعالیٰ قبول کردہ است ایشانرا با سبزی
محبت بود بنا بر گلہا تازہ ماندہ قبر دور کنید
و رینجا نقلہا در باب قصۂ تصدیق کردن صحابۂ
امام الابرار بسیار است لکن از خوفِ
الاطناب قصدِ ما بر کلام ضروری و
اختصار است حاصل الامر بدیں طریق
از امام علی التحقیقؑ بسیار طالبانِ حق و
جویندگانِ ذاتِ مطلق بمقصود رسیدند
و بعین الراس و القلب حق را دیدہ

نے پہنا اور ایک طالبِ صادق لا یزالی یعنی میاں حاجی مالی
کو مرحمت فرمایا انکی حیات صرف تین روز ہوئی تلقین ہونے
کے بعد حالتِ جذبہ میں اس عالم سے وفات پائے
بنا بریں حضرت امام علیہ السلام نے ان کے حق میں فرمایا
کہ ظرف چھوٹا تھا گنجائش نہیں رکھتا تھا، تجلّیِ الٰہی کی تاب
نہیں لا سکے) پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ طالبِ صادق تھے
جلد مطلوب کو پہنچے نیز آنحضرتؑ انکو میاں حاجی کا لقب
دیا ان کا نام اور ہی تھا انکو حاجی کہنے کا سبب یہ تھا
کہ انکو حج کی مراد اسی جگہ حاصل ہو گئی نقل ہے کہ
ان کے دفن کے بعد حضرت امام آخرالزمانؑ کے اصحاب
میں سے ایک برادر کا گذر چند روز کے بعد میاں حاجی
کی قبر پر ہوا کیا دیکھتے ہیں کہ پھول جو بروزِ دفن ان کی
قبر پر ڈالے گئے تھے ویسے ہی تروتازہ ہیں ذرا بھی
کمہلائے نہیں انھوں نے آکر آنحضرتؑ کی خدمت معلّٰی
میں یہ ماجرا بیان کیا، حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ جاؤ
میاں حاجی کی قبر کو زمین کے برابر کردو ایسا نہو کہ لوگ
پرستش کرنے لگیں میاں حاجی وہاں کہاں ہیں ان کی
پیٹھ زمین کو بھی نہ لگی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کو قبول
فرمالیا، ان کو چونکہ سبزی سے محبت تھی پھول تروتازہ
ہیں ان کی قبر میٹ دو۔ یہاں اور نقلیں دیگر اصحاب
امام الابرارؑ کے تصدیق کرنے کے بارے میں بہت ہیں
لیکن درازیِ عبارت کے خوف سے کلام ضروری پر
اختصار کا ہم نے ارادہ کیا ہے حاصل کلام اسی طریق سے
حضرت امام علی التحقیقؑ کے واسطے سے بہت سارے
طالبانِ حق اور جویندگانِ ذاتِ مطلق اپنے مقصود کو

دار دنیا دیدہ اند **نقلست** روایتاً از
قاضی بڈھن حاکم احمد آباد قاضی گفت
آنزماں کہ میرانسید محمد در مسجد تاجخاں فرود
شدہ بودند قاضی مذکور شاگرد قاضی سلیمان
مخاطب اسلام خاں بودند چونکہ قاضی مذکور
از شہر محمود آباد رواں شدند سوے احمد آباد
پیش اسلام خاں برائے وداع رفتند خان
مذکور گفت کہ حضرت میرانسید محمد در احمد آباد در
مسجد تاج خاں منزل فرمودہ اند شما اول بزیر
پاے مبارک مشرف شدہ سلام ایں کمینہ عرض
کردہ بعدہٗ ہر جا کہ خوش آید بروید قاضی بر
گفتار خان مذکور بر درِ مسجد وقتِ زوال
رسیدند و آنجا قرار گرفتند بسبب ادبِ
حضرت میراں ؑ را معلوم نکردند منتظر وقت
تا وقتِ ظہر شدند ناگاہ دراں حال
شخصے بلباس شیخی بفرمانِ خدا تعالیٰ آمدہ
قاضی را پرسیدہ گفت بیروں طلبید چیزے
سوالِ بینائی چشم سر می خواہم قاضی گفت
کہ ایں خیال بگذارید ہیچ کس بدیں وجہ
چیزے گفتن نتواند ہر کہ او را بہ بیند
مطیع و مسخر او گردد اگر ملاقات بخواہید
تا بوقت نماز بیروں خواہند آمد پابوسی بکنید
شیخ گفت کہ ما بزودی رفتن می خواہم دریں
گفتگو قاضی و شیخ بودند ناگاہ غیر وقت
آنحضرت ؑ بیروں آمدند قاضی و شیخ ہر دو

پہنچے چشم سر اور چشم دل سے حق تعالیٰ کو دار دنیا میں
دیکھ لیا **نقل** ہے روایت ہے قاضی بڈھن حاکم احمد آباد
کی کہ قاضی مذکور نے کہا کہ جس زمانہ میں میرانسید محمد تاجخاں
سالار کی مسجد میں اترے ہوئے تھے قاضی مذکور
شاگرد قاضی سلیمان المخاطب بہ اسلام خاں کے
تھے (جو محمود آباد میں رہتے تھے) جب قاضی مذکور
شہر محمود آباد سے احمد آباد جانے کے لئے نکلے تو
اسلام خاں سے رخصت حاصل کرنے کے لئے گئے
خانِ مذکور نے کہا کہ حضرت میرانسید محمد احمد آباد میں
تاجخاں سالار کی مسجد میں قیام فرما ہیں تم پہلے
آنحضرت کے مبارک قدموں کے پاس جاؤ اور قدمبوسی
سے مشرف ہو کر اس کمینہ کا سلام عرض کرو اسکے بعد
جہاں چاہو جاؤ قاضی بڈھن خانِ مذکور کے کہنے کے
مطابق حضرت میراں ؑ کی قدمبوسی کے لئے گئے اور
بوقتِ زوال مسجد کے دروازہ پر پہنچے اور وہیں
ٹھیرے رہے ادباً اپنے آنیکی اطلاع حضرت میراں ؑ
کو نہیں دی وقت کے منتظر تھے تاکہ بوقتِ ظہر آنحضرت ؑ
سے ملاقات کریں، یکایک اس دوران میں ایک شخص
مشائخانہ لباس میں بفرمانِ خدا تعالیٰ آکر قاضی سے
آنحضرت ؑ کا حال دریافت کیا اور کہا کہ آنحضرت کو
باہر بلاؤ چشمِ سر سے دیدارِ خدا کے بارے میں میں
کچھ پوچھنا چاہتا ہوں قاضی نے کہا کہ اس خیال سے
باز آؤ کوئی شخص اس صورت سے آنحضرت ؑ سے
کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر ملنا چاہتے ہو تو
نماز کے وقت حضرت میراں ؑ باہر تشریف لائینگے

پاے مبارک دیدہ متوجہ شدند امام علیہ السلام بغیر پرسیدۂ شیخ از خود فرمودند کہ ببصیرۃ اللہ تعالیٰ فی الدُنیا بہذا العین واقعۃ بعدۂ بیان ثبوت رویت فرمودند شیخ قبول کردہ منقاد شدہ رفت نیز **نقلست** کہ روزے حضرت امیر علیہ السلام براے غسل در جوے احمد آباد نام سانبھر متی می رفتند یک شخص اجنبی غیر آشنا دید کہ در جوے بود اورا فرمودند بیا بہ نشیں پشت ما بمال آنکس آمدہ پشت مبارک بمالید انگہ آنحضرتؑ میراںؑ فرمودند کہ تو بہ نشیں ما ہم پشت تو بمالیم چونکہ دست مبارک بر پشت او انداخت ہماں وقت اورا جذبۂ حق در ربود و پردہ از پیش چشم او برخاست عالم مغائبات معاینہ شد **نقلست** کہ چوں در حضور پرنور اعلیٰ درگاہِ معلّٰی ذکر فضیلت شیخ المشائخ مخدوم شیخ احمد کھٹو" کہ در سرکھیج عنقریب احمد آباد مدفون اند ذکر گذشت فرمودند کہ پہلوانی کردہ با دنگی مشتی ایمان بردہ اند و نیز اورا زاہد فرمودند و در باب شاہ عالم" کہ ولی کامل و مکمل ہستند در باب اوشاں عاشق اللہ فرمودند القصہ بعد از مدت قلت ظہور حضرت خاتم ولایت امام البر والبحور

تب قدمبوسی کر کے شیخ نے کہا کہ میں جلدی جانا چاہتا ہوں ابھی گفتگو میں قاضی اور شیخ تھے کہ یکایک بے وقت آنحضرتؑ باہر تشریف لائے قاضی اور شیخ دونو حضرت کے مبارک قدموں کو دیکھکر متوجہ ہوئے امام علیہ السلام نے شیخ کے سوال کے بغیر از خود فرمایا کہ بصیرت اللہ دنیا میں ابھی آنکھوں سے واقع ہے اس کے بعد آنحضرتؑ نے رویت باری تعالیٰ کے ثبوت کا بیان فرمایا شیخ مذکور قبول کر کے مطیع ہو کر گئے نیز **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت امیر علیہ السلام غسل کے لئے احمد آباد کی ندی میں جس کا نام سانبرمتی ہے گئے تھے ایک شخص اجنبی کو جو جان پہچان کا نہیں تھا آپ نے ندی میں دیکھا اس سے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ادھر آ بیٹھ ہماری پیٹھ مَل وہ شخص آکر آنحضرتؑ کی پشت مبارک کو مَلا اسکے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تو بیٹھ ہم بھی تیری پیٹھ ملینگے جب حضرت نے اپنا مبارک ہاتھ اس کی پیٹھ پر رکھا اسی وقت جذبۂ حق نے اس کو بیخود کر دیا اُس کی آنکھوں سے پردہ اٹھا عالم غیب اس پر کھل گیا **نقل** ہے کہ جب حضرت میراں علیہ السلام کے حضور پرنور اعلیٰ درگاہِ معلّٰی میں شیخ المشائخ مخدوم شیخ احمد کھٹو" کی فضیلت کا ذکر آیا جو احمد آباد کے قریب موضع سرکھیج میں مدفون ہیں تو حضرتؑ نے فرمایا کہ پہلوانی کر کے دھنگے مشتی کے ساتھ ایمان سلامت لے گئے ہیں۔ نیز انکو آنحضرتؑ نے زاہد بھی فرمایا اور شاہ عالمؒ کے بارے میں جو ولی کامل و مکمل ہوئے ہیں آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ ان کو آپ نے

در ولایت مذکور کما ظہور الشمس ظہور یافت وکبکبۂ بسیار و غلغلۂ بے شمار افتاد کہ مردے آمدہ است ہر کہ او را می بیند از و نہ بہ علم بیشتر شود و نہ مشیخت تواند کرد و نہ اہلِ دنیا کار دنیا تواند کرد ہر یکے از خود می رود و ترکِ دنیا می کنند و خلوت با ذکر حق میگیرند ہمدراں زماں بسیار علماء ربانی و صلحاء حقانی را در کشف معلوم شد کہ ہمیں ذات مہدی آخر زماں است ہنوز آنذات دعوئ کرامات و مرآت نکردہ بودند اگرچہ علماء ربانی و صلحاء حقانی قابلیت تمام یافتند و در کشف نیز معلوم کردند کہ ایں ذات مہدی است آخر زماں موعود الرحمان و لکن منتظر دعوئ بودند کہ رکنِ اصلی در ثبوتِ مہدویت دعوئ است چنانچہ نبوت دو رکن دارد یکے دعوے دوم اظہار معجزہ، نزدیکِ اہلِ استدلال و نزدیک اہلِ بصائر نیز نبوت دو رکن دارد یکے دعوئ دوم قابلیت یعنے اتصاف بصفات انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ ہمچناں مہدویت دو رکن دارد زیراچہ در مہدویت و نبوت فرق نام است و کار و مقصود یکے است چنانچہ فرق در نام معجزہ و خارق العرض

ماشق اللہ فرمایا حاصل کلام تھوڑی ہی مدت کے بعد حضرت خاتم ولایت امام البر والبحرؑ کا ظہور شہر مذکور میں آفتاب کی طرح ہو چکا بہت شہرت اور بیحد گڑبڑ مچ گئی کہ ایک مرد آیا ہے کہ جو کوئی اس کو دیکھتا ہے نہ علم میں اس سے آگے بڑھ سکتا نہ مشیخت اپنی قائم رکھ سکتا نہ اہلِ دنیا کوئی شخص اپنے کسی کام پر برقرار رہ سکتا ہے ہر ایک اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ترک دنیا کرتا اور ذکر حق کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے اسی زمانے میں بہت سے علماء ربانی اور صلحاء حقانی کو بذریعۂ کشف معلوم ہو چکا تھا کہ یہی ذات مہدیؑ آخر زماں ہے ابھی اُس ذاتِ پاک نے دعوئ بہ تکرار نہیں فرمایا تھا اگرچہ علماء ربانی اور صلحاء حقانی نے بدرجۂ اتم قابلیت آپکی ذات میں پائی اور کشف سے بھی معلوم کر لیا کہ یہی ذات مہدی آخر زماں موعودِ رحماں ہے لیکن دعوے کے منتظر تھے کیونکہ رکنِ اصلی ثبوتِ مہدیت میں دعوئ ہے جیساکہ نبوت دو رکن رکھتی ہے ایک دعوئ دوسرا اظہارِ معجزہ، اہلِ استدلال صاحبانِ بصیرت کے نزدیک نبوت کے دو ہی رکن ہیں ایک دعوئ دوسرا قابلیت یعنے متصف ہونا انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی صفات سے اسی طرح مہدیت دو رکن رکھتی ہے اس لئے کہ مہدیت اور نبوت میں نام کا فرق ہے کام اور مقصود دونو کا ایک ہی ہے جیساکہ نام کا فرق معجزہ اور خارق میں ہے

بعد از مدت آں خاتم ولایت بفرمان پروردگار
در مسجد تاجخاں سالار بحضور جماعت صحابہ
ذوالاخیار فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ میشود
کہ تو مہدی موعودی پس مومناں آمنا وصدقنا گفتہ
منقاد شدند واضح باد کہ دعوی مہدویت کہ دوم
بار بفرمان حضرت کردگار واقع شد بعد ازیں
دعوی حیات آں حبیب ذوالجلال ہفت سال
شد کہ لفظ حدیث یعیش سبع سنین
صحیح شد و تاریخ ایں دعوی نہصد و سہ سال شدہ
بود چنانچہ ہمراں لفظ مبارک آنحضرت تاریخ
دعوی حقتعالیٰ اظہار می فرماید ایں است
انہ قال بامر اللہ عز وجل انا مہدی
الموعود بعدد تسعمائۃ وثلث سنۃ من
الھجرۃ النبی صلعم ان فی ذلک لآیات
قاطعات وشہادات واضحات علی
صدقہ کالشمس العیان فبای آیۃ
بینۃ وشہادات قاطعات تومنون
بھا فبای آلاء ربکما تکذبان

باب چہاردہم

در بیان موجب اخراج امام آخر زماں ہو المہدی
الموعود والہادی الی سبیل الرشاد از شہر المذکور
المسمی باحمد آباد نقلست در اں ہنگام
کہ امام علیہ السلام در آنجا قدم سعادت فرمودند
دریں ولایت بسیار خلائق وعلماء وصلحاء کہ
صاحب کشف وتقوی بودند علم ظاہری وکشف

الغرض ایک مدت کے بعد اس خاتم ولایتؑ نے بحکم پروردگار
مسجد تاج خاں سالار میں جماعت صحابہ اخیار میں فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے یہ سنکر
سب اہل ایمان نے آمنا وصدقنا کہا اور آنحضرتؑ کی
اطاعت اختیار کی، واضح ہو کہ یہ دعوی مہدیت دوسری
دفعہ جو فرمان حضرت کردگار سے واقع ہوا اس دعوے
کے بعد اس حبیب ذوالجلال کی حیات سات سال
ہوئی اس طرح لفظ حدیث یعیش سبع سنین (زندہ رہینگے
سات سال) صحیح ثابت ہوا اور اس دعوے کی تاریخ
۹۰۳ھ نوسو تین سال ہوئی چنانچہ آنحضرتؑ کے انہی
الفاظ مبارک سے حق تعالیٰ نے دعوے کی تاریخ ظاہر
فرمائی ہے مادہ تاریخ یہ ہے انہ قال بامر اللہ عز
وجل انا مہدی الموعود اس کے کل عدد نوسو تین
ہوتے ہیں جو سال ہجرت نبی صلعم ہے بیشک اس بیان
میں قطعی نشانیاں اور واضح شہادتیں مہدیؑ کے صدق پر
ہیں جو آفتاب کی طرح عیاں ہیں پس اے منکرو اور
کس کھلی نشانی اور قطعی گواہی پر ایمان لاؤ گے دیکھو
فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

چودھواں باب

حضرت امام آخر الزماں مہدی موعود ہادی سبیل الرشاد
کے اخراج کے سبب کے بیان میں شہر مذکور مسمی احمد آباد
سے نقل ہے جس زمانہ میں کہ امام آخر الزماں علیہ السلام
نے قدم سعادت سے اس شہر کو مشرف فرمایا یہاں
کے بہت سے لوگ اور علماء وصلحاء جو صاحب کشف وتقوی
تھے اور علم ظاہری و باطنی بدرجہ کمال رکھتے تھے ان میں

باطنی بکمال داشتند و ہر یکے خورد و بزرگ
سر بر عتبۂ شریف نہادند الا دو سہ شقی بجسد
مغلوب گشتہ دوزخی شدند بعد از معرفتِ
ذاتِ مہدی موعودؑ بمقتضائے ما عرفوا کفروا
بہ منکر شدہ بودند نقلست کہ روزے
چند متعلمان منکر در مجلس امام البر و البحر مہدی
موعودؑ آمدہ بودند و در خاطر ہر یکے چیزے
اندیشیدند و بطریق امتحان نشستند و حضرت
مہدی موعودؑ بدعوتِ خلق مشغول بودند ہمیں کہ
ایں منکراں نشستند حضرت مہدیؑ با ایشاں التفات
کردہ فرمودند قل لا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا
اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحیٰ
الی الآیہ منکراں متحیر وار ر ا نستند و یقین
پنداشتند کہ ایں جواب ما است و تاثیر
جذب الی اللہ در دل ایشاں بمقدارے
پدید آمد کہ بعد از فراغت مجلس در خورد
آمدن نتوانستند و راہ خانہ ہم فراموش
کردند و در دل ایشاں گذشت کہ اسلام
این است و ماورائے ذالک ضلالت
پنداشتند بعد از زمانے ایں خطرہ را
ضلالت دانستند و آں ذات فائض فیوضات
را ساحر و کاہن نام نہادند و درمیان خلق ضال
و مضل نام کردند و اکثر جوانمرداں را مانع از
ملاقات شدند و می گفتند کجا می روید آں مرد

سے ہر ایک خورد و بزرگ نے اپنا سر اس آستانۂ مبارک
پر رکھدیا بجز دو تین بدبختوں کے جو حسد سے عاجز ہوکر
دوزخی ہوئے، ذاتِ مہدیِ موعودؑ کی معرفت کی
صورتوں کے باوجود مطابق فرمانِ حق تعالیٰ نہیں پہچانا انھوں
نے اور اس کا انکار کیا منکر ہو گئے چنانچہ نقل ہے
کہ ایک روز چند متعلم جو منکرین سے تھے حضرت مہدیِ
موعودؑ کی مجلس میں آئے اپنے دلوں میں انھوں نے
کچھ سوچ لیا تھا اور آزمائش کے لئے بیٹھے تھے
حضرت مہدیؑ جو خلق اللہ کو دعوت الی اللہ کرنے میں
مشغول تھے جوں ہی کہ وہ منکرین آ کر بیٹھے حضرتؑ
نے انکی طرف رُخ کیا اور یہ آیت پڑھی کہدے کہ میں تم
سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
اور نہ غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ یہ تم سے کہتا ہوں
کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں
جو مجھے وحی کی جاتی ہے تا آخر یہ سنکر اُن منکرین کو
سخت حیرت ہوئی انھوں نے یقین کے ساتھ جان لیا
اور سمجھہ لیا کہ یہ ہمارا ہی جواب ہے اور اللہ کی طرف
کشش کی تاثیر ان کے دلوں میں اس درجہ رونما
ہوئی کہ اس مجلس سے فراغت پانے کے بعد
وہ اپنے میں نہیں رہ سکے اور گھروں کو جانیکے راستے
بھی بھول گئے اس وقت ان کے دلوں میں یہ بات
گذری کہ اسلام یہی ہے باقی جو کچھہ ہے ضلالت ہے
پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد انھوں نے یہ بات جو
دل میں لائی تھی اسی بات کو ضلالت جانا اور ذاتِ
فائض فیوضات مہدیِ موعودؑ کو جادوگر اور کاہن کا نام

تاثیر ساحری دارو کہ بعد از دیدن روے او دل برقرار نمی ماند و ہمہ کارہاے دنیاوی ابتر می شود ھذا معجزۃ الانبیاء و المرسلین قد ظہر فی ذات امام العارفین ع فقط الغرض چوں خلایق بسیار از ہر قبائل بے شمار چہ علماء و فقہاء و مشائخ و فقراء و سوداگراں و بعضے کاسباں وچہ اہل افاضل و قوم ارازل از ہر قسمے علایق پیری و مریدی و شاگردی از علماء و مشائخ زمانہ گذاشتہ در ملازمت آستانۂ آنحضرت ع سر تسلیم نہادہ منقاد گشتند و ترک دنیا با ترک ما سوی اللہ شدہ صحبت آنحضرت ع اختیار کردہ اند بنا براں دو جماعت کہ بزبان پیغمبر صلعم بعداوت مہدی موعود از جہت زوال ریاست مشتہر بودند مخالفت بے موجب و عداوت ناحق کردند بعضے علماء غیر عامل کہ علماء السوء می گویند و مشائخ جاہل کہ قطاع الطریق خوانند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء المہدی فی وسط الزمان لا یخالفونہ الا العلماء والفقہاء خاصۃ لانہم لا یبقی ریاستہم و فی الفتوحات المکیۃ قال اذا خرج ھذا الامام المہدی فلیس لہ عدو مبین الا العلماء والفقہاء خاصۃ لانہم لا یبقی ریاستہم کما لا یبقی

دیا اور خلق میں ضال و مضل کہنے لگے اور یہ نامرد اکثر جوانمردوں کو حضرت ع کی ملاقات سے روکنے لگے اور کہنے لگے کہ کہاں جاتے ہو وہ مرد جادوگری کی تاثیر رکھتا ہے اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد دل اپنی جگہ پر نہیں رہتا دنیاوی تمام کام ابتر ہو جاتے ہیں یہ ہے معجزۂ انبیاء و مرسلین کا جو امام العارفین ع کی ذات سے ظاہر ہوا ہے فقط غرض یہ کہ جب بے شمار لوگ ہر قبیلہ کے اور بے گنتی علماء فقہاء مشائخین فقراء اور تاجر اور دیگر اہل کسب اعلیٰ طبقہ اور ادنیٰ طبقہ کے ہر قسم کے علاقے پیری مریدی اور شاگردی علماء و مشائخین سے چھوڑ کر آنحضرت ع کے آستانہ کی ملازمت میں اپنے سر جھکا دئے اور مطیع ہو گئے دنیا اور ما سوی اللہ کو ترک کر کے آنحضرت ع کی صحبت اختیار کر گئے بنا بریں وہی دو گروہ جن کی دشمنی مہدی موعود ع کے ساتھ ان کے زوال ریاست کے باعث بزبانِ پیغمبر صلعم ثابت ہو چکی تھی بلا وجہ مخالفت اور ناحق عداوت پر کمربستہ ہوئے بعض ان میں علماء بے عمل تھے جن کو علماء سوء کہتے ہیں اور بعض مشائخین جاہلین تھے جن کو دین کے رہزن کہتے ہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب مہدی درمیانی زمانے میں آئیں تو ان کی مخالفت خصوصاً علماء و فقہاء ہی کریں گے کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی اور فتوحاتِ مکیہ میں مذکور ہے فرمایا نبی ع نے جب کہ یہ امام مہدی نکلے تو اس کا علانیہ دشمن سوائے علماء و فقہاء کے خاصکر کوئی نہ ہو گا کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی جیسا کہ باقی نہیں رہے گی

ریاستہ الیہود والنصاریٰ الغرض
چون شاگردان علماء و مریدان مشائخان
زمان رجوع بطرف خلیفۃ الرحمان کردہ وریاست
ہر دو جماعت محض للہ بجہت محبۃ اللہ برباد
دادہ و لہذا ایک سوال بحضرت حبیب
ذوالجلال کردہ فرستادند کہ اگر منکوحۂ کسے
در حیات شوہر خود بے اجازت رفتہ شوہر دیگر
خواہد در شرع جائز است یا نہ آنحضرتؐ
در جواب شان فرمودند شمارا مسئلہ شرعی فراموش
شد کہ در شرع چون است کسے دختر خود را
بہ عنین نکاح کردہ داد و او پوشیدہ
حال بود بعد از مدت تحقیق شد کہ او عنین
است در شرع تفریق کنند یا نکنند
و کالائے در بازار بامید سلامتی می خرند
اگر عیب شرعی در وے ظاہر شود آں عقد
بیع فاسد شود یا نمی شود و واپس دہند
یا نمی دہند پس مقصود دینی از مقصود دنیا
کمتر نباشد خاصًا مقصود دینی جائے
حاصل نشود پیوند نباید برید بیزار نباید شد
و مقصود دینی از جائے دیگر طلب نباید
کرد زہے طلب دین زہے طلب دیدار
خدا تعالیٰ زہے طلب عقبیٰ کہ در طلب
مقصود دنیاوی تفریق و بیزاری روا می
دارند و در حصول مقصود دینی روا نمی دارند
رحم اللہ من انصف نقلست

ریاست یہود و نصاریٰ کی الغرض جب علماء زمانہ کے
شاگردوں نے اور مشائخین وقت کے مریدوں نے
حضرت خلیفۃ الرحمان علیہ السلام کی طرف رجوع کیا اور ان
دونوں جماعتوں کے اقتدار کو انھوں نے محض اللہ
کے لئے اور اللہ کی محبت میں برباد کیا تو ان لوگوں
نے حضرت حبیب ذوالجلال کے پاس ایک سوال
کروایا کہ اگر کسی شخص کی منکوحہ اپنے شوہر کی زندگی
میں اس کے بے اجازت گھر سے جائے اور دوسرا
شوہر کرنا چاہے تو شرع میں یہ بات جائز ہے یا نہیں تو
آنحضرتؐ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ تم کو مسئلہ شرعی
یاد نہیں ہے کہ شرع میں کیا حکم ہے جب کہ کوئی شخص
اپنی لڑکی کسی نامرد کے نکاح میں دے اور اس کا
حال پوشیدہ ہو پھر ایک مدت کے بعد یہ ثابت ہو جائے
کہ وہ نامرد ہے تو شرع میں ان دونوں کو جدا کر دیتے
ہیں یا نہیں اور بازار سے کوئی چیز اس کے صحیح و سالم
ہونے کی امید پر خریدتے ہیں اگر عیب شرعی اس میں
ظاہر ہوتا ہے تو وہ عقد بیع فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں
اس کو واپس کرتے ہیں یا نہیں پس دینی مقصود دنیاوی
مقصود سے کمتر تو نہیں ہوگا، خصوصًا مقصود دینی ہی
جس جگہ سے حاصل نہ ہو اس جگہ سے تعلق نہیں توڑنا
چاہیئے اور بیزار نہیں ہونا چاہیئے اور مقصود دینی دوسری
جگہ سے طلب نہیں کرنا چاہیئے واہ کیا اچھی طلب
ہے دین کی کیا اچھی طلب ہے دیدار خداتعالیٰ کی اور
کیا اچھی طلب ہے آخرت کی بھلائی کی کہ دنیاوی
مقصود کی طلب میں تو تفریق و بیزاری کو جائز رکھتے ہیں

چوں علماء و مشائخ زماں کہ حاسد بخلیفۃ الرحماں شدہ بودند دریں معاملہ باآنحضرتؑ مقاومت نتوانستند و درباب دعوی مہدویت و ثبوت رویت باآنحضرتؑ ہیچ جواب ندانستند بنا بر اخراج امام الآفاقؑ اتفاق کردند بحضور سلطان محمود بادشاہ گجرات رفتہ محض از جہتِ رفتنِ ریاست خود کہ اذا جاء الحق و زھق الباطل می شود حکایت حضرت خاتم ولایت موصوف بصفات خاتم النبی صلعم میکردند کہ اکثر علماء و امراء و وزراء و خواتین و ملوک گجرات و شیخ زادگان و سپاہان و تمام لشکریان بہ سیدے کہ آمدہ است مرید می شوند و ترک دنیا کردہ در صحبت وی می آیند پس اگر ہمہ لشکر بادشاہ فقیر شود تا کارے مشکل می شود چراکہ گرداگرد گجرات میواسی اعنی قطاع الطریق کفار متمرد و اشرار بسیار اند دیگر آنکہ میر سید محمد حقایق بیان می کنند و جائیکہ حقایق بیان میشود بادشاہ را و ملک را ضررے پیش آید بادشاہ گفت پس تدبیر ایں کار چہ باید کرد گفتند از شہر خود بیروں باید کرد آخرالامر چونکہ مردمانِ محمود بیگڑہ بشرطِ ادب بجا آوردہ انچہ پیغام اخراج بود با امامؑ رسانیدند

اور دینی مقصود کے حصول میں جائز نہیں رکھتے۔ اللہ رحم کرے انصاف والے پر نقل ہے کہ علماء و مشائخین وقت جو آنحضرت خلیفۃ الرحمٰنؑ کے حسد میں مبتلا تھے اس معاملہ میں آنحضرتؑ کا مقابلہ نہیں کر سکے اور مہدیت کے دعوے اور دیدارِ خدا کے ثبوت میں بھی آنحضرتؑ کو کوئی جواب نہ دے سکے تو اسی بناء پر انھوں نے امام الآفاقؑ کے اخراج پر اتفاق کیا سلطان محمود بادشاہ گجرات کے پاس جاکر محض اپنا اقتدار جاتا رہنے کے خوف سے کیوں کہ جب حق آیا تو باطل مٹ گیا کی صورت درپیش ہوتی ہے انھوں نے حضرت خاتم ولایتؑ موصوف بصفات خاتم الانبیاء صلعم کا حال یوں بیان کیا کہ اکثر علماء، امراء، وزراء، بیگمات اور گجرات کے شہزادے شیخ زادے سپاہیاں اور تمام اہل لشکر اس ایک سید سے جو آیا ہوا ہے مرید ہوتے جارہے ہیں بہت سارے ترک دنیا کرکے اس کی صحبت اختیار کر رہے ہیں اگر اس طرح بادشاہ کا تمام لشکر فقیر ہو جائے تو بڑی مشکل کا سامنا ہوگا کیونکہ گجرات کے چاروں طرف میواسی یعنے راہزن کفار سرکش اور اشرار بہت ہیں دوسری بات یہ ہے کہ میر سید محمد حقائق بیان کرتے ہیں اور جس جگہ اسرار حقیقت بیان ہوتے ہیں اس جگہ بادشاہ اور سلطنت کو نقصان پہنچتا ہے بادشاہ نے یہ فریاد سن کر کہا کہ پھر اس کام کی تدبیر کیا کرنی چاہیئے انھوں نے کہا اپنے شہر سے ان کو باہر کر دینا چاہیئے آخر کار محمود بیگڑہ کے لوگ آنحضرتؑ کی خدمت میں آئے اور آداب بجا لا کر

کہ از ینجا پیشتر شوبد حضرت امیر علیہ السلام فرمودند کہ چہ سبب کسانِ بادشاہ گفتند کہ علماء ومشائخ بہ بادشاہ گفتہ اند کہ سید محمود حقایق بیان می کنند بادشاہ را گران است آنحضرتؑ فرمودند کہ حقایق چنیں چیزے نیست کہ بر زبان بیاید ایں بے خبراں چہ دانند بندہ شریعت مصطفےٰ صلعم بیان میکند اگر حقایق بیان کنم شما سوختہ گردید بعدہٗ حضرت میراںؑ بفرمانِ حضرت رحمان از انجا رواں شدہ بہ موضع سولہ بنا تیج دیہ است دران مقام کردند **نقلست** کہ در دیہ مذکور از تاثیر پسخوردہٗ امام البر والبحر چاہ تلخ شیریں شدہ است چنانچہ در دولت آباد عنقریب روضۂ سید محمد عارفؒ ونیز در ینجا قصۂ تصدیق وملاقات بندگی میاں نعمتؓ واقع شدہ است **نقلست** کہ ایشاں از اکابران گجرات از قبیلۂ بنیانی بودند بسیار متمرد و خونریز و راہزن کہ ہر یک از شر و فتنۂ ایشاں پر حذر بودند روزے پسرِ حبشی را کشتند آں حبشی فریاد بہ بادشاہ رسانید و حقیقتِ اوّل کہ آزارِ مردماں بود معلوم کرد بادشاہ کسانِ خود را برائے گرفتن شاں فرستاد وایں خبر بندگی میاں نعمتؓ را رسید بابت و پنج سوار گرفتند

بادشاہ کا پیغام جو اخراج کے بارے میں تھا امامؑ کو پہنچایا کہ یہاں سے آپ آگے چلے جائیے حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیوں بادشاہ کے لوگوں نے کہا کہ علماء اور مشائخین نے بادشاہ سے کہا ہے کہ سید محمد حقائق بیان کرتے ہیں بادشاہ کے لئے یہ بات نقصان رساں ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حقایق ایسی چیز نہیں ہے جو زبان سے ادا ہوسکے یہ بے خبر کیا جانیں بندہ مصطفےٰ صلعم کی شریعت بیان کرتا ہے اگر حقایق بیان کروں تو تم جلکر خاک ہوجاؤگے اس کے بعد حضرت میرانؑ بفرمانِ حضرت رحمٰن وہاں سے روانہ ہوکر سولہ بنا تیج نامی ایک قریہ میں پہنچے اور وہیں قیام فرمائے **نقل** ہے کہ قریہ مذکور میں آنحضرتؑ کے پسخوردہ کی تاثیر سے ایک کھاری پانی کے کنوئیں کا پانی میٹھا ہوگیا جیسا کہ دولت آباد میں سید محمد عارفؒ کے روضہ کے قریب ہوا تھا نیز اسی جگہ کا قصہ ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ کی آنحضرتؑ سے ملاقات ہوئی اور آنحضرتؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے **نقل** ہے کہ میاں نعمتؓ گجرات کے بڑے لوگوں میں سے اور بنیانی قبیلہ سے تھے، بہت سرکش، خوں ریز، راہزن ایسے تھے کہ ہر شخص ان کے فتنہ و شر سے ڈرتا تھا ایک روز انھوں نے ایک حبشی کے لڑکے کو مار ڈالا، حبشی نے بادشاہ سے فریاد کی اور اس سے قبل کے سب واقعات جو انکی مردم آزاری کے تھے بادشاہ کو سنایا، بادشاہ نے اپنے سپاہی ان کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجے یہ خبر جب بندگی میاں نعمتؓ کو پہنچی تو پچیس ۲۵ سوار اپنے ہمراہ

کسانِ بادشاہ ہم در پے ایشاں دویدند چوں
نزدیکِ دیہِ مذکور رسیدند آوازِ بانگ نماز
حضرت میراں علیہ السلام بگوش میاں نعمت
رسید بہ مصاحبانِ خود فرمودند بانگِ نماز شدہ است
نماز ادا باید کرد اوشاں گفتند کسانِ بادشاہ
برائے گرفتن ما در پے می آیند ہر حال باید
گریخت میاں نعمت رضی اللہ عنہ از اسپ فی الحال
فرود آمدہ بہ نماز مشغول شدند کہ سوارانِ بادشاہ
رسیدند خدا تعالیٰ رنگ و ہیأتِ شاں
از اوشاں تغیر نمود نشناختند پیشتر شدند
میاں نعمت رضی اللہ عنہ کسانِ دیہ را پرسیدند کہ دریجا
بانگ نماز کہ گفت گفتند جماعتے متوکلاں
فرود آمدہ اند میاں نعمت رضی اللہ عنہ چوں بحضرت میراں علیہ السلام
ملاقات شدند آنحضرت علیہ السلام بغیر پرسیدہ
فرمودند کہ بیائید میاں نعمت پر نعمت
ایشاں در ہماں ساعت مرید شدہ
تارکِ دنیا طالبِ مولیٰ گشتند
وملک و املاک خود در راہِ خدا دادند و از
جملہ مناہی تائب شدند و صحبت آنحضرت
اختیار کردند و ماضی ہمہ بسمع مبارک
حضرت علیہ السلام گذرانیدند بنا بر حضرت امیر علیہ السلام
فرمودند کہ گناہ خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ خود عفو
خواہد کرد کہ غفور رحیم است اما گناہ خلق
از خلق عفو باید کنانید میاں نعمت رضی اللہ عنہ در
حال بحکم رضاءِ حبیب ذوالجلال نزد

لیکر وہاں سے فرار ہوئے بادشاہ کے سپاہی بھی انکے
تعاقب میں نکلے جب میاں نعمت رضی اللہ عنہ قریۂ مذکور کے قریب
پہنچے تو حضرت میراں علیہ السلام کے دائرے سے
اذاں کی آواز میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے کانوں میں پہنچی انہوں
نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اذاں ہو چکی ہے نماز
ادا کرنی چاہیئے اُن لوگوں نے کہا بادشاہ کے سپاہی
ہم کو گرفتار کرنے کے لئے ہمارے پیچھے آرہے
ہیں ہر حال یہاں سے بھاگنا چاہیئے میاں نعمت رضی اللہ عنہ
فوراً گھوڑے سے اتر کر نماز میں مشغول ہوئے اتنے
میں بادشاہ کے سوار بھی وہاں پہنچ گئے لیکن خدا تعالیٰ
نے انکی رنگت اور شباہت ایسی بدل دی کہ وہ پہچان
نہیں سکے آگے بڑھ گئے میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے اس گاؤں
کے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں اذاں کس نے کہی ہے
انہوں نے کہا کہ ایک جماعت متوکل فقراء کی یہاں آئی
ہوئی ہے یہ سنکر میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے جب حضرت میراں علیہ السلام
سے ملاقات کی تو آنحضرت علیہ السلام نے بغیر نام دریافت کرنے
کے فرمایا کہ آؤ میاں نعمت تم نعمت سے معمور ہوا یہ
اسی وقت مرید ہو کر تارکِ دنیا طالبِ خدا ہوئے اپنی
ساری پونجی خدا کی راہ میں دیدی اور تمام گناہوں سے
تائب ہوئے آنحضرت علیہ السلام کی صحبت اختیار کی اور سب
قصۂ ماضی آنحضرت علیہ السلام کے مبارک کانوں پر ڈالا اس
بنا پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے خدا تعالیٰ
کے جو گناہ کئے ہیں خدا تعالیٰ خود معاف فرمائے گا
کہ وہ غفور و رحیم ہے لیکن خلق کے جو گناہ تم سے
ہوئے ہیں انکو خلق سے معاف کروانا چاہیئے ،

خصمان آمدند اول بدر حبشی رفتند کہ پسرش را کشتہ بودند کہ خون خود بگیرد وچوں آں حبشی دید کہ حال میاں نعمت رضؓ دگرگوں گشتہ و تغیر پذیرفتہ چشم گریاں و دل بریاں شدہ آں حبشی گفت کہ تو آں نعمت نیستی کہ از تو قصاص طلبم چوں شما ذاتِ خود برضاء خدا تعالیٰ سپردید من خون خود نیز برضاء خدا تعالیٰ بشما بخشیدم از اں جا وداع کردہ بر درِ ہر یکے دعوی داراں رفتہ خود را تسلیم کردند از زبانِ ہر یک خدا تعالیٰ سخن معاف بر آورد چوں میاں نعمت رضؓ نزد حضرت امیر علیہ السلام آمدند تا مادام در صحبت حضرت امام ع ماندہ مبشر بودند **نقلست** کہ حضرت خاتم ولایت ع نظیر خاتم رسالت صلعم بحکم فرمان ربّ العزت بندگی میاں شاہِ نعمت رضؓ را معترض بدعت فرمودند و نیز می فرمودند کہ میاں نعمت رضؓ مردِ قلاش ہستند و نیز **نقلست** کہ حضرت امیر الابرار ع درحق میاں مذکور ایں بشارت بزبانِ ہندی فرمودند

تو مجھ لور نہ لور ہوں تجھ لور ہنار

معنیٰ این است کہ تو مرا خواہی یا نخواہی مرا

میاں نعمت رضؓ اسی وقت جیب ذوالجلال ع کی رضا کے مطابق اپنے دعویداروں کے پاس پہنچے پہلے حبشی کے دروازے پر گئے جس کے بیٹے کو انہوں نے مار ڈالا تھا اس سے انہوں نے یہی کہا کہ اپنے خون کا بدلہ مجھ سے لے جب اس حبشی نے دیکھا کہ میاں نعمت کا حال دگرگوں ہوگیا اور ان کی کیفیت بالکل بدل گئی ہے تو اس کی آنکھیں بھر آئیں عشقِ الٰہی کی آگ میں اس کا دل بھی جلنے لگا اس نے کہا تم وہ نعمت نہیں ہو کہ جس سے میں قصاص طلب کروں جب تم نے اپنی ذات خدا تعالیٰ کی رضا کے حوالہ کردی تو میں نے بھی اپنا خون خدا تعالیٰ کی رضا میں تم کو بخش دیا وہاں سے رخصت ہو کر میاں نعمت رضؓ اپنے ہر ایک دعویدار کے پاس گئے خود کو اس کے حوالہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک کی زبان سے معافی ہی کی بات نکلوائی اس کے بعد جب میاں نعمت رضؓ حضرت امیر علیہ السلام کے پاس آئے تو ہمیشہ حضرت امام ع کی صحبت میں رہے اور بشارات پائے **نقل** ہے کہ حضرت خاتم ولایت ع نظیر خاتم رسالت صلعم نے بر بناء فرمانِ حضرت ربّ العزت بندگی میاں شاہ نعمت رضؓ کو معترض بدعت فرمایا، نیز آنحضرت ع فرماتے تھے کہ میاں نعمت مردِ قلاش (فانی فی اللہ و باقی باللہ) ہیں نیز **نقل** ہے کہ حضرت امیر الابرار ع نے میاں مذکور رضؓ کے حق میں یہ بشارت ہندی زبان میں فرمائی۔ (ترجمہ)

تو مجھے چاہے نہ چاہے میں ہوں تیرا خواستگار

معنیٰ اس کے یہی ہیں کہ تو مجھے چاہے یا نہ چاہے میں

خواہندہ ایم نیز **نقلست** کہ بوقت عنقریب
وصال حضرت حبیب ذوالجلالؑ کلاہ از
سر مبارک خود بہ میاں نعمتؓ دادہ بشارت
فرمودند سنذکر تفصیلا فی موضعها
انشاء اللہ تعالیٰ نیز **نقلست** کہ چوں
امام علیہ السلام در موضع سودہ فرود آمدند
کہ درمیان احمد آباد و پیراں پٹن است
در انجا یک پسر مخدوم زادہ بدنبالِ
حضرت میرانؑ در راہِ خدا جذبہ شدہ
آمد مادرِ آں پسر شوہر خود را گفت کہ
زود برو پیش سید محمد و پسر خود را بیارہ
والا نہ ما ہم نخواہم ماند بعدہٗ پدر در
غصہ آمدہ و از خانہ بیروں شدہ گفت انشاءاللہ
سید محمد را ہمیں سخن گویم کہ پسراں مرداں را سخنِ
شیریں گفتہ می برید چہ حاجت فرو شتن است
بعد ازاں چہ می بیند کہ حضرت امام علیہ السلام
توحید بیان می کند و خلق را سوے خدا تعالیٰ
می خوانند چوں آں مرد روے مہدیؑ دید
ہمہ حکایت کہ در خاطر خود اندیشیدہ بود
فراموشش شد با توجہ بہ نشست در آں
حال یک مرد شیرنی در طبق آوردہ گذرانید
فرمودند سویت کردہ بدہید بعدہٗ حصہٗ
امامؑ ہم یک پارہ پیش امامؑ آوردہ امامؑ
از دستِ خود گرفتہ بر زانوی خود داشتند
بعد از چند ساعت یک مرد پارہٗ شکر

تجھے چاہنے والا ہوں نیز **نقل** ہے کہ حضرت حبیب
ذوالجلالؑ نے اپنے وصال سے تھوڑی دیر پہلے
اپنے سر مبارک کی ٹوپی میاں نعمتؓ کو عطا فرما کر بشارت
عطا کی جس کا تفصیلی بیان ہم اس کے موقع پر کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ نیز **نقل** ہے کہ جب حضرت امام
علیہ السلام موضعِ سودہ میں اُترے ہوئے تھے
جو احمد آباد اور پیراں پٹن کے درمیان واقع ہے تو
وہاں ایک مخدوم زادہ خدا کی راہ میں حضرت میرانؑ
کے پیچھے حالتِ جذب طاری ہو کر آیا اس کی ماں نے
اپنے شوہر سے کہا کہ جلد جاؤ اور سید محمد کے پاس سے
اپنے لڑکے کو لے آؤ ورنہ میں بھی نہیں رہونگی یہ سنکر
لڑکے کا باپ غصہ ہوا اور گھر سے یہ کہکر نکلا کہ انشاء اللہ
سید محمد سے یہی کہوں گا کہ آپ جو لوگوں کے بچوں کو
میٹھی میٹھی باتیں کہکر لے جاتے ہیں کیا انکو لیجا کر
آپ بیچنا چاہتے ہیں اس کے بعد وہ کیا دیکھتا ہے
کہ حضرت امام علیہ السلام توحیدِ الٰہی کا بیان فرما رہے
ہیں اور خلق کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں جب اُس
مرد نے حضرت مہدیؑ کا چہرہ مبارک دیکھا جو کچھ
اپنے دل میں سوچا تھا سب بھول گیا اور حضرتؑ کی
طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گیا، اتنے میں ایک شخص نے
مٹھائی طبق میں لا کر پیش کی حضرتؑ نے فرمایا سویت
کرو، تقسیم کرنے والے صحابی نے آنحضرتؑ کے
حصہ کا ایک ٹکڑا مٹھائی کا آنحضرتؑ کے روبرو
حاضر کیا حضرت امامؑ نے اپنے ہاتھ سے لیکر اُسے اپنے
زانو پر رکھ لیا، اس کے کچھ دیر بعد ایک شخص نے

آوردہ فرمودند سویت کنید بعدۂ حصۂ امامؑ ہم
بحضورِ آنحضرتؑ آوردند بعدۂ قسمتِ شیرینی
کہ اول رسیدہ بود کسے را عطا کردہ فرمودند
کہ مومن ذخیرہ نہ کند آں مرد کہ سخن بے ادبی
اندیشیدہ بود آنچناں جاذب شد کہ گریہ را
تحمل کردن نتوانست بعدۂ امامؑ با ہمہ
کس وداع کردہ سوار شدند و آں پسر
مذکور از پدر خود گریختہ پیش اسپ امامؑ
استاد و ہر طرف کہ می آید پسر می گریزد بعدۂ
پدر گفت کہ اے پسر چرا می گریزی ما ہم
ازیں قدم مبارک چناں جاذب شدیم
کہ آں وعدہ کہ با مادرِ تو کردہ بودیم ادا نمی
شود ازیں پائے مبارک ما ہم علحدہ
نخواہیم شد بعد ازاں مردِ مذکور دنیا ترک
کردہ صحبتِ آنحضرتؑ اختیار نمود و
منکوحۂ خود را گویانید کہ ازیں پائے
مبارک ما ہم علحدہ شدن نتوانیم اگر غرض
باشد بیائید والا نہ اختیارِ شما بدست
شما ذکر فی التمھید قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر
اتدری ما غمی و فکری والی ای
شیئ اشتیاقی فقال اصحابہ خبرنا
یا رسول اللہ لغمک و فکرک
والی ای شیئ اشتیاقک قال اٰہ واہ
شوقا الی لقاء اخوانی یکونون من

گگنے کے ٹکڑے لائے آنحضرتؑ نے ان ٹکڑوں کو
بھی سویت کروا دیا اس تقسیم میں بھی آنحضرتؑ کا حصہ
آنحضرتؑ کے حضور میں لایا گیا تو پہلی مٹھائی کا حصہ
جو پہنچا تھا اس کو حضرتؑ نے کسی کو دیدیا اور یہ فرمایا
کہ مومن ذخیرہ نہیں کرتا، اس بات کے سننے سے
اس مرد پر جو بے ادبی کا کلام سوچکر آیا تھا ایسی جذبہ کی
حالت طاری ہوئی کہ رونے لگ گیا اور اپنے آنسوؤں
کو تھام نہ سکا اس کے بعد حضرت امامؑ سب کو رخصت
کر کے سوار ہوئے تو وہ لڑکا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے
اپنے باپ سے بھاگ کر حضرتؑ کے گھوڑے کے
سامنے کھڑا ہو گیا جدھر باپ اس کی طرف آتا ادھر
سے وہ بھاگتا تھا اس کے بعد باپ نے کہا کہ اے
بیٹا تو کیوں بھاگتا ہے میں بھی اس قدم مبارک
کو دیکھکر ایسا بے خود ہو گیا ہوں کہ جو وعدہ میں نے تیری
ماں سے کیا تھا پورا نہیں کر سکتا اب ہم حضرت
کے مبارک قدموں سے علحدہ نہیں رہینگے اس کے
بعد شخص مذکور نے ترکِ دنیا کیا اور آنحضرتؑ کی صحبت
اختیار کی اور اپنی زوجہ کو کہلایا کہ میں حضرت امامؑ کے
قدم مبارک سے علحدہ نہیں ہو سکتا، اگر تمکو مجھ سے
غرض ہے تو آؤ ورنہ تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ
ہے۔ کتابِ تمہید میں مذکور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا اے ابوذر کیا تم جانتے
ہو مجھے کس بات کا غم ہے اور میری فکر کیا ہے اور
مجھے کس چیز کا اشتیاق ہے یہ سنکر آپکے اصحاب نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں خبر دیجئے کہ آپکو کس بات

بعدی شانہم کشان الانبیاء وھم عند اللہ بمنزلۃ الشہداء یفرون من الاباء والامہات والاخوان والاخوات والابناء والبنات لابتغاءِ مرضات اللہ تعالیٰ وھم یترکون المال للہ و یذللون انفسہم بالتواضع لا یرغبون فی الشہوات و فضول الدنیا الحدیث در شمایل الاتقیاء میگوید کہ صحابہ پرسیدند کہ یا رسول اللہ آنہا کے آیند فرمود چہار صد و پانصد سال یعنی نہصد سال قد صح ذالک فی زمان المہدیؑ بالمشاہدۃ کما قال علیہ السلام فاعلم ایہا المصدق و رینجا نقلہا بسیار است فاما خیر الکلام ما قل بر اختصار است ان فی ذالک لآیات بینات و شہادات قاطعات علی صدق امام آخر الزمانؑ فبای آیۃ بینۃ و شہادۃ قاطعۃ بعدہا تومنون بہا فبای الاء ربکما تکذبان

باب پانزدہم

درسیان آمدن محبوب الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام در پیران پٹن کہ خلاصہ گجرات است

کا غم ہے اور کیا فکر ہے اور کس چیز کا آپکو اشتیاق ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا آہ مجھے شوق اپنے بھائیوں کی ملاقات کا ہے جو میرے بعد ہونگے ان کی شان انبیاءؑ کی شان ہوگی اور وہ اللہ کے پاس شہیدوں کے مقام والے ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب میں باپ ماں بھائی، بہنوں، بیٹوں اور بیٹیوں سے بھاگیں گے وہ اپنی دولت ذریعۂ معیشت اللہ کے واسطے چھوڑے رہینگے اپنے آپکو تواضع سے حقیر کئے رہیں گے نفسانی خواہشات و دنیاوی لغویات کی طرف راغب نہونگے الخ شمایل الاتقیاء میں اسی حدیث کے ضمن میں مذکور ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ وہ لوگ کب آئینگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا چار سو اور پانچ سو سال۔ یعنے نو سو سال، اس کی صحت حضرت مہدیؑ کے زمانہ سے ہوچکی جو بات نبیؐ نے فرمائی تھی مشاہدہ میں آگئی ہیں معلوم کر اے مصدق کہ اس جگہ کی نقلیں بہت ہیں لیکن خیر الکلام قلیل کی بنا پر اختصار سے کام لیا گیا ہے بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں امام آخر الزماں علیہ السلام کے صدق پر موجود ہیں۔ پس اسے قبول نہ کرنے والو اور کس روشن نشانی اور قطعی گواہی پران شہادتوں کے بعد ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

پندرھواں باب

حضرت محبوب کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر پیراں پٹن آنیکے بیان میں جو تمام گجرات کا خلاصہ ہے

وبشارات آں وقصهٔ تصدیق امام علی التحقیق هو الصدیق بجمیع الدلائل الوثیق اعنی ولو الامیر بدرالمنیر سلطان نصیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فاعلم ایها المصدق در شهر نهرواله عشق حواله یعنی پیراں پٹن حضرت امام البر والبحر بر لب حوض خان سرور عنقریب فرود آمدند آں شاهنشاه محبوب الاله قبله گاه هژده ماه اقامت کرده اند اکثر مردمان خاص وعام سر بر عتبهٔ شریف امام علیه السلام نهاده تصدیق آنحضرت م بصدق ویقین کرده اند سیذکر فی موضعها انشاء الله تعالیٰ نقلست که دراں زمان بندگی شاه رکن الدین مجذوب علیه الرحمة والرضوان در شهر نهرواله عشق حواله ساکن بودند ایشاں را بکشف باطنی معلوم شد پیش از آمدن حضرت امیر علیه السلام جامه طلبیده پوشیدند که همیشه برهنه بودند و چوں وقتیکه محافهٔ حضرت امیرؑ عنقریب ایشاں رسید استقبال حضرت حبیب ذوالجلال آمده بسیار عذرخواهی کرده حمی فرمودند که مرد دین واے قلعهٔ دین خوش آمدی صفا آوردی حضرت امیر علیه السلام بگوشهٔ چشم مبارک نوازش فرمودند فاما تکلم نکردند چونکه بایشاں وداع کردند ایشاں بدست خادماں چندصد نان و

اور اُن بشارتوں کے بیان میں جو اس ملک کو آنحضرت م کی زبانی ملی ہیں اور اسی باب میں قصہ ہے امام علی التحقیق کی تصدیق سے صدیق بہمہ دلائلِ وثیق اولوالامیر بدر منیر سلطان نصیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے مشرف ہونے کا، پس جان اے مصدق کہ شہر نہر والہ عشق حوالہ یعنے پیراں پٹن میں حضرت امام کائناتؑ خاں سرور کے حوض کے کنارے اس کے قریب ہی اترے ہوئے تھے، اُس شاہنشاہ محبوب الہٰ قبلہ گاہ نے اٹھارہ مہینے وہاں قیام فرمایا وہاں کے اکثر خاص وعام نے امام علیہ السّلام کے آستانہ عالیہ پر سر رکھا اور صدق ویقین کے ساتھ آنحضرت م کی تصدیق کی یہ ذکر تفصیل کے ساتھ برمحل آگے ہم کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ نقل ہے کہ اُس زمانہ میں بندگی شاہ رکن الدین مجذوب علیہ الرحمۃ والرضوان شہر نہر والہ عشق حوالہ میں ساکن تھے ان کو کشفِ باطنی سے حضرت مہدیؑ کی آمد کا حال معلوم ہوچکا تھا انھوں نے حضرت امیر علیہ السّلام کے انکی طرف آنے سے قبل کپڑے منگوا کر پہن لئے کیونکہ وہ ہمیشہ ننگے رہا کرتے تھے جس وقت حضرت امیرؑ کی پالکی ان کے قریب پہونچی تو یہ حضرت حبیب ذوالجلال کے استقبال کو آئے بہت عاجزی اور عذر کا اظہار کیا اور فرمائے کہ اے مرد دین اور اے قلعۂ دین آپکی آمد بہت خوب ہوئی آپ صفائی لیکر آئے یہ سنکر حضرت امیر علیہ السّلام نے گوشۂ چشم مبارک سے نوازش کی نظر فرمائی لیکن اُن سے آنحضرتؑ نے کوئی بات نہیں کی، جب انکو چھوڑ کر گذر رہے تو انھوں نے

کبلہ فرستادہ بودند چونکہ بحضور معلیٰ گذرانیدند
حضرت امیرؑ فرمودند کہ قسمت کردہ بدہید
گفتند چگونہ بدہیم فرمودند چنانچہ شاہ رکن الدین
قسمت کردہ فرستادہ اند یعنے یک نان
و یک موز کہ اوشان شمردہ فرستادہ اند
آخر الامر تمام کسانرا بہمان مقدار کہ فرستادہ
بودند رسید نہ زیادہ شد نہ کم در باب
ایشان حضرت امام آخر زمانؑ فرمودند کہ
در لوح محفوظ می بینند و می گویند
نقلست کہ بعد از وفات ایشان فرمودند
کسانیکہ در زمانۂ شاہ رکن الدین بودند و
حق را تحقیق نکردند ایشان را حق تعالیٰ
خواہد پرسید کہ شما در زمانۂ رکن الدین بودید
چرا حق را تحقیق نکردید و نیز در حق ایشان
فرمودند کہ شاہ یکے آمد و یکے شاہ رفت
قصۂ شہادت دادن مہدویت شاہ
مذکور مشہور الاشہر است سنذکر فی
محلہا انشاءاللہ تعالیٰ نقلست
ملا معین الدین نیز مہمانی فرستادہ قبول نہ
کردند فرمودند اول حق را منقاد شو القصہ
فاعلم ایہا المصدق از زبان امام پیغمبر
صفات چند بشارات واضحات در حق
ملک گجرات وارد شدہ است خصوصاً یکے
آنکہ چون امام البرّ والبحر در شہر پیران پٹن
برلب حوض خان سرور قدم سعادت آوردہ

اپنے خادموں کے ہاتھ سے کئی سو روٹیاں اور موز بھیجے
جب وہ حضور معلی میں لائے گئے تو حضرت امیرؑ نے
فرمایا کہ تقسیم کر دو صحابہؓ نے کہا کس طرح دیں فرمایا اسی طرح
جس طرح کہ شاہ رکن الدین نے حصے کر کے بھیجے ہیں
یعنے ایک ایک روٹی اور ایک ایک موز کیونکہ انھوں نے
گن کر ہی بھیجا ہے آخر کار تمام اشخاص کو وہی مقدار
جو انھوں نے بھیجی تھی پہنچ گئی نہ زیادتی ہوئی نہ کمی -
ان کے باب میں حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ وہ لوح محفوظ کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں
نقل ہے کہ انکی وفات کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا جو لوگ شاہ رکن الدین کے زمانہ ہوشیاری
میں تھے اور حق کی تحقیق ان سے نہیں کئے ان کو
خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ تم رکن الدین کے زمانہ میں تھے
تم نے حق کی تحقیق کیوں نہیں کی، نیز ان کے حق میں آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ ایک شاہ آیا اور ایک شاہ گیا، اور
شاہ مذکور کا حضرت مہدیؑ کی مہدیت کی گواہی دینے
کا قصہ بہت مشہور ہے قریب ہی برمحل ہم اس کا ذکر
کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نقل ہے کہ ملا معین الدین
نے بھی حضرت امامؑ کی خدمت میں مہمانی کا کھانا بھیجا
تھا لیکن آنحضرتؑ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ پہلے حق
کی اطاعت کر۔ حاصل کلام جان اے مصدق کہ حضرت
امام پیغمبر صفاتؑ کی زبان سے چند بشارات واضحہ
ملک گجرات کے حق میں وارد ہوئے ہیں خصوصاً ایک
یہ کہ جب اُس امام بر و بحرؑ نے شہر پیران پٹن میں خان سرور
کے حوض کے کنارے پر قدم سعادت لایا تو فرمایا کہ اس جگہ

فرمودند که دریجا بوے ایمان می آید و بشارتِ دوم آنکه فرمودند عشق از جونپور برخاست و گجرات برداشت و سوم آنکه فرمودند ملک گجرات کانِ عشق است و بشارتِ چہارم آنکه فرمودند در تمام ملکہا مثلِ گجرات چوں نگینه در انگشتری باشد بشارتِ پنجم آنکه فرمودند که ایں گجراتیاں مارا رنجانیده اند ہر چند که از طرف حق تعالیٰ داده می شود بس نمی کنند فاعلم ایہا المصدق چنانچه در آیت محمد رسول الله و الذین معهٗ، تعمیماً مراد جمله اصحاب است فاما غرض بجہت صدیق اکبر است رضؓ ہمچناں دریں بشارات از امام الکائنات تعمیماً مراد آں جمیع اصحابِ مہدیؑ اند که گجراتی اند فاما خصوصاً بدلائل منیر مراد صدیق مہدی از ذات میاں سید خوندمیرؓ است که موصوف بصفات امام الکائنات است القصه ابتداء و انتہاء قصهٔ تولد بندگی میاں سید خوندمیرؓ تا ملاقات با ذات امام پیغمبر صفات علیه الصلوٰۃ و معاملهٔ قتال بمنقولات الاجلال در رساله المسمیٰ مجمع الفضائل الصدیق منبع الدلائل التحقیق آورده شده است فاما از روئے اختصار سبب ملاقات امام الابرارؑ و تصدیق کردن صدیق و بشارات صاحبِ تحقیق دریں جا گفته می شود انشاء الله تعالیٰ فاعلم ایہا المصدق

ایمان کی بو آتی ہے اور دوسری بشارت یہ کہ آپ نے فرمایا عشق جونپور سے اٹھا اور گجرات نے اس کو جھیل لیا تیسری بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ملک گجرات کانِ عشق ہے اور چوتھی بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا تمام ملکوں میں گجرات مثل نگینہ کے ہے انگوٹھی میں پانچویں بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان گجراتیوں نے ہم کو تھکا دیا ہر چند حق تعالیٰ کی طرف سے ان کو دیا ہی جاتا ہے یہ بس نہیں کہتے پس جان اے مصدق کہ جس طرح آیت محمد رسول الله والذین معهٗ تا آخر یعنی والذین معهٗ سے مراد بالعموم جملہ اصحاب ہیں لیکن خصوصاً صدیق اکبرؓ کے لئے اس کا نزول ہوا ہے اسی طرح امام کائناتؑ کی ان بشارتوں میں بھی بالعموم وہ تمام اصحاب حضرت مہدیؑ جو گجراتی ہیں شامل ہیں لیکن خصوصاً بدلائلِ منیر مراد صدیق مہدیؑ ذات میاں سید خوندمیرؓ سے ہے جو موصوف تمام صفات امام کائنات سے ہے، خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے تولد کا قصہ ابتداء سے انتہا تک یعنے ذات امام پیغمبر صفات علیہ الصلوات سے ملاقات اور معاملۂ قتال جلیل القدر منقولات سے رسالۂ مسمیٰ بہ مجمع الفضائل الصدیق منبع الدلائل التحقیق میں لایا گیا ہے لیکن مختصر طور پر امام الابرارؑ سے ملاقات کا سبب اور اس صدیقؓ کی تصدیق اور اس صاحبِ تحقیق کے حق میں جو بشارتیں آئی ہیں یہاں بھی بیان کی جاتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ پس جان اے مصدق کہ باپ دادا بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے عالی مراتب

آبا، و اجداد بندگیمیانسید خوندمیرؓ سادات عظام زماں و افاضل کرام جہان بودند از نسل امام موسیٰ کاظمؓ و ایں فقیر را از روے تحقیق سماع است کہ کرسی بندگی میاںؓ بدہمی کرسی حضرت میرانؑ یکے می شود یعنے بہ میرانسید اسمٰعیلؒ و اجداد حضرت میرانؑ و بندگی میاںؓ از ولایت سمرقند و بخارا بطرف ہندوستان انتقال فرمود اجداد حضرت امامؑ بہ شہر جونپور اقامت کردند و اجداد بندگی میاں در شہر باری و بیانہ فرود آمدند و بعد از چند مدت بہ پیران پٹن تشریف آوردند و سلسلۂ ایشان پیش از تصدیق امام علی التحقیقؑ قادریہ بود و بندگیمیاں سید موسیٰ منصب وزارت داشتہ بودند و در زیر قلعۂ حرار و شہید اند و نام جد بندگی میانسید خوندمیرؓ ہم میانسید خوندمیر است و ایشان دو برادر بودند برادر کلاں بندگی میاںؓ و برادر خرد میانسید عطن و ظاہراً پرورش ایشاں بطرف خان عالیشان رفیع القدر والمکان ملک نصیر الدین مبارز الملک عم مادر شاں شدہ است کہ ملک مذکور از اولاد صدیق اکبرؓ صاحب منصب بودند و پیران پٹن مقاصار ایشاں بود و تمام برادر زادگان ایشاں امرار کلاں بودند ہمچو ملک بخن برخوردار و ملک خدابخش و ملک الہداد و ملک حماد و ملک شرف الدین

سادات اور فاضلین کرام اپنے دور کے تھے جو نسل سے حضرت امام موسیٰ کاظمؓ کے تھے اور اس فقیر نے بوجہ تحقیق سنا ہے کہ بندگی میاںؓ کی کرسی حضرت میرانؑ کی دسویں کرسی سے ملتی ہے یعنے میرانسید اسمٰعیل سے دونوں کا سلسلۂ نسب مل جاتا ہے، حضرت میراں علیہ السلام اور حضرت بندگیمیاںؓ کے اجداد علاقۂ سمرقند اور علاقۂ بخارا سے ہندوستان کی طرف منتقل ہوئے، حضرت امامؑ کے اجداد نے شہر جونپور میں قیام کیا اور بندگی میاںؓ کے اجداد شہر باری اور بیانہ میں مقیم ہوئے اور کچھ مدت کے بعد شہر پیراں پٹن میں تشریف لائے اور ان حضرات کا سلسلہ حضرت امام علی التحقیقؑ کی تصدیق سے پہلے قادریہ تھا، میانسید موسیٰ منصبِ وزارت رکھتے تھے اور وہ قلعۂ حرار و میں شہید ہوئے، بندگی میاں کے دادا کا نام بھی میانسید خوندمیر ہے اور یہ دو برادر تھے بڑے بھائی بندگی میانسید خوندمیرؓ اور چھوٹے بھائی میانسید عطن ظاہراً ان دونوں کی پرورش خانِ عالیشان رفیع القدر والمکان ملک نصیر الدین مبارز الملک کے ذمہ تھی جو بندگی میاںؓ کی والدۂ ماجدہ کے حقیقی چچا تھے، ملک مذکور حضرت صدیق اکبر ابوبکرؓ کی اولاد سے تھے صاحب منصب تھے اور شہر پیراں پٹن انکی جاگیر میں تھا ان کے تمام بھتیجے بھی امرا، ذی اقتدار تھے جیسے ملک بخن برخوردار، ملک خدابخش، ملک الہداد ملک حماد، ملک شرف الدین، ملک فخر الدین المخاطب قتلو خاں، ملک حسین المخاطب سہراندازخاں، اور ملک

وملک فخر الدین قتلو خاں و ملک حسین سرانداز خان وملک لطیف شرزہ خاں و مثلہ رحمۃ اللہ علیہم القصہ چوں ملک مبارز الملک میاں سید عطن را وزارت پدر شان کہ پانصد سوار و ہا بندہ وزارت خود کہ دو ہزار اسپی بود برائے بندگیمیاں نذ کردہ از چاپانیر بہ پیران پٹن رسیدند بندگی میاں رض بر عادت قدیم ملاقات نکردند درینجا قصۂ دراز است حاصل الغرض چوں ملک خدابخش و ملک بخن با بندگیمیاں رض عرض کردند کہ چہ سبب با ملک معظم ملاقات نکردید روش قدیم بجا نہ آوردید فرمودند از جہت آنکہ روے برادر خود دیدہ شود چراکہ برادر ما طالب دنیا باشد ایں عجب است چونکہ ہر دو ملک مذکور از زبان صاحب سیر امام البر والبحر ایں جواب شنیدند انگشت تحیر بدندان تعجب دادہ متحیر شدند کہ ایں چہ جواب است و چہ معاملہ است و چہ مذاکرہ است کہ بندگیمیاں می فرمایند چراکہ دراں زماں عمر آنحضرت دوازدہ سال بود تمام دینداری و ارکان اسلام برقرار بود و ہنوز ظہور مہدی موعود کہ خاتم ولایت صاحب دعوت ترک دنیا است نہ شدہ بود بندگی میاں رض کلام مہدی ع می فرمود نقلست کہ چوں جواب برگزیدۂ ملک الوہاب وارث کتاب امیر اولوالالباب بملک مبارز الملک رسید بنا بر ملک خدابخش کہ

لطیف المخاطب شرزہ خاں انکے مثل اور بھی تھے رحمۃ اللہ علیہم۔ حاصل کلام جب مبارز الملک نے میاں سید عطن کو ان کے والد کی وزارت جو پانسو سوار والی تھی دلوادی تو خود اپنی وزارت جو دو ہزار اسپی تھی بندگی میاں رض کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے چاپانیر سے پیران پٹن آئے لیکن بندگی میاں رض نے قدیم عادت کے مطابق ان سے ملاقات نہیں کی یہاں ایک طویل قصہ ہے غرض یہ کہ جب ملک خدابخش اور ملک بخن نے بندگی میاں رض سے عرض کیا کہ آپ نے ملک معظم سے کیوں ملاقات نہیں کی قدیم روش آپ نے قائم نہیں رکھی بندگی میاں رض نے فرمایا کہ اس وجہ سے ملنے نہیں ملا کہ مجھے اپنے بھائی کا منہ بھی دیکھنا پڑتا اس لئے کہ میرا بھائی دنیا کا طالب بن جائے یہ بات میرے لئے عجیب ہے جب ان دونوں نے صاحب سیر امام البر والبحر کی زبان مبارک سے یہ جواب سنا تو حیرت کے عالم میں انگشت بدنداں ہوئے ان کو سخت تعجب ہوا کہ یہ کیا جواب ہے کیا معاملہ ہے اور کس قسم کی گفتگو ہے جو بندگی میاں فرماتے ہیں کیونکہ اس زمانہ میں آنحضرت رض کی عمر بارہ سالہ تھی تمام دینداری اور ارکان اسلام کی پابندی آپ سے ظاہر تھی اور ابھی مہدی موعود ع جو خاتم ولایت اور صاحب دعوت ترک دنیا تھے ظاہر بھی نہیں ہوئے تھے کہ بندگی میاں رض حضرت مہدی ع کا کلام سنا رہے تھے نقل ہے کہ جب برگزیدہ رب وہاب وارث کتاب امیر اولوالالباب بندگی میاں سید خوندمیر کا یہ جواب ملک مبارز الملک کو پہنچا

صاحبِ فراست کمال بودند پرسید کہ معاملہ
ایں ذات عالی صفات در فراست شما چگونہ
می آید و چہ نوع می نماید نقلست کہ ملک
خدابخش را حضرت امیر عاشق اللہ فرمودند
و او شاں صاحبِ حالات و معاملات و فراست
و کرامات و جوہر شناس آدمی آنچناں بودند
کہ می فرمودند کہ آدمی را بسہ نوع می شناسیم در
رفتار و گفتار و دستار القصہ ایشاں در جواب
بندگیمیاں رض فرمودند کہ در خاطر ما آید کہ ایں ذات
ہیچکس را سر نگوں کردہ سلام نمی کنند یا
بادشاہ بزرگ می شود یا مہدیٔ آخر زماں
خواہد شد الغرض چوں عمر بندگیمیاں رض بچہاردہ
سال رسیدہ بود و ہر یکے قصد نوکری بادشاہ
میکردند کہ شما نوکر بادشاہ شوید بندگی میاں رض
ہر یکے را جواب منقطع فرمودندے و روش
آنحضرت رض آں بودے کہ نزدیک ہر شیخے و
علمار و مردے دیندارے رفتے و می گفتے
کسے ہست کہ خدا یرا بنماید ہمیشہ ایں طلبِ
حق بود پس وقتیکہ از زبانِ بندگی میاں رض
درباب نوکری جواب منقطع شنیدند ملک
مبارز الملک و برادر زادگانِ اوشاں
دریں باب تدبیر اندیشیدند کہ بندگیمیاں رض
را بجائے مرید باید کرد تا البتہ سخنِ
پیر خود بشنوند و نوکری کنند بنا بر
بندگی میاں رض را برائے مرید کردن سہ جا

تو اس بنا پر انھوں نے ملک خدابخش سے جو کمال درجہ
صاحبِ فراست تھے دریافت کیا کہ اِس ذاتِ
عالی صفات کا معاملہ تمہاری رائے میں کیسا معلوم ہوتا
ہے اور کیا نوعیت دکھلائی دیتی ہے نقل ہے کہ
ملک خدابخش کو حضرت مہدی علیہ السلام نے
عاشق اللہ فرمایا تھا اور وہ صاحبِ حالات و معاملات
صاحبِ فراست جوہرِ انسانیت کے پرکھنے والے
ایسے تھے کہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آدمی کو تین طرح سے
جانچتا ہوں اسکی رفتار سے گفتار سے اور دستار سے
خلاصہ یہ کہ انھوں نے بندگی میاں رض کے بارے میں جواب
میں فرمایا کہ میرے دل میں یہی آتا ہے کہ یہ کسی کو سر
جھکا کر سلام نہیں کیا کرتے ہیں یا تو بہت بڑے
بادشاہ بنیں گے یا مہدیٔ آخر زماں ہونگے غرض یہ
کہ جب بندگی میاں رض کی عمر چودہ سال کو پہنچی تو ہر ایک کا
ارادہ یہی تھا کہ یہ بادشاہ کی نوکری کریں سب
یہی کہتے تھے کہ آپ بادشاہ کے پاس نوکر ہو جاؤ بندگی
میاں رض ہر ایک کو جواب قطعی نفی میں ادا فرماتے تھے اور
آنحضرت رض کی روش یہ تھی کہ جب کسی شیخ عالم اور مرد
دیندار کے پاس جاتے یہی فرماتے تھے کہ کوئی ایسا بھی
ہے جو خدا کو دکھلائے ہمیشہ آپ کو یہی طلبِ حق تھی پس
جس وقت بندگی میاں رض کی زبان سے نوکری کے بارے
میں سب نے سوکھا جواب سن لیا تو مبارز الملک
اور ان کے بھتیجوں نے اس بارے میں یہ تدبیر سوچی کہ
بندگی میاں رض کو کسی جگہ مرید کر دینا چاہئیے تو بالضرور
اپنے پیر کی بات سنیں گے اور نوکری کریں گے بنا بریں

بروند اول در خانہ شاہ مودود چشتی کہ دراں
زماں غلغلۂ کمالیتِ شاں بسیار بود چونکہ
نزدیک شاہ مودود آوردند او شاں گفتند
کہ ملک بخن حالا بروید علی الصباح روز جمعہ
است ملک مبارز الملک پرسیدہ تلقین
می کنم چرا کہ خانوادۂ تمام باریوالاں بطرف
مخدوم شیخ احمدؒ ہست شما میاں سید خوندمیر
را دریں جا آوردید ملک را پرسیدہ تربیت
کنم از اینجا باز آمدند و بندگی میاںؓ دلگیر شدہ
گفتند کہ مارا چرا دریں جا بردید کہ او می گوید کہ ملک
را پرسیدہ مرید کنم پس در روز قیامت ملک
را پرسیدہ شفاعت میکند باز فرمودند کہ پیر آنچناں
باید کہ در روز قیامت مرید را فرشتگانِ عذاب
در دوزخ می کشتہ و پیر دستِ مرید خود
بفضل اللہ تعالیٰ گرفتہ از دستِ فرشتگان
رہا کنانند و بگوید کہ ایں از آنِ ماست بگذارید
و فرشتگاں بگذارند نام ایں شخص یعنی
مودود در پٹن گویند کہ ما مرید شاں
نمی شویم نقل است بعدہٗ بندگی میاں رضؓ
را نزدیک شیخ ماہ کہ شیخ الاسلام
گفتند برائے تلقین بردند چونکہ
او شاں ملاقات کردند بندگی میاںؓ
را دیدہ گفتند کہ میاں سید خوندمیر
خوب جواں شدہ اند انشاء اللہ تعالیٰ
اکنوں کہ نزدیک بادشاہ می روم

بندگی میاںؓ کو مرید کروانے کے لئے تین جگہ لے گئے
پہلے شاہ مودود چشتی کے گھر گئے کیونکہ اُس زمانہ
میں اُن کے کمال کی دھوم مچی ہوئی تھی اب بندگی
میاںؓ کو شاہ مودود کے پاس لائے تو انھوں نے
ملک بخن سے کہا کہ ملک بخن اب تو تم انکو لیکر جاؤ کل جمعہ
کا دن ہے ملک مبارز الملک آئینگے تو اُن سے پوچھکر
تلقین کروں گا کیونکہ تمام باری والوں کے گھرانے
والے مخدوم شیخ احمد کے مرید ہیں اور تم میاں سید خوندمیر
کو یہاں لائے ہو ملک سے پوچھکر ان کو تربیت کروں گا"
یہ سنکر یہاں سے واپس ہوئے، اور بندگی میاںؓ نے
آزردہ خاطر ہوکر کہا کہ تم مجھے یہاں کیوں لائے وہ
تو یہ کہتا ہے کہ ملک سے پوچھکر مرید کروں گا پھر تو وہ
قیامت کے دن بھی ملک سے پوچھکر ہی شفاعت کریگا
پھر میاںؓ نے فرمایا کہ پیر ایسا چاہیئے کہ قیامت کے روز
اگر مرید کو عذاب کے فرشتے کھینچکر دوزخ میں لیجا رہے
ہوں تو پیر اپنے مرید کا ہاتھ پکڑ کر بفضل خدا تعالیٰ
عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ سے رہائی دلوائے اور
کہے کہ یہ ہمارا ہے اس کو چھوڑ دو تو فرشتے اس کو
چھوڑ دیں، اس شخص یعنے مودود کا نام پٹن میں
پھر کبھی زبان پر مت لاؤ ہم تو اس کے مرید نہیں ہونگے
نقل ہے اس کے بعد بندگی میاںؓ کو شیخ ماہ کے
پاس جن کو شیخ الاسلام کہتے تھے تلقین کروانے
کے لئے لے گئے جب اُن سے ملاقات ہوئی تو
انھوں نے بندگی میاںؓ کو دیکھتے ہی کہا کہ میاں سید خوندمیر
خوب جوان ہوئے ہیں انشاء اللہ ابکی دفعہ جو میں بادشاہ

منصب پدر شاں بایشاں خواہم دہانید
چونکہ بندگیمیاں رض از ایشاں ایں سخن شنیدند
دلگیر شدہ برخاستہ بغیر وداع رواں
شدند ہمہ مجلس متعجب شد و شیخ مذکور
ہم تسلی ملک بخن فرمود کہ ما ہیچ سخنے نگفتم
کہ ایشاں دلگیر شوند موجبِ دلگیری چیست
ملک بخن جواب دادند کہ طبیعت شاں یک
نوعے افتادہ است کہ گفتار کسے قبول
نمی کنند خدام شیخ در خاطر نیارند **نقلست**
کہ چوں بندگیمیاں رض را سبب دلگیر شدہ
آمدن پرسیدند فرمودند کہ ما برائے دیدن
خدائے و طلب او رفتہ بودیم در اول مرتبہ
کہ آں شیخ مقصود طلبِ دنیا وی پیش نمود
تحقیق شد کہ در ینجا مقصود خدا و طلب او
نیست برخاستیم و آمدیم ہمچنیں طریق مرید نا شدن
بندگی میاں رض در طرفِ مخدوم شیخ احمد علیہ الرحمۃ
والغفران مشہور است بسبب دراز شدن
کیفیت مختصر کردہ شد حاصل الامر دریں مدت
کہ عمرِ بندگیمیاں رض بہ ہژدہ سال تمام رسیدہ
بود کہ حضرت امام علیہ السلام در پیراں پٹن
بر لبِ حوضِ خان سرور فرود آمدہ ہژدہ
ماہ در انجا اقامت کردہ بودند و اول
ملاقات بآنذات پیغمبر صفات علیہ الصلوٰۃ
از فضلا خاصۃ اہل گجرات ملک بخن شدہ
است و قصۂ تصدیق امام الابرار کہ ملک شہ بخن

کے پاس جاؤں گا تو ان کے باپ کا منصب انکو
دلواؤنگا جب بندگی میاں رض نے ان کا یہ کلام سنا
تو رنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور بغیر اجازت
لینے کے چل نکلے سب اہلِ مجلس یہ دیکھکر تعجب میں پڑ گئے
اور شیخ مذکور نے بھی ملک بخن کو یہ کہکر تسلی دی کہ
میں نے کوئی بات ایسی نہیں کہی جس سے یہ آزردہ
ہوں انکی آزردگی کا سبب کیا ہے ملک بخن نے
جواب میں کہا کہ انکی طبیعت ہی ایک طرح کی واقع ہوئی
ہے کہ یہ کسی کی بات کو نہیں مانتے حضور کوئی خیال دل
میں نہ لائیں **نقل** ہے کہ جب کسی نے بندگی میاں سے
وہاں سے رنجیدہ ہو کر آنے کا سبب پوچھا تو میاں رض
نے فرمایا کہ ہم تو خدا کے دیدار کے لئے اس کی طلب
لیکر گئے تھے پہلی ہی مرتبہ اس شیخ نے جو طلب دنیا
کا مقصود پیش کیا تحقیق کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ اس
جگہ کا مقصود دیدارِ خدا اور اسکی طلب نہیں ہے
اس لئے میں وہاں سے اٹھا اور چلا آیا اسی طرح سے
بندگی میاں رض کا مرید نہ ہونا مخدوم شیخ احمد علیہ الرحمۃ و
الغفران کے سلسلہ میں اور واپس ہونا مشہور ہے
اس کیفیت کے لکھنے میں عبارت دراز ہوتی ہے
اس سبب سے یہ بیان مختصر کیا گیا ہے حاصلِ کلام
اسی عرصہ میں جبکہ بندگی میاں رض کی عمر کے اٹھارہ سال
پورے ہوئے تھے حضرت امام علیہ السلام پیراں پٹن
میں خان سرور کے حوض کے کنارے تشریف فرما
ہوئے اور اس جگہ آنحضرت رض نے اٹھارہ مہینے
قیام فرمایا اور سب سے اول ملاقات ذِس فرات

اسمهٔ ملک برخوردار کردند اینست که زن ملک بخن نام رابجے فتح بنت ملک پیرجی برجہ که برابر بندگی میانؒ شهید اند وفات یافته بودند و ملک مذکور از جهت فراق شان بسیار دلگیر و پریشان شده در کار قبر منکوحهٔ خویش مشغول بودند که خادمان شاه رکن الدین مجذوب در رسیدند که مهمانداری حضرت امامؑ فرستاده بودند چونکه ملک برخوردار از خادمان شاه مذکور استغفار کردند خادمان آنچه ماجرائے آمدن امام آخر زمانؑ بود معلوم کردند ملک در دل همان وقت تصدیق امام علی التحقیقؑ کرده گفتند که البته این ذات صاحب زمان است که شاه رکن الحق والدین چنین شهادت داوند نقلست که ملک برخوردار در حال شکار بر حوض خان سرور آمده جماعت تابعان امام الابرارؑ را دیده استفسار نموده ملاقات کردند نقلست که اصل نام ملک بخن احمد ملک برخوردار بود فاما هیچ کس را از جهت شهرت لقب نام معلوم نبود چونکه با حضرت امیر الابرارؑ ملاقات شد فرمود که بیائید ملک برخوردار بعضے مردمان قدیم آشنایانِ ایشان را در انوقت معلوم شد که نام

پیغمبر صفات علیہ السلام والصلوٰۃ سے فضلاءِ اہل گجرات میں خاصکر ملک بخن کو حاصل ہوئی اور قصہ ملک بخن کے امام الابرارؑ کی تصدیق سے مشرف ہونے کا جن کا اصل نام ملک برخوردار تھا یہ ہے کہ ملک بخن کی زوجہ رابجے فتح نام دختر ملک پیرجی برجہ کی جو کہ بندگی میانؒ کے ہمراہ شہید ہوئے وفات پائی تھیں اور ملک مذکور اپنی زوجہ کی جدائی سے بہت ملول اور پریشان حال تھے اور اسی اپنی بیوی کی قبر بنوانے میں مشغول تھے اسی اثناء میں شاہ رکن الدین مجذوب کے خدمتگاران کے قریب سے گذر رہے تھے شاہ موصوف نے حضرت امامؑ کو جو طعام ضیافت بھیجا تھا وہ لیکر جا رہے تھے ملک برخوردار نے شاہ کے خادموں سے حال دریافت کیا انھوں نے امام آخر زمانؑ کے آنے کا ماجرا ملک کو سنایا ملک نے سنکر اسی وقت امام علی التحقیقؑ کی اپنے دل میں تصدیق کی اور اپنے جی میں کہا کہ ضرور یہی ذات صاحب زماں ہے تب ہی تو شاہ رکن الدین والحق نے ایسی شہادت دی ہے یہ بھی نقل ہے کہ ملک برخوردار سیر و شکار کے دوران میں خان سرور کے حوض پر آئے تھے حضرت امام علیہ السلام کے پیرووں کی جماعت کو دیکھکر انھوں نے سب حال دریافت کیا اور حضرتؑ سے ملاقات کی نقل ہے کہ اصل نام ملک بخن ولد ملک احمد کا ملک برخوردار تھا لیکن کسی کو بھی یہ اصلی نام عرفیت کی شہرت کے سبب سے معلوم نہیں تھا جب یہ حضرت امیر الابرارؑ سے ملاقات کئے تو آنحضرتؑ نے انھیں دیکھکر فرمایا کہ آؤ ملک برخوردار

ایشاں ملک برخوردار است بعدہٗ حضرت امامؑ اوارکلام و بیان حق اعلام نمودند ملک مذکور بسیار شادماں شدہ بہمان وقت تربیت شدند و در خاطر خود گزرانیدند کہ چنانچہ میانلید خوندمیر پیر خواستہ بودند ایں ذات است **نقلست** کہ ملک مذکور بطریق مبہم نام ناگرفتہ تعریف صلاحیت بندگیمیانؓ بحضور امام نور علیٰ نور کردند بنابرآں آنحضرتؑ فرمودند کہ آرے بندہ را حق تعالیٰ برائے ایشاں فرستادہ است القصہ چونکہ ملک مذکور از حضرت امام البر والبحور رخصت شدہ بخانہ آمدند کہ خانہ ایشاں و خانہ بندگیمیانؓ در قلعہ کہنہ عنقریب بودند بندگی میانؓ را مبارکباد دادہ خبر کردند کہ چنانچہ شما پیر کامل و مکمل خواستہ بودید ہمچناں پیر کامل و مکمل آمدہ است و بر لب حوض خان سرور منزل فرمودہ است فاما پردیسی است یعنے غیر ملکی بنابر شروع کلام صدیق حضرت امامؑ آں بود کہ در جواب شاں می فرمود کہ ہے ہے ملک نہ خدا یرا پردیس است و نہ بندگان خدا یرا پردیس باشد پس صدیق حبیب ذو الجلال ہمدر آں وقت خوش حال شدہ بطرف حضرت امامؑ قبل صلاۃ العصر رواں شدند و ہمراہان خود را منع کردند کہ نام بندہ بحضور آنحضرتؑ

ان کے بعض قدیم دوست آشناؤں کو بھی اسی وقت معلوم ہوا کہ ان کا نام ملک برخوردار ہے اس کے بعد حضرت امامؑ نے ان کو کلام دعوت الی اللہ اور بیانِ حق ترجمان سنایا جس کو سن کر ملک مذکور بہت خوش ہوئے اور اسی وقت تربیت ہو گئے اور اپنے دل میں یہی لایا کہ میانلید خوندمیر جیسے مرشد کے طلبگار تھے یہی ذات ہے۔ **نقل** ہے کہ ملک مذکور نے مبہم طریقہ پہ نام نہ ظاہر کر کے بندگی میاںؓ کی صلاحیت کا حال حضرت امام نورٌ علیٰ نور کے حضور میں بیان فرمایا بنا بریں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بندے کو حق تعالیٰ نے انھیں کے لئے بھیجا ہے قصہ مختصر یہ کہ جب ملک مذکور حضرت امام البر والبحورؑ کے پاس سے رخصت ہو کر گھر آئے تو چونکہ ان کا گھر اور بندگی میاںؓ کا گھر پرانے قلعہ میں قریب ہی تھا بندگی میاںؓ کو انھوں نے مبارکباد دیکر یہ خبر دی کہ آپ جیسے پیر کامل و مکمل کے طلبگار تھے ویسے ہی پیر کامل و مکمل آئے ہوئے اور خان سرور کے حوض کے کنارے قیام فرمائے ہیں، لیکن پردیسی ہیں یعنے غیر ملکی یہ سنکر صدیق حضرت امامؑ نے شروع ہی میں ان کے جواب میں فرمادیا — کہ ہے ہے ملک نہ خدا کے لئے پردیس نہ بندگانِ خدا کے لئے پردیس اس کے بعد صدیق حبیب ذو الجلال اسی وقت نہایت خوشحالی کے ساتھ نمازِ عصر سے پہلے حضرت امامؑ کی جانب روانہ ہوئے اور اپنے ہمراہیوں کو منع فرمادیا کہ بندہ کا نام آنحضرتؑ

مگیر بہ چرا کہ شنیدہ میشود کہ آنذات نام وحسب
ونسب ہر یکے بغیر پرسیدہ می فرماید بہ بینیم
کہ حسب ونسب بزرگان ما چہ بود **نقلست**
چونکہ بندگی میاںؓ بر در آنحضرتؑ آمدہ انتظار
ملاقات امام الابرار می کردند کہ از خانہ بیروں
آمدند وچوں ہر چہار نظر یکجا شدند بندگی میاںؓ
بیہوش گشتند حضرت میرانؑ نزدیک بندگی میاںؓ
آمدہ ونام ناپرسیدہ بزبان درربار گوہر
نثار فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر ایں روشِ
بیہوشی از خاندانِ خود نیست ہشیار شوید و
سر مبارک بندگی میاںؓ بر زانوے مبارک
خویش داشتہ بذکرِ خفی تلقین کردند و
پسخوردہ برگ تنبول از دہنِ مبارک
خود بہ بندگی میاںؓ دادند ہشیار فرمودہ برائے
نماز بردند **نقلست** کہ حضرت امامؑ در اوّل ملاقات
بندگی میاںؓ را فرمودند کہ بیا سید برادرم
سید خوندمیر یک برادر از جہت امتحان
امام الابرارؑ عرض کرد کہ میرانجی نام ایشاں
میاں خوندمیر است فرمودند خیر جی ہمارے
بھائی سید خوندمیر صدیق ہستند باز فرمودند
کہ بندہ وایشاں یک جدی حسینی سید
ہستیم چنانچہ امام آخر زمانؑ فرمودند نسب
بندگی میاں ہمچناں بود القصہ چونکہ حضرت
امامؑ برائے نماز عصر آمدند بندگیمیاں رضؓ را
ہم در حالِ صحو وسکر برائے نماز آوردند

کے حضور میں نہ لیں کیونکہ سنا جاتا ہے کہ آنحضرتؑ نام اور
حسب ونسب ہر ایک کا بغیر دریافت کرنیکے فرماتے
ہیں میں بھی دیکھوں گا کہ ہمارے بزرگوں کا حسب ونسب
کیا تھا **نقل** ہے کہ بندگی میاںؓ آنحضرتؑ کے
دروازے پر آکر اُس امام الابرارؑ کی ملاقات کا
انتظار کر رہے تھے اتنے میں حضرتؑ باہر تشریف
لائے جب چار نظریں اک جا ہوئیں بندگی میاں رضؓ
پر بیہوشی کا عالم طاری ہوگیا حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ
کے نزدیک آکر بغیر ان کا نام پوچھنے کے اپنی زبان
گوہر نثار سے فرمایا کہ میرے برادر سید خوندمیر یہ
بیہوشی کی روش اپنے خاندان کی نہیں ہے ہشیار
ہو جاؤ پھر بندگی میاںؓ کا سرِ مبارک اپنے زانوے
مبارک پر رکھکر آنحضرتؑ نے ان کو ذکر خفی کی تلقین
فرمائی اپنے دہنِ مبارک سے پان کا پسخوردہ بندگی میاںؓ
کو عطا فرمایا اور انکو ہوشیار کر کے نماز کے لئے لائے
نقل ہے کہ حضرت امامؑ نے پہلی ملاقات ہی میں
بندگی میاںؓ کو فرمایا کہ آؤ میرے برادر سید خوندمیر تو
اس وقت ایک برادر نے امام الابرارؑ کے امتحان
کے لئے عرض کیا کہ میرانجی ان کا نام میاں خوندمیر
ہے آنحضرتؑ نے فرمایا نہیں جی ہمارے بھائی
سید خوندمیر صدیق ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ بندہ اور
یہ ایک جدی حسینی سید ہیں جیسا حضرت امام آخر زماںؑ
نے فرمایا بندگی میاںؓ کا نسب ویسا ہی تھا ماحصل کلام
جب حضرت امام علیہ السلام نماز عصر کے لئے آئے
تو بندگی میاںؓ کو بھی اسی حالت بیخودی میں نماز

کہ در نماز بندگیمیاںؓ را معاملہ شد کہ چہار فرشتہ از حضرت رب العزت در رسیدند وارہ بر سر مبارک شان کشیدہ از وجود مبارکش دو قطع کردہ اند از اند یک قطعہ بطرف راست صورت نورانی مرغوب نہایت خوب ساختند و از قطعہ دیگر صورت بشر کہ بود بمقابلہ بندگیمیاں استادہ کردہ حکم خدا تعالیٰ شد کہ اے سید خوندمیر دیدی کہ از ذات تو چہ کثافت بشری دور کردیم ایں منت ما بر تست پس شکر گزاری ایں منت برائے حضرت ما چہ تحفہ آوردی بندگیمیاںؓ عرض کردند کہ ای بار خدایا زن نداریم و فرزند نداریم کہ در حضرت تو قربان کنیم مگر در ملک گجرات مثلہ ایست کہ از سر اوپر دیگر ہیچ نیست و نیز سر عشر تن است ایں قربان است حکم شد کہ اے سید خوندمیر ما ہمیں سر تو می خواہیم ہر کہ ذاتِ ما می خواہد از سر خود بگذرد تو اگر ذات ما می خواہی تا سر خود را بدہ بندگیمیاںؓ جواب عرض کردند کہ اے بار خدایا یک سر چہ قدر باشد اگر صد سر باشد قربان می کنم فاعلموا ایہا المصدق شہدائی سبیل اللہ کہ برابر بندگیمیاںؓ محض للہ فی اللہ شہید شدند عدد شان صد شہیدان است زیرا کہ صد سر قربان کنم فقرۂ بندگی میاںؓ است چنانچہ از زبان بندگیمیاںؓ صادر شدہ بود ہمچناں شہید شدند و ہمچنا از عمر تنو

کے لئے لائے نماز میں بندگی میاںؓ کو یہ دکھائی دیا کہ چار فرشتے بارگاہ رب العزۃ سے آپہنچے اور میاںؓ کے سر مبارک پر آرہ چلا کر آپکے وجودِ مبارک کے دو ٹکڑے کر ڈالے ایک قطعہ سیدھے جانب کا نورانی صورت انھوں نے نہایت مرغوب بنایا اور دوسرا قطعہ صورتِ بشر میں بندگی میاںؓ کے سامنے کھڑا کیا وہیں خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر تو نے دیکھا کہ تیری ذات سے کیا ہی بشری کثافت ہم نے دور کر دی یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے پس اس احسان کے شکریہ میں ہمارے حضور میں تو نے کیا تحفہ لایا ہے بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ اے بار خدا عورت نہ بچے نہیں رکھتا ہوں جن کو تیری بارگاہ میں قربان کروں مگر گجرات کی ایک کہاوت ہے کہ سر سے اوپر کچھ نہیں نیز سر تمام جسم کا عشر بھی ہے یہی تجھ پر قربان ہے حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر ہم تیرا سر ہی چاہتے ہیں جو ہمارا خواہاں ہو وہ اپنے سر سے ہاتھ دھووے تو اگر ہماری ذات کا خواہاں ہے تو اپنا سر دے بندگی میاںؓ نے جواب میں عرض کیا کہ اے بار خدا ایک سر کیا قدر رکھتا ہے اگر سو سر ہوں تو قربان کر دوں۔ پس معلوم کر اے مصدق راہِ خدا میں بندگی میاںؓ کے ہمراہ محض للہ فی اللہ جو شہید ہوئے ہیں گنتی میں پورے سو ہوئے ہیں کیونکہ "سو سر قربان کر دوں" بندگی میاںؓ کی زبان سے نکلا تھا جیسا بندگی میاںؓ کی زبان سے صادر ہوا تھا اسی موافق شہدا ہوئے۔ اس جگہ ایک روایت ہے جو میں نے اپنے چچا میاں سید سلام اللہؒ سے سنی ہے کہ بندگی میاں سید یوسفؒ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ

اسمہ میاں سید سلام اللہؒ سماعت است
کہ بندگی میاں سید یوسفؒ و میاں سید خوندمیرؒ
ابن بندگی میراں سید یعقوبؒ زادہم اللہ فضلاً
و شرفاً نقل است کہ ایشاں فرمودند کہ سخن
بندگیمیاںؓ آنچہ از زبان صادر شد عبث نبود
چنانچہ سخن نبی و مہدی علیہما السلام مثلاً قصۂ
سخن بندگی میاںؓ کہ در شروع ملاقات حضرت
میراںؑ در جواب حضرت رحماں عرض کردند کہ
یک سر چہ قدر باشد اگر صد سر باشد قربان کنم
ہمچناں برابر بندگیمیاںؓ صد سر بنام رحماں
قرباں شدند دوم قصۂ شمردن شہیداں
دوبارے یکے در جالور دوم باو در کھانبیل آنکسانیکہ
شمردہ بودند ہماں کساں شہید شدند سوم
قصۂ دو سردار کردن در بازی کبڈی
بوقت قتال اعنی میاں سید جلالؒ و میاں سید
شہاب الدینؒ دو تقسیم کردند براداراں بہر دو طرف و حیات
ماندن براداراں و شہید شدن شاں چنانچہ
بندگیمیاںؓ فرمودہ بودند ہمچناں شد در اینجا اگر از
بسیار اندکے و از صدیکے خارقات بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
سیرۃ المہدیؑ و صدیق نویسیم کتابے مطول می
گردد و سنذکر مختصراً فی موضعہا
انشاء اللہ تعالیٰ حاصل الامر حق سبحانہٗ
و تعالیٰ بقبضۂ قدرت خویش سر مبارک بندگی
میاں قبول کرد پس بندگی میاں سہ وقت
نماز بغیر سر ادا کردند یعنے عصر و مغرب و

فرزندانِ بندگی میراں سید یعقوبؒ اللہ ان کے فضل و شرف
کو زیادہ کرے فرماتے تھے کہ بندگی میاںؓ کی زبانِ مبارک
سے جو بات نکلی تھی خالی جانیوالی نہ تھی جیسا کہ نبی اور مہدی
علیہما السلام کی کوئی بات خالی نہ جاتی تھی مثلاً یہ قصہ
بندگی میاںؓ کی بات کا کہ حضرت مہدیؑ کی ملاقات کے
شروع ہی خطابِ الٰہی کے جواب میں انھوں نے عرض
کیا کہ ایک سر کیا قدر رکھتا ہے اگر سو سر ہوں تو قربان
کروں اسی طرح بندگی میاںؓ کے ہمراہ سو سر نام خدا
پر قربان ہوئے دوسرا قصہ شہیدوں کو گننے کا تھا کہ
دوباران کو حضرتؓ نے گنا ایک دفعہ جالور میں دوسری
دفعہ کھانبیل میں جو لوگ شہیدوں میں گنے گئے تھے
وہی شہید ہوئے تیسرا قصہ کبڈی بازی میں دو سردار
بنانے کا تھا یعنے قتال کے قریب میاں سید جلال اور
میاں سید شہاب الدین دو سردار بنائے گئے اور برادران
دائرہ دونوں میں تقسیم کئے گئے جو برادر میاں سید شہاب الدین
کی جانب تھے بقید حیات رہنے والے تھے اور
جو میاں سید جلال کی جانب تھے شہید ہونے والے تھے
جیسا بندگی میاںؓ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، اگر اس جگہ
بندگی میاں سید خوندمیر سیرۃ المہدیؑ کے خوارق کم سے کم
سو میں سے ایک بھی لکھوں تو اس کثرت سے ہیں کہ کتاب
نہایت طویل ہو جائے گی عنقریب ہم ان کا ذکر مختصر
طور پر برمحل کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کلام حق سبحانہٗ
و تعالیٰ نے اپنے قبضۂ قدرت سے بندگی میاںؓ
کے سرِ مبارک کو قبول فرمایا پس بندگی میاںؓ نے
تین وقت کی نمازیں بغیر سر کے ادا فرمائیں یعنے

وعشا بعدہ حکم شد کہ اے سید خوندمیر این سر تو امانت ما است ہرگاہ می طلبیم بغیر عذر ہموں وقت ادا باید کرد باز سر مبارک بر قالب مبارک خدا تعالیٰ نہادہ حکم شد کہ اے سید خوندمیر ہرچہ می خواہی بخواہ خواہم داد سہ کرت حکم شد وہر سہ کرت بندگی میاں رضؓ ہم جواب حضرت رحمان عرض کردند کہ خدایا نزد تو ترا می خواہم دیگر ہیچ نخواہم ایں معاملۂ قتال پوشیدہ بود در ناگور واضح شدہ است سیضحے انشاء اللہ تعالیٰ فی محلہا کہ چنانچہ دعوی مہدویت امام الابرار بفرمان پروردگار تکرار بعد تکرار واقع شدہ است ہمچناں قصۂ تکرار کارزار ثانی امیر الابرار است ابتدا وقصۂ کارزار است کہ گذشت دوم بار در ناگور تکرار شد سوم بار در فرہ تکرار شد مقصود آنکہ ہیچکس را در مہدیت آنحضرتؑ وصدیقیت میاں سید خوندمیرؓ شک نماند القصہ نقل است کہ بعد از عشا حضرت میراں بعادت مبارک شاں بر دروازہ برائے وداع برادراں ایستادہ شدہ ومہاجران علیہم الرضوان ہم گرداگرد آنحضرتؑ حلقہ زدہ بودند کہ آنحضرت خاتم ولایتؑ التفات بکرم و لطف نمودہ بمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر آنچہ شمارا معاملہ شدہ است بگوئید بندگی میاں رضؓ عرض کردند کہ میراں جی را روشن است حضرت میراں علیہ السلام

عصر مغرب اور عشا اس کے بعد حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر یہ تیرا سر ہماری امانت ہے جس وقت ہم طلب کریں بلا عذر اُسی وقت ادا کرنا ہوگا پھر بندگی میاںؓ کا سر مبارک قالبِ مبارک پر خدا تعالیٰ نے رکھدیا اور حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر تو جو کچھ چاہتا ہے چاہ میں تجھے دوں گا تین دفعہ یہ حکم ہوا اور تینوں دفعہ بندگی میاں رضؓ نے خطابِ رحمانی کے جواب میں یہی عرض کیا کہ اے بارِ خدا تجھ سے تیری ذات کا طلبگار ہوں اور کچھ نہیں چاہتا۔ یہ معاملۂ قتال جو پوشیدہ تھا ناگور میں واضح ہوا ہے اس کا تفصیلی بیان برمحل آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ جیسا کہ دعویٔ مہدیت امام الابرار علیہ السلام کا بحکم پروردگار مکرر سہ کرر واقع ہوا ہے ویسا ہی ثانی امیر الابرارؓ کے قتال کا قصہ کئی بار دہرایا گیا ہے ابتدائ قتال کا ذکر تو وہی تھا جو اوپر بیان ہوا دوبارہ شہر ناگور میں معاملۂ قتال کا اظہار ہوا تیسرے بار فرہ میں اس کا اظہار ہوا مقصود یہی تھا کہ کسی شخص کو آنحضرتؑ کی مہدیت میں اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی صدیقیت میں کوئی شک نہ رہے نقل ہے کہ نماز عشار کے بعد حضرت مہدیؑ اپنی عادتِ مبارک کے مطابق دروازے پر سب برادروں کو رخصت فرمانیکے لئے کھڑے تھے جملہ مہاجرین علیہم الرضوان آنحضرتؑ کے اطراف حلقہ باندھے ہوئے تھے اس اثنا میں حضرت خاتم ولایتؑ نے کرم ولطف سے میاں سید خوندمیرؓ کی جانب دیکھکر فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر جو کچھ معاملہ تمکو پیش آیا ہے بیان کرو بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میراں جی کو سب

فرمودند کہ آرے تحقیق فاما برادراں نشنوند انچہ معاملہ شدہ است بزبانِ خود بگویند بنا بر بندگیمیاںؓ عرض کردند کہ میرانجیو شکستہ شوند آں چشمہا کہ مہدیؑ را دیدہ باشند بندہ خدائے خود را دیدم بعدہٗ تمام معاملۂ مذکور سربسر پیش حضرت امام البر والبحورؑ عرض رسانیدند حضرت میرانؑ فرمودند کہ آرے بھائی سید خوندمیر انچہ دیدہ اید تحقیق است خدائے را خدا می بیند و چراغدان و فتیلہ و روغن مستعد کردہ آوردند مگر بچراغ ولایت روشن شدن ماندہ بود اکنوں بچراغ ولایت روشن کردہ شد بعدہٗ بیان ایں آیت درحق بندگی میاںؓ آنحضرتؑ بدیں عبارت فرمودند کہ برادر سید خوندمیر خبر شما حق تعالیٰ در کلام خویش دادہ است کہ اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ دریں جا فرمودہ کہ مراد مشکوٰۃ سینۂ شما است و مراد مصباح تجلّی حق تعالیٰ است و مراد از زجاجہ دل شما است الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ دریں جا فرمودہ کہ مراد شجرۂ مبارکہ ذات بندہ است کہ بر آسمانِ چہارم نام بندہ سید مبارک است زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یعنی فاینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ

روشن ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا ہاں تحقیق ایسا ہی ہے لیکن سب بھائی سنیں گے جو کچھ معاملہ پیش آیا ہے اپنی زبان سے کہو تب بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی پھوٹ پڑیں وہ آنکھیں جنھوں نے مہدیؑ کو دیکھا ہو بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اس کے بعد وہ تمام معاملہ جو اوپر مذکور ہوا ہے شروع سے آخر تک بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت امام البر والبحورؑ کے روبرو عرض کیا اور حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ ہاں بھائی سید خوندمیر جو کچھ تم نے دیکھا ہے تحقیق ہے خدا کو خدا دیکھتا ہے چراغدان فتیلہ اور روغن کے ساتھ تم لے آئے تھے مگر چراغِ ولایت سے روشن ہونا باقی تھا اب چراغِ ولایت سے روشن کیا جا چکا، اس کے بعد یہ آیت بندگی میاںؓ کے حق میں آنحضرتؑ نے اس عبارت میں بیان فرمائی کہ بھائی سید خوندمیر حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں تمہاری خبر دی ہے کہ اللّٰہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ شیشے کی قندیل میں دھرا ہوا ہے اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مشکوٰۃ (طاق) سے مراد تمہارا سینہ ہے اور مصباح (چراغ) سے مراد حق تعالیٰ کی تجلی ہے اور زجاجۃ (شیشے کی قندیل) سے مراد تمہارا دل ہے شیشہ گویا چمکتا ہوا ستارہ ہے وہ روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون کے (تیل) سے۔ اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مبارک درخت سے مراد بندے کی ذات ہے چنانچہ چوتھے آسمان

نوس وریںجا فرمود کہ ذاتِ شما تمام قابلیت
فیض رب العزۃ بے واسطگی واشت خواست
کہ خود روشن شود فاما بواسطۂ مہدی نور علیٰ
نور گشت یھدی اللہ لنورہ من یشاء
وریںجا نقلست کہ حضرت میرانؑ در چند
آیات کہ لفظ من عام را دعوی خاص بر ذاتِ
خود فرمودند مثلاً انا ومن اتبعنی و
فی الآیۃ فقل اسلمت وجھی للہ ومن
اتبعن ہمچناں وریںجا فرمود کہ مراد من یھدی
اللہ لنورہ من یشاء خاص ذاتِ شما
است فقط لاغیر تا آخر رکوع نقلِ متواتر
در حق بندگی میاںؓ بیان فرمودند بعد از بیان
امام الکائناتؑ واو بشارات بندگی میاںؓ
قصد ماندن نزدیک آں ذات
کردند بنا بر آنحضرتؑ رضا
فرمودند کہ حالا بروید شما ہر حال
نزدیک بندہ اید شما را حقتعالیٰ برائے
مقصودِ خود بیارد ودینِ خود را
روشن سازد نقلست چونکہ
ملک برخوردار بندگی میاںؓ را
بحکم امام الابرار در خانہ آوروند
فاما ہیچ شعور ازیں عالم
نبود ہیچ طعام وشراب بر عادت
قدیم نخوردندے وبا ہیچ متکلم
نشدندے وبحال جذبۂ الوہیت

پر بندے کا نام سید مبارک ہے۔ درختِ زیتون نہ
پورب رخ ہے اور نہ پچھم رخ۔ یعنے جدھر تم اپنا رخ
کرو اودھر اللہ کی ذات ہے۔ قریب ہے کہ اس کا
تیل جل اٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے
روشنی پہ روشنی ہے۔ اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا
کہ تمہاری ذات فیضانِ باریتعالیٰ کو بغیر کسی واسطے
کے قبول کرنیکی پوری قابلیت رکھتی تھی اس طرح کہ
خود بخود روشن ہوا چاہتی تھی لیکن مہدی کے واسطہ
سے تم نورٌ علیٰ نور ہوئے۔ اللہ راہ دکھاتا ہے
اپنے نور کی جسے چاہتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ نے جس طرح چند آیات میں جن میں لفظ من
عام کے اپنی ذات کے لئے خاص ہونے کا دعویٰ
فرمایا مثلاً آیتِ انا ومن اتبعنی میں اور آیت
فقل اسلمتُ وجھی للہ ومن اتبعن
میں ویسا ہی اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یھدی
اللہ لنورہ من یشاء میں من سے مراد خاص
تمہاری ذات ہے فقط کوئی اور نہیں آخر رکوع تک
نقلِ متواتر سے ثابت ہے کہ بندگی میاںؓ کے حق
میں حضرت مہدیؑ نے بیان فرمایا، حضرت امام الکائناتؑ
کے یہ بیان فرمانے اور بندگی میاںؓ کو بشارات عطا
فرمانے کے بعد بندگی میاںؓ کا ارادہ آنحضرتؑ کے
پاس ہی رہنے کا تھا بنا بریں آنحضرتؑ نے رضا
دیکر فرمایا کہ اب تم جاؤ تم بہر حال بندے کے نزدیک
ہو تم کو حقتعالیٰ اپنے مقصود کے لئے لائیگا اور اپنے
دین کو روشن فرمائے گا۔ نقل ہے کہ جب ملک

بے ہوش و مدہوش ماندندے چوں وقتیکہ ہشیار شدندے نزدیک حضرت میرانؑ رفتندے باز بخانہ آوروندے بدیں موجب ملک برخوردار بسیار تعجب میکردند کہ در پیش ایشاں چند صد مردماں تربیت شدہ بودند اما ہیچ کس را ایں نوع حالتے پدید نشدہ بود کہ بندگیمیاں را شد ایں خبر بملک مبارز الملک رسید ایشاں دلگیر شدہ یکبار با امام الابرار ملاقات کردند اما تمام برادر زادگان بہ تصدیق مشرف شدند و مبشر گشتند ان فی ذالک لآیات بینات وشہادات قاطعات علے صدق امام آخر الزمانؑ فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ بعدہا تومنون فبای الاء ربکما تکذبان

باب شانزدہم

در بیانِ ملاقات کردن ملک مبارز الملک اسمہٗ ملک نصیر الدین ابن ملک یعقوب وتصدیق کردن برادر زادگانِ ایشاں ومبشر شدن شاں از زبان امام آخر الزمان علیہ السلام نقلست کہ جد جمیع باڑیوالاں

برخوردار بندگی میاںؓ کو امام الابرارؑ کے حکم سے گھر واپس لائے تو اس وقت بندگی میاںؓ کو اس عالم کی کوئی خبر نہیں تھی کھانا پانی قدیم عادت کے مطابق نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ کسی سے بات چیت کرتے تھے، جذبۂ الوہیت کی حالت میں مست و بیخود رہتے تھے، جب ہوشیار ہوتے تو حضرت مہدیؑ کے پاس چلے جاتے پھر انکو گھر لایا جاتا تھا یہ دیکھکر ملک برخوردار کو بہت تعجب تھا کیونکہ انکے سامنے کئی سو آدمی حضرت مہدی علیہ السلام سے تربیت ہوئے تھے لیکن کسی پر ایسی جذبہ کی حالت طاری نہیں ہوئی جیسی کہ بندگی میاںؓ پر ہوئی، یہ خبر ملک مبارز الملک کو پہنچی تو آزردہ خاطر ہوکر انھوں نے ایک بار حضرت امام الابرارؑ سے ملاقات کی لیکن ان کے تمام بھتیجے تصدیق سے مشرف ہوکر مبشر ہوئے بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں امام آخر الزماں علیہ السلام کے صدق پر پس اے تصدیق نہ کرنے والو اور کس کھلی نشانی اور قطعی گواہی پر بعد اس کے تم ایمان لاؤگے دیکھو فرمان خدا پس اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤگے

سولہواں باب

حضرت مہدیؑ سے ملک مبارز الملک کی ملاقات کے بیان میں جن کا نام ملک نصیر الدین ابن ملک یعقوب تھا اور ان کے بھتیجوں کے تصدیق کرنے اور امام آخر الزماں علیہ السلام سے بشارات پانیکے بیان میں نقل ہے کہ تمام باڑی والوں کے جد ملک یعقوب تھے جو اولاد سے

ملک یعقوب بودند از اولاد امیر المومنین
ابی بکرن الصدیق رضی اللہ عنہ از پسر صدیق
علیہ الرضوان عبد الرحمن رضہ واز جہت سکونت
ایشاں در موضع باری کہ عنقریب شہر بیانہ
بود بنا بر ایشاں را باری وال میگویند
و ملک یعقوب را ہفت پسر بودند بدیں تفصیل
یکے ملک مودود و دوم ملک احمد سوم ملک محمد
چہارم ملک نصیر الدین پنجم ملک یوسف ششم
ملک عیسیٰ ہفتم ملک وزیر الدین فاعلم ایہا
المصدق سنذکر بشارات المہدی علی
حقہم مجملا ومفصلا فی موضعہا انشاء اللہ
تعالیٰ فاما مجملا نقلست کہ حضرت میراں
علیہ السلام در حق باری والاں فرمودند کہ انبرت
بیل و معنی انبرت آب حیات است و
بیل مراد اولاد است و دیگر خصوصیت
باڑیوالاں آنست کہ در ہیچ قبیلہ بمثل ایشاں
خرد و بزرگاں مقبول نہ شدند و منقاد نہ
گشتند و مشرف بہ بشارات آنذات پیغمبر صفات
نہ شدند و نیز بشارات صدیق اکبر در حق شان
مشہور الاشہر است کہ خدا تعالیٰ بر ایشاں
در ہائے رحمت بریخت و بشارات
مفصلا یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ فی موضعہا
القصہ درمیان ہفت پسران ملک یعقوب
ملک نصیر الدین خطابہ مبارز الملک در زمانہ
خاتم ولایت محمدی اعنی محمد مہدی موعود علیہ السلام

امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھے جن کا سلسلۂ
نسب حضرت عبد الرحمن ابن ابوبکر رضہ کو پہنچتا ہے
ان کی سکونت کے لحاظ سے چونکہ یہ لوگ بیانہ کے
قریب موضع باری میں تھے ان کو باریوال کہتے ہیں
اور ملک یعقوب کے سات فرزند تھے جن کی تفصیل
یہ ہے اول ملک مودود دوم ملک احمد سوم ملک
محمد چہارم ملک نصیر الدین پنجم ملک یوسف ششم
ملک عیسیٰ ہفتم ملک وزیر الدین۔ پس معلوم کر اے
مصدق ہم عنقریب حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں
جو ان کے حق میں ہیں مجملا اور مفصلا برمحل بیان کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ ان کا مجملاً بیان یہ ہے نقل ہے
کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے باری والوں کے
حق میں فرمایا کہ یہ انبرت بیل ہیں انبرت کے
معنی آب حیات کے ہیں اور بیل سے مراد اولاد
ہے دوسری خصوصیت باری والوں کی یہ ہے کہ کسی قبیلہ
میں انکی طرح سب چھوٹے بڑے مقبول نہ ہوئے
اور مطیع نہ ہوئے اور اُس ذات پیغمبر صفات کی بشارتوں
سے مشرف نہ ہوئے جیسے کہ یہ لوگ ہوئے نیز صدیق اکبر رضہ
کی بشارتیں بھی ان لوگوں کے حق میں مشہور تر ہیں کہ خدا تعالیٰ
نے ان پر رحمت کے موتی برسائے ہیں اور بشارتوں
کا تفصیلی بیان ہم آگے ان کے موقع پر کریں گے
انشاء اللہ تعالیٰ، خلاصۂ کلام یہ کہ ملک یعقوب کے
سات بیٹوں میں سے ایک ملک نصیر الدین جن کا
خطاب مبارز الملک تھا حضرت خاتم ولایت محمدی
میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

حیات بودند و صاحب وزارت دو ہزار سوار
خاص و شہر نہروالہ تنخواہ ایشاں بود چونکہ
ایشاں را خبر احوال بندگی میاںؒ رسید کہ ذات
کامل ولی مثل علیؓ آمدہ است و بندگی میاں رضؓ
بآنذات مرید شدہ اند و قصد برابر رفتن او
می کنند بنا بر ملک مذکور کہ محب و عاشق بندگی میاںؒ
بود آنچنانکہ گاہ گاہ می فرمودند کہ اگر میاں
دعوی مہدیہ بکنند ما تصدیق بکنیم و چونکہ ایں معاملہ
شنیدند بسیار دلگیر شدہ بندگی میاں رضؓ را
در بالاخانہ نظر بند کردند کہ مبادا بروند و خود
برائے ملاقات امام الکائنات آمدند و
بہ آنذات پیغمبر صفات ملاقات کردند چونکہ باز
درخانۂ خود آمدند در پیش برادرزادگان خود
گفتند کہ سبحان اللہ بر روئے مبارک
آںمرد چہ شجاعت می نماید و در موبمو ما نگی
یعنے دلیری معمور است **نقلست** کہ
چوں روز دوم ملک برخوردار بخدمت امام الابرارؑ
مشرف شدند آنحضرتؑ بزبان دُرربار
گوہر نثار استفسار بازگشتن ملک مبارز الملک
و گفتار او پرسیدند کہ چوں ازینجا
بازگشت چہ گفت ملک مذکور بحضور پرنور
ماجرائے ملک مبارز الملک و گفتار ایشاں
عرض کردند کہ میراںجی چونکہ ملک در خانۂ خود
تشریف آوردند می گفتند کہ سبحان اللہ بر روئے
مبارک و بر مو بہ مو چہ شجاعت می نماید

بقید حیات تھے جو دو ہزار سوار کی خاص وزارت رکھتے
تھے اور شہر نہروالہ انکی تنخواہ میں تھا جب ان کو
بندگی میاںؒ کے احوال کی اطلاع ملی کہ ایک ذات
کامل ولی مثلِ علیؓ آئے ہوئے ہیں اور بندگی میاںؓ
ان کے مرید ہو گئے ہیں اور ان کے ہمراہ جانے کے
ارادے میں ہیں تو چونکہ ملک مذکور کو بندگی میاںؒ سے
بیحد محبت تھی یہانتک کہ کبھی کبھی کہا کرتے .. تھے
کہ اگر میاں مہدیہ ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم تصدیق
کریں گے جب یہ معاملہ انھوں نے سنا تو بہت
آزردہ ہوئے اور بندگی میاںؓ کو انھوں نے بالاخانے
میں نظر بند کردیا کہ ایسا نہو چلے جائیں اور خود حضرت
امام کائناتؑ سے ملنے کے لئے آئے اس ذات
پیغمبر صفاتؑ سے ملاقات کی، جب گھر واپس آئے
تو اپنے بھتیجوں سے کہا سبحان اللہ اس مرد کے
چہرۂ مبارک پر کیا شجاعت نمایاں ہے بال بال
مانگی یعنے دلیری سے معمور ہے **نقل** ہے کہ جب
دوسرے روز ملک برخوردار حضرت امام الابرارؑ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی سے مشرف
ہوئے تو آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ دُرربار گوہر نثار
سے ملک مبارز الملک کی واپسی اور اُنکی گفتار کے
متعلق دریافت فرمایا کہ جب وہ یہاں سے واپس ہوا
تو اس نے کیا کہا ملک برخوردار نے آنحضرتؑ کے
حضور پرنور میں ملک مبارز الملک کا ماجرا اور اُن کی
گفتگو عرض کی کہ میراںجی جب ملک اپنے گھر میں تشریف
لائے تو یہ کہہ رہے تھے کہ سبحان اللہ حضرت کے

دریںجا حضرت میراں علیہ السلام خبر مودند کہ آئے
ملک ہمچناں مردے شجاع و دلیر است مثالِ
بندۂ خدا ہمچو آئینہ است ہر کہ می آید روے
خود می بیند ملک آمدہ روے خود دیند فاعلم
ایہا المصدق درباب تصدیق کردن ملک مبارز
الملک اختلاف شدہ است کسانیکہ درباب
ملک مذکور نجات اعتقاد می کنند میگویند
کہ در آخر عمرش تصدیق روزی شدہ
است بعضے علی عکسہا معتقد فاعلم ایہا المصدق
انا اقول واللہ اعلم بالصواب و
اعتقادنا فی النجاۃ علیٰ تصدیق
المہدی امام اولی الالباب فقط اکنوں
آمدیم دربیانِ بشارات امام علیہ السلام بطریق
مفصلا علیٰ حق المبشرین المذکورین اہل الکرام
نقلست کہ از ملک مودود ابن ملک
یعقوب یکدختر اسما بوآتاج مادر بندگیمیاں رضؓ
شدہ بود حقیقت تصدیق معلوم نیست و دیگر
پسر کہ اسمۂ ملک خدابخش خالِ میاں رضؓ
کہ صاحب حالات و کرامات و مکاشفات
و فراسات کہ اگر اندکے گفتہ شود عبارتے
دراز گردد مثلاً از ایشان نقلست کہ
گفتند مردم را بسہ چیز ابتدا و انتہا و
عقل و فراست و بخت او می دانم یعنی
در گفتار و رفتار و دستار و دیگر
از ایشان نقلست کہ خبر ششش ماہ مستقبل

روے مبارک پر بال بال پر کیا شجاعت دکھائی دیتی
ہے، یہ سنکر حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ
ہاں ملک ویسا ہی مردِ شجاع اور دلیر ہے بندۂ
خدا آئینہ کے مثال ہے جو کوئی آتا ہے اپنا چہرہ
دیکھتا ہے ملک نے بھی آکر اپنا چہرہ دیکھا ہے
پس معلوم کر اے مصدق کہ ملک مبارز الملکؒ کی تصدیق
کے بارے میں اختلاف ہوا ہے جو لوگ ملک مذکور
کی نجات کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ ان کی آخری عمر میں
ان کو تصدیق روزی ہوئی بعضے لوگ اس کے برخلاف
کہتے ہیں پس جان اے مصدق ہمارا قول یہ ہے اور
اللہ صواب کا بہتر جاننے والا ہے ہم تو اُن کی نجات
کا اعتقاد رکھتے ہیں اس بناء پر کہ انھوں نے امام
اولوالالبابؑ کی تصدیق کی ہے فقط اب ہم یہاں
امام علیہ السلام کی بشارتیں بیان کرتے ہیں تفصیلی طور پر
جو مذکورۂ بالا مبشرین کرام کے حق میں ثابت ہیں نقل ہے
کہ ملک مودود ابن ملک یعقوب کی ایک دختر مسماۃ بوآتاج
بندگی میاںؓ کی ماں ہوئی ہیں انکی تصدیق کا حال معلوم
نہیں، دوسرے فرزند ہوئے مسمیٰ ملک خدابخش جو میاںؓ
کے ماموں ہوئے جو صاحبِ حال بزرگ ہوئے ہیں
انکی کرامات ان کے مکاشفات اور انکی فراستوں کا
اگر تھوڑا سا ذکر بھی کیا جائے تو عبارت دراز ہوگی
مثال کے طور پر ان کی ایک نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تھے
کہ میں تین چیزوں سے لوگوں کے آغاز و انجام عقل و
سمجھ اور ان کی قسمت کا اندازہ لگاتا ہوں یعنی گفتار
رفتار اور دستار سے نیز اُن سے نقل ہے کہ خداتعالےٰ

وشش ماہ ماضی خدا تعالیٰ معلوم کردہ بود الغرض پیش از آمدنِ حبیب ذوالجلال چند سال ایشاں را وصال باحق شدہ بود چونکہ ذکر فراست شاں بہ مجلس صاحب الزمانؑ گذشت بعدہٗ عرض کردند کہ او شاں را رحلت شدہ است دریں جا حضرت امیر علیہ السلام فرمودند آرے بتحقیق ملک خدا بخش عاشق اللہ بودند و بندہ را ہم تعجب شدہ بود کہ ایں چنیں کس چوں از صحبت بندہ باز ماندہ است فاما معلوم شد کہ رحلت کردند نیز نقلست کہ بعد از آمدن حضرت مہرانؑ در پیراں پٹن اول ملاقات ملک برخوردار شدہ است و در اول بار بہ بشارت از زبانِ امام الابرارؑ بلفظ برخوردار مبشر شدند القصہ ملک برخوردار دنیا ترک کردہ صحبتِ امام الابرار اختیار کردہ ہمراہ شدہ بودند و چند نقل بواسطۂ ایشاں ظاہر شدہ است مثلاً یکے نقل آنکہ ملک مذکور را خدا تعالیٰ از طرف پسر شاں ملک داؤد یک جفت کفش خوب رسانیدہ بود ایشاں در دل نیت کردہ کہ ایں کفش نو بحضورِ حضرت امام علیہ السلام بخشیم و از کفش مبارک آنحضرتؑ برائے خود کرم گوش سازیم تا از برکت ایں کفش مبارک ما را خدا تعالیٰ نجات دہد ایں نیت در دل کردہ بعد از نماز شام درمیان حلقۂ برادران برائے وداع

نے اُن کو چھ ماہ مستقبل اور چھ ماہ ماضی کا حال معلوم فرمایا تھا غرض یہ کہ وہ حضرت حبیب ذوالجلالؑ کی آمد سے چند سال قبل واصل بحق ہو چکے تھے جب ان کی دانائی کا ذکر صاحب الزمان علیہ السلام کی مجلس میں گذرا اسکے بعد صحابہؓ نے عرض کیا کہ اُن کی رحلت ہو چکی ہے تو اس موقع پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہاں بتحقیق ملک خدا بخش عاشق اللہ تھے بندے کو تعجب تھا کہ ایسا شخص کس طرح بندے کی صحبت سے باز رہا لیکن معلوم ہو گیا کہ وہ رحلت کر چکے ہیں نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام شہر پیران پٹن میں آنیکے بعد اول حضرتؑ کی ملاقات ملک برخوردار کو نصیب ہوئی پہلی ہی مرتبہ میں وہ حضرت امام الابرارؑ کی زبانِ مبارک سے لفظ برخوردار سے مبشر ہوئے قصہ مختصر یہ کہ ملک برخوردار نے ترکِ دنیا کر کے امام الابرارؑ کی صحبت اختیار کی حضرتؑ کے ہمراہ ہو گئے تھے اور چند نقلیں انہی کے تعلق سے وقوع میں آئی ہیں مثلاً ایک نقل یہ کہ ملک مذکور کو خدا تعالیٰ نے ان کے فرزند ملک داؤد کی جانب سے ایک نیا جوتی کا جوڑا بھجوایا تھا انہوں نے دل میں یہ نیت کی کہ یہ نیا جوڑا حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں گذرانوں اور آنحضرتؑ کے نعلین مبارک لیکر اس کے چمڑے سے اپنے لئے گرم ٹوپ بنالوں تاکہ اس کفش مبارک کی برکت سے خدا تعالیٰ مجھے نجات روزی کرے یہ نیت دل میں کر کے نماز شام کے بعد برادروں کے حلقے میں رخصت پانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے یہ سوچکر کہ حضرت امامؑ

ایستادہ بودند کہ بعد از سلام و وداع حضرت امام علیہ السلام عضور کیم حضرت امیر روشن ضمیرؓ بغیر از گفتۂ ایشاں ہر دو کفش مبارکِ خود از سر انگشتِ پاے مبارک خود گرفتہ فرمودند کہ ملک برخوردار ایں آلتِ پا است در پاے باید کرد ایشاں در حال آں کفش کہ خود نیت کردہ آوردہ بودند پیش نہادند و عرض کردند کہ میرانجی در ضمیر ایں فقیر آں چناں آمدہ کہ ایں کفش بحضور حضرت امیر بکنیم و از کفش مبارک حضرت امیر براے خود گرم گوشش سازیم کہ از برکتِ آں خدا تعالیٰ مرا نجات دہد بنا بر حضرت امیرؓ فرمودند اے ملک برخوردار ایں کفش از چہ چیز است ایشاں از روے ادب خاموش بودند باز فرمودند کہ بالا پوست گوسفند و زیر پوست گاؤ پس چندیں مدت کہ در صحبت بندہ ماندہ اید چنیں حاصل کردید کہ مہدی از پوست گوسفند و گاؤ نجات می دہد خیر جی اگر بندہ محبت کردہ پوست خود بپوشاند و آنچہ بندہ درمیان عصر و مغرب میگوید نکنید خداے من قادر است پوست بندہ بہ بندہ بپوشاند و شمارا عذاب کند دوم نقلست در باب بشارت پدر شاں ملک احمد بن ملک یعقوب باریوالؒ آوردہ اند کہ ملک برخوردار برابر خود مال بسیار در دائرہ آوردہ بودند بعضے بحضور اعلیٰ در راہ خدا تعالیٰ گذرانیدہ و بعضے براے

کے سلام و وداعی کے بعد حضورِ اقدس میں پیش کروں تب حضرت امیر روشن ضمیرؓ نے بغیر ان کے معروضہ کے اپنے نعلین مبارک کو اپنے مبارک پاؤں کی انگلیوں میں لیکر فرمایا کہ ملک برخوردار یہ پاؤں کا آلہ ہے پاؤں ہی میں رہنا چاہیئے یہ سنتے ہی انھوں نے جو نیا جوتی کا جوڑا گذراننے کی نیت کی تھی پیش کر کے عرض کیا کہ میرانجی اس فقیر کے دل میں یہ بات آئی تھی کہ یہ جوڑا حضرت کے حضور میں پیش کروں اور حضرت امیر کے کفش مبارک سے اپنے لئے گرم ٹوپ بنا لوں تاکہ اس کی برکت سے خدا تعالیٰ مجھے نجات دے بنا بریں حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا اے ملک برخوردار یہ جوتیاں کس چیز سے بنی ہوئی ہیں انھوں نے از روے ادب خاموشی اختیار کی پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ اوپر بکری کا چمڑا اور نیچے گائے کا چمڑا پس اتنی مدت جو تم بندے کی صحبت میں رہے تمکو یہی معلوم ہوا کہ مہدی اس بکری اور گائے کے چمڑے سے نجات دلاتا ہے سنو تو بھلا اگر بندہ محبت کی راہ سے اپنا پوست بھی تمکو پہنا دے اور جو کچھ بندہ عصر اور مغرب کے درمیان کہتا ہے تم اس پر عمل نہ کرو تو میرا خدا اس بات پر قادر ہے کہ بندے کا پوست بندے کو پہنائے گا اور تمکو عذاب دے گا۔ دوسری نقل ان کے والد ملک احمد بن ملک یعقوب باریوال کے حق میں حضرت مہدیؑ کی بشارت کے بارے میں ہے بیان کرتے ہیں کہ ملک برخوردار اپنے ساتھ بہت مال دائرے میں لائے تھے کچھ تو امام علیہ السلام کے

خودنگاہ داشتہ ہر وقتے کہ طعام الوان بہ
پختے کودکان ہمسایگان را تکلیف شدے
زیراکہ در زمانۂ امام الابرارؑ فقر و اضطرار
بسیار بود بنا بر بعضے فقراء آنحضرت خاتم الاولیاؑ
حکایت شکایت ملک برخوردار و رنجیدہ
شدن صغار عرض رسانیدہ اند فرمودند کہ بندہ
را چہ میگوئید خدارا بگوئید کہ خدا تعالیٰ یکے را
رزق فراخ کردہ است و یکے را تنگ بندہ
چہ کند و آنچہ بدست بندہ می آید بندہ شمارا
و او شانرا سویت کردہ مید ہد یعنے برابر باز
فرمودند کہ میاں بروید شمارا بشارت آمدہ
است کہ المفلسُ فِی امانِ اللہ
و او شانرا بشارت می آید دیگر فرمودند
کہ ملک مذکور چیزیکہ دارند فردا فنا پذیر د چہ
جہت کہ ویرا چشمۂ آمدنی نیست و خرچ
کردنی است۔ ایشاں را وداع کردہ ملک
برخوردار را طلبیدہ پرسیدند کہ ملک برخوردار
در روشِ ملکِ شما گوشت چگونہ می
پزند ایشاں بحضورِ حضرتِ معلیٰؑ عرض کردند
کہ میرانجی اول روغن داغ کردہ در وے
حویفات یعنے دار و ے گوشت
چوں گشنیز و زعفران و قرنفل و لوازم
آں انداختہ چوں خوب بریاں شود بعدہٗ
گوشت پاک کردہ بیندازند و آب می
اندازند و می پزند در ینجا حضرت امیر الابرارؑ

حضورِ اعلیٰ میں راہِ خدا میں گذران دیا اور کچھ اپنے لئے
انھوں نے محفوظ رکھ لیا تھا جب کبھی وہ اقسام کے
لذیذ کھانے تیار کرتے ان کے پڑوس میں رہنے
والے بچوں کو تکلیف ہوتی تھی کیونکہ حضرت امام الابرارؑ
کے زمانہ میں صحابہ پر فقر و اضطرار بہت ہوا کرتا تھا
بنا بریں بعضے فقراء نے حضرت خاتم الاولیاءؑ سے
شکایت کے لہجہ میں ملک برخوردار کا حال بیان
کیا اور ان سے دائرے کے بچوں کی رنجیدگی کی
کیفیت عرض کی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندے
سے کیا کہتے ہو خدا سے کہو خدا تعالیٰ نے ایک کے
رزق کو کشادہ کیا ہے اور ایک کو تنگ بندہ
کیا کرے جو کچھ بندے کے ہاتھ آتا ہے بندہ تمکو
اور ان کو سویت کر کے دیتا ہے یعنے یکساں حصے
کر دئے جاتے ہیں پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ میاں
جاؤ تمہارے لئے بشارت آئی ہے کہ نادار
اللہ کی امان میں ہے اور ان کو بھی بشارت ملتی
ہے، نیز حضرتؑ نے فرمایا کہ ملک مذکور جو چیز رکھتے
ہیں کل فنا ہونیوالی ہے اس لئے کہ اس کو آمدنی کا
چشمہ نہیں اور خرچ جاری ہے پھر ان کو رخصت کر کے
ملک برخوردار کو حضرتؑ نے طلب کیا اور پوچھا کہ
ملک برخوردار تمہارے وطن میں گوشت کس طریقہ
سے پکاتے ہیں انھوں نے حضرت کی خدمت عالی
میں عرض کیا کہ میرانجی پہلے گھی کو کڑکڑاتے ہیں پھر
اس میں مصالح یعنے گوشت کو لگانے کی ادویہ
جیسے دھنیا، زعفران، لونگ اور اس کے لوازم

ملک برخوردار

بزبان در بار فرمودند که ببینید دریں روش
کہ شما گفته اید بوے خوش تمام بیروں می رود و
لذت تمام بوے دار، و دیگر آواز داغ روغن
ہم شنوده میشود که بداں چشم زخ ہم می رسد
دریں باب روش جونپور خوب است
که گوشت و حوایجات و روغن و
آب ہمه بوزن که می باید یکجا کرده می پزند
که بوے خوش ہم بیروں نمی رود و
چشم زخ ہم نمی شود بنا بر ملک مذکور
بحضور نور علیٰ نور عرض کردند که میرانجی امروز
ایں تمام استعداد حاضر است و بنده
از جہت طلبیدن حضرت میرانجی
آمده بودیم اگر قدم سعادت بفرمایند
حضرت امیر علیه السلام آمده چنانچه فرموده
بودند ہمچناں ملک مذکور طعام و گوشت و
نان پخته بحضور آنحضرتؑ باز کرده نہادند
دریں میاں حضرت امام آخر الزماں علیه السلام
فرمودند که علماء بالله را در باب بنا نہادن
عرس چه خوب معقود بود که دریں طعام
که براے نیت روح میت می کنند
درمیان بسیار کساں اگر کسے ازاں
بندهٔ خدا بخورد تا آنکه بخوردن طعام مشغول
است اگر شخص میت معذب است
بحکم خدا تعالیٰ بآنمقدار که بندهٔ خدا بخوردنِ
طعام مشغول است ازاں شخص عذاب

ڈالکر جب یہ چیزیں خوب تلی جاتی ہیں تو اس کے
بعد گوشت کو پاک کرکے ڈالتے ہیں اور پانی بھی
اسی وقت ڈالکر پکاتے ہیں یہ سنکر حضرت امیر الابرارؑ
نے اپنی زبانِ دربار سے فرمایا کہ دیکھو اس طریقہ میں
جس کو تم نے بیان کیا یکوان کی خوشبو تمام اس سے
نکل جاتی ہے اور خوشبوئی ہی میں پوری لذت ہوتی
ہے دوسری بات یہ کہ گھی کے بگھار کی آواز بھی
سنائی دیتی ہے اور اس کے دھنوئیں سے آنکھوں
کو ضرر بھی پہنچتا ہے اس معاملہ میں جونپور کا طریقہ
خوب ہے کہ گوشت، مصالح، گھی اور پانی سب
چیزیں ضرور وزن کے موافق لیجاتی ہیں اور ان سبکو
ایک ساتھ پکاتے ہیں جس سے خوشبو باہر نکلنے نہیں
پاتی اور آنکھوں کو بھی تکلیف نہیں پہنچتی اس ارشاد
کو سن کر ملک مذکور نے حضور نورٌ علیٰ نور میں عرض کیا
کہ میرانجی آج تمام سامان حاضر ہے اور بندہ حضرت
کو لیجانے کے لئے آیا تھا اگر قدم سعادت سے
بندے کو سرفراز فرمائیں ان کا یہ معروضہ سنکر حضرت
امیر علیہ السلام ان کے گھر تشریف فرما ہوئے جیسا حضرتؑ
نے فرمایا تھا ویسے ہی طریقہ سے ملک مذکور نے
کھانا، گوشت اور روٹیاں پکاکر آنحضرتؑ کے حضور
میں لا رکھا، اس اثنا میں حضرت امام آخر الزماںؑ نے
فرمایا کہ خدا رسیدہ علماء کا عرس کی بنیاد ڈالنے میں کیا
ہی اچھا مقصود تھا کہ اس کھانے میں سے جو میت کی
روح کے ایصال ثواب کی نیت سے پکاتے ہیں بہت
سے کھانے والوں کے درمیان اگر کوئی بندۂ خدا بھی

جونپور کا طریقہ

دورکرده می شود بنا بر ملک مذکور عرض کردند که
میرانجی زہے سعادت پدر ما که عرس او باشد
وخورنده مہدی موعودؑ فرمودند آرے
فرمان خدا تعالیٰ می شود که پدر شما ابدالآباد
بخشیده شده است سوم **نقلست**
یک روز در وقت نوبت آخر اللیل ملک
بخن در دل خود خطره آوردند که اے بخن
کدام راحت ونعمت ودولت دنیاوی
گذاشته چه محنت ومشقت وفقر وفاقه
وذلت اختیار کردی که ناگاه بے آگاه
حضرت شاہنشاه بفرمانِ الٰه در آنجا
حاضر شده فرمود که ملک برخوردار چرا افسوس
می خورید آنچه گذاشته آمدید آں موجود
است بروید ایشاں در ہماں وقت
روانه شده بدنیا مشغول شدند چنانچه معلوم
است بنا بر شمار ملک برخوردار درمیان
صحابهٔ امام الابرار نیست مگر در مبشراں داخل
اند چہارم **نقلست** بعد از مدت
مدید پس از رفتنِ ملک مذکور شخصے از
گجرات رسید بندگی میاںؓ احوال
ملک مذکور پرسیدند آینده آنچه حقیقت
ایشاں بود بعرض رسانید که بدنیا مشغول
شدند بعدهٗ چونکه آں شخص بحضورِ امامؑ
الابرار شد آنحضرتؑ ہم استفسار ملک
برخوردار فرمودند که از انِ برادرم ملک برخوردار

کھا رہا ہو تو جب تک کہ وہ کھانے میں مشغول رہے
اگر شخص میت عذاب کی حالت میں بھی ہے تو
خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُتنی دیر جتنی دیر کہ بندہ خدا کھانے
میں مشغول رہے اس شخص سے عذاب کو دور کر دیا
جاتا ہے یہ سنکر ملک مذکور نے عرض کیا کہ میرانجی زہے
نصیب میرے باپ کے کہ ان کا عرس ہو اور کھانے
والے مہدی موعودؑ ہوں آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں خدا تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ تمہارے باپ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
بخشے گئے تیسری **نقل** یہ ہے کہ ایک روز نوبت کے
وقت آخر شب میں ملک بخن نے اپنے دل میں یہ خطرہ
لایا کہ اے بخن کس راحت ونعمت اور دنیا کی دولت
چھوڑ کر تو نے کیا محنت مشقت فقر وفاقہ اور گری ہوئی
حالت اختیار کی ہے اتنے میں اچانک بلا اطلاع فرمان
خدا سے حضرت شاہنشاہ علیہ السلام وہاں موجود ہوئے
اور ملک برخوردار کو مخاطب کر کے آنحضورؑ نے فرمایا کہ
ملک برخوردار کیوں افسوس کرتے اور غم کھاتے ہو جو کچھ
چھوڑ کر آئے ہو سب موجود ہے جاؤ یہ رخصت پا کر اسی
وقت روانہ ہوئے اور اپنے دنیاوی کاروبار میں مشغول
ہو گئے چنانچہ یہ بات سبکو معلوم ہے کہ اسی بنا پر
ملک برخوردار کا شمار امام الابرارؑ کے صحابہؓ میں نہیں
ہے مگر مبشرین میں داخل ہیں چوتھی **نقل** یہ ہے کہ
ملک مذکور کے جانیکے ایک عرصہ دراز بعد ایک شخص
گجرات سے فرہ آیا تو بندگی میاںؓ نے اس شخص سے
ملک مذکور کا احوال پوچھا آنیوالے نے جو کچھ ان کی حقیقت
تھی عرض کی کہ وہ دنیا میں مشغول ہو گئے ہیں اس کے

چہ احوال است بندگی میانؓ در مجلس حاضر بودند پیش از شخص آینده عرض رسانیدند کہ میرانجی احوال ملک برخوردار بکفر انجامیدہ است بنا بر حضرت امیر علیہ السلام فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر شما بزبانِ خود چنیں مگوئید کہ ملک برخوردار اینجا خوردہ و آنجا برد اگر در اینجا ماندے درمیان دومی و چہارمی شما شدندے لیکن شماند اکنوں منظورِ مہدی ہستند خدا تعالیٰ ناچیز نکند آخر الامر ایشان در خلافت بندگی میانسید محمود حسین ولایتؓ پسر بندگی میانسید خوندمیرؓ دنیا ترک کردہ بر روشِ حضرت مہدی موعودؑ سرانجام شدہ بود رضی اللہ عنہٗ حاصل الامر بندگی ملک الہدادؓ و بندگی ملک حماد بن ملک احمد بن ملک یعقوب باریوال ہم در پیران پٹن ملاقات با ذاتِ پیغمبر صفات کردہ از روی تحقیق تصدیق کردہ اند و مبشر بآنذات علیہ الصلوٰۃ شدہ اند کہ **نقلست** کہ امام البر والبحورؑ بندگی میانؓ را از نصرپور بطرف گجرات بفرمان واہب العطیات فرستادند بندگی ملک الہدادؓ را چادرِ خود و بندگی ملک حماد را عمامۂ خود بدستِ بندگی میاں رضؓ مرحمت فرمودہ بودند و بعضے بشارات کہ در حق ہر دو ذات

بعد جب وہ شخص حضرت امام الابرارؑ کے حضور میں آیا تو آنحضرتؑ نے بھی ملک برخوردار کے بارے میں استفسار ان الفاظ میں فرمایا کہ میرے برادر ملک برخوردار کا کیا حال ہے اس وقت بندگی میانؓ مجلس میں موجود تھے حضرتؑ کے سوال کے جواب میں اس شخص کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی ملک برخوردار کا حال کفر تک پہنچ چکا ہے بنا بریں حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے برادر سید خوندمیر تم اپنی زبان سے ایسا مت کہو کیونکہ ملک برخوردار یہاں کھایا اور وہاں لے گیا ہے اگر وہ یہاں رہتے تو تمہارے میں دوسرے یا چوتھے ہوتے لیکن نہیں رہے اب بھی وہ منظورِ مہدی ہیں خدا تعالیٰ ان کو ناچیز نہ کرے گا، آخر کار بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے فرزند بندگی میانسید محمود حسین ولایت رضؓ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت مہدی موعودؑ کی روشش کے مطابق ترک دنیا پران کا خاتمہ ہوا، رضی اللہ عنہٗ، حاصل کلام بندگی ملک الہدادؓ بندگی ملک حماد فرزندان ملک احمد ابن ملک یعقوب باریوال بھی شہر پیران پٹن ہی میں ذاتِ پیغمبر صفات مہدی موعودؑ سے ملاقات کی اور تحقیق کے ساتھ تصدیق سے مشرف ہو کر آنحضرتؑ کی بشارتوں سے سرفراز ہوئے چنانچہ **نقل** ہے کہ حضرت امام الکائناتؑ نے جب بندگی میاں رضؓ کو نصرپور سے بفرمان پروردگار واہب العطیات گجرات بھیجا تھا تو بندگی ملک الہدادؓ کو اپنی چادر اور بندگی ملک حمادؓ کو اپنی دستار مبارک بندگی میانؓ کے ذریعہ مرحمت فرمائی تھی اور بعضے بشارتیں جو ان دونوں ذاتوں کے

بزبان سیدین المحمودین الامیرین المکرمین الصدیقین بندگی میران سید محمود و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما وارد شدہ در محل خلافت ملک الہداد یاد کنیم و نیز پسر بندگی ملک الہداد اسمہٗ ملک پیر محمدؒ مبشر بزبان حضرت میرانؑ بموت معنوی بودند چنانچہ نقلست کہ فرزندان ملک الہدادؒ اکثر در خوردسالگی وفات یافتندے بنا بر اہل خانۂ بندگی ملک الہداد اسمہا بی بی میمونہ بدست دایہ ملک پیر محمد را نزدیک حضرت امیر فرستادند کہ دعا بکنند تا خدا تعالیٰ ایشانرا حیات دہد چونکہ بحضور معلیٰ آوردہ عرض کردند کہ میرانجی این پسرک از آن ملک الہداد است بخدمت مرسول است کہ خدام دعا کنند تا خدا تعالیٰ حیات بخشد بنا بر بندگی حضرت میرانؑ فرمودند کہ آرے ما ہر کرا کہ دعا می کنیم او بمیرد چونکہ دایہ این سخن شنید بسیار دلگیر شدہ بخانہ آورد و اہل خانۂ بندگی ملک الہداد رنج ہم بسیار اندوہناک شدند کہ ملک در خانہ آمدہ استفسار دلگیری فرمودند ایشان انچہ حقیقت بود گفتند بنا بر ملک تبسم کردند و فرمودند کہ دلگیر مشوید کہ این پسر برخوردار و بزرگوار خواہد شد از برکت دعاء آنحضرتؑ و آنکہ فرمودند بمیرد بشارت بموت معنوی دادہ اند و بندگی ملک

حق میں سیدین محمودین، امیرین مکرمین صدیقین یعنے بندگی میرانسید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کی زبانی وارد ہوئے ہیں بندگی ملک الہداد کی خلافت کے بیان میں ہم ان کا ذکر کریں گے نیز بندگی ملک الہدادؒ کے فرزند ملک پیر محمد نام حضرت میراں علیہ السلام کی زبان مبارک سے موت معنوی کی بشارت پائے تھے چنانچہ نقل ہے کہ ملک الہدادؒ کے فرزندان اکثر کم سنی میں وفات پائے تھے بنا بریں بندگی ملک الہدادؒ کی زوجہ مسماۃ بی بی میمونہ نے دایہ کے ہاتھ سے ملک پیر محمد کو حضرت مہدیؑ کے پاس بھیجا اس معروضہ کے ساتھ کہ دعا کریں تا کہ خدا تعالیٰ اس فرزند کو حیات دیوے جب حضور معلیٰ میں دایہ نے یہ معروضہ کیا کہ میرانجی یہ ملک الہداد کا بچہ ہے جو حضرت کی خدمت میں بھیجا گیا ہے ملازمانِ والا اس کے لیۓ دعا فرمائیں تا کہ خدا تعالیٰ اس کو حیات دیوے یہ سن کر حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہاں ہم جس کسی کے لیۓ دعا کرتے ہیں وہ مرجاتا ہے جب دایہ نے یہ سنا تو بہت آزردہ خاطر ہوکر بچہ کو گھر لائی اور بندگی ملک الہداد کی بیوی بھی بہت غمگین ہوئیں جب ملک گھر میں آئے اور ان کے رنجیدہ ہونے کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے جو کچھ حقیقت تھی بیان کی جس کو سن کر ملک نے مسکرا کر فرمایا کہ غم مت کرو یہ بچہ سرسبز ہوگا بڑی عمر پائے گا۔ آنحضرتؑ کی اسی دعا کی برکت سے اور وہ جو حضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جس کے لیۓ دعا کرتے ہیں وہ مرجاتا ہے تو یہ معنوی یعنی باطنی موت

شرف الدین ابن ملک محمد بن ملک یعقوب
باریوال کہ صاحب منصب والعزو الکمال بودند
ہم درین پیراں پٹن تصدیق امام آخرؑ
الزمانؑ کردہ تربیت شدہ بودند برابر
بندگیمیاںؓ شہید شدند وہم ملک فخر الدین خطابؓ
قتلو خاں ابن ملک محمد وزراء کلاں ہم
در آں زماں تصدیق کردہ بودند آخر الامر
ملک مذکور در زمانہ خلافت بندگی ملک
الہدادؓ وفات یافتند در حق شاں بندگی
ملک فرمودند کہ تمام گجرات را در تہ و بالا
کردن مقصودِ خدا تعالیٰ آں بود کہ ایں ہر دو
مرد و زن را نزدیک بندہ آوردن بود و زنِ
ایشاں اسمہا بو اگہر بنت ملک نصیر الدین
مبارز الملک و موجب خلل گجرات آمدن بادشاہ
دہلی ہمایوں بادشاہ کہ معتقد مہدویت
میراں سید محمد مہدی موعودؑ بود و با بندگی ملک
الہداد یک فرمان امن نامہ نوشتہ دادہ
بود کہ ہر کہ از نسل من باشد تصدیقِ مہدی
موعود بکند و ایں گروہ را ایذا و آزار
نرساند آخر الامر آں کاغذ ہمایوں بادشاہ
در زمانہ بندگی میاں سید محمود حسینؒ ولایت
بوقتی اکبر بادشاہ طلبیدہ گم شدہ
است القصہ ملک لطیف خطابہ شرزہ
خاں ابن ملک محمد امراء کلاں ہمداں زماں
مرید شدہ بودند آخر کار برابر بندگی

(فنا فی اللہ بقا باللہ) کی بشارت حضرتؑ نے دی ہے
او بہ بندگی ملک شرف الدین ابن ملک محمد ابن ملک
یعقوب باریوال جو صاحبِ منصب اور صاحب عزت
وکمال تھے اسی شہرِ پیراں پٹن میں انھوں نے
امام آخرالزمانؑ کی تصدیق کی تھی اور حضرتؑ سے
تربیت ہوئے تھے بالآخر بندگی میاںؓ کے ہمراہ شہید
ہوئے، نیز ملک فخر الدین جن کا خطاب قتلو خاں تھا
وہ بھی ملک محمد کے فرزند وزیرِ کلاں تھے اُسی زمانہ میں
انھوں نے بھی تصدیق کی تھی۔ آخر کار ملک مذکور بندگی
ملک الہدادؓ کی خلافت کے زمانے میں وفات پائے
ان کے حق میں بندگی ملکؓ نے فرمایا تھا کہ تمام گجرات کو
نیچے اوپر کرنے میں مقصودِ خدا تعالیٰ یہی تھا کہ یہ دونو
میاں بیوی اس بندے کے نزدیک لائے جائیں انکی
بیوی مساۃ بو اگہر، ملک نصیر الدین مبارز الملک کی دختر
تھیں اور گجرات کی سلطنت کے خلل کا سبب بادشاہِ
دہلی ہمایوں شاہ کی آمد تھی جو حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ
کی مہدیت کا معتقد تھا اور بندگی ملک الہدادؓ کو اس
نے ایک فرمان امن نامہ کے نام سے لکھ کر دیا تھا کہ جو
کوئی میری نسل سے ہوگا مہدیِ موعودؑ کی تصدیق کرے گا
اور اس گروہ کو کوئی ایذا و آزار نہیں پہنچائے گا، آخرکار
ہمایوں بادشاہ کا وہ کاغذ بندگی میاں سید محمود حسینؒ ولایت
کے زمانہ میں ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے طلب کیا وہیں
سے وہ گم ہوا، قصہ مختصر ملک لطیف جن کا خطاب
شرزہ خاں تھا وہ بھی ملک محمد کے فرزند اور امیرِ کلاں
تھے اُسی زمانہ میں مرید ہوئے آخر کار بندگی میاں

میاں سید حمیدؓ ابن امام الابرارؓ در موضع بادل گھورا شہید شدند و در حق نجات ایشاں بندگی میاں شاہ دلاورؓ بشارت دادند چنانچہ مشہور است و از بندگان ملک یعقوب آنچہ باقی ماندہ بودند کہ تربیت از حضرت امیر علیہ السلام نشدہ بودند ہمدراں زمانہ از صدیق مہدیؑ بندگی میاں سید خوندمیرؓ تصدیق امامؑ تحقیق کردہ مقبول شدند چنانچہ خافی نیست اگر قصۂ ایشاں یک یک گفتہ شود تا کتابہا دیگر می باید کہ نوشتہ می شود الغرض بندگی ملک معروف کبار اصحاب المہدیؑ ہم باریوال ساکن پٹن بودند و ایشاں نیز در پیراں پٹن تصدیق امام علی التحقیق کردہ دنیا ترک دادہ مادام در صحبت امامؑ بودند نقلست کہ ملک معروف رضؓ پیش حضرت میرانؑ عرض کردند کہ میرانجی از مادر من مکتوب آمدہ است کہ یکبار برائے ملاقات بیائید کہ برابر شما ترک دنیا کردہ بیایم اگر رضا باشد بروم حضرت میرانؑ فرمودند ملک معروف جواب چنیں بنویسید کہ ملک معروف بمرد و نیز بعضے فقہائے رضائے خواندن علم و فرمودن حضرت میرانؑ مشہور است و نیز بندگی میاں سید خانجی عمر کھرٹی والہ کہ از اولاد مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ از فضلاء گجرات ساکن پیران پٹن بودند ہمدراں زماں تصدیق امامؑ علی التحقیق

سید حمیدؓ ابن حضرت امام الابرارؓ کے ساتھ موضع بادل گھورا میں شہید ہوئے اور ان کے حق میں نجات کی بشارت حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے دی ہے جو مشہور ہے، ملک یعقوب کے لونڈی غلام نوکر چاکر جو کچھ باقی رہ گئے تھے جو حضرت مہدی علیہ السلام سے تربیت نہیں ہوئے تھے اسی زمانہ میں صدیقِ مہدیؑ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے روبرو امام تحقیقؑ کی تصدیق کرکے مقبول ہوئے چنانچہ یہ بات مخفی نہیں ہے اگر ایک ایک کا پورا قصہ لکھا جائے تو کئی دفتر درکار ہونگے تاکہ ان کے احوال پورے قلمبند ہوں، غرض یہ کہ ملک معروفؓ جو حضرت مہدیؑ کے اصحاب کبار سے تھے وہ بھی باریوالوں میں سے تھے اور پیراں پٹن ہی میں رہتے تھے اسی شہر میں انھوں نے بھی حضرت امام علی التحقیقؑ کی تصدیق کی اور ترکِ دنیا کرکے ہمیشہ حضرت امام علیہ السلام کی صحبت میں تھے نقل ہے کہ ملک معروفؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی میری ماں نے مجھے ایک خط لکھا ہے کہ ایک بار میری ملاقات کے لئے آؤ تو میں بھی ترکِ دنیا کرکے تمہارے ہمراہ آؤنگی اگر رضا ہو تو جاتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ملک معروف جواب میں ایسا لکھدو کہ ملک معروف مرگیا، نیز بندگی ملک معروفؓ کا حضرت مہدیؑ سے علم پڑھنے کی رضا لینے کا قصہ اور حضرتؑ کا ان کو جواب مشہور ہے، نیز بندگی میاں سید خانجی عمر کھرٹی والے جو مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ کی اولاد سے فاضلینِ گجرات میں سے پیراں پٹن ہی میں سکونت رکھتے

کردہ برابر بندگی میاںؓ شہید شدند و بندگیمیاںؓ ایشاں را بہ ادرِ حقیقی فرمودند و حضرت میرانؑ بدست بندگیمیاںؓ جامۂ ذات مبارک فرستادہ بودند الغرض فاعلم ایہا المصدق ایں اسامی مصدقان امام آخر زمانؑ کہ وزرا بزرگ و امرا کلاں در پیراں پٹن تصدیق کردہ بودند آنچہ بہ نقل متواتر شنیدہ بودیم نوشتہ شدہ است و ورائے ایشاں بسیارکساں تصدیق صاحبؑ الزمانؑ کردہ اند مارا نام و نشاں ایشاں معلوم نیست و آنچہ معلوم است اگر سر بسر بنویسم کتابے مطول دیگر می باید تا نوشتن میسر می آید زیرا کہ گجرات برحکم بشارت آنحضرتؐ کان عشق است وراں گجرات علی الخصوص پیراں پٹن ان فی ذالک لآیات بینات وشہادات قاطعات علیٰ صدق امام آخر الزمانؑ فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ بعد ھٰذا تومنون بہا فبای آلاء ربکما تکذبان

و نیز بر اہلِ تمیز مخفی نماند کہ بندگیمیاں یوسف سہیت عالم باللہ دراں زماں در پیراں پٹن آنچناں بودند کہ بر او شاں اتفاق علمار زماں بود کہ اگر میاں مذکور وضع روایت

تھے اسی زمانہ میں امام علی التحقیقؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے تھے بندگی میاںؓ کے ہمراہ شہید ہوئے اور بندگی میاںؓ نے ان کو برادرِ حقیقی کی بشارت عطا فرمائی ہے اور حضرت مہدیؑ نے ان کو بندگی میاںؓ کے ہاتھ سے اپنا جامۂ مبارک روانہ فرمایا تھا الغرض جان اے مصدق یہ سب نام امام آخر زماں علیہ السلام کے اُن مصدقین کے ہیں جو بڑے بڑے وزراء اور امراء گجرات کے تھے جنھوں نے شہر پیراں پٹن میں حضرت مہدیؑ کی تصدیق کا شرف حاصل کیا ان کے بارے میں جو کچھ نقلِ متواتر سے ہم نے سنا تھا یہاں لکھدیا ہے اور ان کے سوائے بھی بہت ساروں نے حضرت امام صاحب الزمانؑ کی تصدیق کی جن کے نام و نشان معلوم نہیں ہیں اور جو کچھ معلوم بھی ہے سب اول سے آخر تک لکھوں تو ایک اور طول طویل کتاب اس کے چاہیئے تب ان کے احوال کا لکھنا آسان ہوگا، کیونکہ ملک گجرات آنحضرتؐ کی بشارت سے عشق الہٰی کی کان ہے اور گجرات میں پیراں پٹن کو خصوصیت حاصل ہے بیشک اس بیان میں کھُلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں امام آخر الزماں علیہ السلام کے صدق پر پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤگے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے نیز صاحبانِ تمیز پر پوشیدہ نہ رہے کہ بندگی میاں یوسف سہیت عالم باللہ اُسی زمانے میں پیراں پٹن میں ایسے تھے کہ ان کے بارے میں علماء زمانہ کا اتفاق اس امر پر تھا کہ میاں مذکور کوئی روایت بے اصل

کنند معمول گردد ملاقات شاں باامام آخر زمانؑ ہم در پیراں پٹن شدہ است چنانچہ نقل است بدروازۂ میاں یوسف مہیت یک مجذوب چند مدت اقامت کردہ بود یا میگویند کہ یک شخصے دیگر یکروز ناگاہ بے آگاہ بوقت چاشت ندا کردہ غائب شد کہ مہدی موعودؑ تولد شد چونکہ ایں خبر بمیاں یوسف رسید ایشاں درآنحال تفحص مناوی کردند ومردماں را چہار اطراف فرستادند فاما آں شخص را نیافتند ایشاں ہمدراں وقت دریک پارۂ کاغذ سنہ وتاریخ وروز وساعت نوشتہ دریک کتاب نہادند القصہ بر نوشتۂ ایشاں چند مدت گذشتہ بود کہ ظہور خاتم ولایتؑ درانجا شد چوں وقتیکہ حضرت میرانؑ قدم سعادت در پیراں پٹن فرمودند قبل آمدن آنحضرتؑ آوازہ شدہ بود کہ سیدے کامل ومکمل دعوی مہدویت میکند خبر رسیدہ بود چونکہ آنحضرتؑ آمدند ہزارہا دہ ہزار مردمان کبار وصغار برائے ملاقات امام الابرارؑ اژدہام میکردند دریں میانؓ بندگی میاں یوسف ہم آمدہ بملاقات مشرف شدہ بیان شنیدند ودروقت بیان در خاطر خود فکر کردند کہ ایں بیان جز مہدیؑ دیگر را طاقت نیست فاما چہ خوب شود کہ آں رقعہ کہ ما نوشتہ داشتیم بیابیم تا تسلی خاطر ما شود ایشاں

بھی بیان کردیں تو اُس پر عمل ہوگا۔ انکی ملاقات بھی حضرت امام آخرالزمانؑ سے شہر پیراں پٹن ہی میں ہوئی چنانچہ نقل ہے کہ میاں یوسف مہیت کے دروازے پر ایک شخص مجذوب کچھ مدت سے ٹھیرا ہوا تھا بیان کرتے ہیں کہ وہی شخص یا کوئی دوسرا شخص یکایک اچانک ایک روز چاشت کے وقت یہ ندا دیکر غائب ہوگیا کہ مہدی موعودؑ تولد ہوئے جب یہ خبر میاں یوسف کو پہنچی تو انھوں نے اسی وقت یہ آواز دینے والی کی جستجو کی لوگوں کو چاروں طرف دوڑایا لیکن اُس کا کوئی پتہ نہ پایا انھوں نے اسی وقت ایک کاغذ کے ٹکڑے پر سنہ تاریخ دن گھڑی لکھکر اس کاغذ کو ایک کتاب میں رکھ چھوڑا قصہ مختصر ان کو یہ لکھکر رکھے ہوئے کچھ زمانہ گذرا تھا کہ حضرت خاتم ولایتؑ کا وہاں ظہور ہوا، جب حضرت میراںؑ پیراں پٹن میں تشریف فرما ہوئے تو آنحضرتؑ کے تشریف لانے سے قبل ہی اس بات کی کافی شہرت ہوچکی تھی کہ ایک سیّد کامل ومکمل نے مہدیت کا دعویٰ کیا ہے یہ اطلاع پہلے ہی سے مل چکی تھی جب آنحضرتؑ تشریف فرما ہوئے تو ہزاروں اشخاص بڑے بچے حضرت امام الابرارؑ کی ملاقات کے لئے کثیر تعداد میں جمع ہو رہے تھے اسی اثناء میں بندگی میاں یوسفؓ بھی حضرتؑ کی ملاقات سے مشرف ہوئے حضرتؑ کا بیانِ مبارک انھوں نے سنا اس کے سننے کے وقت اپنے دل میں انھوں نے سوچ لیا کہ سوائے ذاتِ مہدیؑ کے اس بیان کی دوسرے

در خانہ آمدہ در جملہ کتبہا یک یک ورق تفحص کردند نیافتند بار دوم ہم در وقت بیان در باب رقعۂ مذکور متفکر بودند کہ آں رقعہ چہ شد وکجا رفت اگر یافتہ شود آں رقعہ و عمر حضرت میرانؑ مقابلہ کردہ بہ بینم تا دلاسا رما شود دریں تفکر بودند کہ آنحضرتؑ فرمودند کہ میاں یوسف چہ فکر می کنید ایشاں انچہ قصہ و رقعہ بود عرض کردند فرمودند بروید در کتاب خانۂ شما بہ فلاں طرف طاق است و دراں طاق چند جلد کتاب است و در زیر چند عدد کتاب فرمود کہ فلاں کتاب است و ازاں چند اوراق بگردانید در فلاں اوراق رقعہ شما ہست ایشاں بحکم مخبر صادقؑ انچہ خبر دادہ بودند ہماں جا شبیہ یافتہ در دست گرفتہ آوردند و بحضور معلیٰ عرض کردند کہ میرانجی عمر خدام چہ قدر شدہ است آنحضرتؑ فرمود کہ میاں ابوبکر را پرسید داماد آنحضرتؑ بودند او شاں مقدار عمر امام الابرارؑ گفتند چونکہ برقعہ مقابلہ کردند چہ بینند کہ ہیچ تفاوت نیست ہماں زمان و تاریخ و روز و ساعت تولد آنحضرتؑ شدہ بود ایشاں در ہماں وقت در دل خود تصدیق کردند فاما در خاطر آوردند کہ اگر ایں ذات مہدی است لاشک بر پشت او مہر ولایت مثل مہر نبوت می باشد بارے آنہم تحقیق کردہ تصدیق کنم

کسی کو طاقت نہیں ہے لیکن کیا ہی بہتر ہوگا کہ وہ رقعہ جو میں نے لکھکر رکھا ہے مجھے مل جائے تو مجھے تسلی خاطر نصیب ہوگی یہ سوچکر گھر میں آئے اور جملہ کتابوں میں ایک ایک ورق الٹ کر انھوں نے ڈھونڈا مگر وہ رقعہ انھیں نہیں ملا دوسرے مرتبہ بھی بیان سننے کے وقت رقعۂ مذکور کے بارے میں وہ اسی فکر میں تھے کہ وہ رقعہ کیا ہوا کہاں گیا اگر مل جاتا تو حضرت میرانؑ کی عمر کی مقدار کو اس سے ملا کر دیکھتا اور میرے دل کو سکون حاصل ہوتا وہ اسی فکر میں تھے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں یوسف کس سوچ میں ہو انھوں نے جو کچھ قصہ اور رقعہ کا حال تھا عرض کیا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جاؤ تمہارے کتب خانہ میں فلاں جانب ایک محراب ہے اس محراب میں چند مجلد کتابیں ہیں انہیں سے چند کتابوں کے نیچے حضرتؑ نے فرمایا کہ فلاں کتاب ہے اس کتاب کے چند ورق الٹ کر دیکھو فلاں ورق میں تمہارا رقعہ ہے مخبر صادقؑ کے حکم کے مطابق وہ رقعہ انکو دستیاب ہوا اور اسکو ہاتھ میں لئے ہوئے آئے اور حضور معلیٰ میں اسکو لاکر انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی حضور کی عمر مبارک کس قدر ہوئی ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں ابوبکر سے پوچھو میاں ابوبکرؒ حضرت مہدیؑ کے داماد تھے انھوں نے حضرت امام الابرارؑ کی عمر کی مقدار بیان کی جب رقعہ سے ملا کر دیکھا گیا تو دیکھ لیا کہ کوئی فرق نہیں ہے اسی زمانے میں اسی تاریخ دن اور ساعت میں آنحضرتؑ کا تولد ہوا تھا یہ دیکھکر انھوں نے اسی وقت اپنے دل میں تصدیق کرلی لیکن پھر یہ بات انھوں نے اپنے دل میں لائی کہ اگر یہ ذات مہدی موعود ہے تو

نقلست کہ بعد از چند مدت در پیش خاتم ولایتؑ عرض کردند کہ میرانجی آرزوے تمام دارم کہ قدم سعادت حضرت در سراے این کمینہ بیایند کہ ما مشرف شویم حضرت امامؑ قبول کردہ تشریف فرمودند چونکہ وقتیکہ در خانۂ ایشان تشریف آوردند میاں یوسف عرض کردند کہ میرانجی آب گرم کردہ شدہ است ما می خواہیم کہ در خدمت آنحضرتؑ مشرف شویم آنحضرتؑ قبول کردند چونکہ بر کرسی غسل نشستہ اند و جامۂ مبارک جدا کردہ میاں یوسف بطریق طواف آمدہ بر پشتِ مبارک مہر ولایت دیدند کہ نقش از مثل خال نوشتہ ایشاں مشرف شدہ عرض کردند کہ میرانجی حق ظاہر شد و باطل دور گشت خدام دعوی مہدویت بکنند ما حجت میدہیم حضرت میرانؑ فرمودند کہ میاں یوسف شما در کار خود باشید حجت دہندہ ہمونست کہ مہدی است باز میاں یوسف عرض کردند کہ میرانجی دکانہاے ما برداشتہ شد حق ظاہر شد باز فرمودند کہ شما خاموش باشید ایشاں گفتند میرانجی اکنون چگونہ خاموش باشیم فرمودند کہ خدایتعالیٰ خاموش دارد آخر الامر در حق اوشاں بشارت ایمان دادند کہ ہر کہ مہر نبوت و مہر ولایت بہ بیند ناجی است چنانچہ در زمانہ خاتم النبی صلعم عکاشہؓ مہر نبوت دیدہ بودند ہمچناں در عصر خاتم الولیؑ میاں شیخ مومن

بے شک وشبہ آپکی پشتِ مبارک پر مہر ولایت مثل مہر نبوت کے ہوگی ایک بار اس کی بھی تحقیق کرکے تصدیق کرلوں **نقل** ہے کہ چند دنوں بعد انھوں نے حضرت خاتم ولایتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرانجی میری یہ آرزوے کامل ہے کہ اس کمینہ کی سراے میں حضرت کے قدم سعادت آئیں اور ہم کو سرفراز فرمائیں حضرت امامؑ نے ان کی یہ درخواست قبول کی اور ان کے گھر تشریف فرما ہوئے جب ان کے گھر میں حضرت تشریف لے گئے تو انھوں نے معروضہ کیا کہ میرانجی پانی گرم کیا ہوا حاضر ہے خادم چاہتا ہے کہ آنحضرت کی خدمت سے مشرف ہو آنحضرتؑ نے انکی اس درخواست کو قبول فرمایا، جب غسل کیلئے چوکی پہ تشریف فرما ہوئے اور جامۂ مبارک اتار کر رکھا تو میاں یوسف نے طواف کے طریقہ سے آکر حضرتؑ کی پشتِ مبارک پر مہر ولایت کو دیکھ لیا جو تل کے مانند اور کچھہ خطوط سے منقش تھا مہر ولایت کے دیدار سے مشرف ہوکر انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی حق ظاہر ہوا باطل دور ہوچکا حضور مہدیت کا دعویٰ فرمائیں تو بندہ حجت دینے آمادہ ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ میاں یوسف تم اپنے کام میں رہو حجت دینے والا وہی ہے جو مہدی ہے پھر میاں یوسف نے عرض کیا کہ میرانجی ہماری دکانیں اٹھ چکیں حق ظاہر ہوچکا پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ تم خاموش رہو انھوں نے کہا میرانجی اب میں کس طرح خاموش رہوں فرمایا کہ خدائتعالیٰ تم کو خاموش رکھے گا آخر کار آنحضرتؑ نے ان کے حق

و میاں یوسف سہیت دیدہ اند میاں مذکورؓ داخل اصحاب نیستند داخل مبشر اند نقلست کہ بندگی میاں یوسف سہیتؓ ہم ساکن در پٹن ماندند ہجرت نکردند بعد از حضرت امام علیہ السلام عمر ہم بسیار شدہ بود فاما گفتار از جہت حکم امام الابرارؑ قطع شدہ بود انچہ گفتنی و شنیدنی بودے نوشتہ دادندے القصہ اکثر صحابۂ کبار حضرت امامؑ الابرار مثل بندگی میاں عبدالمجیدؓ و بندگی میاں لاڈؓ و میاں لاڈ شاہؓ و میاں کمال شاہؓ و میاں یوسفؓ و میاں ملک جیؓ بعضے میگویند کہ در پٹن ملاقات شدہ بود و بعضے میگویند کہ در جالور سند کر انشاء اللہ تعالیٰ فی موضعہا و نیز بندگی میاں سید امین محمد و میاں بھائی و میاں خواجہ ابن طہٰ و اکثر و اغلب صحابۂ آنذاتؑ اہلِ گجرات اند اگر نامہای ایشان علیہم الرضوان یک بیک نوشتہ شود کتابے گردد آخر الامر ملک مبارز الملک خبر رفتن بندگی میاںؓ و تصدیق کردن جمیع برادر زادگان شنیدند ہمین موجب یک کاغذ از سلطان محمود در باب اخراج مہدی موعود طلبید و نزدیک آنحضرتؑ

میں ایمان کی بشارت اس طرح عطا فرمائی کہ جو کوئی مہر نبوت اور مہر ولایت دیکھ لے ناجی ہے جیسا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عکاشہؓ نے مہر نبوت دیکھا تھا ویسا ہی خاتم الاولیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانے میں میاں شیخ مومنؓ اور میاں یوسف سہیتؓ نے مہر ولایت دیکھا ہے میاںؓ مذکور داخل اصحابؓ نہیں ہیں مبشرین میں داخل ہیں نقل ہے کہ بندگی میاں یوسف سہیت پٹن ہی میں ٹھیرے رہے (بہ سبب جذبہ کی حالت میں زیادہ تر مست و مدہوش رہنے کے) ہجرت نہیں کر سکے حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی یہ زندہ رہے اور انکی عمر بہت ہوئی ہے لیکن خاموش رہنے کا حکم جو ان کے حق میں حضرت امام الابرارؑ کی زبانی صادر ہوا تھا اس کی وجہ سے انکی زبان بند ہو گئی تھی ضروری گفت و شنید تحریر کے ذریعہ کیا کرتے تھے قصہ مختصر حضرت امام الابرارؑ کے اکثر صحابۂ کبار مثل بندگی میاں عبدالمجیدؓ بندگی میاں لاڈوؓ بندگی میاں لاڈ شاہؓ، بندگی میاں کمال شاہؓ بندگی میاں یوسفؓ اور بندگی میاں ملک جیؓ کے بارے میں بعضوں کا بیان یہ ہے کہ یہ حضرات بھی پیران پٹن ہی میں حضرت مہدیؑ سے ملے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ جالور میں ہم عنقریب ان کا ذکر برمحل لائینگے نیز بندگی میاں سید امین محمد اور بندگی میاں بھائی اور میاں خواجہ ابن طہٰ اور اکثر و بیشتر اُس ذات مبارکؑ کے صحابہ اہل گجرات ہوئے ہیں اگر ان سب کے نامؓ ایک ایک کر کے لکھے جائیں تو ایک اور کتاب ہو جائیگی

فرستادہ بودند بنا بر حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ ملک مبارز الملک چرا اشتابی کردہ ایں شہابہ گرفتند یعنی نیک نامی چراکہ فرمانِ صاحبِ ماہم شدہ بود کہ سید محمد پیشتر شو بعدہٗ از پیران پٹن بہ قصبۂ بڑلی کہ سہ کروہ از انجا بود انتقال فرمودہ آں شاہنشاہ در بڑلی ہشردہ ماہ اقامت کردند چنانچہ قصہ می آید فی ذالک لآیات بینات وشہادات قاطعات علی صدق امام آخر الزمان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ بعدہا تومنون بہا فبای آلاء ربکما تکذبان ؂

باب ہفدہم

دربیان آمدن خاتم ولایت محمدی صلعم در قصبۂ بڑلی و اظہار کردن دعوی مہدویت بفرمان رب العزۃ و رسیدن بندگی میاں سید خوندمیرؓ و ظاہر فرمودن دعوی مہدویت حضرت امیرؓ و ذکر بیان حجج المبین بلسان امام العارفینؑ و طمایم آں فاعلم

بالآخر جب ملک مبارز الملک نے سنا کہ بندگی میاںؓ اور ملک مذکور کے تمام بھتیجوں نے حضرتؑ کی تصدیق کی ہے اور بندگی میاںؓ حضرتؑ کے ہمراہ جانے والے ہیں تو اسی بنا پر ملک مذکور نے ایک کاغذ سلطان محمود بیگڑہ سے حضرت مہدیِ موعودؑ کے اخراج کے بارے میں حاصل کیا اور اُس کو آنحضرتؑ کے پاس بھیجا تھا بنا بریں حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ملک مبارز الملک نے جلدی کر کے یہ نیک نامی کیوں مول لی اس لئے کہ ہمکو بھی ہمارے صاحب کا فرمان ہو چکا تھا کہ سید محمد یہاں سے آگے بڑھ جا اس کے بعد آنحضرتؑ پیران پٹن سے نکل کر قصبۂ بڑلی میں جو وہاں سے تین کوس پر ہے مقام فرمائے اور اس شاہنشاہؑ کی اقامت بڑلی میں اٹھارہ مہینے رہی چنانچہ اس کا ذکر آگے آتا ہے اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں امام آخر الزمانؑ کے صدق پر موجود ہیں پس اے جستجو میں رہنے والو اور کس نشانی اور شہادت پر ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

سترہواں باب

حضرت خاتمِ ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قصبۂ بڑلی میں تشریف لانے فرمان رب العزۃ سے دعویِ مہدیت ظاہر فرمانے، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضرت مہدیؑ کے پاس پہنچنے کے بیان میں، نیز حضرت مہدی علیہ السلام کے دعوے کے اظہار اور اس امام العارفینؑ کی زبان سے واضح حجتوں کا بیان اور

ایها المصدق چونکه حضرت میرانؑ از شہر
پٹن پیراں قدم سعادت بفرمان رب العزۃ
محبوب لایزالی در قصبہ بڑلی فرمودند که زمین
دعوی مہدویت بود دراں قصبۂ مذکور امام
نورٌ علیٰ نور ہژدہ ماہ اقامت کردند دریں
ہژدہ ماہ بسیار کساں تصدیق شاہنشاہ
کردہ دنیا ترک دادہ اند که اگر مفصل آں
نوشته می شود بنام ہریکے کتابے
مطول می گردد **نقلست** که بندگی
میانؑ را ملک مبارز الملک از جہت
رفتن برابر حضرت میرانؑ در
بالاخانه حبس کردہ بود آخر الامر
بندگیمیانؑ بعد از شش ماہ از راہ
رسنه زیر بالاخانه فرود آمدہ خود را نزدیک
آں شاہنشاہ رسانیدند وامر حقتعالے
ففروا الی اللہ بجا آوردند **نقلست**
چونکه بندگی میانؑ آمدند دراں وقت بندگی
حضرت میراں علیه السلام زیر درخت
کھرنی بوقت ضحیٰ روز دوشنبه نزدیک
ربع یک پاس روز با اصحاب خود نشسته
بودند دراں وقت یکے از اصحاب بسمع مبارک
آنحضرتؑ خبر رسانید که میرانجی میاںسید خوندمیرؓ
می آیند بنا بر حضرت میرانؑ بسیار خوشحال
شدہ چند قدم مبارک استقبال نمودہ فراغوش
فرمودند وبدیں عبارت بشارت دادند که

اس سے متعلقه واقعات کا بیان اسی باب میں ہے
پس جان اے مصدق که جب حضرت میراں علیه السلام
شہر پیراں پٹن سے قدم سعادت بفرمان رب العزت
قصبۂ بڑلی میں لائے تو اس محبوب لایزالی کے دعوے
مہدیت کے واقع ہونے کی سرزمین یہی تھی اسی قصبۂ مذکور
میں امام نورٌ علیٰ نور نے اٹھارہ مہینے اقامت فرمائی
اس اٹھارہ مہینے کی مدت میں بہت سارے اشخاص
نے اس شاہنشاہ کی تصدیق کی اور ترک دنیا کی اگر مفصل احوال
لکھے جائیں تو ہر ایک کے احوال کی ایک کتاب
دراز ہوگی **نقل** ہے کہ بندگی میاںسید خوندمیرؓ کو ملک
مبارز الملک نے اس خوف سے که وہ حضرت مہدیؑ کے
ہمراہ چلے جائینگے اپنے محل کے بالاخانہ میں نظر بند کر دیا
تھا بالآخر بندگی میانؑ نے چھ مہینے کے بعد رسیوں کے
ذریعہ بالاخانہ سے اتر کر خود کو اُس شاہنشاہ ولایت پناہؑ
کی خدمت میں پہنچایا اور بحکم حق تعالیٰ پس بھاگو تم اللہ
کی جانب اس طرح بندگی میانؑ نے بجا لایا **نقل** ہے
کہ جب بندگی میانؑ آئے تو اس وقت بندگی حضرت
میراں علیه السلام درخت کھرنی کے نیچے چاشت کے
وقت تشریف فرما تھے دوشنبه کا دن سوا پہر کا وقت
تھا سب اصحاب حضرتؑ کے گرداگرد بیٹھے ہوئے تھے
اس وقت اصحاب میں سے کسی نے آنحضرتؑ کے
گوشِ مبارک تک یہ خبر پہنچائی که میرانجی میاںسید خوندمیرؓ
آتے ہیں یہ سنکر حضرت میراں علیه السلام بہت خوشحال ہوئے
چند قدم آگے بڑھکر بندگی میانؑ کو گلے سے لگائے
اور اس عبارت میں بشارت عطا فرمائی که برادرم سید خوندمیر

برادرم سید خوندمیر بیائید خوش آمدید حق تعالی مقصود خود بخود می کند **نقلست** که حضرت میراں علیہ السلام فرمودند که برادرم سید خوندمیر ذات شما سلطانا نصیرا ناصر ولایت مصطفی صلعم هستید و حضرت مصطفی نزد خدا تعالی برائے نصرت ولایت خود ناصر خواسته بودند که واجعلنی من لدنک سلطانا نصیرا مراد ذات شما است فقط دراں زمان عمر بندگی میاںؓ ہژدہ سال رسیدہ بود **نقلست** که دراں هنگام عمر مبارک حضرت امام آخر زماں محبوب ذوالجلال پنجاه و هشت سال گردیده بود سنة تسعمائة و خمس من الهجرة النبی صلعم دراں وقت حضرت خاتم ولایت بفرمانِ رب العزة تقریر واضحات کرات و مرات فرمودند که از اول روز جذبات تا مدتے ہژدہ سال شدہ است که فرمان حق تعالی بے واسطہ میشود که اے سید محمد تو مهدی موعود هستی دعوی مهدویت اظهار کن بندہ عذر ہا نمودہ ضبط کردہ بحضرت باری بلسانِ انکساری التماس کرد که اے بار خدایا ایں بارگراں ہر کرا می خواہی بنوازی ونیز **نقلست** که حضرت میراںؑ فرمودند که ایں سخن بالهام و رویا و واقعہ نمی گویم بامر حق تعالی میگویم سالها است که مرا ایں فرمان میشود که تو مهدی موعود هستی اظهار کن ولاکن بندہ بسبب تهمت بر نفس ایں سخن آشکارا نکردم

آؤ تمہارا آنا خوب ہوا حق تعالی اپنا مقصود خود بخود بناتا ہے **نقل** ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر تمہاری ذات سلطانِ نصیر ہے تم ولایت مصطفی صلعم کے ناصر ہو، حضرت مصطفی نے خدا تعالی سے اپنی ولایت کی نصرت کے لئے ناصر مانگا تھا کہ بنا دے میرے لئے اپنے پاس سے سلطان نصیر اس سے مراد تمہاری ذات ہے فقط، اس زمانہ میں بندگی میاںؓ کی عمر اٹھارہ سال کو پہنچی تھی **نقل** ہے کہ اس وقت امام آخر زماں محبوب ذوالجلال علیہ السلام کی عمر مبارک اٹھاون سال کی ہو چکی تھی سنہ نو سو پانچ ہجرت نبی صلعم سے تھا جس وقت کہ حضرت خاتم ولایت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بفرمانِ پروردگار رب العزۃ واضح طور پر بارہا ارشاد فرمایا کہ جذبات کے شروع دن سے اٹھارہ سال کی مدت ہوئی ہے کہ فرمانِ حق تعالی بغیر کسی واسطہ کے ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو مہدی موعود ہے مہدیت کا دعویٰ ظاہر کر بندے نے کئی عذر پیش کئے اور ضبط سے کام لیکر حضور باریتعالی میں بزبان انکساری عرض کیا کہ اے بار خدا اس بارگراں سے جس کو تو چاہتا ہے سرفراز فرما نیز **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میں یہ بات الہام یا خواب یا خواب و بیداری کے درمیان پیش آنیوالے کسی واقعہ کی بنا پر نہیں کہتا ہوں محض حکم حق تعالی سے کہتا ہوں سالہا سال سے مجھکو یہ فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے اس امر کا اظہار کر لیکن بندے نے اپنے نفس پر تہمت دھر کر اس بات کو ظاہر نہیں کیا اب خداوند ذوالجلال کے

الحال ازطرف ذوالجلال امر موکد شدہ است
کہ بروا ظہار بکن و دعوت نماے از خلق می
ترسی و از من نہ ترسی زبرا چہ معاملہ خلق با
مہدیؑ ہمچوں معاملہ امم بارسل یعنے عداوت
بے موجب نیز نقلست کہ حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند کہ اکنوں خطاب ازروے
عتاب واقع شد الا ان القضا فقد
مضیٰ فان صبرت فانت ماجور و
ان جزعت فانت مجبور معنی آنست
بداں دانا و آگاہ باش کہ بدرستی انچہ قضا بود
تحقیق درگذشت پس اگر صبر کنی تو پس
مُزد دادہ شوی واگر تو بہ قضا جزع کنی و
حق آشکارا نسازی پس تو از میاں
دور کردہ شوی نیز نقلست کہ بزبان ہندستانی
فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ میشود کہ اے سید محمد
دعوی مہدویت کا کہلاتا ہووے تو کہلا نہیں
تو ظالموں میں کا کروں گا یعنے فرمان میشود
کہ دعوی مہدویت آشکارا بکن و بگوے و اگر
آشکارا نکنی و نگوئی پس ترا درمیان زمرۂ
ظالماں جمع کنیم پس انگاہ حضرت شاہنشاہؑ
فرمودند کہ بندہ را از بندگی چارہ نیست
و جز گردن نہادن تدبیرے نے و فرمودند
کہ بندہ را صحت است و مرض
نیست و عقل است جنون نیست
و غنا است فقر نیست و ہشیاری

طرف سے یہ امر بتاکید صادر ہوا ہے کہ جا اور دعویٰ
مہدیت ظاہر کر خلق کو اس کی طرف بلا تو خلق سے
ڈرتا ہے اور مجھ سے نہیں ڈرتا، یہ صورت اس لیئے
ہوئی کہ خلق کا معاملہ مہدیؑ کے ساتھ مانند اگلی امتوں
کے معاملہ کا تھا اگلے پیغمبروں کے ساتھ یعنے بلاوجہ
خلق کو ان سے دشمنی رہی نیز نقل ہے کہ حضرت
مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اب حق تعالیٰ کی طرف
سے خطاب از روے عتاب واقع ہوا ہے کہ آگاہ
رہ جو حکم ہونا تھا ہو چکا اگر تو صبر کرے گا تو اجر پائیگا
اگر بے قرار ہوگا تو بے نصیب ہوگا اس کے معنی
یہی ہیں کہ جان اور آگاہ رہ کہ بخوبی جو حکم ہونا تھا تحقیق
ہو چکا پس اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے اجر ہے اور
اگر تو قضا پر بے قرار ہوا اور حق کو آشکارا نہ کرے تو ہماری
بارگاہ سے دور کر دیا جائیگا نقل ہے کہ ہندستانی
زبان میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا
ہے کہ اے سید محمد دعویٰ مہدویت کا کہلاتا ہووے
تو کہلا نہیں تو ظالموں میں کا کروں گا یعنے فرمان ہوتا ہے
کہ دعوی مہدیت ظاہر کر اور سُنا دے اگر تو نے ظاہر نہ
کیا اور نہ سُنایا تو پس ہم تجھ کو ظالموں کے زمرہ میں
شامل کریں گے، پس اس وقت حضرت شاہنشاہؑ
نے فرمایا کہ بندے کے لئے سواے بندگی کے کوئی چارہ
نہیں اور سواے گردن جھکانے کے کوئی تدبیر نہیں
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندے کو صحت حاصل ہے
کوئی مرض نہیں ہے عقل ہے دیوانگی نہیں ہے
توانگری ہے محتاجی نہیں ہے ہشیاری ہے بیہوشی

است میہوشی نیست مع ذالک فرمودند که فرمان حق تعالیٰ میشود که اے سید محمد تو مہدیِ موعودِ ہستی آشکارا کن وخلق را بمن دعوت کن نیز فرمودند که فرمان در رسید که اے سید محمد افمن کان علیٰ بینة من ربه ویتلوہ شاهد منه الآیة حجت تست ونیز دعوی کرده که از حق تعالیٰ معلوم کردم که لفظ من عام در چند آیات وارد شده است مثلاً قُلْ هٰذِهٖ سبیلی ادعوا الی اللّٰه علیٰ بصیرة انا ومن اتبعنی الآیة وفی الآیة فقل اسلمت وجهی للّٰه ومن اتبعن وفی الآیه اوحی الیّ هٰذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ وفی الآیة ولکن جعلناہ نورا نهدی به من نشاء من عبادنا وبمثله شرده آیات بعضے در حق ذات وبعضے در حق گروه حمیده صفات در حق مہدی است وآں مہدی منم و نیز فرمود که ہرچه بر زبان می رود از معانی قرآن بامر اللّٰه و بتعلیم اللّٰه است اگر بنده در خلوت نشسته قرآن مطالعه کرده معانی اندیشیده بیروں می آید و

نہیں ہے اس اظہار کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو مہدیِ موعود ہے اس امر کو ظاہر کر اور خلق کو میری طرف بُلا نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا ہے کہ اے سید محمد آیت افمن کان علیٰ بینة من ربه ویتلوہ شاهد منه تا آخر تیری حجت ہے نیز آنحضرتؑ نے دعویٰ فرمایا کہ حق تعالیٰ سے میں نے معلوم کیا ہے کہ لفظ مَنْ عام جو چند آیات میں وارد ہوا ہے مثلاً قل هٰذه سبیلی ادعوا الی اللّٰه علیٰ بصیرة انا ومن اتبعنی (کہدے یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے) اور آیت کریمہ فقل اسلمتُ وجهی للّٰه ومن اتبعن (پس کہدے (اے محمدؐ) کہ میں حوالہ کرچکا ہوں اپنے آپکو اللہ کے اور وہ بھی جو میرا تابع ہے) اور آیت کریمہ اوحی الیّ هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ (وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں اس کے ذریعہ اور وہ بھی جسے یہ پہنچے) اور آیت کریمہ ولٰکن جعلناہ نورا نهدی به من نشاء من عبادنا اور لیکن بنایا ہے ہم نے اس کو ایک نور جس سے راہ دکھلاتے ہیں اپنے بندوں میں جس کو چاہتے ہیں) اور انہی آیتوں کے جیسی اٹھارہ آیتیں بعضے ذاتِ مہدی کے حق میں اور بعضے گروہ حمیدہ صفاتِ مہدی کے حق میں ہیں اور وہ مہدی میں ہی ہوں،

بیان می کنند بندہ ظالم و مفتری علی اللہ
باشد بندہ ہر چہ میگوید ومیکند و می
خواند بامر اللہ تعالیٰ میگوید و میکند و
می خواند ہر آیتے کہ می نماید بندہ می
خواند وہر بیان کہ تعلیم میکند بندہ
بیان میکند علمت من اللہ بلا
واسطۃ جدید الیوم
حال بندہ است و نیز فرمودند کہ فرمان
حق تعالیٰ می شود کہ ثم ان علینا
بیانہ درحق تست ترا وارث
ولایت خاص محمدی گردانیدیم
واتباع تام روزی کردیم و باز فرمان
شد کہ علم الاولین والآخرین و بیان
معانی قرآن ترا دادہ ام و کلید
خزائن ایمان بدست تو دادہ ام
و ناصر دین محمدی ترا کردم و من ناصر
تو ام برو دعوت کن ہر کہ ترا قبول کند
مومن باشد و ہر کہ منکر شود کافر
گردد و نیز فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ
می شود کہ اے سید محمد ہر کہ
ترا شناخت مرا شناخت ہر کہ
ترا نشناخت مرا نہ شناخت و
و نیز فرمودند کہ انکار کردن از
مہدویت سید محمد بن سید عبداللہ
عرف سید خاں کفر است و نیز

نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھ معانی قرآن میری زبان
سے نکلتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اللہ کی تعلیم سے
ہیں اگر بندہ خلوت میں بیٹھکر قرآن کا مطالعہ کرکے
معانی سوچکر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ
ظالم اور اللہ پر افترا کرنے والا ہوگا بندہ جو کچھ کہتا
ہے اور کرتا ہے اور پڑھتا ہے اللہ کے امر سے کہتا ہے
اور کرتا ہے اور پڑھتا ہے جو کوئی آیت اللہ تعالیٰ دکھلاتا
ہے بندہ پڑھتا ہے اور جو بیان اللہ تعالیٰ سکھلاتا ہے
بندہ وہی بیان کرتا ہے علمت من اللہ بلا واسطۃ
جدید الیوم (تعلیم دیا گیا ہوں اللہ سے
بغیر کسی واسطہ کے ہر روز) بندہ کا حال ہے نیز
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ
ثم ان علینا بیانہ (پھر بیشک ہمارے
ذمہ ہے بیان اس کا) تیرے حق میں ہے تجھے
ولایت خاص محمدی کا ہم نے وارث کیا ہے اور
محمدؐ کی اتباع تام تجھے ہم نے روزی کی ہے اور
پھر فرمان ہوا کہ اولین و آخرین کا علم اور معانی قرآن
کا علم تجھے میں نے دیا ہے اور ایمان کے خزانوں کی
کنجی تیرے حوالہ کی ہے اور دین محمدی کا میں نے
تجھے ناصر بنایا ہے جا اور دعوت کر جو تجھے قبول کرے
مومن ہوگا اور جو تیرا منکر ہو کافر ہوگا نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے
سید محمد جس نے تجھے پہچانا مجھے پہچانا جس نے
تجھے نہیں پہچانا مجھے نہیں پہچانا، اور نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ سید محمد بن سید عبداللہ عرف سید خاں کی

پوست خود بہر دو انگشت مبارک خود گرفتہ فرمودند ہر کہ از مہدویت ایں ذات منکر شود کافر است ونیز فرمودند انکارِ مہدی انکارِ محمد رسول اللہ ؐ است وانکارِ محمد رسول اللہ ؐ انکار محمد رسول اللہ ؐ انکار قرآن است وانکار قرآن انکارِ خدا است ونیز فرمودند کہ انکارِ مہدی انکارِ محمد ؐ است وانکارِ محمد ؐ انکارِ ہمہ پیغمبران ؑ است وانکارِ ہمہ پیغمبران انکارِ خدا است ونیز فرمودند انکارِ مہدی انکارِ ہمہ انبیاء وصحیفہاء انبیاء وکتابہائے پیشینیان است القصہ آنگاہ کہ حضرت شاہنشاہ قبلہ گاہؑ بافرمان اللہ دعوی مہدویت باہمت وتقویت تضرع وزاری محض از روئے فرمانبرداری ایں خطاب مستطاب در مجمع اولوالالباب آشکارا فرمودند صدیق اکبر وصحابہ تمام بآواز بلند آمنا وصدقنا گفتند کہ عدد ایشاں سہ صد وشصت صحابہ بودند رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ اولٰئک ھم الصدیقون والشہداء کاملین اند وہمیشہ منتظر ایں دعویٰ بودند ودریں باب معلومات خود عرض می نمودند چنانچہ نقل است کہ اکثر صحابۂ کرام امام علیہ السلام کہ اکمل اولیاء اللہ وافضل علماء باللہ اہل کشف ویقین بودند ودر پیش آنحضرت ؑ مدام بطریق ہاتف

مہدیت کا انکار کفر ہے نیز اپنا پوست مبارک اپنی دونوں انگلیوں سے پکڑ کر حضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو کافر ہے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مہدی کا انکار محمد رسول اللہ ؐ کا انکار ہے اور محمد رسول اللہ ؐ کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مہدی کا انکار محمد ؐ کا انکار ہے اور محمد ؐ کا انکار تمام پیغمبروںؑ کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا انکار خدا کا انکار ہے، نیز آنحضرتؑ نے فرمایا مہدی کا انکار تمام انبیاءؑ، انبیاء کے صحیفوں اور تمام اگلی کتابوں کا انکار ہے، قصہ مختصر یہ کہ جس وقت حضرت شاہنشاہ قبلہ گاہؑ نے فرمانِ الٰہی سے دعوی مہدیت ہمت و قوت تمام کے ساتھ درگاہِ باری میں تضرع وزاری کے ساتھ محض خداوند تعالیٰ کے خطاب مستطاب کی فرمانبرداری میں تمام صاحبانِ دانش کے مجمع میں آشکارا فرمایا تو صدیق اکبرؓ اور تمام صحابہؓ نے آواز بلند سے آمنا و صدقنا (ہم سب نے ایمان لایا اور ہم سب نے تصدیق کی) کہا جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی رضوان اللہ علیہم اجمعین وہی صدیقین اور شہداء کاملین ہیں اور ہمیشہ منتظر اس دعوے کے تھے اور اس باب میں اپنی معلومات عرض کیا کرتے تھے چنانچہ نقل ہے کہ امام علیہ السلام کے اکثر صحابہؓ جو اکمل اولیاء اللہ اور افضل علماء باللہ صاحبانِ کشف ویقین تھے آنحضرتؑ کے سامنے ہمیشہ اپنی معلومات جو بطریق ندائے ہاتف اور الہام سے حاصل ہوتے تھے بیان

والہام ومعلومات خود می گفتند کہ میرانجی مرا از حق تعالیٰ معلوم میشود کہ مرشد شمارا مہدیِ موعود کردیم بروید تصدیق کنید پس ذات نجستہ صفات شما مہدی موعود است دعویٰ کنید کہ ما تصدیق کنیم چند انکہ یاران تکرار بر تکرار کردند حضرت میرانؑ بار بار ہمیں جواب دادند کہ شما در کار خود باشید ہر وقتیکہ حق تعالیٰ می خواہد آشکارا میکند تا سحدیکہ قبل از اظہار امر مہدویت در ہر شہر یکہ آمدند ندا از غیب بر خلقے کہ مہدی موعود آمدہ است وکسانِ شہر بہ یارانِ آنحضرت می پرسیدند کہ ایشاں مہدی موعود اند نقلست کہ یک روز میاں سید سلام اللہؓ بحضور خلیفۃ اللہ حکایت مردماں بطریق شکایت عرض کردند کہ میرانجی ہر جا کہ می رویم مردم خدام را می پرسند کہ مہدی موعود ہمیں ذات است آیا مردم کہ ذات خدام را مشابہت مہدی موعودؑ می دہند مگر ذات مہدی از ذاتِ مبارک خدام فاضل باشد حضرت میرانؑ تبسم کردہ فرمودند از مہدی خدا فاضل است حاصل الغرض جمیع اصحاب امام اولوالالباب بوقت دعویٰ مہدی موعود منقاد شدہ می گفتند کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا الآیۃ ودر اے شان علیہم الرضوان

کیا کرتے تھے کہ میرانجی مجھکو حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے مرشد کو ہم نے مہدی موعود کیا ہے جاؤ تصدیق کرو پس معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی کی ذاتِ مبارک صفات مہدی موعود ہے آپ دعویٰ فرمائیں تاکہ ہم تصدیق سے مشرف ہوں ہرچند اصحاب مکرر سہ کرر یہ معروضہ کیا کرتے تھے لیکن حضرت میرانؑ ہر بار یہی جواب دیتے تھے کہ تم اپنے کام میں ہو جس وقت حق تعالیٰ چاہتا ہے آشکارا کرتا ہے یہ غیبی اطلاع اس حد تک تھی کہ حضرت کے اظہار دعویٰ مہدیت سے پہلے ہی جس کسی شہر میں آپ تشریف لاتے تھے ندا غیب سے ہوتی تھی کہ مہدی موعودؑ آئے ہیں اور شہر کے لوگ آنحضرتؑ کے اصحاب سے پوچھتے تھے کہ کیا مہدی موعود یہی ہیں نقل ہے کہ ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت خلیفۃ اللہؑ کے حضور میں لوگوں کے اس استفسار کا حال شکایت کے انداز میں عرض کیا کہ میرانجی ہم جہاں کہیں جاتے ہیں حضور کی نسبت لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا مہدی موعود یہی ذات ہے حضور کو لوگ مہدی موعود سے مشابہت جو دیتے ہیں کیا ذاتِ مہدی حضور کی ذاتِ مبارک سے فاضل ہوگی حضرت مہدیؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ مہدی سے خدا ہی فاضل ہے، حاصلِ مقصد یہ کہ تمام اصحاب امام اولوالالبابؑ نے دعوے کے وقت مہدی موعودؑ کی اطاعت کی اور کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار بیشک ہم نے سنا ایک منادی کو ندا کرتے ہوئے ایمان کی کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر پس ہم نے ایمان

کہ بیشتر علماء باللہ و اکثر خلایق کل عباد اللہ کہ انتظار ایں دعویٰ داشتہ بودند فی الحال ہمچو صدیق تصدیق امام تحقیق از روے دلائل وثیق کردند و بعضے بمطالعہ علم حدیث مشغول شدند کہ مہدی موعود بکدام طریق خواہد آمد فاعلم انہا المنصف ذاتے کہ تابع تام رسول علیہ السلام باشد و بر عقیدہ اہل سنت والجماعت ذوالعز والکرام باشد و از خمس اوقات صلوٰۃ با جماعت عام گذارد و تاثیر او ہمچو تاثیر پیغمبران علیہم السلام باشد و ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ صفت او عیاں باشد و در ہیچ چیز بیروں از شریعت نباشد و روش جز روش پیغمبرانؑ نداشتہ باشد یعنے در سائر عبادات و عادات نہ افراط کند و نہ تفریط آں ذات پیغمبر صفات انچہ دعویٰ کند کہ در شریعت ممکن و جائز باشد صدق او قطعی باشد نہ کہ ظنی چونکہ مہدیؑ مبعوث برائے نصرت دین است واشد البلا صفت او یقین است چونکہ دعویٰ کرد کہ من از خدا می گویم نہ از خود حجت از کلام ربانی بیاورد نہ از قیاس پس تصدیق او بسند مذکورہ واجب است قطعا و ثبوت حقیقت

لایا، اصحاب خاص علیہم الرضوان کے سوا بہت سارے علماء باللہ اور اکثر کاملین خلق اللہ جو اس دعوے کا انتظار کر رہے تھے فی الحال صدیق کی طرح امام تحقیقؑ کی تصدیق انہوں نے دلائل وثیق سے کی؛ اور بعضے علم حدیث کی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہوئے یہ دیکھنے کے لئے کہ مہدیِ موعود کس طور سے آئینگے۔ پس معلوم کر اے منصف جو ذات کہ رسول علیہ السلام کی تابعِ تام ہو، اہل سنت والجماعۃ ذوالعز والاکرام (صحابہ و تابعین رسول اللہؐ) کے عقیدہ پر ہو اور پانچو وقت کی نمازیں جماعتِ عام کے ساتھ ادا کرے اور اس کے بیان کی تاثیر بھی پیغمبروںؑ کی تاثیر جیسی ہو اور ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (نہیں بولتا ہے وہ خواہش نفس سے وہ تو وحی ہے جو اس کو بھیجی جاتی ہے) جس کی صفت ظاہر ہو اور کسی بات میں وہ شریعت سے باہر نہ ہو، اپنی روش پیغمبروںؑ کی روش کے سوا نہ رکھتا ہو یعنے تمام عبادات اور عادات (مباحات بشری) میں کوئی زیادتی کرے نہ کمی تو وہ ذات پیغمبر صفات جو دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ شریعت میں ممکن و جائز ہو تو اس کا سچ ہونا قطعی ہوگا نہ کہ ظنی جب کہ مہدیؑ کا نصرت دین کے لئے مبعوث ہونا ثابت ہے اور سخت سے سخت بلا آپکی صفت ہونا یقینی ہے جب آپ نے دعویٰ کیا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں خدا کی طرف سے کہہ رہا ہوں اپنی خودی سے نہیں اور حجت بھی آپ نے کلام خدا سے پیش کی قیاس سے نہیں پس آپکی

او لقرآن است نه بمجرد دعوی بحکم شواہد
المنقول فی جمیع کتب الاصول ثابت
شده است که اینچنیں ذات پیغمبر صفات
را مفتری نباید گفت پس ضرورةً صادق
باید گفت بحکم نقل شرح عقائد که فان
العقل یجزم بامتناع اجتماع هذه
الامور فی غیر الانبیاء و اگر کسے
گوید که ما مفتری نمی گوئیم غلط در کشف
میگوئیم استغفر الله العظیم اگر مشابهت
او با ولیاء سلف باشد ایں
سخن می تواں گفت و اگر مشابهت
دعوت او بدعوت پیغمبران باشد
ایں سخن نتواں گفت و ایں
ذات را پیغمبر گفتن روا نیست
که بعد پیغمبرؐ ما پیغامبر نشود بلکه اگر
پیغمبر دریں امت نزول کند
نام او ولی باشد نه نبی پس ذات
مهدیؑ از ذوات اولیاء مستثنیٰ
است زیرا که مهدیؑ آں دعوی
کرده است که جز پیغمبرؐ را نه سزد
و اولیاء لایق ایں دعوی نیستند و نه
کردند بسیار تامل باید کرد الحمد لله
الذی هدینا لهذا وما کنا
لنهتدی لولا ان هدینا الله
لقد جاءت رسل ربنا بالحق

تصدیق سند مذکور سے قطعًا واجب ہے اور آپ کے
برحق ہونے کا ثبوت بھی قرآن سے ملتا ہے محض دعوے
سے نہیں، مطابق شواہد منقول کے تمام کتب اصول
میں یہ ثابت ہوا ہے کہ ایسی ذات پیغمبر صفات کو مفتری
نہیں کہنا چاہیئے پس لازم یہی ہوا کہ سچا کہنا چاہیئے
مطابق حکم اس نقل شرح عقائد کے کہ بیشک عقل یقین کرتی
ہے اس بات کا کہ محال ہے جمع ہونا ان تمام امور
کا انبیاء علیہم السلام کے غیر میں اور اگر کوئی شخص کہے
کہ ہم اس ذات کو مفتری نہیں کہتے ہیں لیکن یہ کہتے
ہیں کہ آپ کے کشف میں غلطی ہے تو استغفر اللہ العظیم
(پناہ مانگتا ہوں خدائے بزرگ و برتر کی) اگر اس ذات
کی مشابہت اولیاء سلف سے ہوتی تو یہ بات کہی
جا سکتی تھی اور اگر آنحضرتؐ کی دعوت کی مشابہت
پیغمبروںؑ کی دعوت سے ثابت ہو رہی ہے تو یہ بات
نہیں کہی جا سکتی اور اس ذات کو پیغمبر کہنا روا نہیں ہے
کیونکہ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا بلکہ اگر کوئی
اس امت میں نازل بھی ہو تو اس کا نام ولی ہوگا نہ
کہ نبی پس ذات مہدیؑ اور اولیاءؒ کی ذاتوں سے مستثنیٰ
ہے اس لئے کہ حضرت مہدیؑ نے وہ دعویٰ کیا ہے
جو سوائے پیغمبرؐ کے اولیاء کے لئے سزاوار نہیں اور
اولیاء اللہ نہ اس دعوے کے لائق ہوئے اور نہ
انھوں نے ایسا دعویٰ کیا بہت غور و تامل سے
اس بات کو سمجھنا چاہیئے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے
جس نے ہمیں اس کا راستہ دکھلایا ورنہ ہم راہ نہ پاتے
اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا بیشک آچکے ہیں ہمارے

واضح باد دعوی سومی بار کہ بعد از تکرار علی التکرار امام الابرارؑ بفرمانِ حضرت غفار صادر شدہ بود بعد ازیں دعویٰ حیاتِ آنحضرت ذات پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال بہ پنج سال شدہ است در قصبۂ برلی بدیں عبارت جلی فرمودند کہ انا مھدی مبین مراد اللہ ہمدریں الفاظ متبرکہ تاریخ دعوی آنحضرتؑ کہ نہصد و پنج سال واقع شدہ بود حق سبحانہٗ و تعالیٰ اظہار نمود تاریخ این است قال بامر اللہ انا مھدی مبین مراد اللہ منجملہ تسعمائۃ وخمس سنۃ من الھجرۃ صلعم حاصل الامر چونکہ آنحضرتؑ دعوی مہدویت بفرمان رب العزۃ آشکارا فرمودند شور و غوغا در شہر ام القریٰ کہ مبعثِ امام الہدیٰ است یعنے نہروالہ عشق حوالہ پیراں پٹن برخاست کہ میراں سید محمد بفرمان صمد دعوی مہدویت کردہ اند مع ذالک نیز کہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام مدعاے خود بر ہیچ یکے انتشار نفرمودند علماء شہر مذکور را گویانیدند کہ ایں بندہ در حالِ صحت ذات و ثبات عقل بغیر از اضطرار فقر دعوی مہدویت بفرمان رب العزۃ کردیم اگر شما طالب حق ہستید دامن بندہ گیرید و از کلام خدا تعالیٰ و از رسول صلعم

رب کے رسول حق کے ساتھ۔ واضح ہو کہ تیسرے بار جو دعویٰ مکرر سہ کرر حضرت امام الابرارؑ کی زبانی بفرمان حضرتِ غفار صادر ہوا تھا بعد اس دعوے کے حیات اس ذاتِ پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال علیہ السلام کی پانچ سال ہوئی ہے قصبۂ برلی میں اس عبارتِ جلی میں حضرتؑ نے فرمایا کہ انا مھدی مبین مراد اللہ (میں ہی مہدی ہوں اللہ کی مراد بیان کرنے والا) انہی الفاظ متبرکہ میں آنحضرتؑ کے دعوے کی تاریخ ۹۰۵ھ واقع ہوئی ہے حق تعالیٰ کی قدرت سے اس کا اظہار ہوا ہے تاریخ یہ ہے قال بامر اللہ انا مھدی مبین مراد اللہ اس عبارت کے عدد نو سو پانچ ہوتے ہیں جو سال ہجرت نبوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کلام جب آنحضرتؑ نے دعویِ مہدیت بفرمانِ رب العزت آشکارا فرمایا تو شہر ام القریٰ میں جو کہ مقام بعثت امام ہدیٰ کہلاتے یعنے نہروالہ عشق حوالہ المعروف بہ پیراں پٹن میں اس بات کی پوری شہرت ہوگئی کہ میراں سید محمدؑ نے بفرمانِ صمد دعوے مہدیت فرمایا ہے باوجود اس کے بھی حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے اپنا مدعا ہر شخص پر ظاہر نہیں فرمایا تھا صرف علماءِ شہرِ مذکور ہی کو حضرتؑ نے یہ کہلایا تھا کہ یہ بندہ صحتِ ذات اور ثباتِ عقل کے حال میں بغیر اس کے کہ فقر کی وجہ سے اضطرار میں ہو دعویِ مہدیت بفرمانِ رب العزت کیا ہے اگر تم طالب حق ہو تو بندے کے دامن گیر ہو جاؤ خدا تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے

تفہیم شوید فاعلم ایہا المصدق دراں ہنگام
درباب تصدیق امام علیہ السلام دو طائفہ
شدند یکے اہل انقیاد و دوم طائفہ اہل عناد
گشتند چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ درباب
خلقت انسان میفرماید اصلا سنت نہادنی
اینچہ در زمان انبیاء و رسل گشتہ اظہار می
نماید قال اللہ تعالیٰ ہو الذی خلقکم
فمنکم کافر ومنکم مومن الآیہ ولو
شاء اللہ ما اقتتل الذین من بعدھم
من بعد ما جاءتھم البینٰت و
لٰکن اختلفوا فمنھم من آمن
ومنھم من کفر الآیۃ ولقد بعثنا
فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ و
اجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی
اللہ ومنھم من حقت علیہ الضلالۃ
مع ذالک باعتبار کثرۃ اہل الانکار و ما
آمن معہٗ الا قلیل ۔ ھذا دلیل لنا علی
صدق المھدی علیہ السلام کما قال
الرب الجلیل وقلیل من عبادی
الشکور ۔ قلیلا ما تشکرون ۔ قلیلا
ما تذکرون ۔ قلیلا ما تومنون ۔ و
کثیر منھم لا یومن بہٖ کما قال
اللہ تعالیٰ لقد حق القول
علی اکثرھم فھم لا یومنون
وفی الآیۃ فلا تک فی

(اس دعوے کی حقیقت کو) سمجھ لو پس معلوم کرلے
مصدق کہ اس زمانہ میں حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق
کے باب میں دو جماعتیں ہوگئیں ایک جماعت اطاعت
کرنے والوں کی دوسری جماعت سرکشی و عداوت
کرنے والوں کی چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ خلقت
انسان کے باب میں فرماتا ہے دراصل جو دستور انبیاء و
مرسلین سابقین کے زمانوں میں ڈالا گیا اسی کے
بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اللہ وہی ہے
جس نے تم کو پیدا کیا پس تم میں کافر بھی ہے اور
تم میں مومن بھی۔ اور اگر چاہتا اللہ تو نہ جھگڑتے جو
ان کے بعد آئے بعد اس کے کہ آچکیں ان کے پاس
کھلی نشانیاں اور لیکن اختلاف کر بیٹھے پس انہی میں سے
ہے جس نے ایمان لایا اور انہی میں سے ہے جس نے
انکار کیا۔ اور البتہ بھیجا ہے ہم نے ہر امت میں ایک پیغمبر
کہ عبادت کرو اللہ کی اور بچتے رہو شیطان سے پس
انہی میں سے وہ ہوئے جن کو اللہ نے راہ دکھائی اور
انہی میں سے وہ ہوئے جن کی گمراہی ثابت ہوئی ساتھ
اس کے اس اعتبار سے کہ اہل انکار کی کثرت ثابت
ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہیں ایمان لائے
اس کے ساتھ مگر تھوڑے یہ دلیل ہمار ... لیئے ہے
مہدی علیہ السلام کے صدق پر چنانچہ خداوند بزرگ و برتر
نے فرمایا ہے اور بہت تھوڑے ہیں میرے بندوں میں
شکر گزار۔ بہت ہی کم تم شکر کرتے ہو۔ بہت ہی کم
تم نصیحت پکڑتے ہو۔ اور بہت ہیں ان میں جو ایمان
نہیں لاتے اس پر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے

مریۃ منہ انہ الحق من ربک ولکن اکثر الناس لا یومنون۔ وفی الآیۃ ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدیٰھا ولکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین فی الجملہ دراں دو طائفہ مذکورہ یکے طائفہ محمودہ بسا علماء مرضیۃ الاقوال وصلحاء پسندیدہ احوال نظر بر اخلاق حضرت امام الآفاق کہ علماء باللہ وفقہاء الدین من السلف والخلف درباب ثبوت نبوت شخص انسانی شرط کردہ گفتہ اند کہ از صاحب ایں اخلاق ہرگز کذب واقع نشود و بروے غلط و سہو غالب نباشد فقط ہمیں اخلاق نبویہ کہ براں اتفاق علماء باللہ امت مصطفویہ بود ذات میراں سید محمدؑ را موصوف بجمیع صفات انبیاء و رسل یافتہ و مخبر صادق دانستہ از روی صدق و یقین داخل اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین شدند و طائفہ دیگر از علماء کہ از حسد و تعصب و عناد بیشتر بودند مخالفت کردند کما ورد فی الحدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء المھدی فی وسط الزمان

ثابت ہو چکا قول ان میں سے اکثر پر تو وہ مانیں گے نہیں۔ نیز آیت کریمہ میں ہے پس مت رہ تو اس کی طرف سے شک میں بیشک وہ حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور آیت کریمہ میں ہے اور اگر ہم چاہتے تو عطا کر دیتے ہر شخص کو اس کی ہدایت لیکن ٹھیک پڑا قول میری طرف سے کہ میں ضرور بھرونگا دوزخ کو جنات اور آدمی سب سے حاصل کلام ان دونوں مذکورہ جماعتوں میں سے ایک جماعت جو ستودہ صفات بیشتر علماء پسندیدہ اقوال اور صلحاء پسندیدہ احوال کی تھی حضرت امام الآفاقؑ کے ان اخلاق پر نظر کر کے کہ جن کو علماء باللہ فقہاء دین و ملت سلف و خلف نے شخصِ انسانی کی نبوت کے ثبوت کے باب میں شرط کیا اور کہا ہے کہ ان اخلاق والے شخص سے ہرگز جھوٹ وقوع میں نہیں آتا اور اس پر غلط بیانی اور سہو کا غلبہ نہیں ہوتا فقط انہی اخلاقِ نبویہ کی بناء پر جن پر علماء باللہ امت مصطفویہ کا اتفاق تھا حضرت میراں سید محمدؑ کو تمام صفات انبیاء و مرسلین سے موصوف پا کر اور مخبر صادق جانکر از روے صدق و یقین اس جماعت میں داخل ہوئے جن کی تعریف میں ہے وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ نے یعنے نبی اور صدیق اور شہید اور صلحاء۔ اور دوسری جماعت اُن علماء کی تھی جن کے حسد و تعصب اور عداوت کی خبر دی گئی تھی اس جماعت نے مخالفت کی چنانچہ حدیث میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے مہدی درمیانی زمانے میں

لا یخالفونه الّا العلماء و الفقهاء خاصة و کذا فی الفتوحات المکیة اذا خرج هذا الامام المهدی فلیس له عدو مبین الّا العلماء و الفقهاء خاصة لانهم لا یبقیٰ ریاستهم کما لا یبقیٰ ریاسة الیهود و النصاریٰ الغرض بعضے علماء و تابعان شان محض از جهت خوف زوال ریاست بموجب تعصب و جهالت با اعتساف بلا انصاف یعنے حسد و عناد از دلائل ظنیه که بعضے احادیث احاد اند پیش گرفته از حجت قطعی معرض شد با منازعت بسیار و مخالفت آشکار در پیش آمدند و با آنحضرتؑ مباحثه کردند بنا برآن از حضرت امام البر و البحرؑ نقل مشهور الاشهر است که بندگی میاں سید خوندمیر رضہ در مکتوب خود میفرمایند معلوم باد از آں روز که سید محمدؑ دعوی مهدویت خود آشکارا کردند و خلق را سوی خدا تعالیٰ می خواندند خلق با او مخالفت آغاز کرد بنا برآں آنحضرتؑ فرمودند که موجب مخالفت چیست چرا که اگر از بنده سهوی یا غلطی شده باشد پس بر مسلماناں فرض اینست بحکم انما المومنون اخوة ما را اعلام فرمایند تا همه متفق شده رجوع سوی کتاب خدا تعالیٰ بکنیم و موافق با رسولؑ بنمائیم کما قال سبحانه و تعالیٰ فان

تو مخالف نہونگے اس کے مگر علماء اور فقہاء ہی خصوصًا او اسی طرح بیان کیا ہے فتوحات مکیہ میں کہ جب نکلے یہ امام مہدی تو نہ ہوگا اس کا کوئی کھلا دشمن خاصکر علماء و فقہاء کے سوا کیونکہ ان لوگوں کی ریاست باقی نہیں رہے گی جیسا کہ باقی نہیں رہی ریاست یہود و نصاریٰ کی ۔ غرض یہ کہ بعضے علماء اور ان کے فرمانبرداروں نے محض اپنا اقتدار زائل ہونیکے خوف سے تعصب اور جہالت کی راہ سے بے اعتدالی او بے انصافی یعنے حسد و عناد سے کام لیکر ظنی دلائل بعضے احادیث احاد سے پیش کر کے قطعی حجت سے روگردانی اختیار کی بہت جھگڑے اور فساد پر اتر آئے علانیہ مخالفت کرنے لگے اور آنحضرتؑ کے ساتھ مباحثے کئے اسی بنا پر حضرت امام علیہ السلام کی نسبت یہ نقل مشہور و معروف ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضہ اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں معلوم ہو جس دن سے کہ حضرت سید محمدؑ نے اپنی مہدیت کے دعوے کو ظاہر فرمایا اور لوگوں کو خدائتعالیٰ کی طرف بلانے لگے جب لوگ آپکی مخالفت کرنے لگے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مخالفت کا سبب کیا ہے اس لئے کہ اگر بندے سے کوئی سہو یا غلطی ہوئی ہو تو مسلمانوں کا فرض یہ ہے کہ مطابق حکم انما المومنون اخوة (مومن تو سب آپس میں بھائی بھائی ہیں) ہمکو آگاہ کریں تاکہ ہم اکٹھے ہوکر خدائتعالیٰ کی کتاب کی طرف رجوع کریں اور رسول علیہ السلام کے ساتھ موافقت اختیار کریں چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر میں تو اس میں

تنازعتم فی شیٔ فردّوہُ اِلی اللہ
والرّسول الآیۃ از ما و شما ہر کہ از اتباع
کتاب خدا و رسول خدا قدم بیرون نہادہ
باشد آنکس توبہ کند و باز آید و موافق با
کتاب خدا و رسول خدا نماید و اگر از خلاف
خدا و رسولِ خدا باز نیاید او مصر باشد و مصر
واجب القتل است القصہ **نقلست** کہ
بعضے علماء پٹن پیراں با سردار خود ملا معین الدین
علیہ الخذلان استعداد مباحثہ امام صاحب
الزماں کردہ از جہت بشارت گرفتن نزدیک
شاہ رکن الدین مجذوب مقبول اہل قلوب
مجتمع شدہ آمدہ بودند کہ انچہ شاہ مذکور در
بابِ شہادت امام نورعلیٰ نور بشارتے ہند
بران عمل کنند چونکہ ایشان نزدیک
شاہ رکن الدین علیہ الرضوان شدند شاہ
رکن در غضب شدند و گفتند کہ بحق مقابلہ
میکنید فی الحال مقہور خواہید شد و نیز
فرمودند کہ ہمہ دزدانِ دین و رہ زنانِ
مسلمین جمع شدہ ہمچو موشان در اَدَنہ
مستعد کردہ در دست گرفتہ فاما مقابلہ گربہ
کیست کہ می آید و در گلوی می بندد باز فرمودند
کہ خنجر سید محمد چنان تیز و دراز است
کہ از تہ مقعدگاہ کند تا بہ گلوی شما
میرسد و رودہای شکم می درّد چونکہ علماء
پیراں پٹن در دل سوال بلسانِ حال

رجوع کرو اللہ اور رسول کی جانب۔ ہم میں سے
تم میں سے جو بھی کتابِ خدا اور رسولِ خدا کی اتباع
کی حد سے باہر قدم رکھا ہو اس کو لازم ہے کہ توبہ کرے
اور اس حالت سے باز آئے کتاب خدا اور رسولِ خدا
کے ساتھ موافقت کرے اور اگر خدا اور رسولِ خدا
کی مخالفت سے باز نہ آیا تو وہ گمراہی پر مصر ہو گا۔
(اور گمراہی پر) مصر ہونے والا واجب القتل ہے
القصہ **نقل** ہے کہ شہرِ پیراں پٹن کے بعضے عالموں
نے اپنے سردار ملا معین الدین رسوا بے دارین کے
ساتھ ہو کر امام صاحب الزماں کے ساتھ بحث کرنیکی
تیاری کی اور خوش خبری حاصل کرنے کے لئے شاہ
رکن الدین مجذوب مقبولِ اہلِ قلوب کے پاس جماعت
بنکر آئے یہ سوچکر کہ شاہ مذکور حضرت امام نورٌ علیٰ نور
کے بارے میں جو گواہی دیں اس گواہی پر عمل پیرا
ہوں۔ جب یہ لوگ شاہ رکن الدین علیہ الرضوان
کے قریب پہنچے تو شاہ صاحب بہت غضبناک ہوئے
اور انھوں نے کہا کہ تم لوگ حق سے مقابلہ کرتے ہو
فوراً تم پر قہرِ حق نازل ہو گا، نیز انھوں نے فرمایا کہ
تمام دین کے چور مسلمانوں کے رہزن جمع ہوئے
ہیں چوہوں کی طرح گھنٹی تیار کر کے لائے ہیں لیکن
بلی کے مقابلہ کا کون ہے جو آکر اُس کے گلے
میں باندھ دے پھر فرمایا کہ سید محمد کا خنجر اس قدر
تیز اور دراز ہے کہ تمہاری سرین گاہ سے تمہارے
حلق تک پہنچکر پیٹ کی آنتوں کو پھاڑ ڈالتا ہے،
جب پیراں پٹن کے علماء نے زبانِ حال سے

کردہ بودند و جواب بلسانِ قال شنیدند ہمہ علماء خوار و خجل من کل الوجوہ منفعل گشتہ باز گردیدند ہیچکس در پیش آنحضرت ع مباحثہ کردن نتوانستند و بہ حکم الٰہی جاءَ الحق و زہق الباطل مقاومت حجت نداشتند نقلست کہ چوں خبر بامام البر و البحور رسید آنحضرت ع بفرمان لایزالی از قصبۂ بڑلی بہ شہر پیراں پٹن قدم سعادت فرمودند و بخانۂ ملا معین الدین کہ استاد آں شہر بود گذر کردہ طلبیدہ اند کہ بیائید و ہر اشکال و سوال کہ دریں باب باشد بیارید و در مسجد اوینہ بہ نشینید و بطریق انصاف و بحجت علمی بر نہج سوال و جواب تفہیم شوید و حق را نصرت دہید چونکہ ملا علیہ الخذلان را خبر کردند ملا در خانہ بود حیلہ کردہ بر دیوار سوار شدہ گویانید کہ ملا بطرف دیہ انعام خود کہ رامن دیہ است سوار شدند چونکہ آنحضرت ع شنیدند تبسم کردہ فرمودند کہ برچنیں مرکب سوار اند کہ بمنزل نمی رسند و آخر وقت ہموں نام دیہ بجای کلمہ گفتہ بمیرند گفتہ از انجا رواں شدہ باز بہ بڑلی قدم سعادت فرمودند القصہ نقل صریح آوردہ اند کہ سائلی بآں علماء ظاہر باطن جہلی طفلی یعنے ملا معین الدین علیہ الخذلان سوال کردہ کہ

جو سوال اپنے دل میں کیا تھا اس کا جواب زبانِ قال سے سن لیا تو سب کے سب رسوا و خوار تمام صورتوں سے شرمسار ہو کر واپس ہوئے کوئی بھی آنحضرت ع سے بحث نہیں کر سکا مطابق حکم خدا جاءَ الحق و زَہَقَ الباطل (حق آیا اور باطل مٹ گیا) حجت دہی کے لئے مقابلہ کی طاقت انھوں نے نہیں پائی نقل ہے کہ جب امام کائنات علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو آنحضرت ع بفرمان خدا قصبۂ بڑلی سے شہر پیراں پٹن میں تشریف فرما ہوئے اور ملا معین الدین جو اس شہر کا استاد تھا اس کے گھر پر سے گذر کر آنحضرت ع نے اس کو طلب فرمایا اور کہلایا کہ جو کوئی حل طلب امر اور سوال اس بارے ہو پیش کرو جامع مسجد میں جمع ہو جاؤ از راہ انصاف حجتِ علمی سے سوال و جواب کے ذریعہ امر حق کو سمجھ لو اور حق کی مدد کرو جب ملا علیہ الخذلان کو حضرت کے اس پیام کی خبر دی گئی تو وہ گھر ہی میں رہکر حیلہ کیا دیوار پر سوار ہو کر کہلایا کہ ملا اپنی جاگیر کی طرف جس کا نام رامن دیہ ہے سوار ہو کر گئے ہیں، آنحضرت ع نے سنکر مسکرا کر فرمایا کہ ملا ایسی سواری پر بیٹھے ہیں کہ منزل کو نہیں پہنچینگے اور وقتِ آخر (مرتے وقت) اسی گاؤں کا نام کلمہ کی جگہ کہتے ہوئے مرینگے یہ فرما کر اس جگہ سے آنحضرت ع روانہ ہوئے اور بمقام بڑلی واپس تشریف لائے قصہ مختصر یہ کہ ایک واضح نقل اس طرح آئی ہے کہ ایک سائل نے اس ظاہر و باطن میں جہالت و لڑکپن رکھنے والے عالم یعنے ملا معین الدین علیہ الخذلان سے

شما چرا با میرانسید محمد ملاقات نکردید و حقیقتِ ایشان نہ پرسیدہ اید جواب داد کہ ما می دانیم کہ سید محمد برحق اند و انچہ میگویند حق است با ایشان طاقت حجت و مباحثہ نداریم بعد از ملاقات انچہ ایشان بفرمایند قبول بباید کرد بنا بر ملاقات ایشان نکردیم باز ہماں سائل ہماں ملا جاہل گفت اگر چنین است پس دریں باب خدائے را چہ جواب خواہید داد کہ دیدہ و دانستہ خود را از حق باز داشتہ اید گفت برائے خدا تعالیٰ ہم جواب آمادہ کردہ داشتہ ایم کہ چوں خواہد پرسید جواب خواہم داد کہ الٰہی با سید محمد ملاقات نکردیم و دعوت ایشان بجا نیاوردیم از جہت تقویتِ دینِ اسلام کہ خراب و ضائع شدے بموجب آنکہ اگر ملاقات کنیم ایشاں برحق اند قبول باید کرد چوں ما قبول کنیم ہمہ علماء زماں قبول خواہند کرد چوں ہمہ علماء زماں قبول کنند سلطان محمود بادشاہ قبول خواہد کرد و چوں بادشاہ قبول کند ہمہ لشکر تصدیق می کنند و دعوت سید محمد بر ترک دنیا است بنا بر بادشاہ و لشکر ہمہ فقیر میشوند و گرداگرد گجرات کفار اشرار سخت فجار اند تمام اہل دین و اسلام دیار گجرات را برہم زنند و دین و اسلام تاراج پذیرہ و بدیں سبب

پوچھا کہ تم نے میرانسید محمد سے ملاقات کیوں نہیں کی اور ان کی حقیقتِ حال کو کیوں نہیں پوچھ لیا تو نے جواب دیا کہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ سید محمد حق پر ہیں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں حق ہے اور ان کے ساتھ حجت و دلیل سے گفتگو کرنے کی طاقت ہم نہیں رکھتے، ان سے ملنے کے بعد جو کچھ وہ فرمائیں مان لینا لازم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ہم نے ان سے ملاقات نہیں کی، پھر اُسی سائل نے اسی جاہل ملا سے کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم اس معاملہ میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے جبکہ دیدہ و دانستہ (جان بوجھکر) تم نے اپنے آپکو امرِ حق کے قبول کرنے سے باز رکھا ہے "ملا" نے کہا کہ خدا تعالیٰ کو دینے کا جواب میں نے سوچ لیا ہے جب پوچھے گا تو یہی جواب دوں گا کہ الٰہی سید محمد سے میں نے ملاقات نہیں کی اور انکی دعوت کو قبول نہیں کیا تا کہ دینِ اسلام کی قوت برقرار رہے اور تباہ و برباد نہو میں نے یہی سوچا کہ اگر اُن سے ملوں تو چونکہ وہ حق پر ہیں اُن کے قول کو قبول کرنا پڑے گا جب میں قبول کرلوں تو تمام علماءِ وقت قبول کرلینگے جب سب علماءِ وقت قبول کرلیں تو سلطان محمود بادشاہ بھی قبول کرلے گا اور جب بادشاہ قبول کرلے تو تمام اہلِ لشکر بھی تصدیق کر بیٹھینگے ہیں اور سید محمد ترکِ دنیا کی طرف بلاتے ہیں بادشاہ اور بادشاہ کا لشکر سب فقیر ہوجائیں تو گجرات کے اطراف کفار اشرار سخت بدکردار ہیں تمام اہلِ دین و اسلام کا جو کہ گجرات کے شہروں میں ہیں تختہ الٹ دینگے

ملاقات نکردیم چونکہ حضرت امام علیہ السلام
کلام ملا علیہ الخذلان شنیدند فرمودند کہ بر تو
فکر ذات تو واجب بود فکر پیل خانۂ بادشاہ
ترا چہ کار یعنے عالم خدا بخدا اسپار باز فرمودند
کہ این توفیق ترکِ دنیا بدست خدا تعالی
است ہر کرا توفیق میدہد او ترکِ دنیا
می کند باری طالبِ حق را از قبول کردن
حق چارہ نیست فاعلم ایہا المصدق
اینچنین علماء و تابعانِ شان لاشک در
ہر عصر و ہر زمان بعد از معرفت حق منعکسا
و باصدق مدعیان شدہ تکذیب و تقتیل
و بدسگالش کردند کما اخبر سبحانہٗ
وتعالیٰ عن احوالہم۔ اَلَّذِیْنَ
اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا
یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا
مِّنْھُمْ لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ
یَعْلَمُوْنَ۔ وفی الآیۃ فَلَمَّا جَآءَھُمْ
مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ بغیاً وحسداً
وحرصاً علی الریاسۃ۔ وفی الآیۃِ
اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَھُمْ۔ محمداً
بالصدق والامانۃ ووفور العقل
وصحۃ النسب وحسن الاخلاق
ای عرفوہ فَھُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ
ولہٰذا قال اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حقہم
یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَھَا

اور دینِ اسلام تاراج ہوگا اسی سبب سے ہم نے
ملاقات نہیں کی، جب حضرت امام علیہ السلام نے
ملا علیہ الخذلان کا یہ کلام سنا تو فرمایا کہ تیرے ذمہ
تیری ذات کی فکر تھی بادشاہ کے فیلخانے کی فکر سے
تجھے کیا کام، یعنے خلقِ خدا کو خدا کے حوالہ کر پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ یہ ترکِ دنیا کی توفیق خدا تعالیٰ کے ہاتھ
ہے، جسے خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ ترکِ دنیا
کرتا ہے، لیکن طالبِ حق کو ایک بار امرِ حق کو قبول
کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے پس معلوم کر اے مصدق
کہ ایسے علماء اور ان کے پیرو بیشک ہر دور میں
ہر زمانے میں ہوئے ہیں جنھوں نے امرِ حق کو
پہچاننے کے بعد بھی اس کی مخالفت کی اہلِ صداقت
کے ساتھ جھگڑنے والے ہوئے ان کو جھٹلایا انکی
خونریزی کی ان کے ساتھ برا سلوک کیا چنانچہ حق سبحانہٗ
وتعالیٰ نے ان کے احوال کی خبر دی ہے وہ لوگ جن
کو ہم نے کتاب دی ہے (محمدؐ) کو پہچانتے ہیں جیسا کہ
پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو۔ اور کچھ لوگ انمیں ایسے
ہیں کہ چھپاتے ہیں حق بات حالانکہ وہ جانتے ہیں
اور ایک آیت میں ہے سو جب آپہنچا ان کے
پاس جس کو پہچان رکھا تھا تو انکار کر دیا اس کا بغض
اور حسد سے اور اپنی ریاست (اقتدار) کی حرص سے
اور ایک آیت میں ہے یا انھوں نے نہیں پہچانا اپنے
رسول کو یعنے محمدؐ کو سچائی، امانت داری، کمال
درجہ دانائی، صحتِ نسب اور خوبی اخلاق کے ساتھ
یعنے انہوں نے پہچان لیا اس کو پھر بھی وہ اس کا انکار

والكثرهم الكافرون۔ وفی الآیة
افبالباطل یؤمنون وبنعمت اللّٰہ هم
یکفرون۔ قل الحمد للّٰہ سیریکم
اٰیٰتہٖ فتعرفونها وما ربک
بغافلٍ عمّا تعملون۔ وفی الآیةِ
ویریکم اٰیٰتہٖ فایّ
اٰیٰتِ اللّٰہ تنکرون ہ تلک
اٰیٰتُ اللّٰہِ نتلوها علیک
بالحقِ فبایِّ حدیث
بعد اللّٰہ و اٰیٰتہٖ یومنون
انّ فی ذٰلک الاٰیٰت
بینات وشهادات
قاطعات علیٰ صدق المهدیؑ
امام اٰخر الزمان
فبای اٰیة بینة
وشهادة قاطعة
تومنون بعدها
فبای اٰلاءِ ربکما
تکذبان۔

کرتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا
ہے پہچانتے ہیں وہ اللہ کی نعمت کو پھر انکار کرتے
ہیں اس کا اور ان میں سے اکثر ناشکر ہیں۔ اور
ایک آیت میں ہے تو کیا یہ لوگ جھوٹی باتیں مانتے
ہیں اور اللہ کا احسان نہیں مانتے۔ نیز آیت شریفہ
میں ہے اور کہہ ہر تعریف اللہ کو سزاوار ہے وہ عنقریب
تم کو دکھائے گا اپنی نشانیاں تو تم ان کو پہچان لوگے
اور تیرا پروردگار ان اعمال سے بے خبر نہیں جو تم
کر رہے ہو۔ نیز ایک آیت میں ہے اور اللہ تم کو
دکھاتا ہے اپنی نشانیاں تو اللہ کی کونسی کونسی نشانیوں
کا انکار کروگے۔ نیز آیت کریمہ ہے یہ اللہ کی نشانیاں
ہیں تو اللہ کی کونسی کونسی نشانیوں کا انکار کروگے
نیز آیت کریمہ ہے یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو ہم تجھکو
پڑھکر سناتے ہیں ٹھیک تو اب کونسی بات پر
اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد ایمان لائینگے بیشک
ان آیات میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں موجود
ہیں مہدی موعود امام آخرالزمانؑ کے صدق پر پس
اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤگے
ان کے بعد دیکھو فرمانِ خدا اور اپنے پروردگار
کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے

باب هژدهم

دربیان چند سوال علماء گجرات با ذات
عالی درجات پیغمبر صفات علیہ السلام و
الصلوٰة و ملزم شدن ایشان و اخراج کردن

اٹھارہواں باب

بیان میں چند سوالات کے جو علماء گجرات نے
ذاتِ عالی درجات پیغمبر صفات امام مہدی موعود
علیہ الصلوٰة والسلام سے کئے تھے اور الزام پانا

امام آخرزمان را از قصبهٔ بڑلی و فرمودن حضرت
امام حکم ازلی کہ روی عالمان و حاکمان بہر
دو وجہ سیاہ کردہ شود چرا کہ تفحص نکردند
نقلست کہ روزی در قصبہ
بڑلی بعضے علماء آمدند و چند سوال کردند
یکی آنکہ گفتند کہ شما خود را مہدی موعود
می گویانید جواب فرمودند کہ خیر بندہ
نمی گویاند بلکہ فرمانِ حق تعالیٰ
چنین میشود کہ تو مہدی موعودی دعوی
دعوی کن باز سوال کردند کہ نام مہدی
محمد بن عبد اللہ باشد و نام شما
محمد بن سید خان ہست جواب
فرمودند کہ خدا ای را بگوئید کہ پسر سید خان
را چرا مہدی کردی خدا تعالیٰ قادر
است ہر چہ خواہد کند باز فرمودند
کہ پدر حضرت رسالت پناہ صلعم
مشرک بود عبد اللہ نام چون باشد
این سہو کاتب است عبارت
در اصل محمد عبد اللہ مہدی ہم عبد اللہ
فاعلم ایہا المصدق نام پدر حضرت
مہدی موعود میران سید عبد اللہ بود عرف
سید خان فاما از جہت الزام
مدعی در ہمان سوال سائل
جواب فرمودند باز سوال کردند کہ بر
مہدی تمام خلق ایمان خواہد آورد یا کسی

ملاؤں کا اور اخراج کروانا حضرت امام آخر زمان علیہ السلام
کا قصبہ بڑلی سے اور حضرت امام علیہ السلام کو
یہ فرمان حکمِ خدا ہے کہ عالموں اور حاکموں کے چہرے
دو وجہ سے سیاہ کئے جائینگے کہ کس لئے انھوں نے
تفحص نہیں کیا دعوی کے حق ہونے باطل کے باطل ہونے
کی تحقیق کیوں نہیں کی ، یہ تمام امور بھی اسی باب میں
مذکور ہیں نقل ہے کہ ایک روز قصبۂ بڑلی میں حضرت
مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بعض علماء آئے اور چند
سوال کئے ایک یہ کہ انھوں نے کہا کہ آپ اپنے
کو مہدی موعود کہلاتے ہیں آنحضرت ع نے جواب
میں فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے بلکہ حق تعالیٰ کا فرمان
اس طرح ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے دعویٰ کر پھر
علماء نے سوال کیا کہ مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ
ہوگا آپ کا نام محمد بن سید خان ہے آنحضرت ع
نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے کہو کہ سید خاں کے
بیٹے کو کس لئے مہدی کیا خدا تعالیٰ قادر ہے جو
چاہے کرے پھر آنحضرت ع نے فرمایا کہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ مشرک تھے عبد اللہ
ان کا نام کیسے ہوگا یہ سہو کاتب ہے اصل میں عبارت
محمد عبد اللہ ہے اور مہدی بھی عبد اللہ ہے پس معلوم کر
اے مصدق کہ حضرت مہدی موعود کے والد کا نام
میران سید عبد اللہ اور ان کا عرف سید خان تھا لیکن
مدعی کو ملزم گردانے کے لئے وہی سائل کا سوال
آنحضرت ع نے جواب میں لوٹا دیا ، پھر انھوں نے
سوال کیا کہ مہدی پر تمام لوگ ایمان لائینگے اور کوئی

منکر نخواہد شد بعدہٗ جواب فرمودند کہ مومنان ایمان آرند یا کافران علماء جواب دادند کہ مومناں بعدہٗ فرمودند کہ ہمہ مومناں ایمان آوردند و طاعت کردند باز علماء بطریق امتحان با حضرت حبیب ذوالجلال سوال کردند کہ قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الّا ان یشاء اللہ یعنے بندہ ہیچ نمی خواہد مگر آنکہ آنرا خدا تعالیٰ می خواہد پس باید کہ ہرچہ بندہ می خواہد می شود بسیار چیز است کہ بندہ می خواہد نمی شود بعدہٗ جواب فرمودند کہ کسی کہ اندکی در علم شریعت واقف باشد این سوال نکند معنی آیت آنست کہ چنانچہ افعال و اقوال بندگان بے مشیت حقتعالیٰ نیست ہمچنان خواطر و آرزوہای بندہ بے ارادت و مشیت حقتعالیٰ نیست باز سوال کردند شما ولایت را بہ نبوت فضل میدہید جواب فرمودند کہ بندہ فضل میدہد یا رسول اللہؐ فضل میدہند کہ الولایۃ افضل من النبوۃ باز علماء سوال کردند کہ معنی حدیث اینست کہ ولایت نبی افضل است از نبوت نبی بعدہٗ جواب فرمودند کہ من کدام وقت گفتم کہ ولایت من افضل از نبوت نبی است یا من افضل از نبی ہستم یا ولی را بر نبی فضل است بعدہٗ فرمودند

بھی منکر نہوگا یہ سنکر آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ مومنین ایمان لائینگے یا کفار علماء نے جواب دیا کہ مومنین اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سب مومنین ایمان لاچکے اور فرمانبردار ہوچکے پھر علماء نے بطریق امتحان حضرت حبیب ذوالجلال سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما تشاؤن الّا ان یشاء اللہ یعنے بندہ کچھ نہیں چاہتا مگر وہی جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے پس چاہیئے کہ جو کچھ بندہ چاہتا ہے ہو جائے بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ بندہ انکو چاہتا ہے اور نہیں ہوتی ہیں اس کے جواب میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جس کسی شخص کو علم شریعت میں تھوڑی سی واقفیت بھی ہو یہ سوال نہیں کرے گا اس آیت شریفہ کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح بندوں کے افعال اور اقوال حق تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں اسی طرح انکے تمام مرادات اور خیالات بھی حق تعالیٰ کی مشیت اور ارادت کے بغیر نہیں ہیں (کوئی خواہش بندے کی پوری نہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ نے یہی چاہا تھا کہ بندہ اس طرح چاہے گا اور اس کا چاہا پورا نہوگا) پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہؐ فضل دیتے ہیں دیکھو الولایۃ افضل من النبوۃ (ولایت افضل ہے نبوت سے) پھر علماء نے سوال کیا کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نبیؑ کی ولایت نبیؑ کی نبوت سے افضل ہے

کہ بارے می دانید کہ معنی نبوت چیست و معنی ولایت چیست باز سوال کردند کہ شما ایمان را زیادت و نقصان می گوئید و امام اعظمؒ فرمودند کہ الایمان لایزید ولا ینقص جواب فرمودند کہ خدا تعالیٰ فرمودہ است کہ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا و علیٰ ربھم یتوکلون۔ وانچہ امام اعظمؒ گفتند از ایمان خود خبر دادند ایمان امام بکمال رسیدہ بود بعد از کمال نہ زیادت شود و نہ نقصان باز سوال کردند کہ شما کسب را حرام می گوئید جواب فرمودند کہ مومن را کسب حلال است فاما مومن باید شد و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرا میگویند و بندگی میاںسید خوندمیر رضؓ صدیقِ مہدی موعود ؑ در جواب کسب چنیں فرمودند بداں اے عزیز کہ یارانِ سید محمدؑ ذاتِ کسب را حرام نمی دانند و لاکن درمیانِ خویش میگویند کہ طالب حق را باید کہ در ہر کاری کہ مشغول شود بانصاف نظر کنند اگر آں کار ذکر حق را و توجہ سوی حق را مانع شود آنرا ترک دہد و

اس کے بعد آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے یہ کس وقت کہا کہ میری ولایت نبیؑ کی نبوت سے افضل ہے یا میں نبیؑ سے افضل ہوں یا کسی ولی کو کسی نبی پر فضل ہے اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ کچھ جانتے بھی ہو کہ نبوت کے معنی کیا ہیں اور ولایت کے معنی کیا، پھر انھوں نے سوال کیا کہ آپ ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کے قائل ہیں اور امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا، آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مومنین ہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور جو کچھ امام اعظمؒ نے کہا ہے انھوں نے اپنے ایمان کی خبر دی ہے امامؒ کا ایمان درجۂ کمال کو پہنچ چکا تھا کمال کے بعد نہ زیادتی ہوتی ہے اور نہ نقصان پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام فرماتے ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے لیکن مومن ہونا چاہیئے اور قرآن میں غور سے دیکھنا چاہیئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں، اور بندگی میاںسید خوندمیر رضؓ صدیقِ مہدی موعودؑ نے کسب کے جواب میں اس طرح فرمایا ہے کہ جان اے عزیز سید محمد علیہ السلام کے اصحاب نفسِ کسب کو حرام نہیں جانتے لیکن اپنے درمیان یہ قرارداد کرتے ہیں کہ طالبِ حق کو چاہیئے کہ جس کسی کام میں مشغول رہو

حرام کردہ واند بلکہ بت خود پندارد کما
قال النبی صلعم ما شغلک عن
اللہ فھو صنمک ای فھو طاغوتک
باز علماء سوال کردند کہ شما از علم خواندن
منع می کنید جواب فرمودند کہ بندہ
تابع حضرت محمد رسول اللہ صلعم است
انچہ رسول اللہؐ منع نکردہ است بندہ
چون منع کند فاما بندہ ذکر دوام فرض
میگوید بامر اللہ و بحکم کتاب اللہ ہرچہ
مانع ذکر است آن ممنوع است چہ
علم خواندن وچہ کسب کردن وچہ با خلق
اختلاط کردن وچہ خوردن وچہ خسپیدن
غفلت حرام است و ہرچہ موجب
غفلت است حرام است باز فرمودند
کہ مومن را علم خواندن وکسب کردن
حلال است کہ شرایط آن نگاہ خواہد
داشت در کلام خدای تعالیٰ تامل باید
کرد در باب ایمان چہ شرائط کردہ
اند باز علماء سوال کردند شما می گوئید
کہ خدایتعالیٰ را در دار دنیا کہ دار فنا
است بچشم سر می تواند دید بعدہ جواب
فرمودند کہ خدایتعالیٰ میگوید یا بندہ
من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلا باز سوال کردند کہ
قرار سنت وجماعت آنست کہ مراد ازین آیت

انصاف سے نظر کرے اگر وہ کام حق تعالیٰ کی یاد اور
حق تعالیٰ کی طرف توجہ سے مانع ہو تو اس کو ترک
کرے اور اپنے حق میں حرام جانے بلکہ اس کو اپنا
بُت سمجھ لے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جو چیز تجھے اللہ سے پھیر دے وہی تیرا معبود یعنے وہی
تیرا بت ہے، پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ علم پڑھنے
سے منع فرماتے ہیں آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ
بندہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے
جو کچھ رسول اللہؐ نے منع نہیں کیا بندہ کیسے منع کریگا
لیکن بندہ خدا تعالیٰ کے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے .
خدا کے حکم سے کتاب خدا کے حکم سے جو چیز ذکر سے
مانع ہے ممنوع ہے کیا علم پڑھنا، کیا کسب کرنا،
کیا خلق سے ملنا جلنا، کیا کھانا اور کیا سونا غفلت
حرام ہے اور جو کچھ غفلت کا موجب ہے حرام ہے،
پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کو علم پڑھنا اور کسب
کرنا حلال ہے چاہیئے کہ اس کے شرائط کو ملحوظ رکھے
اور خدا تعالیٰ کے کلام میں غور سے دیکھنا چاہیئے کہ
ایمان کے باب میں کیا شرائط بیان کئے گئے ہیں پھر
علماء نے سوال کیا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ
کو اسی دار دنیا میں جو کہ دار فانی ہے چشم سر سے
دیکھ سکتے ہیں، یہ سنکر آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا
کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے یا بندہ کہ من کان فی ھذہ
اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا
(جو اس دنیا میں اندھا ہے سو وہ آخرت میں اندھا
اور زیادہ گمراہ ہوگا) پھر انہوں نے سوال کیا کہ

دیدن در دار آخرت است بعدہ جواب
فرمودند کہ وعدۂ خدا تعالیٰ مطلق است
ما ہم مطلق میگوئیم مقید نمی کنیم باز فرمودند
کہ سنت وجماعت ہم ناجائز و ناممکن در
دار دنیا نگفتہ اند در کلام ایشاں خوب
طریق فہم باید کرد کہ چہ گفتہ اند بعدۂ علماء
سوال کردند شما آیات رحمت و
رجا کمتر بیان می کنید و آیات قہر و خوف
بیشتر بیان می کنید بندہ نا امید میشود جواب
فرمودند کہ اخوک من حذرک
لا من غرک باز سوال کردند
کہ با شما بحث چوں تواں کرد کہ شما
مقید بمذہب نیستند ہرچہ جواب میگوئید
مطلق از قرآن میگوئید ما از قرآن تفہیم
نہ ایم ما مقید بمذہب امام ابوحنیفہ
ہستیم بعدۂ جواب فرمودند اگرچہ من
بہ ہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب من
کتاب اللہ و اتباع رسول اللہ صلعم
است با ایں ہم قرار دہید کہ ہر کہ
از مذہب امام اعظم بیروں باشد
و عامل بر خلاف مذہب باشد حکم او
چیست بعدۂ نیز فرمودند کہ نادانا
معنی مذہب چہ دانستند معنی مذہب
رفتار امام اعظم است نہ کہ گفتار سنت،
پیغمبر صلعم عمل پیغمبر را گویند نہ کہ

کہ قرار اہل سنت والجماعت کا اس بات پر ہے کہ ان
آیات سے مراد خدا کو آخرت میں دیکھنا ہے یہ
سنکر آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا
وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں مقید نہیں کرتے
پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اہل سنت والجماعت
نے بھی ناجائز اور ناممکن دار دنیا میں نہیں کہا ہے
ان کے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنا چاہیئے کہ انہوں نے
کیا کہا ہے اس کے بعد علماء نے سوال کیا آپ
رحمت اور امید کی آیتیں کم بیان فرماتے ہیں
اور قہر اور خوف کی آیتیں بہت بیان فرماتے ہیں
جن سے بندہ نا امید ہوجاتا ہے آنحضرتؑ نے
جواب میں فرمایا کہ اخوک من حذرک لا من
غرک (تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ڈرائے وہ
نہیں جو مغرور کرے) پھر انہوں نے سوال کیا کہ آپ
سے بحث کس طرح کی جائے جب کہ آپ کسی مذہب کے
ساتھ مقید نہیں ہیں جو کچھ آپ جواب میں فرماتے ہیں
مطلق قرآن سے فرماتے ہیں ہم قرآن سمجھنے کی قوت
نہیں رکھتے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے ساتھ
مقید ہیں یہ سنکر آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا
اگرچہ میں کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہوں میرا
مذہب اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اتباع ہے پھر بھی تم یہ قرار داد کرو کہ جو کوئی امام
اعظم کے مذہب سے باہر ہو مذہب کے خلاف
پر عامل ہو اس کے لئے کیا حکم ہے پھر آنحضرتؑ نے
یہ بھی فرمایا کہ نادانوں نے مذہب کا کیا معنی سمجھا ہے

گفتارِ پیغمبر را معاملاتِ شرعی کہ در کتب فقہ مذکور است گفتارِ پیغمبرؑ است نہ کہ عملِ پیغمبرؑ مذہب امام اعظم عملِ امام اعظم است کہ مشہور است باز علماء سوال کردند کہ شما مسلماناں را کافر میگوئید و امر می کنید کہ مومن شوید جواب فرمودند کہ ما کتاب اللہ را پیش کردیم ہر کہ کتاب اللہ کافر میگوید ما ہم کافر میگوئیم از خود چیزے نمی گوئیم ما تابع کتاب اللہ ہستیم باز فرمودند کہ من کتاب اللہ را پیش کردہ ام و خلق را سوی توحید و عبادت دعوت می کنم و من برای ایں کار ماموم از حضرت باریتعالیٰ باز علماء سوال کردند کہ ما را در مہدویت شما شک می آید کہ راست است یا دروغ ما چگونہ قبول کنیم حضرت امام اولوالالباب در جواب ایشاں ایں آیت از کتاب ملک الوہاب خواندند وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ و نیز بعضے کساں از علماء آں زماں سوال کردند ما از خدا تعالیٰ می ترسیم کہ مبادا خدا ہم مہدیؑ نباشند و ما تصدیق کنیم جواب فرمودند کہ ما را ترس خدائے تعالیٰ بقدر شما ہم نیست کہ شما دروغگو مہدی را قبول کردن می ترسید و ما

مذہب کا معنیٰ امام اعظم کی رفتار ہی نہ کہ گفتارِ پیغمبرؑ کی سنت پیغمبرؑ عمل کو کہتے ہیں نہ کہ پیغمبرؑ کی گفتار کو جو معاملات شرعیہ کتب فقہ میں مذکور ہیں پیغمبرؑ کی گفتار ہیں نہ کہ پیغمبرؑ کا عمل امام اعظمؒ کا مذہب امام اعظم کا عمل ہی جو مشہور ہے پھر علماء نے سوال کیا آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور حکم کرتے ہیں کہ مومن بنو آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ ہم نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے جس کسی کو اللہ کی کتاب کافر کہتی ہے ہم بھی کافر کہتے ہیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے اور خلق کو توحید اور عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور میں اسی کام پر مامور ہوں حضرت باری تعالیٰ سے۔ پھر علماء نے سوال کیا کہ ہم کو آپکی مہدیت میں شک پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ دعوی سچ ہے یا جھوٹ ہم کس طرح قبول کریں حضرت امام اولوالالباب علیہ السلام نے ان کے جواب میں یہ آیت کتاب ملک الوہاب کی سنائی (ترجمہ حدیث۔) اور (بالفرض) یہ جھوٹا ہے تو اسی پر پڑے گا اس کے جھوٹ کا وبال اور اگر سچا ہے تو تم پر آپڑے گا کچھ اس (عذاب) میں سے جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے (حزب ۲۴ رکوع ۹) نیز اسی زمانے کے بعض علماء نے حضرت مہدیؑ سے سوال کیا کہ ہم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ مہدی نہوں اور ہم آپکی تصدیق کرلیں، آنحضرتؑ نے فرمایا کیا مجھ کو خدا تعالیٰ کا خوف تمہارے برابر بھی نہیں ہے کہ تم تو جھوٹے کو قبول کرنے سے ڈرتے ہو اور میں

از خدا یتعالی مہدی نباشم و مہدی میگویم بعده این آیت خواندند فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ۔ معنی آیت آنست کہ پس کیست ظالم تر از آنکس کہ افترا کند بر خدای تعالی یعنے بینہ نباشد و بینہ می گویاند بدروغ و ازاں کیست ظالم تر کہ تکذیب کند آیات او را پس بدرستیکہ رستگاری نمی یابند گناہگاراں۔ فاعلم ایہا المصدق درین دیار با حضرت امام الابرار سوالہای بسیار و اشکالہاے بیشمار پیش آوردہ بودند و ہر یکی را حضرت امام علیہ السلام بفرمان ملک العلام جواب فرمودند بسیار کساں منقاد شدند و بسیار کساں منعکساں گشتہ فریاد بہ شہر احمد آباد کہ در انجا بادشاہ بود رسانیدہ اند کہ سید محمد دعوی مہدویت می کنند و اکثر مردماں از اکابراں وغیرہ بطرف آنحضرت رجوع نمودند و بیشتر ایشاں دنیا ترک دادند البتہ خللے خواہد شد زود ازیں دیار بیروں باید کرد بادشاہ کسان خود را فرستادہ امام صاحب سبیل الرشاد را گویانید کہ ازیں دیار انتقال کنید حضرت امیر علیہ السلام بامر ملک العلام بطرف خراسان جای وصال

خدا تعالیٰ کی طرف سے مہدی نہو کر خود کو مہدی کہلاؤں اس کے بعد آنحضرتؑ نے یہ آیت پڑھی فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ انہ لا یفلح المجرمون اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ پس کون ہے زیادہ ظالم اُس شخص سے جو افترا کرے خدائے تعالیٰ پر یعنے بینہ نہو اور بینہ کہلائے جھوٹ کہکر) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو جھٹلائے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو، بیشک نجات نہیں پائینگے مجرمین۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ ان شہروں میں حضرت امام الابرار علیہ السلام سے بہت سوالات کئے گئے اور بے شمار حل طلب مسائل حضرت کے سامنے لائے گئے ہر ایک کا حضرت امام علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام جواب دیا بہت لوگوں نے اطاعت کی اور بہت سارے برگشتہ ہوگئے جو اپنی فریاد شہر احمد آباد میں جہاں بادشاہ رہتا تھا پہنچائے کہ سید محمد مہدیت کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اکابرین سلطنت وغیرہم اکثر لوگ آنحضرت کی طرف رجوع ہوگئے ہیں بہت ساروں نے ترکِ دنیا کر دیا ہے یقین ہے کہ ریاست میں خلل واقع ہوگا جلد ان کو ان شہروں سے باہر کر دینا چاہیئے اس فریاد کی بنا پر بادشاہ نے اپنے آدمی حضرت امام زماں ہادی اہل دوراںؑ کے پاس بھیجے اور کہلایا کہ ان شہروں سے نکل جایئے حضرت امیر علیہ السلام امر ملک العلام سے خراسان کی طرف جو مقام وصال آنحضرت امام آخر زمانؑ کا

امام آخر زماں رواں شدند و بوقت رفتن
چنیں فرمودند بہر دو طریق در روز قیامت
روی عالماں و حاکماں سیاہ کردہ می شود
اگر من برحق باشم چرا نصرت نکردند و
اگرچہ من برحق نباشم چرا حبس نکردند و
ہر یکی محضر کردہ مرا تفہیم چرا نکردند و اگر
تفہیم نشوم چرا قتل نکردند زیرا کہ ہر جا کہ خواہم
رفت برحقیقت خود دعوت خواہم کرد
و خلق را گمراہ خواہم ساخت و آں وبال
بر گردنِ ایشاں خواہد ماند انتہیٰ فاعلم
ایھا المصدق اگرچہ ذات مہدی موعودؑ
من کل الوجوہ ظاہر و اظہر من الشمس
ولایتِ مقیدہ بود فاما چشم نابینا کہ
شمس را نمی بیند او را چہ شود صاحب
دیوان مہری دریں باب خوش اشارتی
می نمود

ے

می نہ شود منکر حسنت مگر
بے خبر و جاہل و ہم کور و کر
بوم اگر منکر بیضا شود
کی شود اعجاب کہ اعمیٰ بود
باور الوان نکند اکمہاں
گرچہ حجج آری و برہاں بر آں
می ندہند سود براہین گہے
کی شود از کحل بصیر اکمہے

ہے روانہ ہوئے اور بوقتِ روانگی اس طرح ارشاد
فرمایا کہ دونوں طریق سے قیامت کے دن عالموں
اور حاکموں کے چہرے سیاہ کئے جائینگے اگر میں حق
پر ہوں تو انھوں نے کیوں مدد نہیں کی اور اگرچہ مجھے
قید نہیں کیا اور ہر ایک نے محضر کر کے میری تفہیم کیوں
نہیں کی اگر تفہیم ہوتا نہ پایا تو انھوں نے مجھے قتل کیوں
نہیں کیا اس لئے کہ میں جہاں جاؤں گا اپنی حقیقت
حال کے مطابق دعوت کروں گا اور ان کے زعم
باطل کے مطابق گویا میں خلق کو گمراہ کرونگا تو اس کا
وبال انہی کی گردنوں پر رہے گا انتہیٰ۔ پس معلوم کر
اے مصدق اگرچہ ذاتِ مہدیِ موعودؑ بجمیع وجوہ
آفتاب کی طرح ظاہر بلکہ اس سے روشن تر مظہر
فیضان ولایت مقیدۂ محمدیہ کی تھی لیکن اندھے کی
آنکھ جو آفتاب کو نہیں دیکھتی اس سے آفتاب
کا کیا نقصان ہوتا ہے صاحبِ دیوانِ مہریؒ نے
اس باب میں خوب فرمایا ہے ے

(ترجمۂ ابیات)
حُسن کا تیرے نہیں مُنکر مگر
بے خبر و بے خرد و کور و کر
بوم اگر منکرِ انوار ہو
کوئی تعجب نہو ہشیار کو
اندھے نہ باور کریں اقسام رنگ
لاکھ دلیلوں سے تو کر اُن سے جنگ
فائدہ دینگے نہ دلائل کبھی
سرمہ سے بینا نہو اندھا کوئی

در صفت عیویت شد رہی
دست کرم بر سر و چشمش نہی
صبح سعادات بصدق و صفا
بر دمد از مشرق بخت و وفا

نیز در جائے دیگر می فرماید ؎

الا قد جاء کو نور من اللہ یا اولی الابصار
کہ چشم بوم اعمیٰ را چہ حظ از مہر و سود امروز

و سادات حسین رحمۃ اللہ علیہ خوش ایمای میکند دریں باب نیکو فہم کن و دریاب

بیت

حق ہمہ باطل نماید دیدۂ اوباش را
روز روشن چوں شب تیرہ بود خفاش را

ہم در نزہۃ الارواح حکایت آوردہ اند خفاش را گفتند چرا در روز بیروں نیائی گفت من در روشنائی بشب عادت کردم ظلمت روز را تحمل نتوانم کرد فاعلموا ایہا المصدق ایں چنیں کساں منعکساں بوم صفتاں خفاش خصلتاں ہمیشہ بودہ اند و می باشند و خواہند بود ؎

ملامت گوی را چشم است احول
اگر بر عکس بیند ہست معذور
ترا گر آرزوی انگبین است
بباید ساختن با نیش زنبور

عیویت کر کے تو رکھے اگر
دستِ کرم اندھے کے سر چشم پر
صبحِ سعادت ہو بصدق و صفا
جلوہ گر از مشرقِ بخت و وفا

نیز اور ایک جگہ حضرت عہری ؒ فرماتے ہیں ؎

(ترجمۂ بیت)

رہو آگاہ نور اللہ کا آیا اے بصر والو
مگر سورج سے چشم بوم اعمیٰ کو نفع کیا ہو

اور سادات حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں خوب اشارہ فرمایا ہے اسے غور سے سمجھ لو ؎

ترجمۂ بیت

امرِ حق باطل نظر آتا ہے ہر اوباش کو
روزِ روشن جوں شبِ تاریک ہے خفاش کو

نیز کتاب نزہۃ الارواح میں ایک حکایت لائی گئی ہے کہ چمگادڑ سے کسی نے کہا کہ تو دن میں باہر کیوں نہیں نکلتی اس نے کہا میں رات کی روشنی کی عادی ہوگئی ہوں دن کے اندھیرے کو برداشت نہیں کر سکتی پس جان اے مصدق کہ ایسے اوندھی سمجھ کے لوگ اُلو کی صفت خفاش کی خصلت رکھنے والے ہمیشہ ہوئے ہیں اور موجود ہیں اور ہوتے رہیں گے ؎

(ترجمۂ قطعہ)

ملامت کرنے والا ہے جو ترچھا
اگر بر عکس دیکھا ہے وہ معذور
اگر تو شہد کا ہے آرزومند
تو پیدا کر تو تابِ نیش زنبور

فاعلم ایها المصدق ان الاخراج والتکذیب والایذاء من الاعداء قد جری علی النبی علیہ السلام لهذا قد ثبت ما جری علی متبوعہ فهو اولی یجری علی المهدی علیہ السلام لانہ تابع التام ان فی ذلک لآیات بینات وشهادات قاطعة علی صدق المهدی علیہ السلام بعین العیان فبای آیة بینة وشهادة قاطعة تومنون بہ فبای آلاء ربکما تکذبان

باب نوزدهم

دربیان روان شدن امام آخر زمان علیہ السلام بر حکم فرمان حضرت رحمٰن از قصبہ بڑلی بطرف ملک خراسان وآنچہ عجائبات مظہر معجزات آن ذات پیغمبر صفات علیہ السلام از بڑلی تا جالور وناگور ونصرپور وکاہہ واقع شدہ است ولایم آن فاعلم ایها المصدق حضرت امام علیہ السلام از اخراج ہیچ کس در ہیچ وقت روان نہ شدند مگر بفرمان رب العزة **نقلست** پیش از اخراج علماء سوء دجال وحاکمان بدخصال آنحضرت علیہ السلام را فرمان رب العزت رسیدہ بود کہ اے سید محمد داد ہنج علم تو علماء اینجائی نخواہند داد بطرف ملک خراسان ہجرت کن کہ از دست

پس جان اے مصدق کہ اہل حق کو شہروں سے نکالنا انکو جھٹلانا اور تکلیف دینا دشمنان دین کا نبی علیہ السلام کو بھی پیش آچکا ہے اس لئے جو کچھہ متبوع پر گذری مہدی علیہ السلام پر بھی جو نبی کے تابع تام ہیں گذرنا لازمی ہو بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں مہدی علیہ السلام کے صدق پر علانیہ اور آشکار اپس اور کس کھلی نشانی اور شہادتِ قطعی کی بناء پر ایمان لاؤگے دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے

انیسواں باب

حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام کے قصبۂ بڑلی سے ملک خراسان کی طرف بفرمانِ حضرتِ رحمٰن روانہ ہونیکے بیان میں اور جو کچھہ عجیب وغریب واقعات مظاہر اُس ذاتِ پیغمبر صفات علیہ السلام کے معجزات کے بڑلی سے جالور ناگور، نصرپور اور کاہہ جانے تک پیش آئے اور جو امور متعلقات انہی واقعات کے ہیں اس باب میں مذکور ہیں پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام علیہ السلام کسی مقام سے بھی محض کسی کے اخراج سے کسی وقت روانہ نہیں ہوئے مگر فرمانِ رب العزت ہونے پر ہی روانہ ہوئے۔ **نقل** ہے کہ دجال صفت علماء بدکردار اور بدخصال حاکموں کی طرف سے آنحضرت علیہ السلام کا اخراج ہونے سے پہلے ہی آنحضرت علیہ السلام کو فرمان رب العزت پہنچ چکا تھا کہ اے سید محمد تیرے ہنج علم کی داد یہاں کے علماء نہ دینگے ملکِ خراسان کی طرف ہجرت کر وہاں کے علماء سے

علماء آنجائی داد ہنج علم تو خواہم داد و نیز حکم
حضرت معبود شدہ بود کہ زمین خراسان
جای موت تو کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط
خواہد شد درمیان این حکم اخراج از
منکراں واقع شدہ بنا بر امام البر و البحر
از قصبہ بڑلی بطرف شہر دلی قصد داشتہ
بودند کہ با آنطرف مذکور شدہ بخراسان
رویم کہ فرمان رب العزت رسید کہ اے
سید محمد بطرف نگر ٹھٹھہ رواں شو کہ آں طرف
بندگاں شدند و ایں طرف خالی است
بنا بر حضرت امام الابرار بر حکم فرمان حضرت
غفار صارم ملک ہند قدم سعادت بطرف
ملک سندہ فرمودند القصہ چونکہ امام البر
والبحور از بڑلی بجالور رسیدند در آں شہر
خبر مشہور شد کہ مہدی موعود است اکثر
خلایق آنجائی بشرف تصدیق مشرف شدہ
است خصوصًا امیر جالور اسمہٗ ملک عثمان
بجای امیر عادل و صالح بودند بعد از
ملاقات منقاد آں ذات پیغمبر صفات شدہ
تصدیق کردند تا تمام دوستاں و نوکراں
و ترکشبنداں و رعیت شاں کہ
کلمہ گو بودند ہمہ کساں ایمان با امام آخر
زماں آوردند آں تصدیق تازہ و محبت
بے اندازہ در نسل ملک مذکور و در ملک

تیرے ہنج علم کی داد دلواؤنگا زوہ تیرے ترجمہ علم کو
سمجھنے کا حق ادا کرینگے ا نیز حق تعالیٰ کا حکم ہوا تھا کہ
(اے سید محمد) مطابق اس حکم کے کہ نہیں ہے محمد مگر ایک
پیغمبر کہ اس سے پہلے بھی گذر چکے ہیں کئی ایک پیغمبر
زمین خراسان تیری جائے وفات واقع ہوگی۔ اسی
اثنا میں منکروں کی جانب سے حکم اخراج آیا بنابریں
امام بر و بحر علیہ السلام قصبہ بڑلی سے نکل کر دہلی جانے
کا قصد رکھتے تھے کہ اس طرف سے ہوکر خراسان جائیں
وہیں فرمانِ رب العزت پہنچا کہ اے سید محمد نگر ٹھٹھ
کی طرف سے روانہ ہو کیونکہ اُس طرف بندگانِ خدا
پہلے جا چکے ہیں اور یہ جانب خالی ہے بنا بریں
حضرت امام الابرارؑ نے فرمانِ حضرتِ غفار کے مطابق
ملک ہند کو چھوڑ کر قدم سعادت ملکِ سندھ کی طرف
بڑھایا، الحاصل جب امام بر و بحر علیہ السلام بڑلی
سے جالور پہنچے تو اس شہر میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ
یہی ذات پیغمبر صفات مہدیِ موعود ہے۔ وہاں کے
اکثر و بیشتر لوگ آنحضرتؑ کی تصدیق کے شرف سے
مشرف ہوئے خصوصًا جالور کے حاکم ملک عثمان نام
جو امیر عادل اور نیکوکار تھے ملاقات کے بعد اُس
ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کی انھوں نے تصدیق کی یہاں تک
کہ ان کے تمام دوست احباب ملازمین انکی فوج کے
سب سپاہی اور انکی رعیت کے لوگ جو کلمہ گو تھے
تمام کے تمام حضرت امام آخر الزماںؑ پر ایمان لائے
وہی تصدیق تازہ اور محبت بے اندازہ ملکِ مذکور کی
نسل میں مُلکِ مذکور میں مشہور و باقی ہے جہاں ہزارہا

مشہور باقی ہست کہ دراں جا مرد ماں ہزار
در ہزار با سردار شاں نیکو کار مصدقانِ
حضرت امام الابرار ظاہر اظہار اند **نقل است**
کہ در مقام جالور بہ وقت بیانِ امام البر و البحر
شخصے پیش حضرت امام علیہ السلام آمدہ در باب
مروارید خود کہ در خانہ گم کردہ بود در گمانِ او
بود کہ شاید کسی دزدید بنا بر آنحضرت ع
را پرسید کہ مروارید ما کجا اند حضرت میراں ع
در بیان بودند فرمودند کہ سوختہ شوند مروارید
تو باری آنچہ خدا تعالیٰ فرمودہ است بشنو
آخر الامر چوں آں شخص مذکور در خانہ خود
باز رفت چہ بیند کہ مروارید با متاعِ دیگر
در گنج خانہ زمین نہادہ بود چونکہ سخن مبارک
صادر شد در ہماں وقت آں مروارید با جمیع
متاع کہ دراں خانہ بود سوختہ دید **نقل است**
کہ بندگی میاں ملک جی اصحابِ کبار
امام الابرار اند ہم در جالور ملاقی شدند
ایشاں پادشاہ زادۂ کشمیر بودند، پادشاہی
کشمیر از دست ایشاں بدست برادر
شاں رفتہ بود بنا بر از جہت طلبیدن
مدد نزدیک پادشاہ گجرات آمدند کہ در
پیراں پٹن یا در جالور بہر تقدیر با ذات
حضرت امیر بنوعی ملاقات شدند کہ
در حال شکار در محافہ نشستہ بودند و شراب
نوشیدہ از یک طرف محافۂ حضرت امیر

آدمی اپنے سردار نیکو کار کے ساتھ حضرت امام الابرارؑ
کے مصدقین میں ظاہر و اظہر ہیں **نقل** ہے کہ مقام
جالور میں بوقت بیانِ امام بر و بحر علیہ السلام ایک شخص
حضرت امام علیہ السلام کے سامنے آیا اُس کو اپنے موتیوں
کی فکر تھی جن کو اپنے گھر ہی میں گم کیا تھا اور اس کا گمان
یہ تھا کسی کے ہاتھ لگ گئے ہیں بنا بریں اُس نے
آنحضرتؑ سے پوچھا کہ میرے موتی کہاں ہونگے حضرت
میراں علیہ السلام جو بیانِ قرآن فرما رہے تھے اُسکی
یہ فریاد سنکر فرمائے تیرے موتیوں کو آگ لگے
تو خدا تعالیٰ کا فرمان جو کچھ ہے سن تو لے آخر کار
جب شخص مذکور اپنے مکان کو گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ
اُس کے موتی دیگر سامان کے ساتھ جو زمین کے
تہ خانہ میں رکھا ہوا تھا جس وقت کہ آنحضرتؑ کی زبان
سے نکلا تھا کہ موتیوں کو آگ لگے اسی وقت وہ
موتی مع دیگر اسباب اسی تہ خانہ میں جل کر خاک
ہوگئے، اس نے موتی جلے ہوئے دیکھ لیے
نیز **نقل** ہے کہ بندگی میاں ملک جی جو اصحابِ کبار
حضرت امامؑ سے ہیں جالور ہی میں آنحضرتؑ سے
ملے یہ کشمیر کے بادشاہ زادے تھے اور کشمیر کی بادشاہت
ان کے ہاتھ سے نکل کر ان کے بھائی کو مل گئی تھی
بنا بریں وہ امداد کے طالب ہو کر بادشاہِ گجرات
کے پاس آئے تھے شہر پیراں پٹن میں یا جالور میں
تھے بہر حال حضرت امیر علیہ السلام سے انکی ملاقات
اس طرح ہوئی کہ برائے سیر و شکار پالکی میں سوار
شراب کی نشہ میں چور چلے جا رہے تھے پالکی کے

مقابلہ چوں نظر مبارک حضرت میرانؑ بر
بندگیمیاں افتاد آں امام بکل قوم ھاد
فرمودند کہ بیائید اے شہزادۂ لاہوت
چوں میاں مذکور با امام نورؑ علیٰ نور نزدیک
شدند درہماں ساعت پای بوس گشتہ
بے تاب شدند بعد از ہشیاری تصدیق امام
بتحقیق کردہ دنیا ترک دادہ ہمراہ آں
شاہنشاہ شدند کبار مہاجر آنحضرتؑ
شدند وخصوصیت آنذات درمیان اصحاب
المہدیؑ بعلم تمثیلات مخصوص اند القصہ
چونکہ حضرت امیرؓ بفرمان خدایتعالیٰ ازجالور
رواں شدند بقصبۂ جیسلمیر رسیدند و در
انجا قرار گرفتند کہ ناگاہ یکی از یاران
شاہنشاہ آمدہ بحضور آنحضرتؑ عرضکرد
کہ میرانجیو ایں ولایت کافرانست ستور ما
می میرد چہ می فرمائید حضرت امام علیہ السلام
توجہ کردہ فرمودند کہ بروید ذبح کنید اگر
کافراں غلبہ خواہند کرد معجزۂ رسول علیہ السلام
چنیں بود کہ ہرگاہ کہ کافراں روی مبارک
آنحضرتؑ می دیدند باز گریختہ اند یا اطاعت
کردند فرمانِ حقتعالیٰ میشود کہ اے سید محمد
ترا ہم خاتم ولایتِ محمدی گردانیدیم
ہمیں معجزہ دادیم بعدہ بندگی میاں
عبدالمجیدؓ از شتر فی الحال فرود آمدہ
گاؤ را ذبح کردند و نہال سویت ہمہ کس

ایک جانب سے حضرت امیرؓ کے سامنے ہوئے جب
حضرت میراں علیہ السلام کی نظرِ مبارک میاں بندگی پر
پڑی تو اس امام ہادیِ اہلِ جہانؑ نے فرمایا کہ آؤ
اے شہزادۂ لاہوت جب یہ سنکر میاں مذکور امام نورؑ
علیٰ نور کے قریب آئے تو اسی گھڑی قدمبوسی سے مشرف
ہوکر تابَ ہو گئے ہوشیار ہونے کے بعد امامؑ کی
تصدیق بہ تحقیق کی اور ترکِ دنیا کر کے اُس شاہنشاہ
ولایتؑ کے ہمراہ ہوئے اور آنحضرتؑ کے مہاجرینِ
کبارؓ میں گنے گئے ہیں اور خصوصیت سے آپ
اصحاب مہدیؑ میں علم تمثیلات میں مخصوص ہیں حاصلِ
کلام جب حضرت امیر علیہ السلام بفرمانِ خدا تعالیٰ جالور
سے روانہ ہوئے اور قصبۂ جیسلمیر میں پہنچے تو وہاں
آنحضرتؑ نے قیام فرمایا اس مقام پر اس شاہنشاہ
ولایتؑ کے اصحاب میں کسی نے آکر آنحضرت سے
یہ معروضہ کیا کہ میرانجی یہ ملک کفار کا ہے اور ہمارا ایک
چوپایہ ہے (بیل یا گائے) جاں بلب ہے۔
اس کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں حضرت امام علیہ السلام
نے توجہ کر کے فرمایا کہ جاؤ ذبح کرو اگر کفار ہجوم کریں
تو رسول علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ جب کفار آنحضرتؐ
کا چہرۂ مبارک دیکھتے تھے تو یا تو بھاگ جاتے
تھے یا اطاعت کرتے تھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے
کہ اے سید محمد ہم نے تجھکو خاتم ولایتِ محمدی کیا ہے
یہی معجزہ تجھے ہم نے دیا۔ اس کے بعد بندگی میاں
عبدالمجیدؓ فوراً اپنے اونٹ سے اتر کر گائے کو
ذبح کئے اور آپس میں سویت کرنے میں سب

مشغول شدند کناگاہ نظر کافراں برآں افتاد
باشور بسیار و غوغای بے شمار پیش کافر
بزرگ کہ راجہ گویند فریاد کردند کہ جماعتی
درویشاں در فلاں مکان گاؤ را گشتند
فی الحال آں کافر بزرگ لشکر خود را جمع کردہ
استعداد جنگ نہادند شخصے از میان کافراں
با کافر بزرگ گفت کہ اول بار بآں جماعت
جنگ نباید کرد باری ملاقات باید کرد خوب
طریق باید دید کہ چہ کس ہستند و کدام مردم
اند کہ ایں کار کردند القصہ آں کافر بزرگ
با حضرت ملاقات کرد و بیان شنید سر
خود برپای مبارک حضرت میراں نہادہ
منقاد گشتہ میگفت آفریدگار گاؤ گاؤ
را کشتہ است ما کہ جنگ کنیم بعدہٗ از
خدمت پیش آورد بعضے میگویند اماں
بھان متی کہ مادر بندگی میراں سید علیؓ کہ خدمتگار
حضرت امام الابرار دختر راجہ بود کہ بعد از
منقاد شدن پیش کرد و مناقبات
اماں بھان متی بسیار است یکی ازاں
مناقبات ایں اظہار است بحضور امام
نور علی نور آنخدمتگار مذکورہ را در کنج خانہ
قید کردہ بودند از جہت آنکہ خبر غیب
از زبان شاں جاری شدہ بودے
باز چند مدت خاتم ولایت نظر خدمتگارہ
امام الابرار بدر بستہ بودند بموجب آنکہ

اصحاب مشغول تھے کہ یکایک کفار کی نظر ان پر پڑی
بہت شور و غل کرتے ہوئے اپنے بڑے کے پاس
جس کو راجہ کہتے ہیں فریاد کئے کہ ایک جماعت
فقیروں کی فلاں جگہ ہے اور وہ گائے کو ذبح کیے
ہیں یہ سنکر راجہ نے اپنا لشکر جمع کر کے جنگ کی
تیاری کی اسی اثناء میں اُنہی میں سے ایک شخص
نے راجہ سے کہا کہ پہلی ہی بار اس جماعت سے
جنگ نہیں کرنا چاہیئے ایکبار اُن سے مل کر اچھی
طرح دیکھنا چاہیئے کہ یہ کون لوگ ہیں کس قبیلہ کے
ہیں جنھوں نے یہ کام کیا ہے قصہ مختصر راجہ نے
آنحضرتؑ سے ملاقات کی اور بیانِ قرآن سنا تو
اپنا سر حضرت میرانؑ کے قدموں پر رکھا اور دست بستہ
ہو کر کہنے لگا کہ گائے کے پیدا کرنے والے نے
گائے کو مارا ہے ہم جنگ کس سے کریں اس کے
بعد راجہ نے بہت خدمت کی بعضے کہتے ہیں کہ
اماں بھان متی جو والدہ بندگی میراں سید علیؓ کی
ہوئیں خدمتگارہ حضرت امام الابرارؑ کی اسی راجہ
کی دختر تھیں جن کو مطیع ہونیکے بعد راجہ نے حضرتؑ کی
خدمت میں پیش کیا تھا اماں بھان متی کی بزرگی
کے واقعات بہت ہیں ان میں سے ایک یہ واقعہ
امام نور علی نور کے روبرو کا ہے کہ آنحضرتؑ نے
خدمتگارہ موصوفہ کو مکان کے ایک گوشہ میں
نظر بند فرمایا تھا اس سبب سے کہ غیب کی خبریں
ان کی زبان سے نکل رہی تھیں پھر کچھ مدت تک
حضرت خاتم ولایتؑ نے خدمتگارہ موصوفہ کی آنکھوں

ہرگاہ کہ نظر بر سنگ کردی زر شدی بنا بر آنحضرتؑ فرمودند کہ او را در کنج خانہ کنید و نظر او را بہ بندید کہ بدیدن او مبادا مردمان پرستش می کنند و در گرفتن زر مبتلا شوند نیز نقلست کہ روزی حضرت امیرؑ در جیسلمیر عنقریب چاہ منہلی کہ بر آن چہار پایان آب می خوردند برای وضو نشستہ بودند و آب از چاہ بطریق چرخ آب کشیدہ پر آب کردہ بودند کہ یکایک وقت آمدن چہارپایان ہزار در ہزار بود در غایت تشنگی بر آب آمدند حضرت امیرؑ بچشم اشارت کردند ہمہ ایستادہ شدند تا آنکہ امامؑ از وضو فارغ شدند ھذا معجزۃ ظاہر للمنصفین القصہ بعدہٗ حضرت امیر از قصبہ جیسلمیر رواں شدہ بفرمان رب غفور بہ شہر المسمیٰ ناگور رسیدند بسیار کساں دراںجا تصدیق امام تحقیق کردہ داخل مخلصاں شدند در ناگور حضرت امام الابرار خبر قاتلوا و قتلوا بفرمان پروردگار دادند چنانچہ نقلست از بندگی ملک الہداد رح کہ بندگی میرانید محمدؑ در ناگور آیت فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا حجت مہدویت ذات خود بدیں

پر پٹی باندھ دی تھی اس سبب سے کہ جب کسی پتھر پر نظر ڈالتی تھیں تو سونا ہو جاتا تھا بنا بریں آنحضرتؑ نے فرمایا تھا کہ انکو مکان کے ایک گوشہ میں رکھیں اور نظر بند کردیں ایسا نہو کہ انکو دیکھکر لوگ انکی پرستش کرنے لگیں اور زر کی لالچ میں مبتلا ہوں۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت میراں علیہ السلام جیسلمیر میں منہلی کے کنوئیں کے پاس جہاں چوپائے پانی پیتے تھے وضو کرنے کے لئے تشریف فرما تھے کنوئیں کا پانی چرخ کے ذریعہ سینچ کر بازو کے حوض میں بھر دیا جاتا تھا اس وقت جبکہ آنحضرتؑ حوض کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے یکایک بے شمار چوپائے سخت تشنگی کی حالت میں حوض کی طرف آنے لگے حضرت امیر علیہ السلام نے نظرِ مبارک سے اشارہ فرمایا تمام کے تمام جہاں تھے وہیں کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آنحضرتؑ وضو سے فارغ ہوئے یہ آنحضرتؑ کا کھلا معجزہ ہے انصاف والوں کے لئے حاصل کلام بعد ازاں حضرت امیر علیہ السلام قصبہ جیسلمیر سے روانہ ہوکر بفرمان رب غفور شہرِ مسمّیٰ بہ ناگور جا پہنچے بہت سے لوگ وہاں بھی امام علیہ السلام کی تصدیق بہ تحقیق کرکے مخلصوں کے زمرہ میں داخل ہوئے شہرِ ناگور ہی میں حضرت امام الابرارؑ نے قاتلوا وقتلوا کی خبر بفرمانِ پروردگار دی تھی چنانچہ نقل ہے بندگی ملک الہدادؒ سے کہ بندگی میرانید محمد مہدی موعودؑ نے ناگور میں آیت فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا

عبارت می خوانند کہ فالذین ھاجروا شد واخرجوا من دیارھم شد واوذوا فی سبیلی شد وقاتلوا وقتلوا ماندہ است ماشاء اللہ خواہد شد این حکم مذکور در ناگور شد فاما اظہار نکردند کہ این آیت برحق فلاں کس است پس حضرت امیرؑ ازاں مقام پیشتر شدند در ملک سندہ رسیدند چونکہ امام البر والبحر در شہر نصرپور آمدند بعد از چند روز بندگی میاں نعمتؓ از حضرت خاتم ولایتؑ رخصت طلب کردند کہ حق زن برگردن من است اگر رضا باشد تا بطرف گجرات روم و اوشان را بیارم حضرت امیرؑ فرمودند بہتر است بروید بعدہٗ چونکہ رواں شدند دراں وقت بندگی میاںؓ را ہم فرمودند کہ سید خوندمیر شما ہم بطرف گجرات بروید پس بندگی میاںؓ عرض کردند کہ میرانجی بگجرات رفتن ہیچ احتیاج ندارم حضرت امیرؑ فرمودند کہ در رفتن شما چیزی مقصود خدا است شما بروید پس بندگی میاں عرض کردند کہ میرانجی می فرمایند بر سر قبول دارم بعدہٗ رواں شدند۔

فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا (پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور ستائے گئے میری راہ میں) اپنی ذاتِ مبارک کی مہدیت کی حجت میں پیش کی اور اس عبارت میں آنحضرتؑ نے اس آیت کو سنایا کہ فالذین ھاجروا ہو چکا واخرجوا من دیارھم ہو چکا واوذوا فی سبیلی ہو چکا اور قاتلوا وقتلوا رہ گیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہو گا یہ حکم جو مذکور ہے ناگور ہی میں ہوا لیکن آنحضرتؑ نے اس امر کا اظہار نہیں فرمایا تھا کہ یہ آیت فلاں شخص کے حق میں ہے پس حضرت امیر علیہ السلام اس مقام سے گذر کر ملک سندھ میں پہنچے جب امام بر و بحر علیہ السلام شہر نصرپور میں قیام فرما ہوئے تو چند روز کے بعد بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتم ولایتؑ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی کے حق کی ادائی میرے ذمہ ہے اگر رضا ہو تو گجرات جا کر انھیں لے آؤں حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا بہتر ہے جاؤ اس کے بعد جب وہ روانہ ہوئے تو اس وقت آنحضرتؑ نے بندگی میاںؓ سے بھی فرمایا کہ سید خوندمیر تم بھی گجرات کی طرف جاؤ پس بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی گجرات جانے میں کوئی حاجت نہیں رکھتا ہوں حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ تمہارے جانے میں کچھ مقصودِ خدا ہے تم جاؤ تب بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی کا فرمان بندہ بہ سر و چشم قبول کرتا ہے

نقلست کہ بعضے یاراں پیش حضرت میراں عرض کردند کہ میرانجی میاں سید خوندمیر رضؓ را رفتن مدہید کہ اقاربان ایشاں اہل دنیا اند آمدن نخواہند داد فرمودند کہ بندہ می فرستد و خدائے تعالیٰ بیارد برائے زیادت کردن دین خود سند کرہ هذه القصة تماما فی بابها انشاء الله تعالیٰ نقلست از کاہہ جماعتی گشتہ از صحبت حضرت امیرؑ بطرف گجرات بجز خوشنودی آنذات باز گشتند حضرت میراںؑ برحکم فرمان رحمان حکم برادشاں منافقاں کردند چنانچہ قصہ مشہور است دریں میاں بی بی شکر خاتون و میاں قاضی خاں بودند آخر الامر بحضور بندگیمیاںؓ رجوع کردند سنذکرہ تفصیلاً فی محلها انشاء الله تعالیٰ ونیز نقلست کہ درکاہہ بشاد وچہار اصحاب حضرت امام اولوالالبابؑ جان بجاناسپرند

اس کے بعد بندگی میاںؓ بھی گجرات روانہ ہوئے نقل ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام سے بعضے صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی ملک سید خوندمیرؓ کو مت جانے دیجئے کیونکہ انکے قرابت دار اہل دنیا ہیں واپس آنے نہیں دیں گے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے اور خدا تعالیٰ انکو لائے گا اپنے دین کی زیادتی کے لئے قریب میں یہ قصہ ہم پورا بیان کریں گے اس کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ نقل ہے کہ کاہہ سے کئی ایک اشخاص حضرت امیر علیہ السلام کی صحبت سے منحرف ہوکر بغیر آنحضرتؑ کی خوشنودی کے گجرات واپس ہوئے۔ حضرت میراںؑ نے بفرمانِ خدا انکے منافق ہونے کا حکم سنایا چنانچہ وہ قصہ مشہور ہے انہی میں بی بی شکر خاتون اور میاں قاضی خاں تھے آخر کار ان دونو نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں رجوع کیا اس واقعہ کا تفصیلی ذکر ہم اس کے محل پر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نیز نقل ہے کہ کاہہ میں حضرت امام اولوالالبابؑ کے چوراسی اصحابؓ واصل بحق

و بزبانی امام صاحب الزمان بمقامات
انبیاءؑ مبشر شدند دریں خصوصاً بندگی
میاں عزیز اللہ و میاں مخدوم
مبشر بودند نقلست کہ یک روز حضرت
میرانؑ بوقت بیان قرآن درحق ہر دو
شاں می فرمودند کہ ہر دو را مقام ابراہیم
خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ دادہ شدہ
است اگر حیات بودی پیشتر باشند و
لکن ایشاں سفر می کنند چونکہ از دعوت
فارغ شدند آں ہر دو برادراں با ہر یکی
برادراں دست بوسی کردہ وداع کردند
یکی برادر بعد سوم روز نقل شد و برادر
دومی بعد نہم روز وفات یافت سبحان اللہ
آنچہ بفرمودی بلاتوقف واقع شدی
دریں جا قصہ ہای صحابۂ امام الابرار بسیار است
لاکن غرض ما بر کلام اختصار است ونیز
نقلست کہ در راہ ٹھٹھہ رواں شدہ
جائے فرود آمدہ بودند بآنجا مرکبہا ی خود
دربستہ بودند اہمال کردند در زراعت
کسے در آمدند صاحب زراعت فریاد
پیش حاکم برد حاکم نزد آنحضرتؑ آمدہ
گفت کہ صفت مہدی موعودؑ آنست
کہ گوسفند و شیر یکجا می باشند و
یکی بد یگری غلبہ نکنند و مرکبہای شما
زراعت مزارع مے خورند آنحضرتؑ

ہوئے جن کو امام صاحب الزمانؑ کی زبانِ مبارک
سے مقاماتِ انبیاءؑ کی بشارت ملی ان میں خصوصاً
بندگی میاں عزیز اللہ اور میاں مخدوم مبشر ہوئے
ہیں نقل ہے کہ ایک روز حضرت میرانؑ نے
بیانِ قرآن کے وقت ان دونو حضرات کے
حق میں فرمایا کہ ہر دو کو مقام ابراہیم خلیل اللہ
صلوات اللہ علیہ کا دیا گیا ہے اگر زندگی ہوتی تو
اور آگے بڑھتے لیکن یہ سفر کرنے والے ہیں جب
آنحضرتؑ دعوت الی اللہ سے فارغ ہوئے تو یہ دونو
برادر اور سب برادروں میں سے ہر ایک سے
مصافحہ و دست بوسی کرکے رخصت ہوئے
ان میں سے ایک نے تیسرے روز انتقال کیا اور
دوسرے برادر نے نو روز بعد وفات پائی سبحان اللہ
امام علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا بلاتوقف
وقوع میں آیا اس جگہ حضرت امام الابرارؑ کے
اصحاب کے قصے بہت ہیں لیکن ہمارے پیش نظر
کلام کا اختصار ہے نقل ہے کہ شہر ٹھٹھہ کے
راستے میں چلتے ہوئے ایک جگہ آنحضرتؑ قیام
فرما ہوئے تھے اس جگہ سواری کے جانوروں کو
باندھنے میں کچھ تاخیر ہوگئی وہ جانور کسی کی کھیتی میں
داخل ہوگئے اس کسان نے وہاں کے عہدہ دار
سے فریاد کی عہدہ دار مذکور نے آنحضرتؑ کے پاس
آکر کہا کہ مہدی موعودؑ کی صفت تو یہ ہے کہ بکری
اور شیر ایکے زمانے میں ایک جگہ بسر کرینگے اور کوئی
کسی پر زیادتی نہیں کرے گا آپکی سواری کے جانور

فرمودند کہ تفحص کنید انچہ خوردہ باشد عوض آن از ما بگیرید حاکم کسان خود را فرستاد کہ خبر گیرید او شان آمدہ گفتند کہ ہیچ نخوردہ اند گویا کہ دہن ایشان کسی بستہ است ہمین خبر حاکم شنیدہ خود رفتہ چون معائنہ کردہ تصدیق نمود و اکثر مردمان آنجا تصدیق کردند تا بنگر ٹھٹھہ رسیدند

ان فی ذالک آیات بینات وشہادات قاطعۃ علی صدق المہدی م اجسین العیان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تؤمنون بہا فبای الاء ربکما تکذبان

باب بستم

در بیان اقامت کردن حضرت حبیب اللہ در دار السلطنت شہر نگر ٹھٹھہ بمقدار ہژدہ ماہ و انچہ دران مدت گاہ تصبیا یا ثنا ہنشاہ شدہ است و سبب تصدیق ارباب تحقیق مثل شیخ صدر الدین و قاضی قادن و بعضے امراء کان علیہم الرحمۃ والرضوان تنگ دست کرمیز است امیر بیگ و دریا خان و پسر احمد خان

تو کسانوں کے کھیت کھا رہے ہیں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تحقیق کرو جو کچھہ وہ کھا گئے ہیں اس کا معاوضہ ہم سے لے لو یہ سنکر اس حاکم نے اپنے آدمی بھیجے کہ ان جانوروں کی خبر لیں انھوں نے واپس آکر کہا کہ جانور کچھہ نہیں کھاتے ہیں گویا کہ کسی نے ان کے منہ کو باندھ دیا ہے حاکم نے جب یہ خبر سنی تو خود گیا اور جب بچشم خود معائنہ کیا اس کے بعد اس نے آنحضرتؑ کی تصدیق کی اور وہاں کے اکثر لوگ آنحضرتؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے پھر آنحضرتؑ وہاں سے نگر ٹھٹھہ پہنچے

بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں مہدی علیہ السلام کے صدق پر جو ظاہر و آشکارا ہیں پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم ایمان لاؤ گے دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

بیسواں باب

حضرت حبیب رب العالمین کے قیام کے بیان میں سندھ کے پایۂ تخت نگر ٹھٹھہ میں اٹھارہ مہینے تک اور جو کچھہ واقعات اس شہنشاہِ ولایت کے اس شہر میں پیش آئے نیز بعضے صاحبانِ تحقیق جیسے شیخ صدر الدین اور قاضی قادن انکے سوا بعضے امراء نامدار علیہم الرحمۃ والرضوان کے تصدیق کا ذکر بھی اسی باب میں ہے نقل ہے کہ مرزا شاہ بیگ امیر بیگ اور دریا خان اور انکے

صاحب مملکت مدار بادشاه سندھ تصدیق امام تحقیق کرده بودند بسبب دراز نه شدن کتابت قصه شان مختصر نوشتیم القصه چون خبر حضرت مہدی موعود علیہ السلام در ٹھٹھہ بر خاص و عام انتشار یافت علمار آنجا جمع شده برای مباحثہ نزدیک آنحضرت آمدند حضرت میرانؑ بیان این آیت کہ من کان فی هٰذه اعمیٰ فهو فی الاٰخرة اعمیٰ واضل سبیلا فرمودند علمار گفتند کہ مراد ازیں آیت آنست کہ صنع خدا تعالیٰ دریں جہان باید شناخت و امید دیدار در انجہان باید داشت آنحضرتؑ فرمودند معنی گفتیم جائز است تفسیر آن از جملۂ فضلات است ہمہ کسان خاموش شده برگشتند و ہمہ مشورت نموده گویانیده اند کہ از مجموعۂ شما بریں معنی کسی شہادت می دہد کہ من ذات باری تعالیٰ را بچشم سر دیده ام برای تحقیق ایں معنی بخدمت می آئیم حضرت میراں علیہ السلام بندگیاں نظام صحابۂ کرامؓ را فرمودند کہ قاضی برای تحقیق روئت باری تعالیٰ شہادت می طلبد شما گواہی می دہید ایشاں

فرزند احمد خاں نے جو سندھ کے بادشاہ کے مدار المہام تھے تحقیق کے ساتھ امام علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے کتاب کی عبارت کی درازی کے اندیشہ سے ان کا قصہ مختصر لکھا گیا ہے حاصلِ کلام جب حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر شہرِ ٹھٹھہ میں خاص و عام میں پھیل گئی تو وہاں کے علمار جمع ہو کر بحث کے لئے آنحضرتؑ کے پاس آئے حضرت میراںؑ نے اس آیت کا بیان فرمایا کہ من کان فی هٰذه اعمیٰ فهو فی الاٰخرة اعمیٰ واضل سبیلا (جو اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہوگا) علماء نے کہا کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کی کاریگری کو اس جہان میں پہچاننا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کا دیدار اس جہان میں حاصل ہونے کی امید رکھنی چاہیئے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا آیت کا معنیٰ جو جائز ہے ہم نے کہدیا اس کی تفسیر زوائد سے ہے یہ سنکر یکے سب خاموش واپس ہو گئے اور پھر سب نے باہم مشورہ کر کے آنحضرتؑ کو یہ کہلا بھیجا کہ آپکے سب مجمع میں سے کیا کوئی شخص اس معنیٰ کا گواہ ہو سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے ذاتِ باری تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے ہم لوگ پھر آپ کی خدمت میں اس معنیٰ کی تحقیق کے لئے حاضر ہونے والے ہیں حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں نظام سے جو کہ

فرمودند بصدقۂ میرانجیو گواہی بینائی
چشم سر خواہم داد بعدہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ
را پرسیدند بریں معنی شہادت میدہید
کہ قاضی بدو گواہ راضی میاں دلاور رضؓ
گفتند بصدقۂ میرانجی گواہی میدہم ولی
قاضی قبول نخواہد کرد حضرت میراںؑ
فرمودند کہ شاہداں را ادا کردن
شہادت است کسی قبول کند
یا نکند او داند ایں خبر کسانِ قاضی
نزد او بردند قاضی و علماء و
جمع شدہ مشورت کردند کہ
ہرگاہ کہ می رویم گواہی خواہند
داد پس مصلحت آنست کہ
نزد ایشاں نرویم پس قاضی و
علماء جمع شدہ پیش امیر ٹھٹھہ
گفتند کہ ایں سید چند سخناں
ناممکن می گوید و مردماں را فریفتہ و گمراہ
می سازد و مصلحت آنست کہ ایں جماعت
را بقتل باید رسانید چوں خبر اتفاق
امیر و قاضی و علماء بقتل رسانیدن
حضرت میراں علیہ السلام رسید ہمہ یاراںؓ
را فرمودند کہ گرد اگرد ہمہ مجموع خار بندی
کنید یاراںؓ گفتند کہ از خار بندی
چنداں محافظت نخواہد بود آنحضرتؑ
فرمودند کہ امر باری تعالیٰ میشود کہ چنانچہ

صحابۂ کرامؓ میں سے تھے فرمایا کہ قاضی دیدارِ خدا تعالیٰ
کی تحقیق کے لئے گواہی کا طالب ہے کیا تم گواہی
دو گے انہوں نے فرمایا کہ بصدقۂ میرانجی بندہ چشم
سر سے دیدار خدا کی گواہی دے گا اس کے بعد
بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ سے آنحضرتؑ
نے پوچھا کہ کیا تم بھی اس معنیٰ کی گواہی دو گے
کیونکہ قاضی دو گواہی سے راضی۔ میاں دلاورؓ
نے فرمایا کہ میرانجی کے صدقہ سے میں گواہی دونگا
لیکن قاضی قبول نہیں کرے گا حضرت میراںؑ
نے فرمایا کہ گواہوں کے ذمہ گواہی کی ادائی ہے
کوئی قبول کرے یا نہ کرے اپنا کام آپ جانے
یہ خبر قاضی کے آدمیوں نے قاضی کو پہنچائی تب
قاضی اور سب علماء نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ جس
وقت ہم جائینگے تو وہ لوگ ضرور گواہی دینگے
مصلحت اسی میں ہے کہ ہم ان کے پاس نہ جائیں
پس قاضی اور علماء نے اتفاق کر کے ٹھٹھہ کے
حاکم سے کہا کہ یہ سید چند ناممکن باتیں کہتا ہے
اور لوگوں کو فریفتہ اور گمراہ کرتا ہے مصلحت اسی
میں ہے کہ اس جماعت کو قتل کر دیا جائے جب
امیر قاضی اور علماء کے اتفاق سے قتل و خونریزی
پر آمادگی کی خبر حضرت مہدی علیہ السلام کو پہنچی تو آنحضرتؑ
نے اپنے تمام اصحابؓ سے فرمایا کہ دائرے کے
اطراف تمام کانٹوں کی باڑ لگا دو صحابہؓ نے عرض کیا
کہ کانٹوں کی باڑ لگانے سے بچاؤ کی صورت جیسی
چاہیئے نہوگی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا

بحضرت رسولؐ امر خندق کاویدن
شده بود باز فرمودند ہر جا کہ یک اہلِ
دل است بہ برکت او ہزار کس
از فتنۂ ظاہر محفوظ می باشند دریں
مجمع بسیار اہل دل اند ہیچکس بر ایشاں
قادر شدن نتواند چوں بادشاہ
و ہمہ مجلس او بریں کار مشورت
کردند قرار بریں یافت کہ ایں سید
ولی کامل است جنگ کردن و
شدت نمودن خوب نیست بادشاہ
ازیں معاملہ گزشت حضرت
میرانؑ مدت یک و نیم سال در شہر
ٹھٹھہ اقامت داشتند بسیار مردمانِ
آنجائی تصدیق امامؑ تحقیق کردہ اند چہ علمار
و قضات معتقد آنذات پیغمبر
صفات شدند خصوصًا قاضی قادن و
شیخ صدر الدین مشہور است نقلست
کہ قاضی قادن عالم عامل عارف فاضل قاضی
عادل در انجا بودند چونکہ ایشاں خبر
آمدنِ آنذات پیغمبر صفات و معرض
شدن علمار و قضات شنیدند
خود لباس زنار داراں کردہ در
پیش حضرت امام علیہ السلام آمدند آنحضرتؑ
بغیر پرسیدہ نام ایشاں بزبان مبارک خود
مشرف نمودہ فرمودند کہ قاضی قادن ایں چہ

حکم یہی ہوا ہے جیسا کہ حضرت رسول علیہ السلام کو
خندق کھودنے کا حکم ہوا تھا، پھر آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ جس جگہ ایک شخص اہلِ دل ہے اوسکی برکت
سے ہزار اشخاص فتنۂ ظاہری سے محفوظ رہتے ہیں
اس مجمع میں تو بہت سے اہلِ دل ہیں کوئی بھی ان
پر قادر نہیں ہو سکے گا، جب بادشاہ اور اس کے تمام
اہلِ دربار نے اس معاملہ میں مشورہ کیا تو یہ طے
پایا کہ یہ سید ولیِ کامل ہیں ان کے ساتھ جنگ کرنا
اور سختی سے پیش آنا اچھا نہیں ہے بادشاہ
جنگ کے ارادے سے باز آیا اور حضرت مہدی علیہ السلام
ڈیڑھ سال تک شہر ٹھٹھہ میں مقیم رہے وہاں کے
بہت سارے لوگوں نے امام علیہ السلام کی تصدیق
بہ تحقیق کی کیونکہ کئی علمار اور قضاۃ بھی اُس ذاتِ
پیغمبر صفات کے معتقد ہوئے ان میں خصوصًا قاضیِ
قادن رضؓ اور شیخ صدر الدینؒ مشہور ہیں نقل ہے
کہ قاضی قادن عالمِ عامل عارف کامل اور قاضیِ
عادل اس شہر کے تھے جب انھوں نے اُس
ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کی آمد کی خبر سنی اور بعض عالموں
اور قاضیوں کے آنحضرتؑ سے روگرداں ہونے
کا حال بھی معلوم کیا تو خود زنار داروں (مشرکوں)
کا لباس پہنکر حضرت امام علیہ السلام کے روبرو آئے
آنحضرتؑ نے بغیر دریافت کرنے کے ان کا نام
اپنی زبانِ مبارک سے لیکر انھیں مشرف کیا اور
فرمایا کہ قاضی قادن یہ کیا لباس ہے جو تم نے اختیار
کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ میرا جی میں دیکھتا ہوں

لباس است کہ شما کردید ایشان عرض کردند
کہ میرا بجھو می بنیم کہ بسیار کسان دعوی
مسلمانی کردہ بحضور حضرت شما می آیند
و با حق تعارض و تناقض کردہ کافر شدہ
می روند بنا بر این ضعیف لباس کافری
کردہ آمدیم کہ بصدقۂ مہدیؑ مسلمان شویم حضرت
میر علیہ السلام لباس زناردارن را دور کردن
فرمودند ایشان بعد از بیان امام آخر زمان
تصدیق مہدویت کردند نقلست کہ حضرت
میران علیہ السلام قاضی قادن را پرسیدند کہ شما قاضی
از آن کیست جواب دادند کہ قاضی سندہ
باز فرمودند کہ سندہ از آن کیست جواب دادند
کہ از آن جام باز فرمودند کہ جام از آن کیست
جواب دادند از آن خدا تعالی است
باز فرمودند کہ خدا تعالی از آن کیست
جواب دادند کہ تا اینجا بعلم خود جواب
دادیم درینجا علم ما تمام شد آنچہ
خوندکار فرمایند آن تحقیق فرمودند قاضی
خدا تعالی از آن اوست کہ خدا را
حاصل کند فاعلم ایہا المصدق
قاضی مذکور درباب ملاقات و حجت امام
نور علی نور چند بیت ہندی بلغت
سندی فرمودند یکی ازاں اینست

کافر تھیو تو ابھوے باب شریعت جہد
جی بھائیں پریاں نے من مشرکاں کند

کہ بہت سارے لوگ مسلمانی کے دعوے کے ساتھ
حضرت کے حضور میں آتے ہیں اور امرِ حق سے روگردانی
اور مخالفت کر کے کافر ہو کر جاتے ہیں اسی بنا پر
یہ ضعیف کفار کا لباس پہنکر آیا ہے تا کہ صدقۂ مہدیؑ
سے مسلمان ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے مشرکوں
کا لباس اُن کے بدن سے نکلوایا پھر انھوں نے
حضرت امام آخر زماں علیہ السلام کا بیان سننے کے
بعد آنحضرتؑ کی مہدیت کی تصدیق کی نقل ہے
کہ حضرت مہدیؑ نے قاضی قادن سے پوچھا کہ تم
کہاں کے قاضی ہو انھوں نے جواب دیا کہ ملک سندھ
کا قاضی ہوں پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ سندھ کس کا
ملک ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ جام کا پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ جام کس کا ہے انھوں نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ
کا ہے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کس کا ہے
انھوں نے جواب دیا کہ یہاں تک اپنے علم سے
ہم نے جوابات دیے اس جگہ ہمارا علم ختم ہو چکا
ہے جو کچھ خوندکار فرمائیں وہی تحقیق ہے آنحضرتؑ
نے فرمایا اے قاضی خدا تعالیٰ اسی کا ہے جو خدا تعالیٰ
کو حاصل کرے، پس جان اے مصدق قاضی مذکور
نے حضرت امام نورٌ علیٰ نور کی ملاقات اور آنحضرتؑ
کی مہدیت کی حجت میں چند ابیات ہندی زبان میں
فرمائے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے (ترجمہ بیت)

کافر ہو میں نا جی ہوا باب شریعت پالیا
جس طرح ہو مولا کو پا من مشرکوں سے کر جدا

بیتہ میں کافر کی صورت میں آکر نجات پایا، دروازہ

یعنی کافر شدم تا نجات یافتم دروازۂ شریعت بر خود بکشای بہر نوع کہ با خدای وصال میسر شود حاصل کن دل از مشرکان دور کن دیگر بیت ہندوی فرمودند کہ دروی اسرار حقایق حضرت صمدی وہم حجت ثبوت مہدیت میرانید محمد مہدی موعودؑ است ابیت ۵

سایر کھوہنی بکچہ میں لوکہیں بجہ
دیا بالیں دیور ورانیں لسین سجہ

یعنے مرداں در باب فہم کردن در توحید حضرت رحماں و مہدیت خلیفۃ السبحان آنچناں عاری و نادان ہستند کہ چوں شخصے در دریا از طلب آب چاہ می کند و در طعام الوان کہ بحضورش موجود باشد در دی تخم می انگارد از جہت طلب طعام و در روز روشن چراغ روشن میکند و بوقت نیم شب آفتاب را تفحص کند اینچنیں کس نادان چگونہ بہ مقصد رسد پس مراد دریا و طعام موجود و آفتاب روشن دلائل قطعی چوں نص قرآن و احادیث متواترہ نبی الرحمان و نقل مجتہداں و اجماع شاں در باب ثبوت محمد مہدی صاحب زمان است و غرض از کندیدن چاہ و دریا و کاشتن تخم در طعام موجود و روشن کردن چراغ در نیم روز بحضور روشنائی آفتاب دلائل ظنی است کہ بر حکم قولہ تعالی ان الظن

شریعت کا اپنے پر کھول جس طرح سے خدا تعالیٰ کا وصال میسر ہو حاصل کر اشرک کو دل سے نکال۔

دوسرا ایک بیت اُن کا ہندی زبان میں ہے جس میں توحید حق تعالیٰ کے اسرار اور حضرت میرانید محمد مہدی موعودؑ کی مہدیت کے ثبوت کا اظہار ہے وہ بیت یہ ہے (ترجمۂ بیت)

دریا میں پانی کنوئیں سے مانگیں مطبخ میں دانے بوئیں
دن میں چراغ جلانے بھئیں سمجھ بوجھ جو کھوئیں

یعنے لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید اور مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی مہدیت کو سمجھنے میں ایسے بے عقل اور نادان ہیں جیسے کوئی شخص دریا میں کھڑے ہو کر کنوئیں سے پانی کا طالب ہو اور جہاں اقسام کے کھانے اپنے سامنے موجود ہوں وہاں کھانے کی طلب میں بیج بو رہا ہو اور روز روشن میں چراغ روشن کرتا ہو یا آدھی رات کے وقت آفتاب کو ڈھونڈتا ہو، ایسے نادان کیونکر مقصد کو پہنچ سکتے ہیں پس دریا اور طعام موجود اور آفتاب روشن سے مراد قطعی دلائل جیسے نصِ قرآن احادیثِ نبی رحمٰن علیہ السلام اور مجتہدینؒ کی نقلیں ہیں اور ان کا اجماع ہے جو محمد مہدی موعود صاحب الزمانؑ کی مہدیت کے ثبوت کے باب میں ہے اور دریا کے کنارے کنواں کھودنے کھانے پکانے کی جگہ بیج بونے اور دن کے دوپہر میں آفتاب کی روشنی کے سامنے چراغ روشن کرنے سے مراد دلائل ظنیہ کا لانا ہے جن کا بے سود ہونا بحکم خدائے تعالیٰ سے ثابت ہے کہ بیشک ظن فائدہ

لا یغنی من الحق شیئا وان بعض الظن اثم و فی الآیة وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل الله ان یتبعون الا الظن وان هم الا یخرصون نیز نقلست که عالیجناب مشیخت مآب شیخ صدر الدین صدر العلماء سندھ بودند چونکه بادشاه سندھ آمدن شاهنشاه از طرف هند شنید که سیدی کامل و اکمل و مکمل ولی مثل مرتضی علی آمده است و دعوی مهدویت میکند بنابر شیخ مذکور را خبر کردند که شما با آنحضرت ملاقات کنید و تفحص نمائید اگر حق باشد ما را اعلام فرمائید ما هم قبول کنیم شیخ صدر الدین والعلماء از بادشاه شش ماه مهلت طلبیدند که در کتب معتبر مطالعه کرده و امر مهدویت تحقیق نموده ملاقات باآنذات کنیم بادشاه قبول کرده بعد از مدت شش ماه برای ملاقات حضرت شاهنشاه ولایت پناه قبلهٔ قبله گاه آمدند دران وقت امام زمانؑ کسوت اعلیٰ ترکش بندان پوشیده در دست مبارک تیر و کمان و در پای نعلین چوبین داشته بودند چونکه شیخ از دور امام نور علیٰ نور را دیدند چونکه لباس شیخی نیافتند بد اعتقاد شده در دل آوردند که

نہیں دیتا حق کا کچھ بھی اور بیشک بعضے گمان گناہ ہیں اور ایک آیت میں ہے اور اگر تو کہا مانے گا اکثر اُن لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو وہ تجھے بھٹکا چھوڑینگے اللہ کی راہ سے وہ تو صرف خیال پہ چلتے ہیں اور سب نری اٹکل دوڑاتے ہیں (جزء ۸ رکوع ۱) نیز نقل ہے کہ عالیجناب مشیخت مآب شیخ صدر الدین تمام علماء سندھ کے صدر تھے جب سندھ کے بادشاہ نے حضرت مہدی موعود شاہنشاہ ولایتؑ کے ہند سے آنے کی خبر سنی کہ ایک سید کامل و اکمل و مکمل ولی مثل مرتضی علیؓ آئے ہیں اور اپنی ذات کے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں تو اس بناء پر اس نے شیخ مذکور کو کہلا بھیجا کہ آنحضرت سے ملاقات کرکے تحقیق فرمایئے اگر حضرت کا دعویٰ حق ہے تو ہم کو مطلع فرمایئے تاکہ ہم بھی قبول کرلیں شیخ صدر الدین اور سب علماء نے بادشاہ سے چھ مہینے کی مہلت طلب کی تاکہ معتبر کتب کے مطالعہ سے معاملۂ مہدویت کی تحقیق کرکے آنحضرت سے ملاقات کریں بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور وہ سب علماء چھ مہینے کی مدت کے بعد حضرت شاہنشاہ ولایت پناہ قبلہ و قبلہ گاہ کی ملاقات کے لئے آئے اس وقت حضرت امام زمانؑ اعلیٰ درجہ کا سپاہیانہ لباس پہنے دست مبارک میں تیر و کمان لئے کھڑاویں پہنے کھڑے تھے شیخ صدر الدین نے دور ہی سے امام نور علیٰ نور کو دیکھا چونکہ حضرتؑ کا لباس مشائخانہ نظر نہیں آیا ان کا اعتقاد بگڑ گیا ان کے دل میں یہ بات

در ینجا ظہور خدا تعالی نیست بغیر از ملاقات آنذات پیغمبر صفات باز گشتند که در اثنا راه از درختی آواز بر آمد که صدر الدین کجا می روی باری ملاقات بکن پس ببین که چه ظہور است شیخ مذکور بریں آواز لاحول فرستادند و پیشتر شدند که از سنگے آواز بر آمد که صدر الدین کجا می روی بارے ملاقات بکن پس به بیں که چه ظہور است شیخ گفتند مارا شیطان دغدغہ می دہد باز لاحول فرستادند و پیشتر رواں شدند که از غیب آواز شنیدند که اے صدر الدین ایں آواز رحمانی است نه که آواز شیطانی بارے ملاقات بکن پس به بیں که چه ظہور است بنا بر شیخ مذکور بر حکم ضرور بخدمت امام نور علی نور آمده ملاقات کردند بیان کلام الله شنیدند بعد از استماع بیان امام آخر زماں بانتفاع ہر دو جہاں رسیدند القصه شیخ صدر العلماء درمیان بیان خاتم الاولیاءؑ در خاطر خود خطور کردند که ایں بیان قرآن بجز صاحب الزماں ہیچ کس را ممکن نیست زیرا که نه در ہیچ کتاب دیدیم و نه از زبان ہیچ کس شنیدیم بعده آنچه سوال علمیت در باب مہدویت آورده

آئی کہ یہاں حق تعالیٰ کا ظہور نہیں ہے اس خیال کے ساتھ وہ اُس ذات پیغمبر صفاتؑ سے ملاقات کئے بغیر واپس ہوئے تو اثناء راہ میں ایک درخت سے آواز آئی کہ صدر الدین کہاں جاتا ہے ایک بار ملاقات تو کر پھر دیکھ کہ ظہور حق کیسا ہے شیخ مذکور نے اس آواز پر بھی لاحول بھیجدیا اور آگے بڑھے وہیں ایک پتھر سے آواز آئی کہ صدر الدین کہاں جاتا ہے ایک بار ملاقات کر پھر دیکھ کہ ظہور حق کا کیسا ہے شیخ نے اپنے جی میں کہا کہ مجھے شیطان دھوکہ میں ڈال رہا ہے پھر انہوں نے لاحول بھیجا اور آگے بڑھنے لگے وہیں انھوں نے غیب سے یہ آواز سنی کہ اے صدر الدین یہ آواز رحمانی ہے شیطانی آواز نہیں ایک دفعہ ملاقات کر پھر دیکھ کہ کیا ظاہر ہوتا ہے اس آواز کی بناء پر شیخ مذکور ناچار حضرت امام نورٌ علیٰ نور کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرتؑ سے ملاقات کی حضرتؑ نے جو کلام اللہ کا بیان فرمایا سنا امام آخر زماںؑ کا بیان سننے سے انکو دو نو جہاں کا نفع نصیب ہوا، حاصل کلام شیخ جو سب علماء سندھ کے صدر تھے حضرت خاتم الاولیاءؑ کے بیان کے بارے میں ان کے دل میں یہی بات آئی کہ یہ بیان قرآن سوائے امام صاحب زماں علیہ السلام کے کسی اور شخص کے لئے ممکن نہیں کیونکہ نہ کسی کتاب میں ہم نے یہ بیان دیکھا اور نہ کسی کی زبانی سُنا، اس کے بعد جو کچھ علمی سوالات مہدیت کے بارے میں جمع کر کے لائے تھے ایک ایک،

بودند یک بیک بحضور آنحضرتؑ کردہ اند ہم جواب باصواب ہر یکے شنیدند باز عرض کردند کہ میرانجی انچہ خوندکار می فرمایند ہمہ حق است فاما در باب تصدیق کردن امر مہدویت ترس خدا می آید مبادا خدا م مہدی نباشند چگونہ قبول کنیم حضرت میرانؑ در جواب شان فرمودند کہ چنانچہ شمارا ترس خداتعالیٰ در باب قبول کردن دروغ مہدی می آید پس بمقدار شمارا ترس خدا نیست کہ من از خدا مہدی نباشم و دروغ خودرا مہدی میگویانم بعدہ امام الوالالباب این آیت درین باب خواندند کہ فمن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون۔ یعنے پس کیست ستمگار تر از آنکس کہ دروغ کند آیات اورا کہ از خداتعالیٰ باشد بدرستیکہ رستگاری نیابند گناہگاران کہ دروغ گویانند نیز نقلست کہ حضرت امام البر والبحور شیخ مذکور را فرمودند کہ شمارا قبول کردن مہدویت بندہ چہ عجب می آید زیراکہ ما شریعت نو نیاوردیم و احکام شرع حقیقی را تغیر ندادیم در میان ما و شما در باب اتباع شریعت ہیچ فرقے نیست

کرکے آنحضرتؑ کے سامنے پیش کئے اور جواب باصواب بھی ہر ایک کا انھوں نے سن لیا پھر عرض کیا کہ میرانجی جو کچھ خوندکار فرماتے ہیں سب حق ہے لیکن حضرت کے دعوی مہدیت کی تصدیق کے بارے میں خوف خدا ہوتا ہے ایسا نہو کہ حضور مہدی موعود نہوں ہم کیونکر قبول کریں حضرت مہدیؑ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ جیسا تم کو خدا کا خوف جھوٹے دعوئ مہدیت کو قبول کرنے میں ہے کیا اتنی مقدار میں بھی خداتعالیٰ کا خوف مجھے نہیں ہے کہ میں خدا کی طرف سے مہدی نہو کر جھوٹے سے خود کو مہدی کہلاؤں اس کے بعد حضرت امام اولی الالبابؑ نے یہ آیت اس باب میں تلاوت فرمائی کہ پس کون ہے زیادہ ظالم اُس شخص سے جو افترا کرے خداتعالیٰ پر جھوٹ کہکر یا جھٹلائے خداتعالیٰ کی آیتوں کو بیشک نجات نہیں پائینگے ظالمین (جز ۱۱ رکوع) یعنی پس کون ہے ظالم تر اس سے جو جھٹلائے اُن نشانیوں کو جو خداتعالیٰ کی طرف سے ہوں بتحقیق نجات نہ پائینگے ظالم جھوٹ کہنے والے نیز نقل ہے کہ حضرت امام برّ و بحر علیہ السّلام نے شیخ مذکور سے فرمایا کہ تم کو بندے کی مہدیت کا قبول کرنا کیوں عجیب معلوم ہوتا ہے اس لیئے کہ ہم نے کوئی نئی شریعت نہیں لائی ہے اور شرع حقیقی کے احکام میں کوئی تغیر نہیں کیا ہے ہمارے اور تمہارے درمیان اتباعِ شریعت کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں ہے تمہارے لئے بھی کلمہ کہنا' پانچ وقت کی نمازیں

مثلاً شمارا کلمہ گفتن و پنج وقت نماز و یکماه روزه و حج و زکوٰة ادا کردن و چهار زن را حلال دانستن است مارا ہم کلمہ گفتن و پنج وقت نماز و یکماه روزه و حج و زکوٰة ادا کردن و چهار زن را حلال دانستن است اگر مرا فرمان حق تعالیٰ میشود که تو مہدی موعود ہستی عجب آنست که صحابۂ رسولؐ تصدیق آنحضرتؐ کردند زیراکہ شریعت انبیاء ماضیہ منسوخ کرد و شریعت ناسخ آورد مثلاً اکثر کتب آسمانی بودند و آنحضرتؐ فرمود که مارا وحی بر دل میشود دوم آنکہ قبلۂ انبیاءؑ و رسل بطرف بیت المقدس بود و آنحضرتؐ را بطرف کعبۃ اللہ حکم فرمود و دیگر آنکہ درباب مردان امت حکم چہار زن حلال مقرر شد و در حق خود نه زن حلال دیگر آنکه از خدا تعالیٰ خبر داد که ہر زنی در نظر تو اے محمدؐ خوش آید ما ترا حلال کردیم چنانچہ قصۂ زینب بنت جحش است و بمثلہ فرمودند که مدح یاران رسولؐ باید کرد که برایں جملہ اشکالات منقاد شده تصدیق کرده اند بنده ہیچ امر برخلاف رسول اللہؐ نیاورده ام تا قبول کنندگان را مشکل شود باز شیخ مذکور بحضور امام نور علی نور عرض کردند که میرانجی مارا مدت شش ماه مرحمت فرمایند که بنده در صحبت خدام

پڑھنی ایک مہینے کے روزے رکھنے، حج، زکوٰة کی ادائی اور چار عورتوں کو حلال جاننا ہے ہمارے لئے بھی کلمہ کہنا پانچ وقت کی نمازیں، ایک مہینے کے روزے، حج، زکوٰة کی ادائی اور چار عورتوں کو حلال جاننا ہے مگر مجھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے، تعجب کا مقام وہ ہے کہ رسول صلعم کے صحابہؓ نے آنحضرتؐ کی تصدیق کی اس لئے کہ آنحضرتؐ نے اگلے انبیاءؑ کی شریعت کو منسوخ کیا اور شریعت ناسخہ لائے مثلاً اکثر سابقہ کتابیں آسمانی تھیں اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وحی میرے دل پر ہوتی ہے دیگر یہ کہ اگلے انبیاء و مرسلینؑ کا قبلہ بیت المقدس کی سمت تھا اور آنحضرتؐ نے کعبۃ اللہ کی سمت کا حکم فرمایا۔ نیز یہ کہ امت کے سب مردوں کے لئے حکم چار عورتوں کے حلال ہونے کا مقرر ہوا اور خود آنحضرتؐ کے حق میں نو عورتیں حلال ہوئیں نیز یہ بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ اے محمدؐ جو کوئی عورت تیری نظر میں پسند آئے ہم نے اس کو تیرے لئے جائز کیا چنانچہ قصہ زینب بنت جحش کا ہے اس جیسے احکام آنحضرتؐ نے فرمائے تو آنحضرت رسالت پناہؐ کے صحابہؓ کی خوبی بیان ہونی چاہیے کہ ان سب اشکالات کے باوجود انھوں نے اطاعت کی اور تصدیق سے مشرف ہوئے بندے نے کوئی بات بھی رسول اللہؐ کے خلاف کی نہیں لائی ہے جس سے قبول کرنے والوں کو دشواری کا

می باشم و از حمیدہ صفات ذات شما تفحص کردہ
تصدیق کنیم حضرت امیر علیہ السلام فرمودند
کہ بندہ بنجا ام وقت شمارا گفتہ ام کہ دریں
وقت قبول کنید انچہ بندہ میگوید بر آن
کار کنید انچہ حق است شمارا معلوم
خواہد شد آخر الامر ایشانرا ترتیب
ذکر دوام کہ طریق حضرت امام ع
است داده حجرہ مرحمت فرمودند
نقلست کہ بعد از سہ روز شیخ
مذکور در پیش امام البر و البحور علیہ السلام
جمیع صحابہ خاص و عام را جمع کردہ تصدیق
امام تحقیق کردند کہ مارا از طرف حق معلوم شد کہ
اے صدر الدین سید محمد را مہدی موعود کردیم
تو کافر شدہ مرو و تصدیق کن بعد از تصدیق
حضرت امام تعلقات دنیوی کہ وظیفہ و
انعام بود ترک دادہ مادام در صحبت
آنحضرت ع ماندند و بعد از تصدیق
شیخ بسیار کسان داخل زمرہ مخلصان
شدند و بسیار کسان بر حکم قولہ
تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ
کَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ
جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی
یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ جز ۱۱ رکوع ۱۵
منعکساں شدہ برعکس خود مصر ماندند نقلست
کہ یک روز شیخ مذکور صدر الدین رضی اللہ عنہ

کا سامنا ہو پھر شیخ مذکور نے امام نور علی نور کے حضور
میں عرض کیا کہ میرا نجی مجھے چھ مہینے کی مدت مرحمت
فرمایئے تاکہ یہ بندہ حضور کی صحبت میں رہکر ذات حمیدہ
صفات کے احوال سے واقف ہو کر تصدیق کرے
حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے نے کس وقت
تم سے کہا کہ اسی وقت میرے دعوے کو قبول کرلو
جو کچھ بندہ کہتا ہے اس پر عمل کرو جو کچھ حق ہے
تم کو معلوم ہوجائے گا آخر کار انکو ذکر دوام کی ترتیب
حضرت امام علیہ السلام نے طریق معمول کے مطابق بتلاکر
حجرہ مرحمت فرمایا نقل ہے کہ تین روز کے بعد ہی
شیخ مذکور نے امام بر و بحر علیہ السلام کے حضور میں تمام
صحابہ خاص و عام کو جمع کرکے امام علیہ السلام کی
تصدیق بہ تحقیق کی انھوں نے کہا کہ مجھے حق تعالیٰ کی
طرف سے یہ معلوم ہوا کہ اے صدر الدین ہم نے
سید محمد کو مہدی موعود کیا ہے تو کافر ہو کر مت جا
تصدیق کر حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق کرنیکے بعد
وہ تعلقات دنیاوی وظیفہ اور انعام ترک کرکے
ہمیشہ آنحضرت ع کی صحبت میں رہے شیخ رض کے
تصدیق کرنیکے بعد بہت سارے مخلصوں کے زمرہ
میں داخل ہوئے اور بہت سارے حق تعالیٰ کے
اس فرمان کے مطابق کہ بیشک جن پر ثابت ہو چکا حکم
(عذاب) تیرے پروردگار کا وہ تو مانیں گے نہیں اگرچہ
انکے سامنے آموجود ہوں سارے معجزے جب تک
کہ نہ دیکھ لیں عذاب (جز ۱۱ رکوع ۱۵) برگشتہ ہوگئے اور
اپنی برگشتگی پر اڑے رہے نقل ہے کہ ایک روز

بحضور امام نور علیٰ نور عرض کردند کہ میرانجی پیش از قبول کردن حق ہمہ عبادات وطاعات کردیم باریا ونفاق بود یکبار تمام شب بیدار ماندہ عبادت برای سک کردیم حضرت امیرؑ پرسیدند کہ آں چگونہ بود عرض کردند کہ شبی بعد از نماز خفتن خواستیم کہ خواب کنیم داند کی شب ہم گذشتہ بود کہ ناگاہ در صحن خانہ شخصے سفید پوش در نظر آمد پنداشتم شاید کہ بادشاہ جاسوسی فرستادہ باشد کہ برو وبہ بیں کہ شیخ شب بیداری کند یا می خپد نابر تمام شب بودم چوں روز شد چہ بنیم سگے سفید نشستہ است میرانجی آں تمام شب عبادت برائے سگ کردیم نقلہا از شیخ صدر الدینؒ کہ از حضرت میراںؑ کردہ اند بسیا راست دورای شاں قصہا کہ در ملک سندھ واقع شدہ بے شمار است فامابر حکم حدیث صلعم کہ خیراں کلام ماقل ودل مختصر کردہ شد قال النبی صلعم فی شھادۃ النبوۃ لو امن بی عشرۃ من الیھود کعبداللہ بن سلام ما یبقی علیٰ وجہ الارض کافر . یاٰیھا المصدق الان فانظر الیٰ شھادۃ ولایۃ

شیخ مذکور صدر الدینؒ نے امام نور علیٰ نور کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی اس راہ حق کو قبول کرنے سے پہلے تمام عبادتیں وطاعتیں جو میں نے کیں ریا (ظاہر پرستی) اور نفاق لی ہوئی تھیں ایک بار میں نے رات بھر بیدار رہکر ایک کتے کے لئے عبادت کی حضرت امیر علیہ السلام نے پوچھا وہ کیسے انہوں نے عرض کیا کہ ایک رات نماز عشاء کے بعد میں سونا چاہتا تھا کہ اور کچھ حصہ رات کا گذر بھی چکا تھا اچانک صحن میں ایک شخص سفید لباس میں نظر آیا میں نے خیال کیا کہ شاید بادشاہ نے کوئی جاسوس بھیجا ہے یہ حکم دے کر کہ جا اور دیکھ کہ شیخ رات میں عبادت الٰہی میں بیدار رہتے ہیں یا سو جاتے ہیں اس خیال کی بناء پر میں تمام رات جاگتا ہی رہا جب دن نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کتا سفید رنگ کا بیٹھا ہے۔ میرانجی میں نے وہ رات بھر کی عبادت کتے کے لے کی تھی' حضرت مہدی علیہ السلام کی بہت سی نقلیں شیخ صدر الدینؒ کی روایت سے ملتی ہیں ان کے سوا ان کے اور قصے جو ملک سندھ میں واقع ہوئے بے گنتی ہیں لیکن مطابق حکم حدیث خیر الکلام ما قل و دل (اچھا کلام وہ ہے جو قلیل ہو اور با دلیل ہو) یہاں کلام مختصر کیا گیا ہے' نبیؐ نے اپنی نبوت کی شہادت کے بارے میں فرمایا ہے اگر مجھ پر دس یہودی عبداللہ ابن سلام جیسے ایمان لاتے تو روئے زمین پر کوئی کافر نہ رہتا

السنیؑ من تصدیق العلماء باللہ فی المثل کعبد اللہ مملوؤن بالعلوم الظاہرۃ والمکاشفون بالعلوم الباطنۃ ویفعلون مایقولون و یقولون ما یعملون ویعملون ما یعلمون ویعلمون مایشہدون اولئک ہم الشہداء والصدیقون یصدقون المہدی ویقولون انہ قد جاء ومضی من امن بہ وصدق وعمل صالحا فھو نجی انہ فی ذلک لایات بینات و شہادات قاطعات علی صدق المہدیؑ بعین العیان فبای ایۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تؤمنون بھا فبای اٰلاءِ ربکما تکذبان۔

باب بست ویکم

دربیان رواں شدن امام آخر زماں بفرمان حضرت رحماں از ٹھٹھ بہ سوی خراسان و ذکر عجائبات آنذات پیغمبر صفاتؑ و قصہ تصدیق کردن امیر قندھار اسمہ شہ بیگ وجرا خان بکوہ و ملائم آن نقلست

کہ چوں حضرت میرانؑ از ٹھٹھ بفرمان رحمان طرف خراسان رواں گشتند جائے رسیدند کہ درانجا دو راہ شدہ بود یک راہ

پس اے مصدق اب نظر ڈال کہ نبیؐ کی ولایت کی شہادت کتنے علماء باللہ کی تصدیق سے مل رہی ہے جو مثال کے طور پر عبداللہ ابن سلام کی طرح علوم ظاہری سے مالا مال ہیں اور باطنی علوم سے ان کے سینے کشائش پا چکے ہیں ان کا فعل قول کے مطابق قول عمل کے مطابق عمل علم کے مطابق اور علم مشاہدہ کے مطابق ہے وہی حقیقی شہداء اور صدیقین ہیں جو مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی موعودؑ آئے اور گئے جس نے آپ پر ایمان لایا آپکی تصدیق کی اور نیک عمل کیا اسی نے نجات پائی۔ اس بیان میں کئی ایک کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے صدق پر علانیہ اور آشکارا ہیں اور کس روشن نشانی قطعی گواہی پر ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

اکیسواں باب

حضرت امام آخر زماں علیہ السلام کے بفرمان حضرت رحمن شہر ٹھٹھہ سے خراسان کی طرف روانہ ہونیکے بیان میں اور اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کے بعض نادر واقعات امیر قندھار مسمیٰ شاہ بیگ اور جراخانِ قصبۂ بکوہ کی تصدیق کا قصہ اور اس سے متعلقہ واقعات اس باب میں مذکور ہیں نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھہ سے بفرمان رحمن خراسان کی طرف روانہ ہوئے تو ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سے دو راستے سامنے تھے ایک

امن بگردش سہ روز داشت و راہ دیگر راست بود و لے از شیرو ماراں خراب شدہ بود۔ ہیچ کس دراں راہگذر نمی کرد یاران اع ماہیت ہر دو راہ پیش ولایت پناہؓ عرضکردند فرمودند کہ خدا تعالیٰ حافظ شما است راہ راست بردید چوں جاے ماراں شب فرود آمدہ بودند علی الصباح بعضے براوراں برای طہارت قصد داشتہ برخاستند چہ می بینند کہ مثل حصارے چیزی حلقہ کشیدہ است خبر بحضرت میرانؑ کردند فرمودند مار کلاں از نسل آں مار است کہ در غار برای مشاہدہ رسول اللہؐ توجہ آوردہ بود حق تعالیٰ باں مار وعدہ دادہ بود کہ از نسل تو ہیچ را مشاہدہ مہدیؑ خواہیم داد بدیں معنی ایں مار متوجہ شدہ است باید کہ ہیچ کس درمیان حائل نشود کہ زخم او باں کس نرسد چنانچہ ابابکر صدیق رضؓ را رسیدہ بود چوں حضرت میرانؑ نزدیک آں مار آمدند و بدیدار خود او را مشرف فرمودند و آب دہن سوی او انداختند آں مار آب دہن مبارک را از زمین برداشتہ کلہ بر زمین نہادہ رفت حضرت میرانؑ فرمودند کہ مار مسلمان شدہ رفتہ است تا سہ روز

راستہ جو پر امن تھا تین روز کی چکر کا تھا اور دوسرا راستہ نزدیک کا سیدھا تھا لیکن شیروں اور سانپوں کی کثرت سے ویران ہو چکا تھا کوئی شخص اس راستے سے نہیں گذرتا تھا صحابہؓ نے دونوں راستوں کی کیفیت حضرت ولایت پناہؓ کی خدمت میں عرض کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے سیدھے راستے سے چلو سانپوں کے مقام پر رات میں اترے تھے جب علی الصباح بعضے اصحاب برادران دائرہ طہارت کے ارادہ سے اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حصار کے جیسی ایک چیز حلقہ کی ہوئی ہے اس کی اطلاع حضرت میراں علیہ السلام کو دی گئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ ایک بہت بڑا سانپ ہے اسی سانپ کی نسل سے جو غار ثور میں رسول اللہؐ کے مشاہدہ کے لئے سر نکالا تھا حق تعالیٰ نے اس سانپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تیری نسل سے ایک کو مہدیؑ کا مشاہدہ عطا کرونگا اسی مطلب سے یہ سانپ ادھر متوجہ ہوا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص درمیان میں حائل نہ ہو کہیں کہ اس کا زخم نہ پہنچے جیسا کہ ابوبکر صدیقؓ کو پہنچا تھا جب حضرت مہدی علیہ السلام اس سانپ کے نزدیک تشریف لائے اور اپنے دیدار سے آنحضرتؐ نے اس کو مشرف فرمایا اور اپنا لعاب دہن مبارک اس کی طرف ڈالا تو سانپ نے دہن مبارک کے لعاب کو زمین سے اٹھا لیا اور سر زمین پر جھکاتے ہوئے چلا گیا حضرت میراں علیہ السلام نے اس وقت فرمایا کہ سانپ مسلمان ہو گیا ہے

راہ میان ماراں بود و بسیاری ماران ہمچوں
مور چگاں **نقلست** کہ یاراں گفتند میرانجیو
ایں جای چہ نوع شب گذاریم دریں اندیشہ
بودند کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ
بہ ماراں رسید کہ محبوب ما دریں راہ می
آید شما سہ روز در مساکن خود بروید بیروں
نیائید ہمچناں واقع شد بعضے یاراں گفتند
در اینجا نخسپیم و شب نشستہ ہشیار گذرانیم
حضرتؑ فرمودند کہ امشب فراغ بخسپید
نوبت کہ ہر روز می کنند آں ہم منع میکردند چنانچہ
فرمودہ بودند ہمچناں وقوع یافت **نقلست**
کہ ہمدریں راہ شخصے پیش حضرت
ولایت پناہ عرض کردہ کہ میرانجی ایں
راہ کہنہ شدہ است بسبب خرابات
ہم گم شدہ است و کسی بایں راہ نمی
رود برای آنکہ دریں راہ مارہا و شیرہا
پیدا شدند و ابتلاء دیگر ہم بسیار
است حضرت میرانؑ فرمودند کہ ہمہ
مارہا و شیرہا بہ ما عہد بستہ اند و
از ایشاں مارا مزاحمت نخواہد
شد **نقلست** کہ ہمدریں راہ حضرت
شاہنشاہ وقت حرارت آفتاب بود
تحت سایۂ درختے فرود آمدہ بودند
بندگی میاں شاہ نظامؓ دختر خود بہ شاخ
درخت در جامہ آویزاں کردہ بودند کہ

یوں ہی تین روز تک راستہ سانپوں کے درمیان
ہی تھا اور سانپوں کی کثرت بھی ایسی کہ چونٹیوں
کی طرح تھے **نقل** ہے کہ اصحاب نے کہا کہ
میرانجی! اس جگہ ہم کیسے رات بسر کرینگے سب
اسی فکر میں تھے کہ حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا فرمان سانپوں کو ہوا ہے کہ ہمارا محبوب
اس راستے سے آتا ہے تم تین روز تک اپنے
ٹھکانوں میں چلے جاؤ اور باہر نہ نکلو یہی صورت
واقع ہوئی بعضے اصحابؓ نے کہا بھی کہ ہم اس
جگہ نہیں سوئیں گے اور رات بیٹھکر ہشیار رہکر
ہی گزارینگے حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ آج کی رات فراغت سے سو رہو نوبت ذکر
جو ہر روز قائم کی جاتی تھی وہ بھی حضرتؑ نے منع
فرمادی جیسا آنحضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی امن و
امان دکھائی دیا **نقل** ہے کہ اسی راستے میں ایک
شخص نے حضرت ولایت پناہؑ کی خدمت میں عرض
کیا کہ میرانجی یہ راستہ بہت پرانا ہوچکا ہے
اور ویرانی کے سبب سے دکھائی بھی نہیں دیتا
اور کوئی اس راستہ سے جاتا نظر نہیں آتا اسلئے
کہ اس راستے میں بے شمار سانپ اور شیر پیدا ہوچکے
ہیں دیگر بلیّات بھی بہت ہیں حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ تمام سانپوں نے اور شیروں نے ہم
سے اقرار کرلیا ہے کہ وہ ہماری مزاحمت نہ کرینگے
(ہمکو کوئی تکلیف نہیں دینگے) **نقل** ہے کہ
اسی راستے میں حضرت شاہنشاہ ولایت پناہؑ

شیر خوارہ بود بہ سبب استغراق حق ہمانجا
گذاشتہ دنبال حضرت حبیب ذوالجلال
رواں شدند بعد از سہ فرسخ راہ یادش
آمدہ حضرت میرانؑ را عرض کردند کہ معاملہ
چنیں واقع شد فرمودند کہ فرزند شما
آنجا سلامت است بروید و بیارید بعدہ
از انجا رفتہ اند چہ می بینند کہ یک شیر
بزرگ نشستہ است برای نگہبانی
چونکہ بندگی میاں شاہ نظامؓ نزدیک
شدند شیر برخاستہ کلہ بر زمین نہادہ راہ
بیابان گرفت میاں نظامؓ دختر
خود گرفتہ بطرف حضرت میرانؑ
رجوع آوردند بر راہ کہ حضرت میرانؑ
گزر کردہ بودند از ہمہ اشجار
و احجار آوازی می شنوند کہ ہذا
مہدی موعود ہذا المہدی موعود
ہذا المہدی موعود چوں ایں ماہیت
بحضرت اعلیٰ معلوم کردند فرمودند آری
چنیں است ولی گوش بشل میاں
نظام می باید تا ایں آواز بشنود و
نیز نقلست از جمیع صحابہ خاص و
عام کہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام
بہر مقامے کہ فرود آمدے تمام شب
حصار مس گردا گرد دائرہ می شدی
حضرت میرانؑ ہیچ کس از یں معنی آگاہ

دوپہر کے وقت جبکہ شدت کی دھوپ تھی ایک درخت
کے سایہ میں اترے تھے بندگی میاں شاہ نظامؓ
نے اپنی لڑکی کی جھولی وہیں ایک درخت کی شاخ
سے لٹکادی تھی جو دختر شیر خوارہ تھیں بسبب
یاد حق میں محویت کے اسی جگہ دختر کو چھوڑ کر حضرت
حبیب ذوالجلال علیہ السلام کے پیچھے روانہ
ہوگئے تین کوس راستہ گذرنے کے بعد انکو
لڑکی یاد آئی حضرت مہدیؑ سے انہوں نے
عرض کیا کہ ایسا معاملہ وقوع میں آیا ہے آنحضرتؑ
نے فرمایا تمہاری لڑکی اس جگہ سلامتی کے ساتھ
ہے جاؤ اور لے آؤ اس کے بعد وہ وہاں گئے
تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا شیر نگہبانی کے لئے
بیٹھا ہے جب بندگی میاں نظامؓ قریب آئے
تو شیر وہاں سے اٹھکر اپنا سر زمین پر جھکائے
جنگل کا راستہ لیا، میاں نظامؓ اپنی لڑکی کو لے کر
حضرت میراں علیہ السلام کی طرف لوٹے جس
راستہ سے حضرت میرانؑ گذرے تھے تمام جھاڑوں
اور پہاڑوں سے یہی آواز آرہی تھی کہ ھٰذا
المھدی الموعود ھٰذا المھدی الموعود
ھٰذا المھدی الموعود (یہی مہدی موعود
ہے) جب انھوں نے یہ حقیقت حال آنحضرتؑ
کی خدمت اقدس میں بیان کی تو آنحضرتؑ
نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے لیکن میاں نظام
کے کانوں جیسے کان چاہیئے تاکہ یہ آواز سنیں
نقل ہے تمام صحابہ خاص و عام حضرت امام علیہ السلام

نہ کردہ بودند شبی مرکب میاں حیدر
مہاجر رضؓ از جای رہا شدہ رفت ایشاں
چوں برخاستند و تفحص کردند ہر طرف
کہ روی می آوردند راہ نیافتند بنا
بر بحضور امام البر والبحر آمدہ قصہ
معلوم کردند آنحضرتؑ دراں روز
واضح کردہ فرمودند ہر جا کہ ما فرود می آئیم
تمام شب حصار حس گرداگرد ایں
جماعت خدا یتعالی می سازد باید کہ
ہیچ کس در شب تا صبح کاذب ارادۂ
بیروں رفتن نکنند نیز نقلست
کہ ہمدریں راہ یاراں بحضرت ولایت
پناہ علیہ السلام معلوم کردند کہ میرانجی
آب یافتہ نمی شود بعدہ بحکم خدا یتعالی
ابرے پُر آب بر جماعت اولوالالباب
پیدا شدہ باراں ببارید کہ ہمہ
زمین را پر آب ساخت و ہر یکے
بمراد خود سیر آب شدند تا چند روزہ
راہ بے آب بود بدیں مانند ہر وقت
بقدر حاجت باراں می باریدی مغاک
زمین پر می شدی مقصود حاصل گشتی
واضح باد کہ ہمدریں راہ حضرت
ولایت پناہؑ بفرمان الٰہ جمیع اصحاب
خود را بنظر لطف نگاہ کردہ بشارت
ایمان ابدی دادہ است کہ منجملہ برابر

ہے کہ جہاں کہیں آنحضرت علیہ السلام شب گذارنے
کے لئے مقام فرماتے تھے تمام رات دائرہ کے
اطراف تانبے کے پتر جیسی حصار بن جایا کرتی تھی آنحضرتؑ
نے کسی کو اس راز سے آگاہ نہیں فرمایا تھا ایک
رات میاں حیدر مہاجرؓ کی سواری کا جانور اپنی جگہ
سے چھوٹ کر چلا گیا یہ جب اٹھے اور ڈھونڈنے
لگے تو جس طرف جاتے تھے کہیں سے بھی باہر جانے
کا راستہ نہیں پاتے تھے انہوں نے حضرت امام برؒ
بحر کے حضور میں آکر یہ قصہ معلوم کیا تب آنحضرتؑ
نے اس روز واضح طور پر فرمایا کہ جہاں ہم اترتے
ہیں تمام رات تانبے کی حصار اس جماعت کے
اطراف خدا تعالیٰ بنا دیتا ہے اس لئے چاہیئے کہ
کوئی بھی رات میں صبح کاذب ہونے تک باہر نکلنے
کا ارادہ نہ کرے نقل ہے کہ اسی راستے میں حضرت
ولایت پناہ علیہ السلام کے اصحاب نے آنحضرتؑ کو
اطلاع دی کہ میرانجی یہاں پانی کہیں نہیں ملتا اس کے
بعد وہیں بحکم خدائے تعالیٰ ابر پُر آب اس
جماعت اولوالالباب پر نمودار ہو کر برس پڑا ایسا
کہ تمام زمین پُر آب ہو گئی اور ہر شخص حسب
خواہش پانی سے سیر ہوا چند روز تک راستے
میں جہاں پانی نہیں تھا اسی صورت سے ہر وقت
بقدر حاجت بارش ہو کر زمین کے گڑھے بھر جایا
کرتے اور پانی کی ضرورت پوری ہوتی تھی واضح ہو کہ
اسی راستے میں ایک بار حضرت ولایت پناہ علیہ السلام
نے بفرمانِ پروردگار اپنے اصحاب کبار و صغار کو

امام الابرار بقصد خانہ کوچ کردہ بایں طرف سوار شدہ بودند و فی الجملہ سہ صد و شصت مہاجران کبار اصحاب ذوالعزۃ والافتخار بودند و دریں مسافرت بر صحابۂ آنحضرت فقر و فاقہ باضطرار ہم بسیار بود کہ بغیر از اصحاب مہدی موعودؑ تحمل آں مشقت دیگر کسی را طاقت نبود چنانچہ از بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدیؑ نقلست کہ شخصے بحضور بندگی میاں رضی اللہ عنہ ہوس صحبت مہدی موعودؑ کردہ بود کہ کاشکے ما در زمانۂ آنحضرتؐ بودمی و صحبت آنحضرتؐ مشرف شدمی بنا بر بندگی میاںؓ فرمودند کہ شکر گزاری کنید کہ در زمانۂ آنحضرتؐ نشدہ اید اگر حاضر بودی کافر یا منافق شدی آں تحمل کردن مشقت خاصۂ صحابۂ آنحضرتؐ بود باز فرمودند کہ در صحبت مہدی موعودؑ بر اصحاب آنحضرتؐ سہ چیز آنچناں گراں بود اگر استخوان پیل باشد و قبرغہ از آہن بودی محو و متلاشی شدے یکی سفر کہ زیادت از ہژدہ ماہ آں ولایت پناہ ہیچ جا اقامت نکردند و سفر و اقامت بر حکم فرمان رب العزت کردند ہر وقت کہ رخصت سفر از طرف رب العزت شدی اگر روز

نگاہ لطف و کرم سے دیکھکر ایمانِ ابدی کی بشارت مرحمت فرمائی کیونکہ حضرت امام الابرارؑ کے ہمراہ نو سو گھرانے تھے جو کوچ کئے ہوئے اس طرف چلے جا رہے تھے ان تمام میں تین سو ساٹھ مہاجرین کبار اصحاب ذوالعزۃ والافتخار تھے اور اس مسافرت میں آنحضرتؐ کے صحابہؓ پر فقر و فاقہ تا بحد اضطرار بھی بہت واقع ہوا تھا اس مشقت کو برداشت کرنے کی طاقت حضرت مہدی موعودؑ کے اصحابؓ کے سوا کسی کو حاصل نہیں تھی چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ سے نقل ہے کہ ایک شخص نے بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے حضور میں حضرت مہدی موعودؑ کی صحبت کی ہوس کی کہ کاش ہم بھی آنحضرتؐ کے زمانے میں ہوتے تو آنحضرتؐ کی صحبت سے مشرف ہوتے بنا بریں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تم آنحضرتؐ کے زمانے میں نہ ہوئے اگر اس وقت موجود ہوتے تو کافر یا منافق ہوتے اُس مشقت کا برداشت کرنا آنحضرتؐ کے صحابہؓ ہی کا خاصہ تھا پھر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی موعودؑ کی صحبت میں آنحضرتؐ کے اصحاب پر تین چیزیں ایسی سخت تھیں کہ اگر ہاتھی کی ہڈیاں اور فولاد کی پسلیاں بھی ہوتیں تو مٹ جاتیں اور چور چور ہو جاتیں ایک تو ہمیشہ کا سفر اس طرح کہ اٹھارہ مہینے سے زیادہ کسی جگہ اُس ولایت پناہؑ نے قیام نہیں فرمایا، آنحضرتؐ

باشد یا شب گرما باشد یا سرماروان شدی
دوم فقر کہ بر اصحاب صغار و کبار بحدیکہ
اضطرار رسیده اند مع ذالک فتوح طیب را
سہ بار باز گردانیده اند و بعضے وقت قبول نکر
دند واگر دریں اضطرار میرانؓ وصحابۂ امام
الابرار را چیزی زیارت ازقوت رسیدی بہ
فرمودی کہ ہشیار باشید خدا تعالیٰ بمثل
فرعون پرورش میکند سوم زجر یعنے ازطرف
امام الابرار برصحابۂ صغار و کبار لیلاً نہاراً سراً
وجہاراً زجر کردو ہمیں فرمودی کہ چہ حاصل
کرده اید وچہ دیدید وچہ شنید ید بیاریہ ہر
دودست خالی برزمین منہیہ یعنے دنیا برباد
داده اید از جہت طلب ذات باریتعالیٰ پس
چہ حاصل کرده اید بیارید وتمام اصحاب امام
اولو الالباب برایں ہر سہ چیز چناں راضی
بودند کہ نقلست بندگی میاں یوسف مہاجر
کبار بحضور حضرت امام الابرار دریں فقر
واضطرار ومشقت مسافرت بسیار نشستہ
بودند باوجودیکہ ستر عورت یک فوطہ داشت
وسر را رسن بستہ وقوت برگ درختاں بود ہر
درختی کہ در راه مقابلہ آمده بدودست

نے سفر اور قیام فرمان حضرت رب العزت سے کیا
جس گھڑی سفر کی اجازت رب العزت کی طرف
سے ملتی تھی دن ہوتا یا رات ہوتی گرمی کا موسم ہوتا یا
سردی کا کوچ فرماتے تھے دوسرا فقر (ناداری کا
حال) چھوٹے بڑے سب اصحاب کا یہاں تک کہ
اضطرار کی نوبت کو پہنچے ہوئے رہے باوجود اس کے
فتوح طیب بھی تین بار آنحضرتؑ نے واپس فرمادی
اور بعض اوقات فتوح کو آنحضرتؑ نے قبول ہی نہیں
فرمایا ایسے اضطرار کے دوران میں بھی حضرت
میرانؓ اور آپکے صحابہ کو کوئی غذا ایک وقت کے
مقدار سے زیادہ پہنچتی تھی تو آنحضرتؑ فرماتے تھے
کہ ہشیار ہو خدائے تعالیٰ تمہاری پرورش فرعون جیسی
کرتا ہے تیسرا زجر یعنے سخت گیری تھی امام الابرارؑ کی
طرف سے چھوٹے بڑے سب اصحاب کے ساتھ
رات دن نہاں اور آشکارا آنحضرتؑ جھڑک کر یہی
فرماتے تھے کہ تم نے کیا حاصل کیا ہے کیا دیکھا ہے
اور کیا سنا ہے لے آؤ دونوں ہاتھ خالی زمین پر نہ
رکھے رہو یعنے تم نے دنیا برباد کی ذات باری تعالیٰ
کی طلب میں پس تم نے کیا حاصل کیا ہے بتلاؤ تمام
اصحاب حضرت امام اولو الالباب کے ان تینوں
سختیوں سے ایسے راضی تھے کہ نقل ہے بندگی میاں
یوسف جو مہاجرین کبار سے تھے حضرت امام الابرارؑ
کے روبرو اسی فقر واضطرار اور مسافرت کی تکلیف
بے شمار کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے باوجود اس کے
کہ تن ڈھانکنے کے لئے ان کو صرف ایک تہد رہ گیا
تھا سر کو رسی کا ٹکڑا باندھے ہوئے تھے ۔

رسید برگہای آں گرفتہ چیزی می خوردند و پای
را زخمی رسیدہ بود شکمی را جلندر کہ از
زحمت بزرگ می شود مع ذالک آنحضرتؑ
را پرسیدند کہ میرانجی آں وقت کجا است
کہ در زمانۂ ظہور ختم ولایت محمدیاراں را
بسیار مشقت آمیشود حضرت میرانؑ
فرمودند کہ میاں یوسف آں وقت
ہمین است لکن قابلیت شما بزرگ
است بداں واسطہ شما را معلوم نمی شود و
نیز در حق شاں بشارت فرمودند کہ
میاں یوسف شمارا جذبۂ حق تا وقت
موت بماند حاصل الامر دریں راہ
خراسان اسپی حضرت امام آخرالزماںؑ
بکوتلی رسید آنگاہ حضرت ولایت پناہ
بفرمان الٰہ اسپ پشت مبارک خود
بر جماعت مصاحباں بلطف نگاہ
کردند کہ آں جماعت عامتہم افضل اولیاء
اللہ و اکمل عباد اللہ محض للہ فی سبیل اللہ
اند کسے سبد بر سر کردہ کسی کودکی
در بغل گرفتہ کسے بنہایت فقر و اضطرار
رسیدہ کسی بغایت محبت گرانبار
کشیدہ ما سوی اللہ ترک کردہ
جانِ خود بجاناں سپردہ افتاں و
خیزاں با شوق حق گریزاں در عقب
آنحضرتؑ می آیند بنا براں ذات پیغمبر صفات

اور غذا انکی درختوں کے پتے تھے جو کوئی درخت
راستہ میں سامنے آجاتا اور اُس کو ہاتھ پہنچتا اس کے
کچھ پتے کھالیا کرتے۔ پاؤں زخمی تھے پیٹ میں
جلندر کا عارضہ تھا جو سخت تکلیف دہ مرض ہوتا ہے
ان سب تکلیفوں کے باوجود انھوں نے آنحضرتؑ
سے پوچھا کہ میرانجی وہ وقت کہاں ہے جس کی نسبت
کہا گیا تھا کہ ختم ولایت محمدیہ کے ظہور کے زمانہ میں
اصحاب کو سخت مشقت پیش آنے والی ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ اے میاں یوسف وہ وقت یہی
ہے لیکن تمہاری قابلیت بڑی ہے اسی واسطے
تم کو کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی، نیز آنحضرتؑ نے
ان کے حق میں یہ بشارت مرحمت فرمائی تھی کہ میاں
یوسف تم کو جذبۂ حق تا دمِ مرگ رہے گا حاصل کلام
اسی خراسان کے راستے میں حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام
کا گھوڑا ایک ٹیلے پر پہنچا اس وقت حضرت
ولایت پناہؑ نے فرمانِ خدا سے اپنی پشتِ مبارک
کے پیچھے اپنے مصاحبین کی جماعت کو از راہِ لطف
کرم دیکھا اُس جماعت کو جس کے عوام بھی افضل
اولیاء اللہ اور کامل ترین خلق اللہ تھے جو محض اللہ
کے لئے اللہ کے راستے میں اکٹھے ہوئے تھے
کسی کے سر پر ٹوکری کسی کے گود میں بچہ کوئی انتہائی
فقر و اضطرار کے عالم میں کمال شوق و محبتِ حق تعالیٰ
میں اپنا بوجھا اٹھایا ہوا، ماسوی اللہ سے ہاتھ دھویا
ہوا اپنی جان اپنے محبوبِ حقیقی پر نثار کیا ہوا تھا
اسی طرح سب کے سب گرتے پڑتے حق تعالیٰ